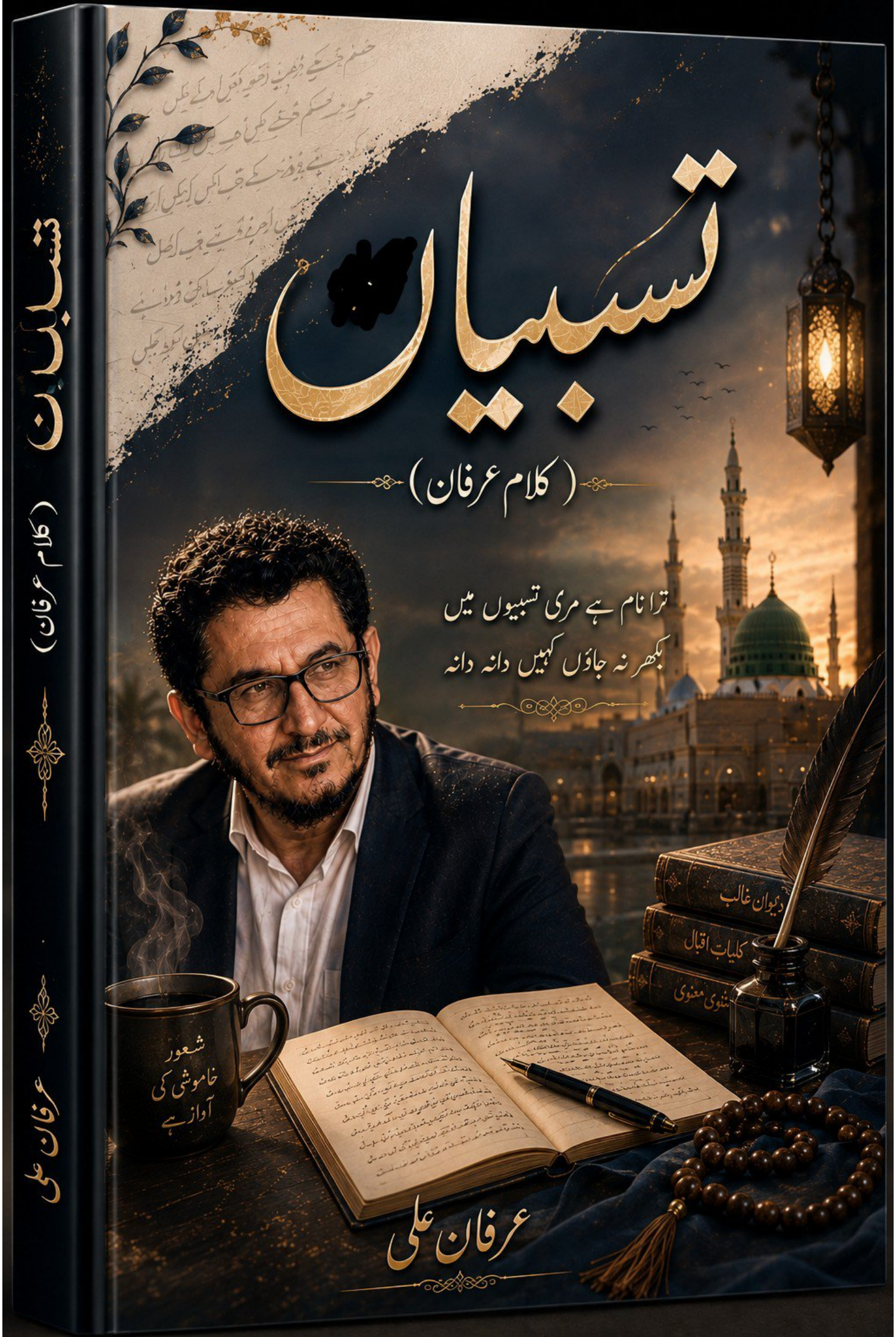
تسبیاں
(کلام عرفان)
ترا نام ہے مری تسبیوں میں
بکھر نہ جاؤں کہیں دانہ دانہ
دیوان غالب
کلیات اقبال
مثنوی معنوی
شعور
خاموشی کی
آواز ہے
عرفان علی
تسبیاں
(کلام عرفان)
عرفان علی

خوشبو تری ہے مہکتے گلستانوں میں
تو نظر آتا ہے دھکتے ریگستانوں میں
مکین دل ہے تو قلب انسان کا
عالم و عاقل یا دیوانوں میں
مسجدوں سے آتی ہے صدائے آزان
یہی گونج ہے کلیسا میں آستانوں میں
نعرہ تکبیر سے کانپے میدان جنگ
پکاریں رند بھی تجھے میخانوں میں

حافظ عرفان

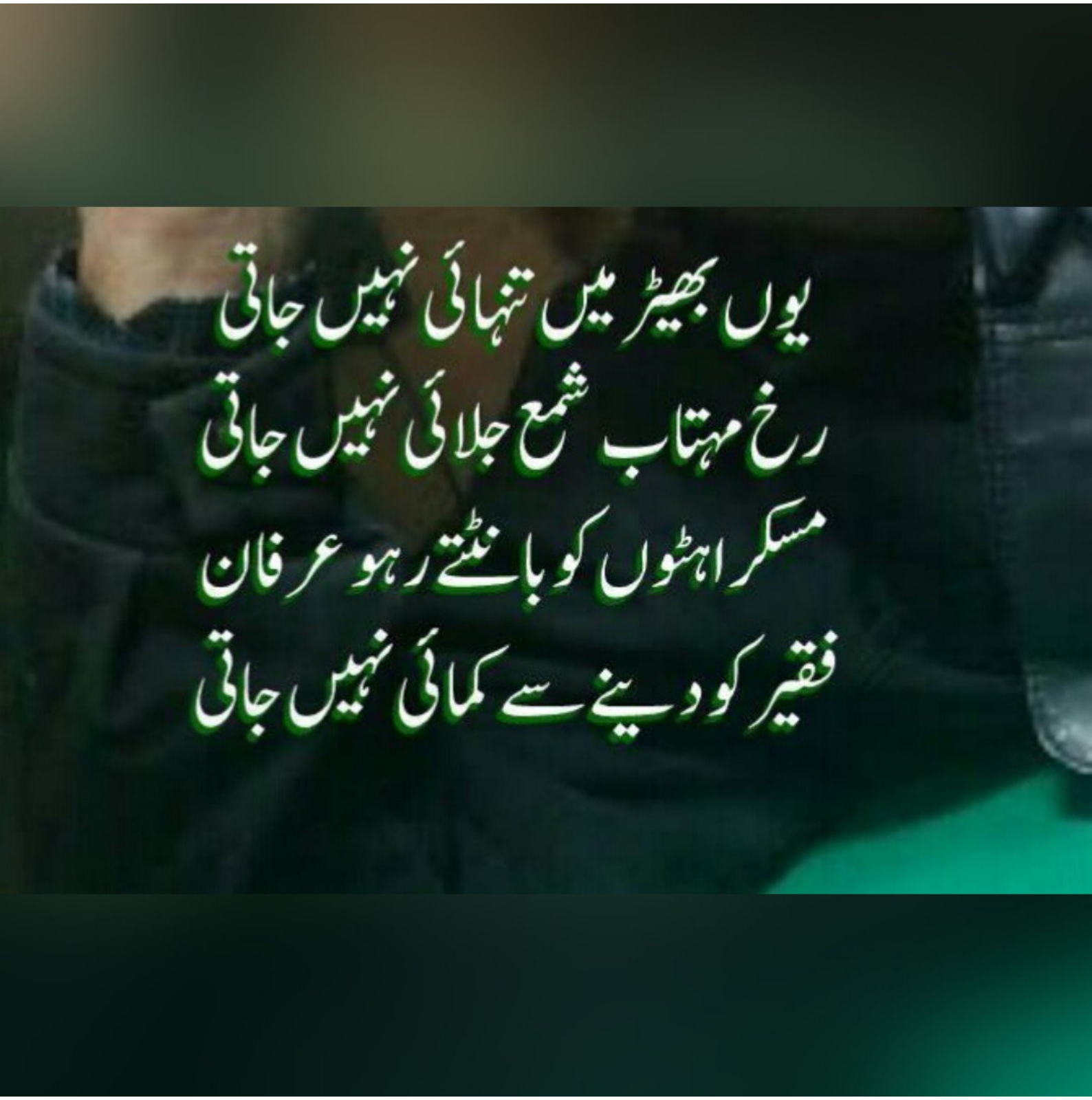
یوں بھیڑ میں تنہائی نہیں جاتی
رخ مہتاب شمع جلائی نہیں جاتی
مسکراہٹوں کو بانٹتے رہو عرفان
فقیر کو دینے سے کمائی نہیں جاتی

دنیا جسے سکون سمجھتی ہے
بے قراری کا سامان ہے ؏

«حافظ»

ضمیر قاری قرآن

دل سرچشمہ ایمان

اخلاق سے معطر زباں

تو بنتا ہے مسلماں

تجھے خبر نہیں اے بے خبر
کبھی جھانک اپنی دیوار و در
ترا دل تو ہے بجھا بجھا ؏
ترے سامنے ترا چاک جگر ؏

«حافظ»

وفا کی تمنا خدارا نہ کیجئے
کہ فطرت آدمی کی ہے تغیر

«حافظ»

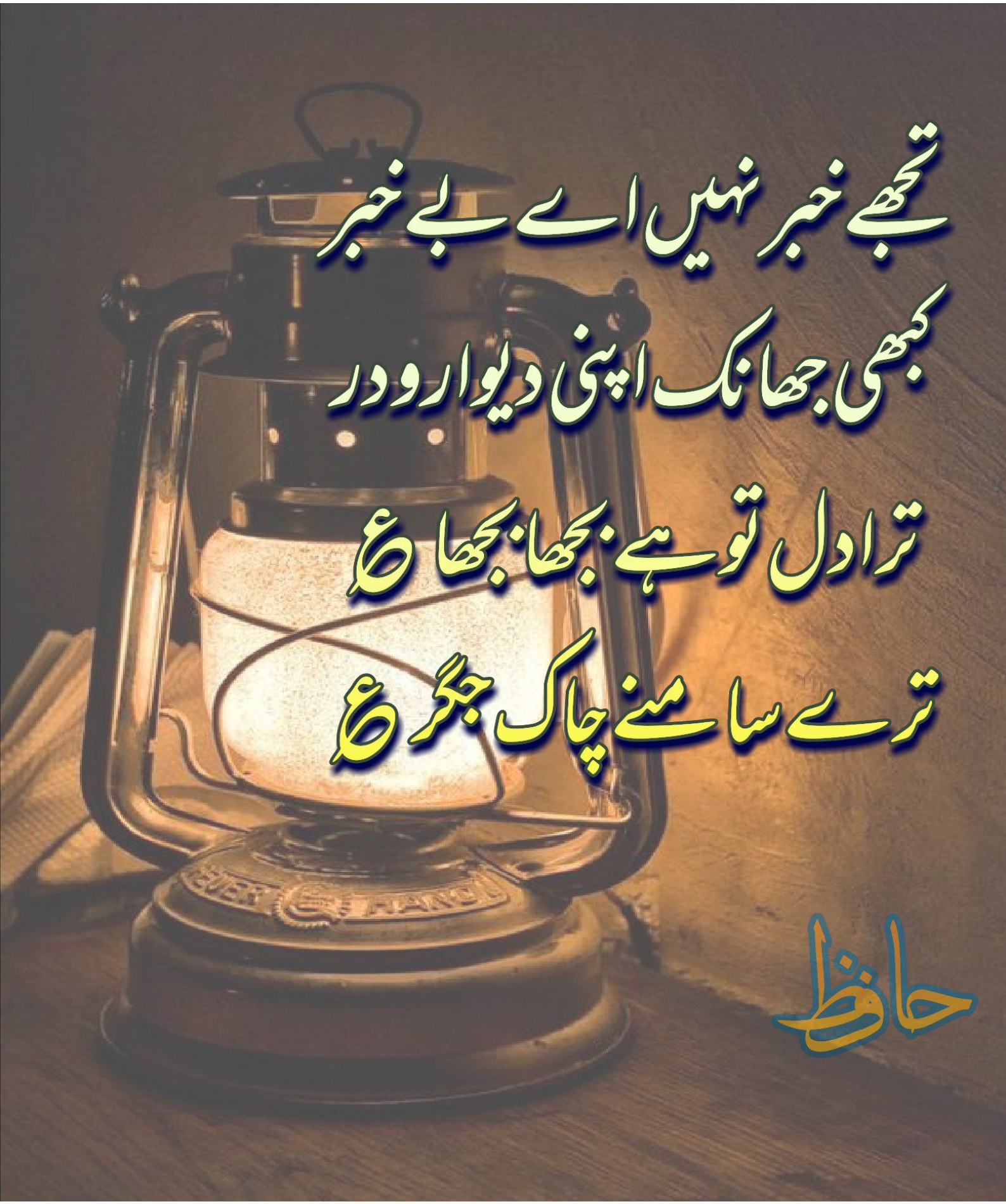
تجھے خبر نہیں اے بے خبر
کبھی جھانک اپنی دیوار و در
ترا دل تو ہے بجھا بجھا ع
ترے سامنے چاک جگر ع
حافظ

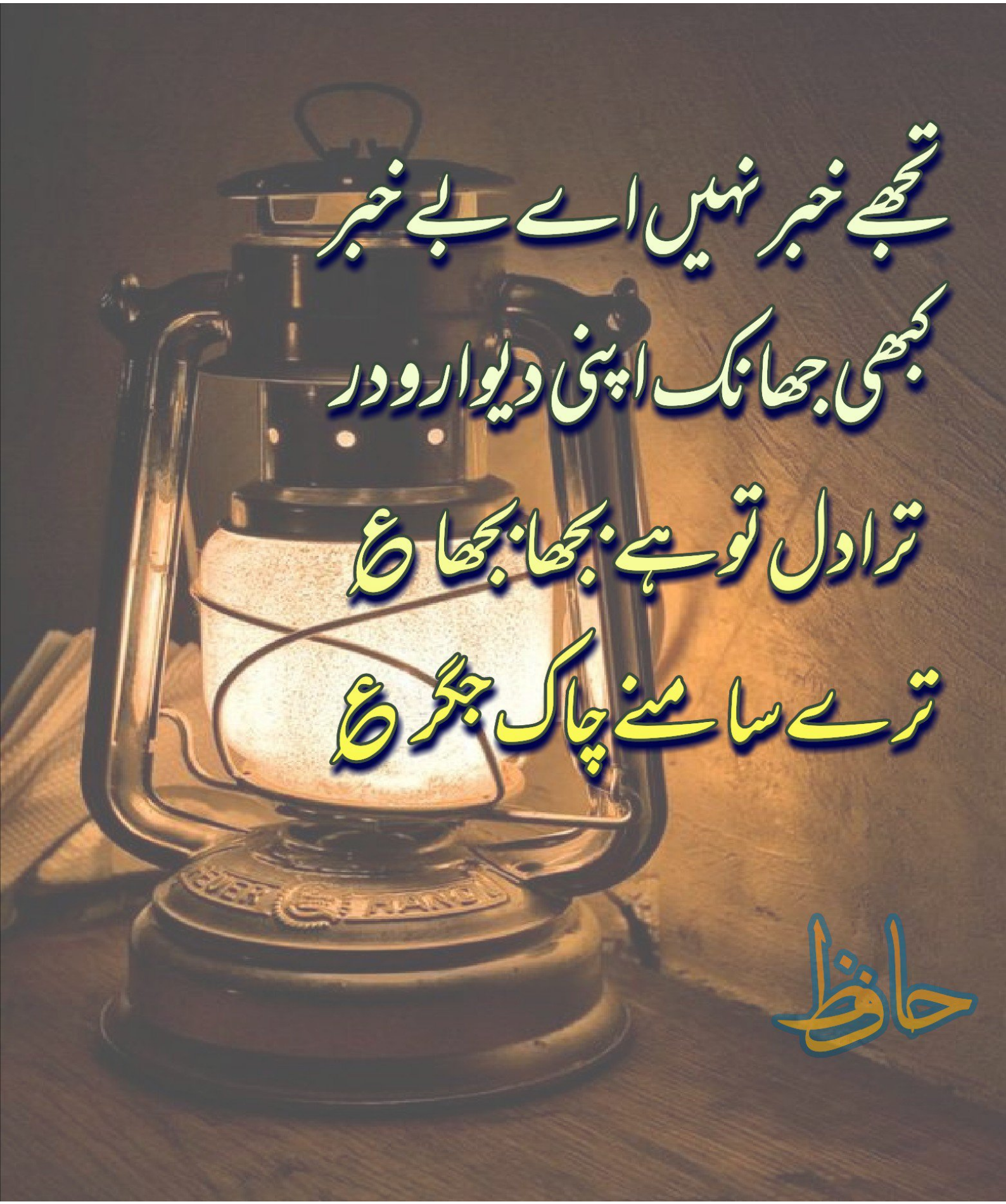
تجھے خبر نہیں اے بے خبر
کبھی جھانک اپنی دیوار و در
ترا دل تو ہے بجھا بجھا ع
ترے سامنے چاک جگر ع
حافظ

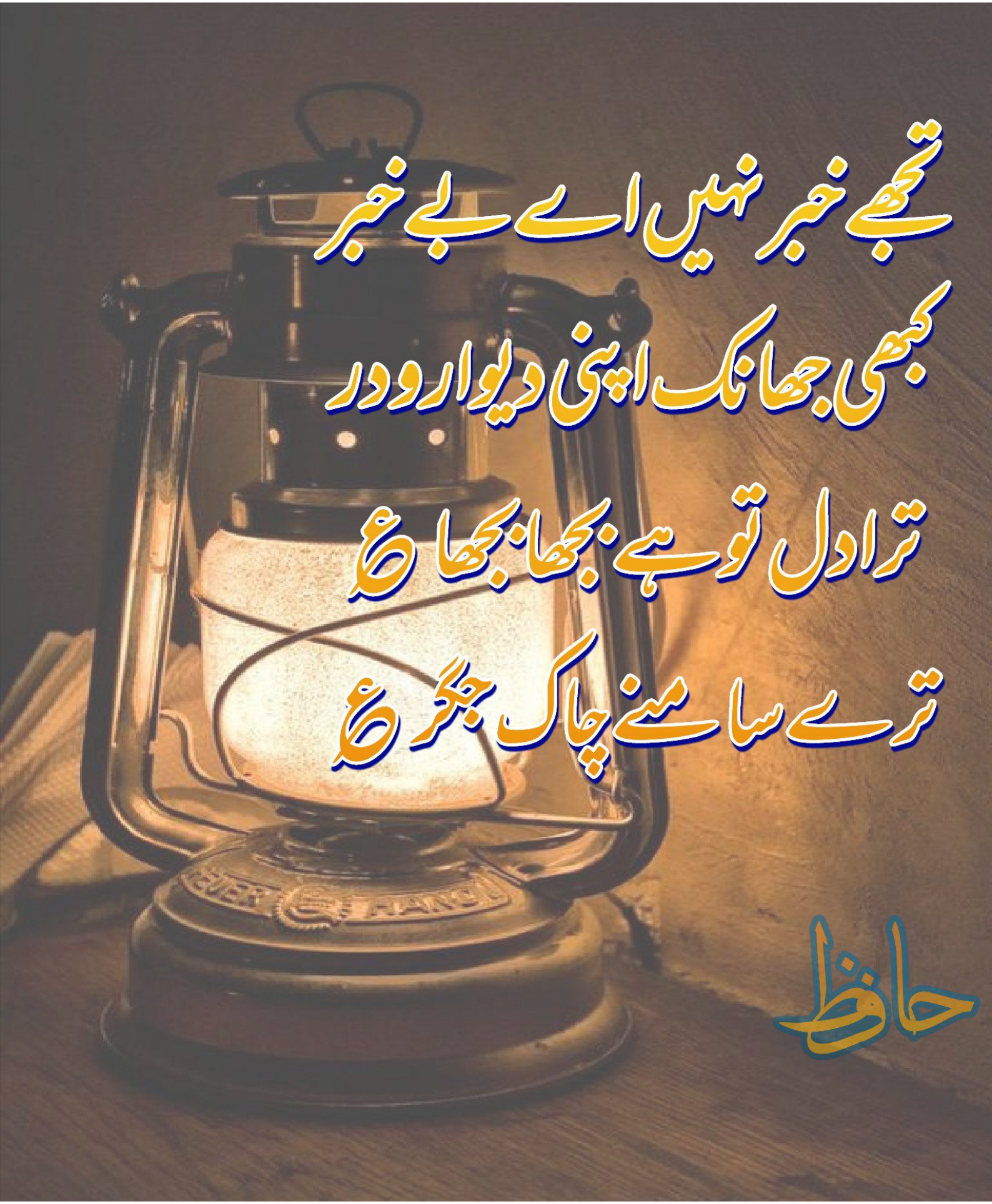
تجھے خبر نہیں اے بے خبر
کبھی جھانک اپنی دیوار و در
ترا دل تو ہے بجھا بجھا ع
ترے سامنے چاک جگر ع
حافظ

کاسہ دل روشنی سے بھر دے گا
کشکول جاں زندگی سے بھر دے گا
پھیلا اپنا دامن جھکا کر اپنی جبیں
تری جھولی کو خوشی سے بھر دے گا

حافظ

زخموں کی دوا چاہتی ہے
زندگی اور کیا چاہتی ہے
پالے ہیں طفل جیسے لمحات
نیکیوں کا صلہ چاہتی ہے
جاں کا معاملہ ختم ہو گیا
روح بھی حصہ چاہتی ہے
آدمی کی غرض کی انتہا دیکھو
دنیا گئی تو خدا چاہتی ہے
نہ دیکھی حوس جیسی جفا کار
میری دشمن مری سزا چاہتی ہے

حافظ

کیا چاہتا ہے نفس عمارہ
اور کیا برا ہونا باقی ہے
خدا کے سامنے کھڑا ہے
آدمی کی سزا ہونا باقی ہے
حافظ

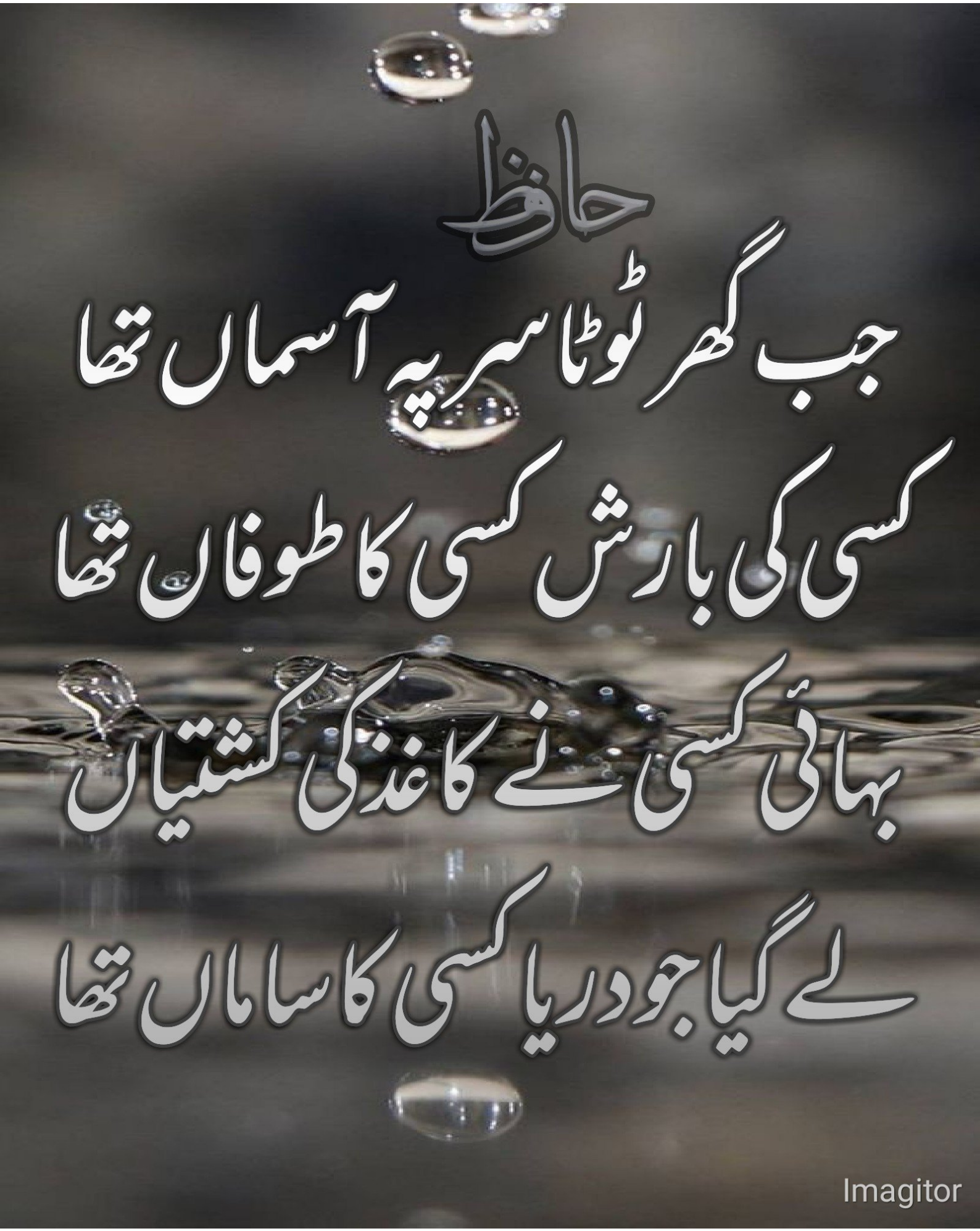
حافظ
جب گھر ٹوٹا سر پہ آسماں تھا
کسی کی بارش کسی کا طوفاں تھا
بہائی کسی نے کاغذ کی کشتیاں
لے گیا جو دریا کسی کا ساماں تھا
Imagitor

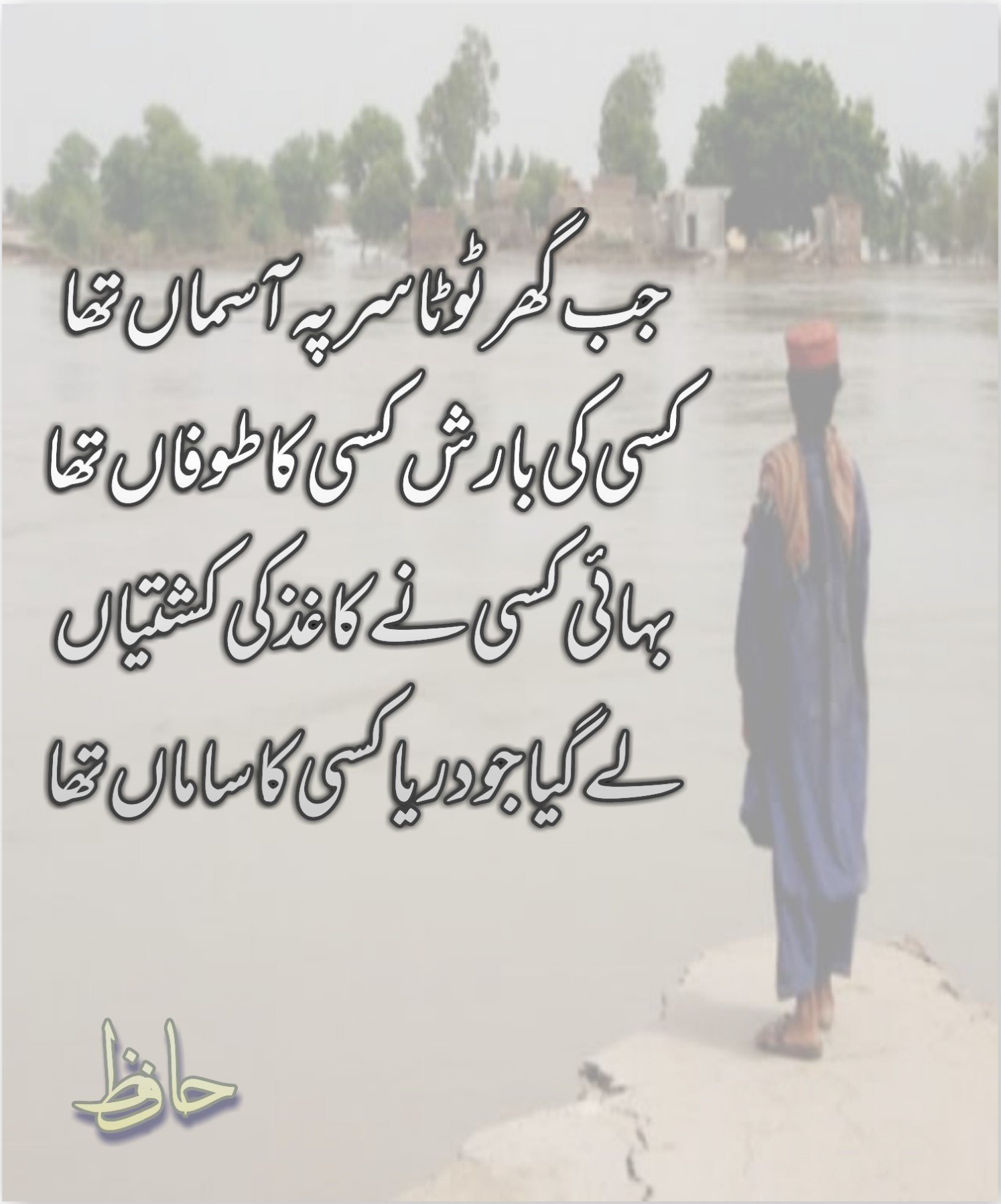
جب گھر ٹوٹا سر پہ آسماں تھا
کسی کی بارش کسی کا طوفاں تھا
بھائی کسی نے کاغذ کی کشتیاں
لے گیا جو دریا کسی کا ساماں تھا
حافظ

Imagitor

زخموں کی دوا چاہتی ہے
زندگی اور کیا چاہتی ہے
پالے ہیں طفل جیسے لمحات
نیکیوں کا صلہ چاہتی ہے
جاں کا معاملہ ختم ہو گیا
روح بھی حصہ چاہتی ہے
آدمی کی غرض کی انتہا دیکھو
دنیا گئی تو خدا چاہتی ہے
نہ دیکھی حوس جیسی جفا کار
میری دشمن مری سزا چاہتی ہے

حافظ

دنیا کا سامان ادھر ہی رہ جائے گا
تیرا یہ جہاں ادھر ہی رہ جائے گا
بہت چاھےتم نے جینے کے وسیلے
تیرا یہ ارمان ادھر ہی رہ جائے گا
جس فکر نے تجھے مجنوں بنایا ہے
تیرا یہ دھیان ادھر ہی رہ جائے گا
جس کی تعمیر نے تجھے بوڑھا کردیا
تیرا یہ مکاں ادھر ہی رہ جائے گا

دنیا کا سامان ادھر ہی رہ جائے گا
تیرا یہ جہاں ادھر ہی رہ جائے گا
بہت چاھےتم نے جینے کے وسیلے
تیرا یہ ارمان ادھر ہی رہ جائے گا
جس فکر نے تجھے مجنوں بنایا ہے
تیرا یہ دھیان ادھر ہی رہ جائے گا
جس کی تعمیر نے تجھے بوڑھا کردیا
تیرا یہ مکاں ادھر ہی رہ جائے گا

قوموں کو گرانے کی ہے آسان فتنہ تراشی
پھیلا کر لوگوں میں ابتری معاشی اور فحاشی

حافظ ناصر

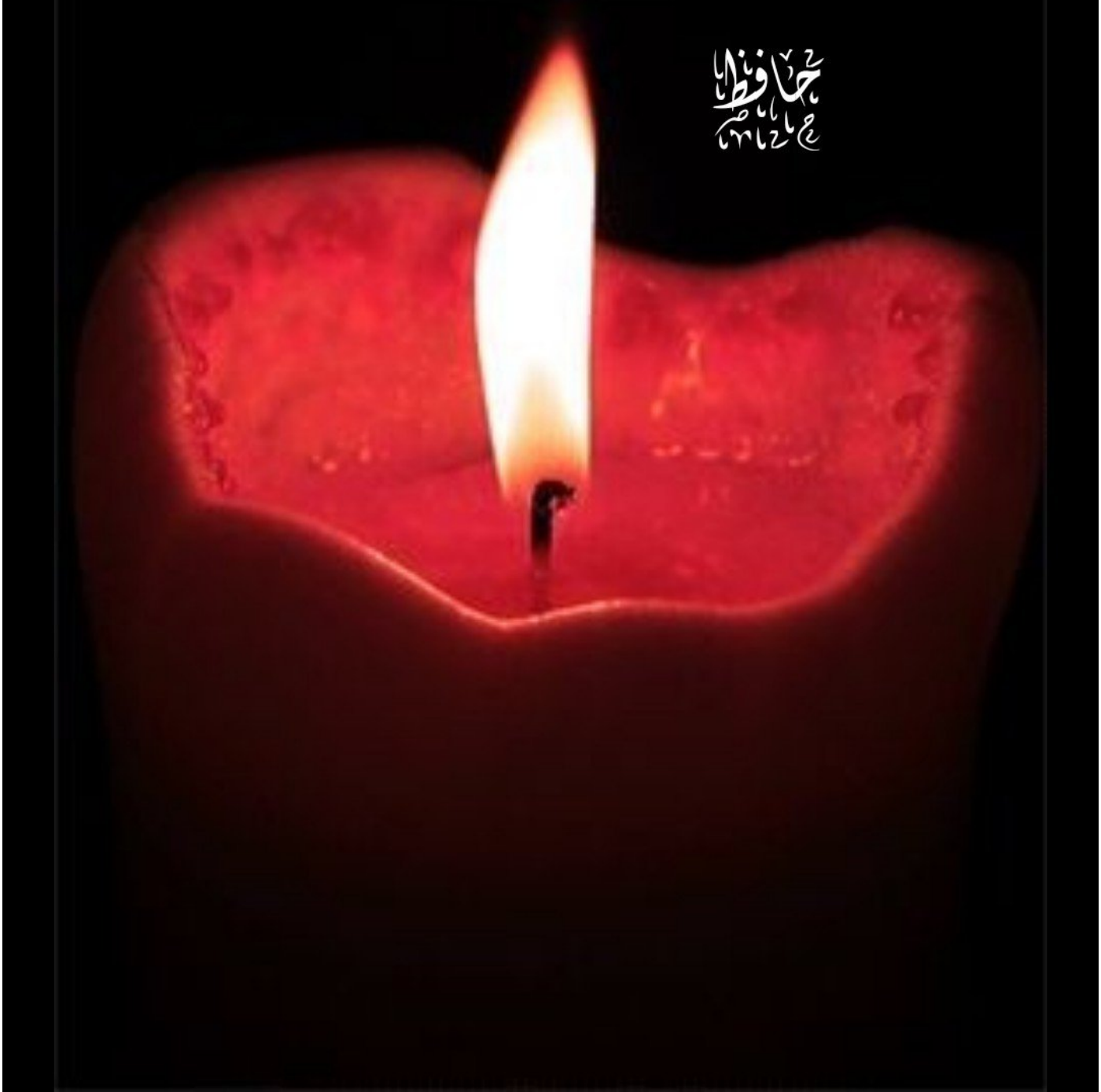

جس مٹی سے بنتا ہے آدمی
اسی خاک میں ملتا ہے آدمی
جی کے مر نا مر کے جینا
یوں ہر گھڑی بدلتا ہے آدمی
محل نہ بنا تو اے خیمہ زن
رسوائے جہاں نکلتا ہے آدمی
نہیں دنیا کسی کی جاگیر بھی
کس کے لیے آخر تڑپتا ہے آدمی
سجا کر آپ ہی رنگین میلے
جھوٹی خوشی پہ ہنستا ہے آدمی
میں بھی تو آدمی ہوں عرفان
آدمی سے یہاں جلتا ہے آدمی

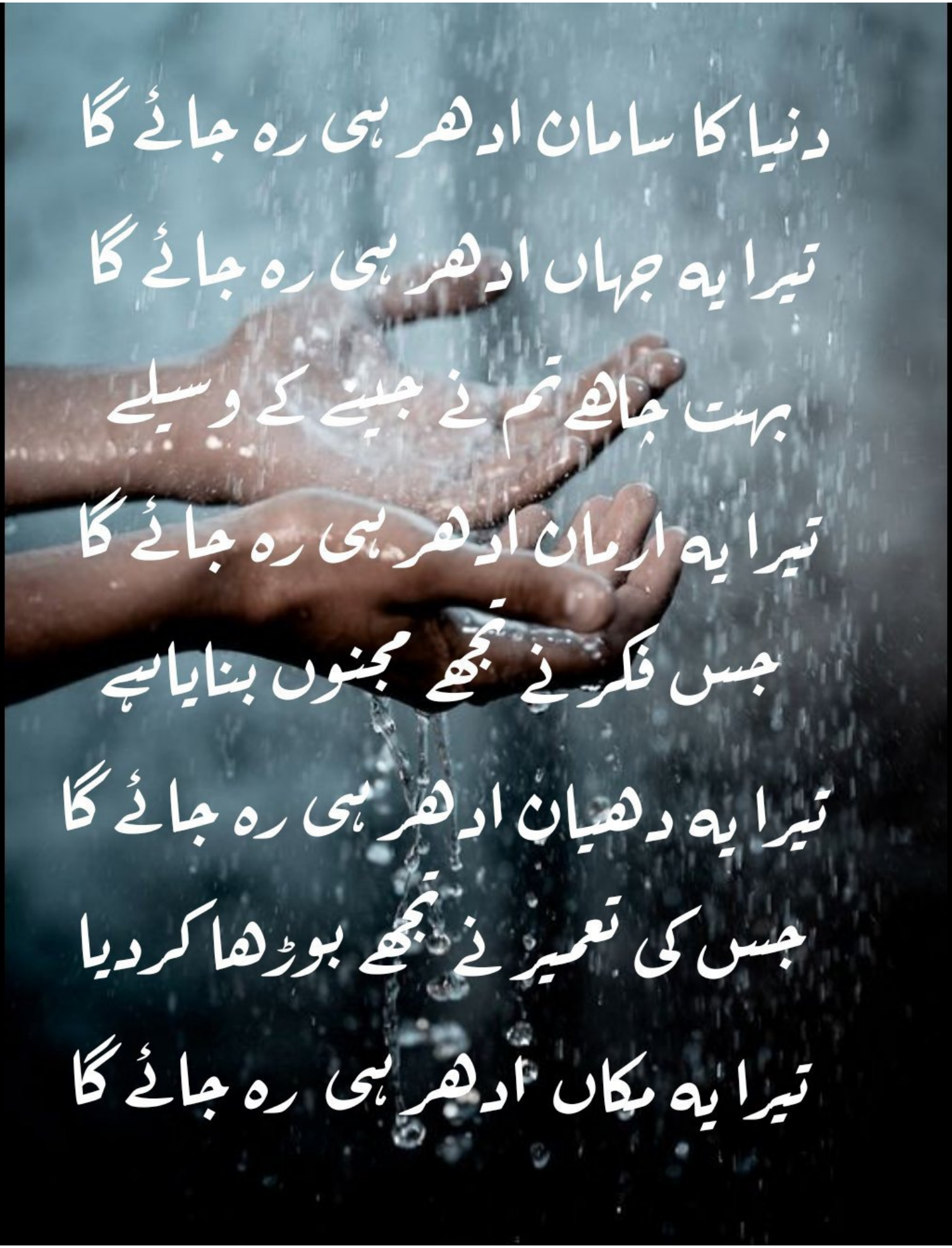
دنیا کا سامان ادھر ہی رہ جائے گا
تیرا یہ جہاں ادھر ہی رہ جائے گا
بہت جھیلے تم نے جینے کے وسیلے
تیرا یہ ارمان ادھر ہی رہ جائے گا
جس فکر نے تجھے مجنوں بنایا ہے
تیرا یہ دھیان ادھر ہی رہ جائے گا
جس کی تعمیر نے تجھے بوڑھا کر دیا
تیرا یہ مکاں ادھر ہی رہ جائے گا

دنیا کا سامان ادھر ھی رہ جائے گا

تیرا یہ جھاں ادھر ھی رہ جائے گا

بھت چاھے تم نے جینے کے وسیلے

تیرا یہ ارمان ادھر ھی رہ جائے گا

جس فکر نے تجھے مجنوں بنایا ہے

تیرا یہ دھیان ادھر ھی رہ جائے گا

جس کی تعمیر نے تجھے بوڑھا کر دیا

تیرا یہ مکاں ادھر ھی رہ جائے گا

حافظ

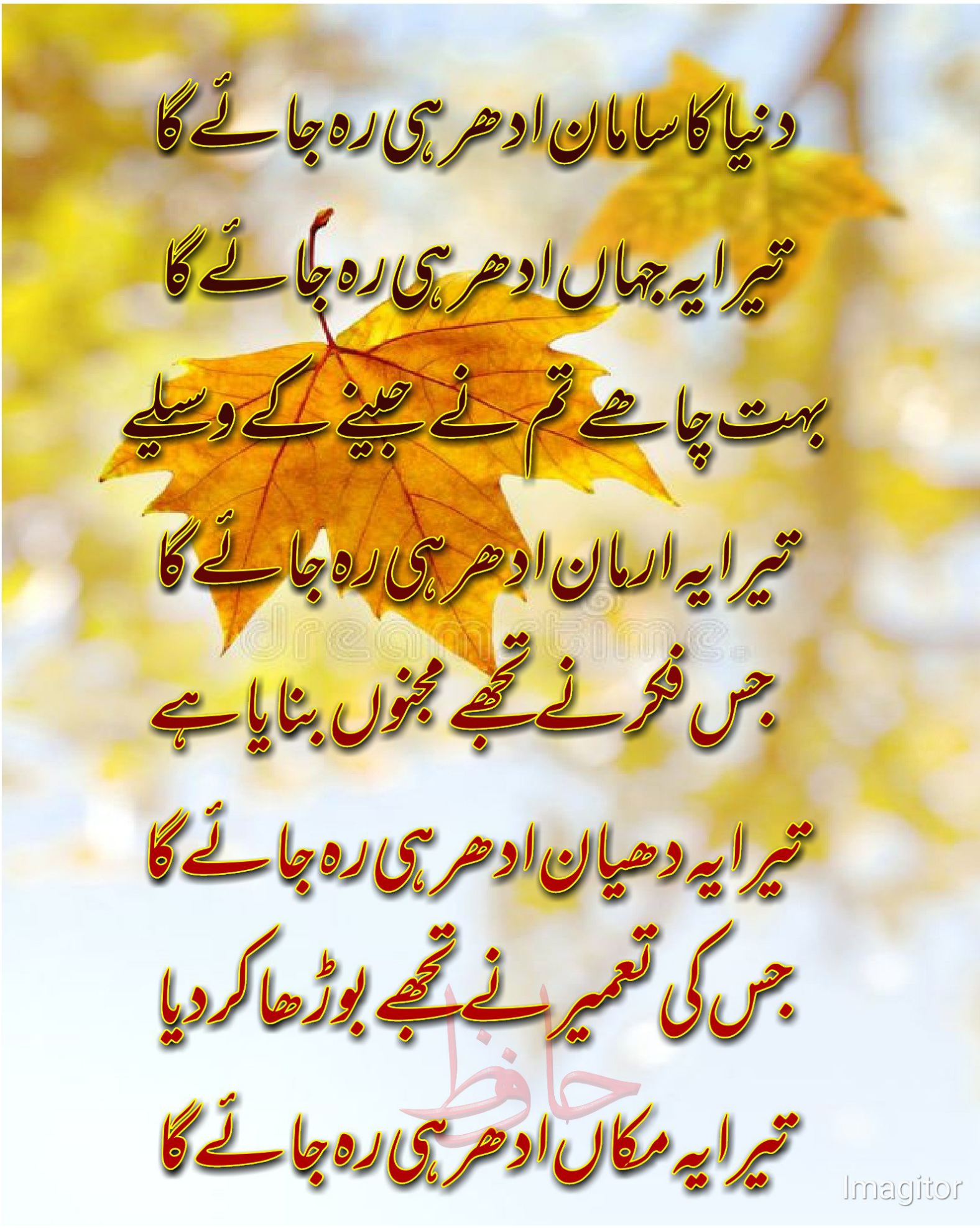
دنیا کا سامان ادھر ہی رہ جائے گا
تیرا یہ جہاں ادھر ہی رہ جائے گا
بہت چاہے تم نے جینے کے وسیلے
تیرا یہ ارمان ادھر ہی رہ جائے گا
جس فکر نے تجھے مجنوں بنایا ہے
تیرا یہ دھیان ادھر ہی رہ جائے گا
جس کی تعمیر نے تجھے بوڑھا کر دیا
تیرا یہ مکاں ادھر ہی رہ جائے گا
Imagitor

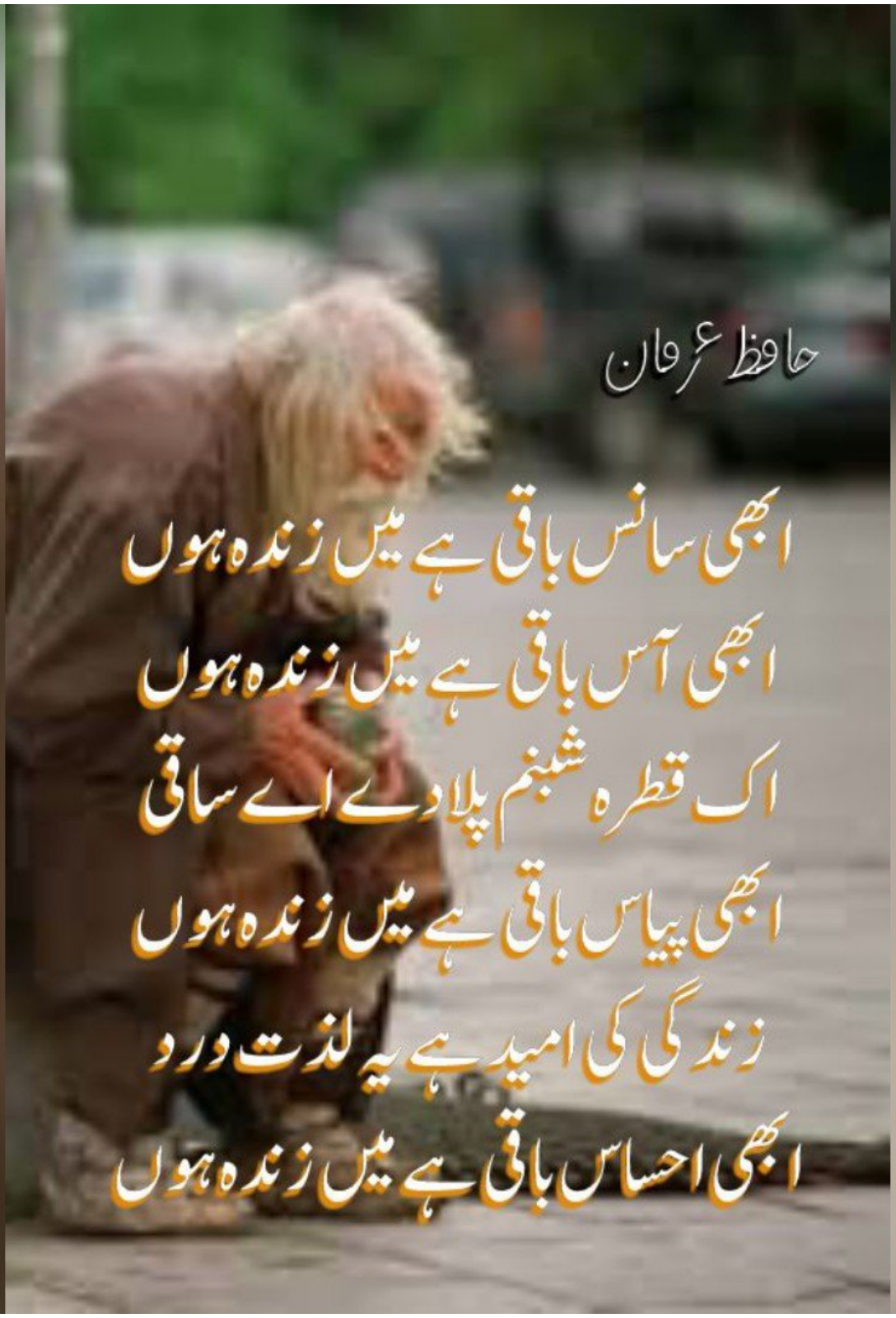
حافظ عرفان
ابھی سانس باقی ہے میں زندہ ہوں
ابھی آس باقی ہے میں زندہ ہوں
اک قطرہ شبنم پلادے اے ساقی
ابھی پیاس باقی ہے میں زندہ ہوں
زندگی کی امید ہے یہ لذت درد
ابھی احساس باقی ہے میں زندہ ہوں

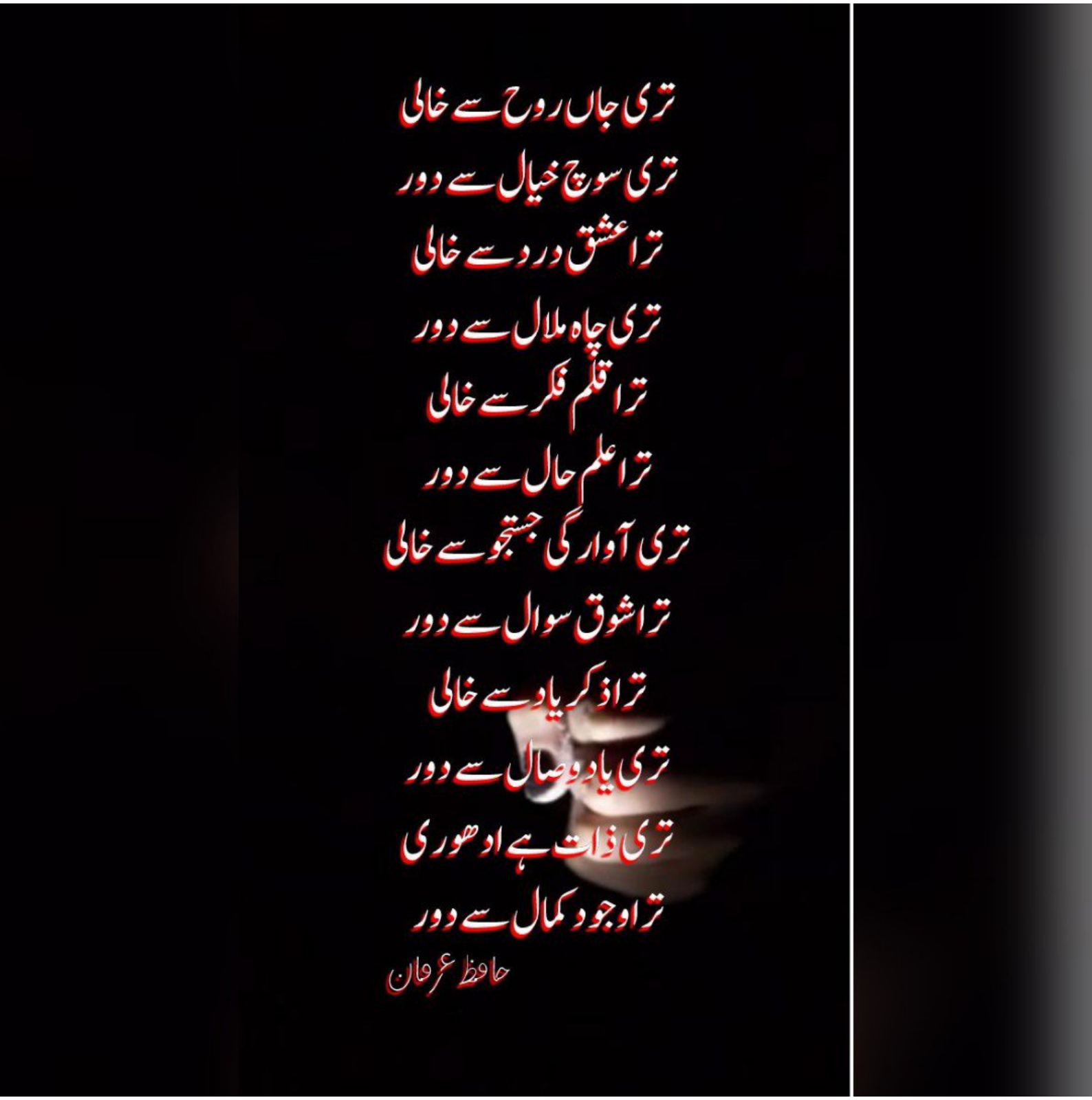
تری جاں روح سے خالی
تری سوچ خیال سے دور
ترا عشق درد سے خالی
تری چاہ ملال سے دور
ترا قلم فکر سے خالی
ترا علم حال سے دور
تری آوارگی جستجو سے خالی
ترا شوق سوال سے دور
ترا ذکر یاد سے خالی
تری یاد وصال سے دور
تری ذات ہے ادھوری
ترا وجود کمال سے دور
حافظ عرفان

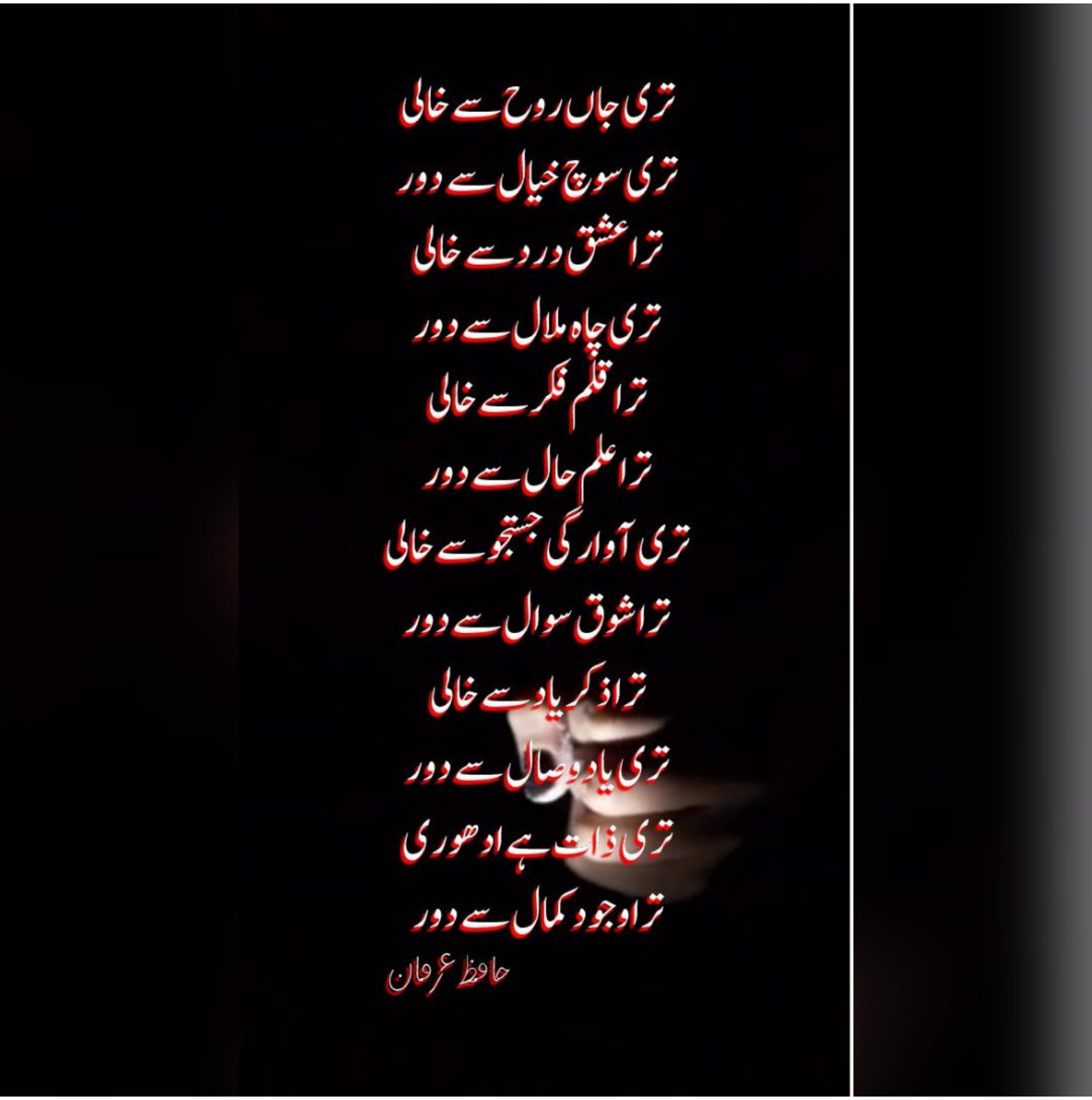
تری جاں روح سے خالی
تری سوچ خیال سے دور
ترا عشق درد سے خالی
تری چاہ ملال سے دور
ترا قلم فکر سے خالی
ترا علم حال سے دور
تری آوارگی جستجو سے خالی
ترا شوق سوال سے دور
ترا ذکر یاد سے خالی
تری یاد وصال سے دور
تری ذات ہے ادھوری
ترا وجود کمال سے دور
حافظ عرفان

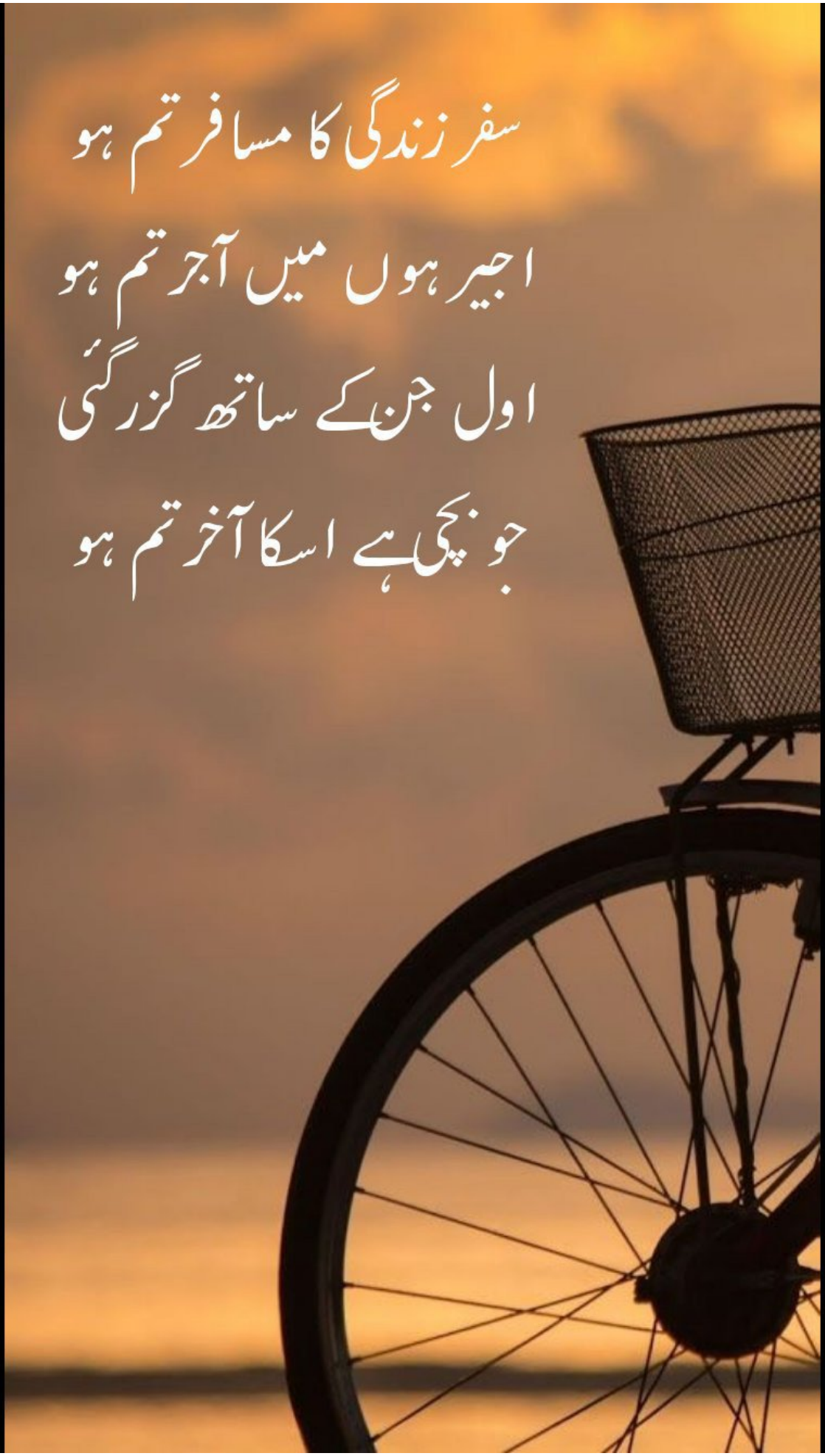
سفر زندگی کا مسافر تم ہو
اجیر ہوں میں آجر تم ہو
اول جن کے ساتھ گزر گئی
جو بچی ہے اسکا آخر تم ہو

سفر زندگی کا مسافر تم ہو

اجیر ہوں میں آجر تم ہو

اول جن کے ساتھ گزر گئی

جو بچی ہے اسکا آخر تم ہو

حافظ

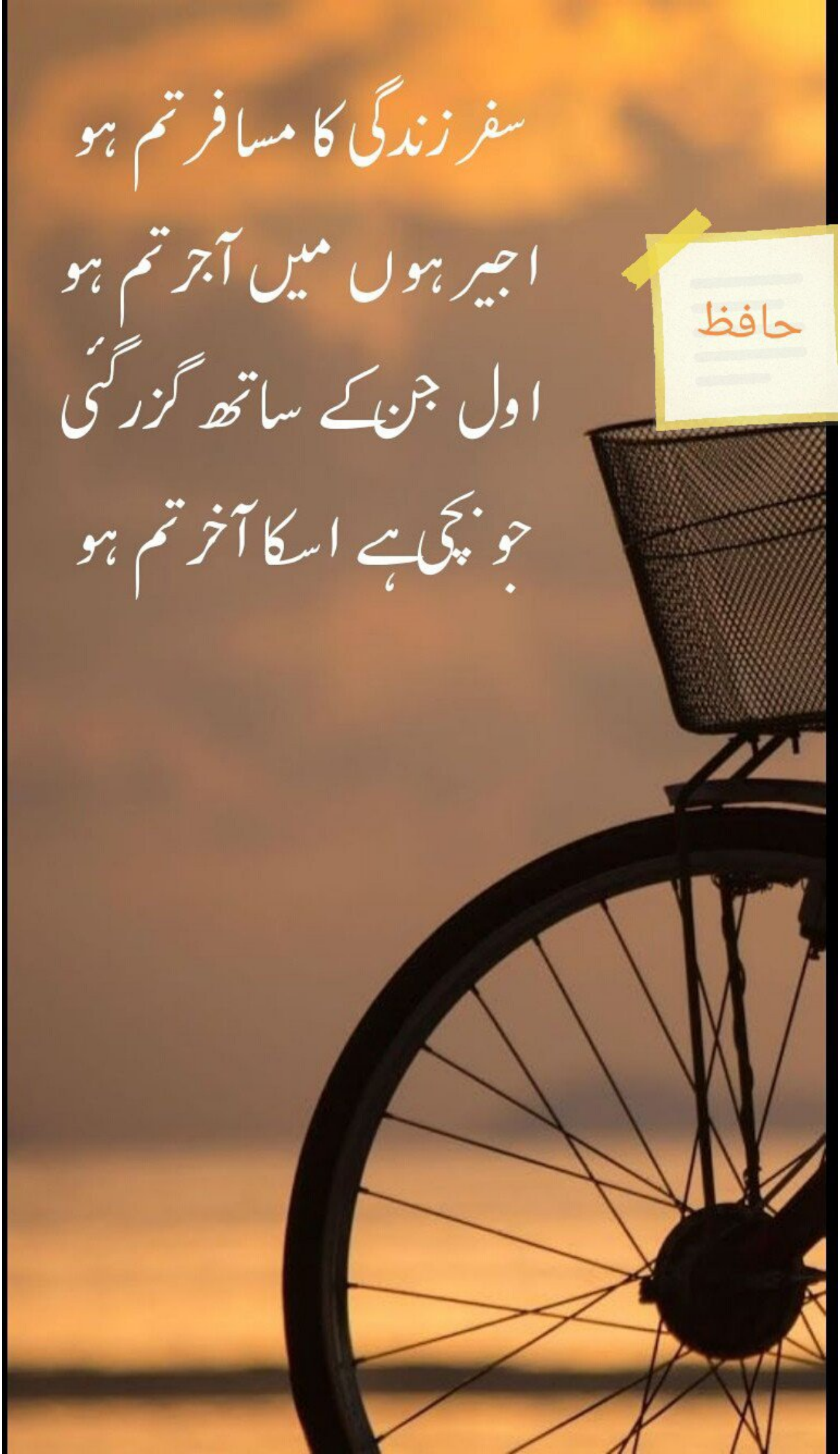

حافظ
سفر زندگی کا مسافر تم ہو
اجیر ہوں میں آجر تم ہو
اول جن کے ساتھ گزرگئی
جو بچی ہے اسکا آخر تم ہو

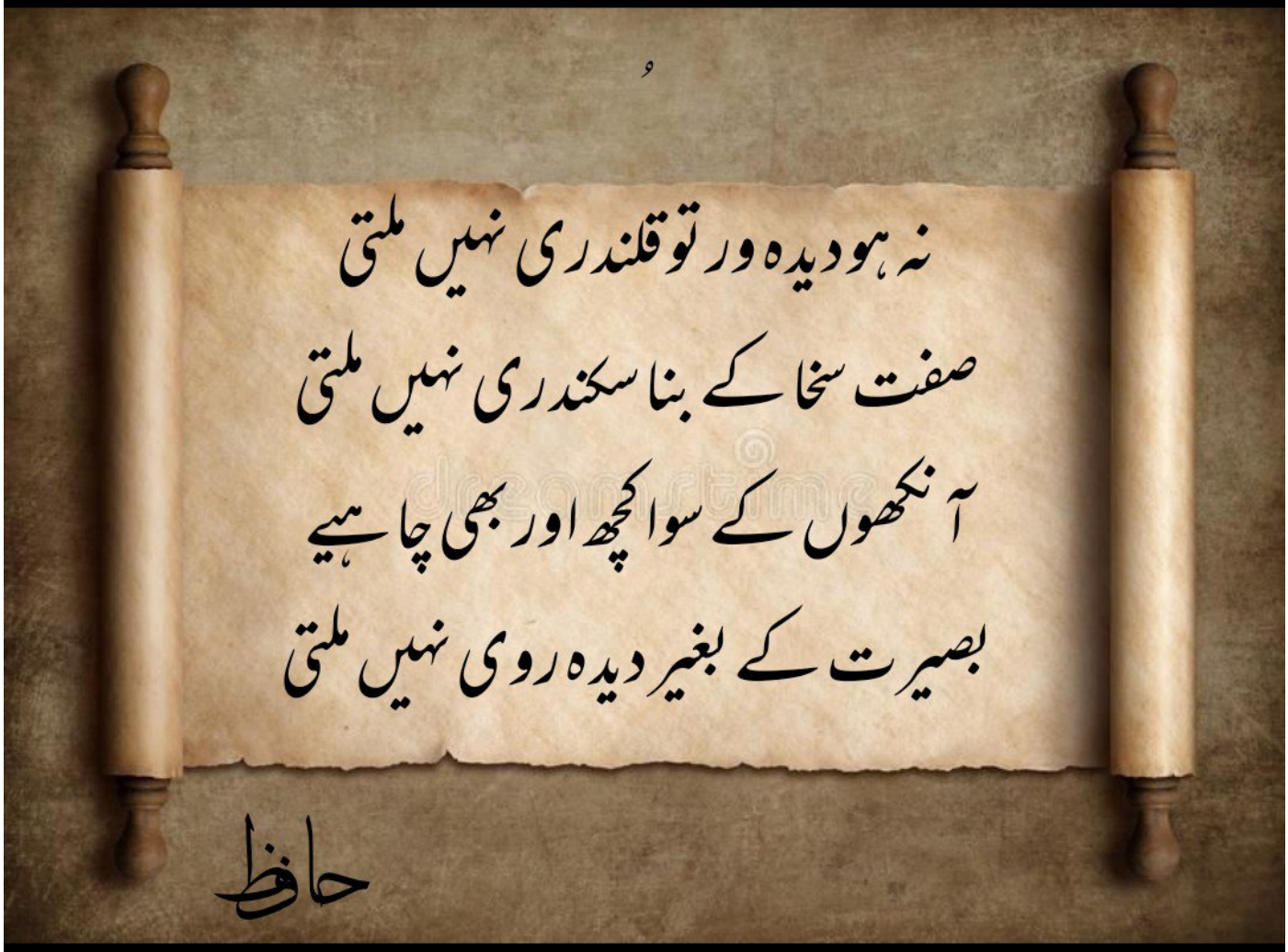
نہ ہو دیدہ ور تو قلندری نہیں ملتی
صفت سخا کے بنا سکندری نہیں ملتی
آنکھوں کے سوا کچھ اور بھی چاہیے
بصیرت کے بغیر دیدہ روی نہیں ملتی
حافظ

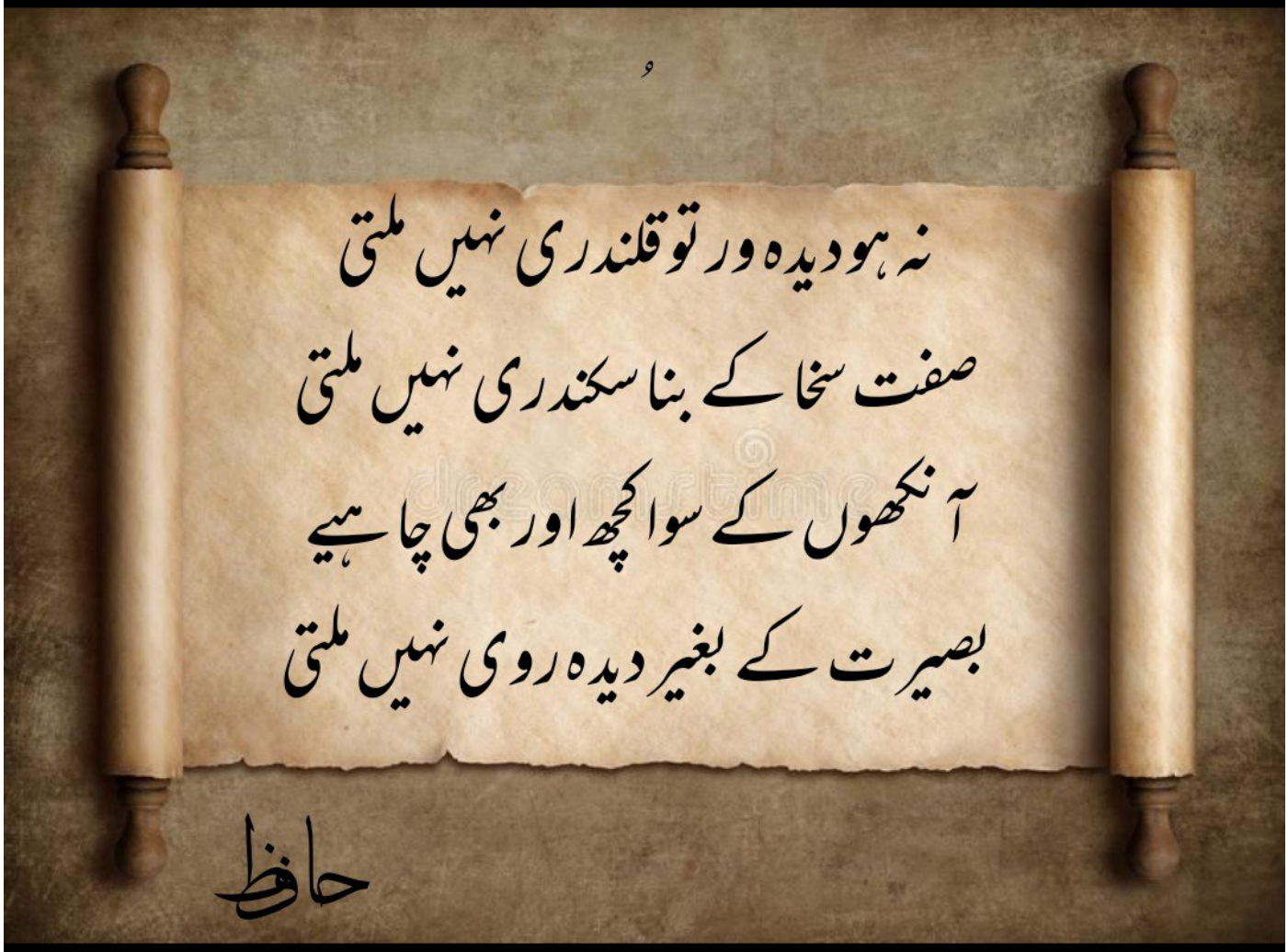
نہ ہو دیدہ ور تو قلندری نہیں ملتی
صفت سخا کے بنا سکندری نہیں ملتی
آنکھوں کے سوا کچھ اور بھی چاہیے
بصیرت کے بغیر دیدہ روی نہیں ملتی
حافظ

حافظ

سفر زندگی کا مسافر تم ہو

اجیر ہوں میں آجر تم ہو

اول جن کے ساتھ گزر گئی

جو بچی ہے اسکا آخر تم ہو

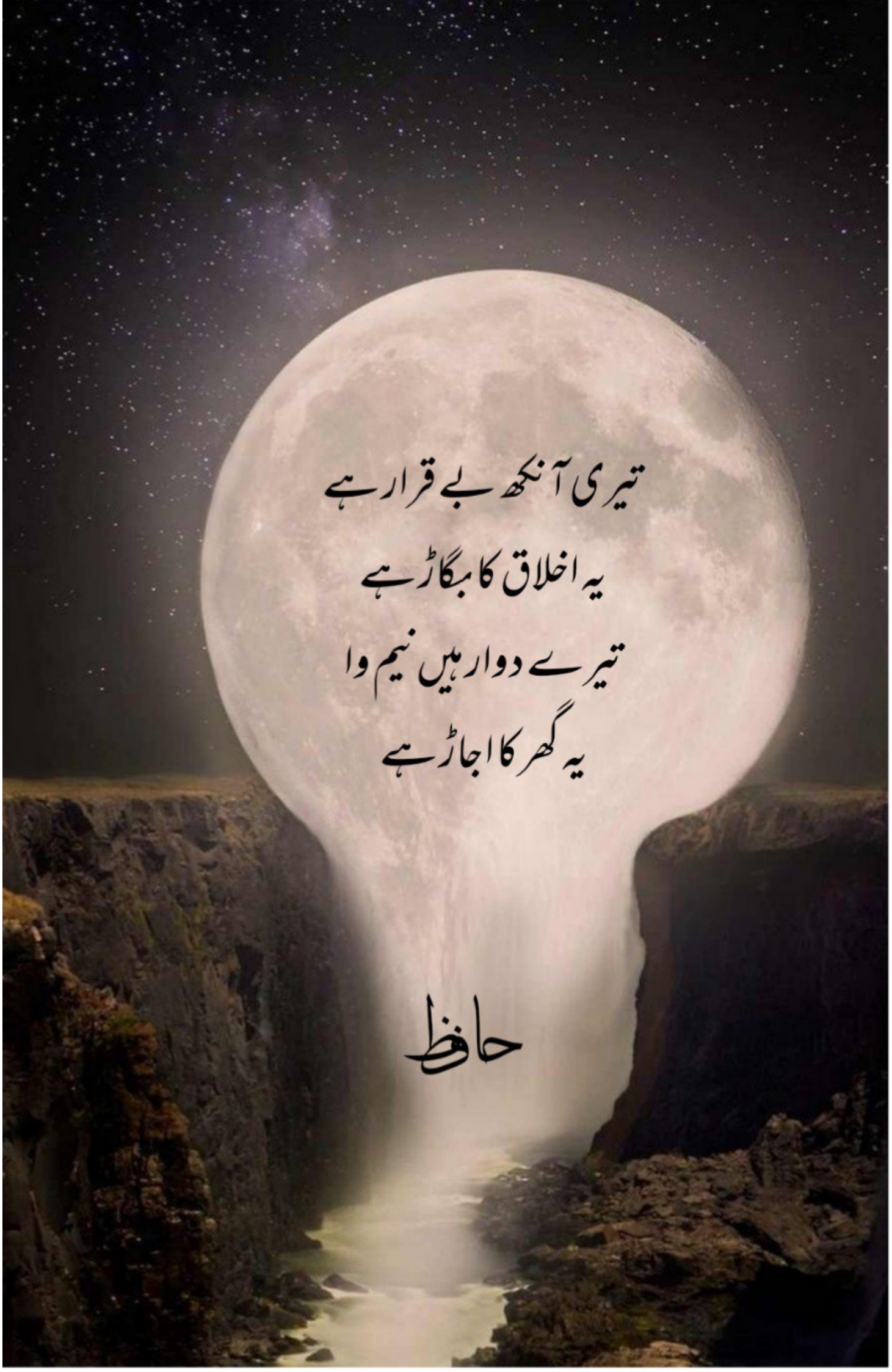
تیری آنکھ بے قرار ہے
یہ اخلاق کا بگاڑ ہے
تیرے دوار ہیں نیم وا
یہ گھر کا اجاڑ ہے
حافظ

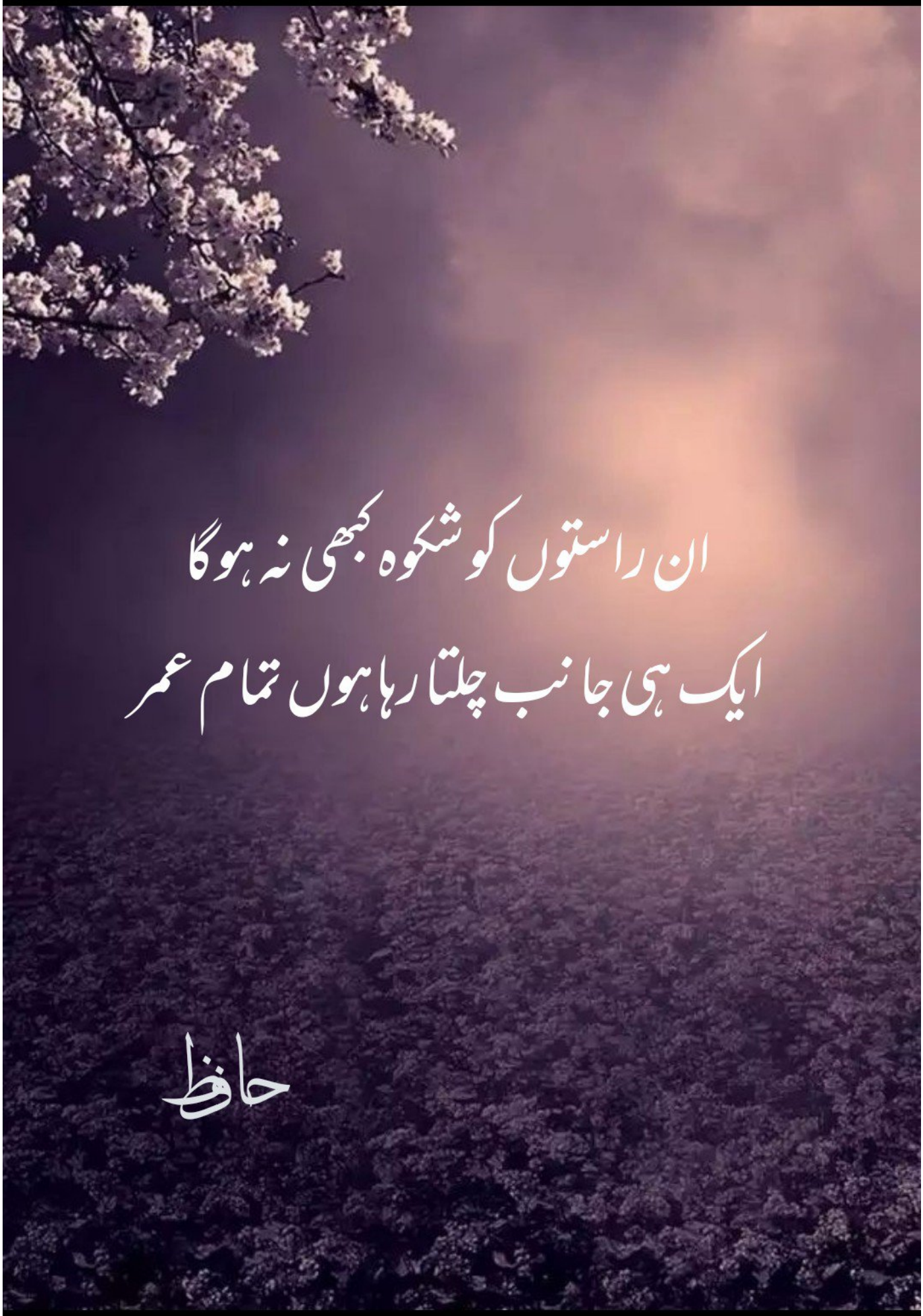
ان راستوں کو شکوہ کبھی نہ ہوگا
ایک ہی جانب چلتا رہا ہوں تمام عمر
حافظ

اھل چمن سے بات کروں گا
تیرے نشیمن کی بات کروں گا
خواب دیکھتی رہیں رتوں کا
میں نین سے بات کروں گا

حافظ

حافظ

سفر زندگی کا مسافر تم ہو

اجیر ہوں میں آجر تم ہو

اول جن کے ساتھ گزر گئی

جو بچی ہے اسکا آخر تم ہو

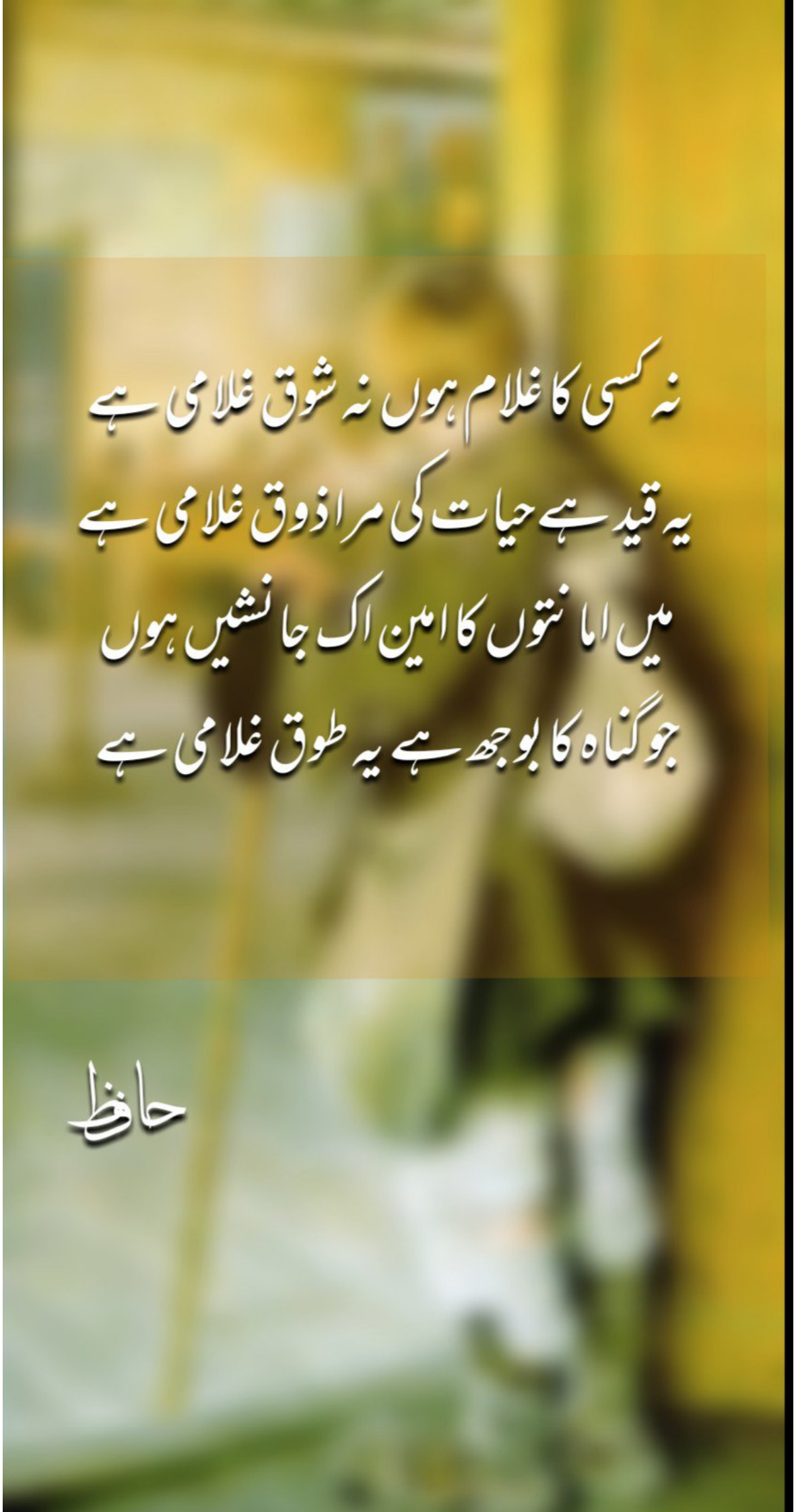
نہ کسی کا غلام ہوں نہ شوق غلامی ہے
یہ قید ہے حیات کی مرا ذوق غلامی ہے
میں امانتوں کا امین اک جانشیں ہوں
جو گناہ کا بوجھ ہے یہ طوق غلامی ہے
حافظ

سفر زندگی کا مسافر تم ہو
اجیر ہوں میں آجر تم ہو
اول جن کے ساتھ گزرگئی
جو بچی ہے اسکا آخر تم ہو
حافظ
حافظ

سفر زندگی کا مسافر تم ہو
اجیر ہوں میں آجر تم ہو
اول جن کے ساتھ گزرگئی
جو بچی ہے اسکا آخر تم ہو
حافظ
حافظ

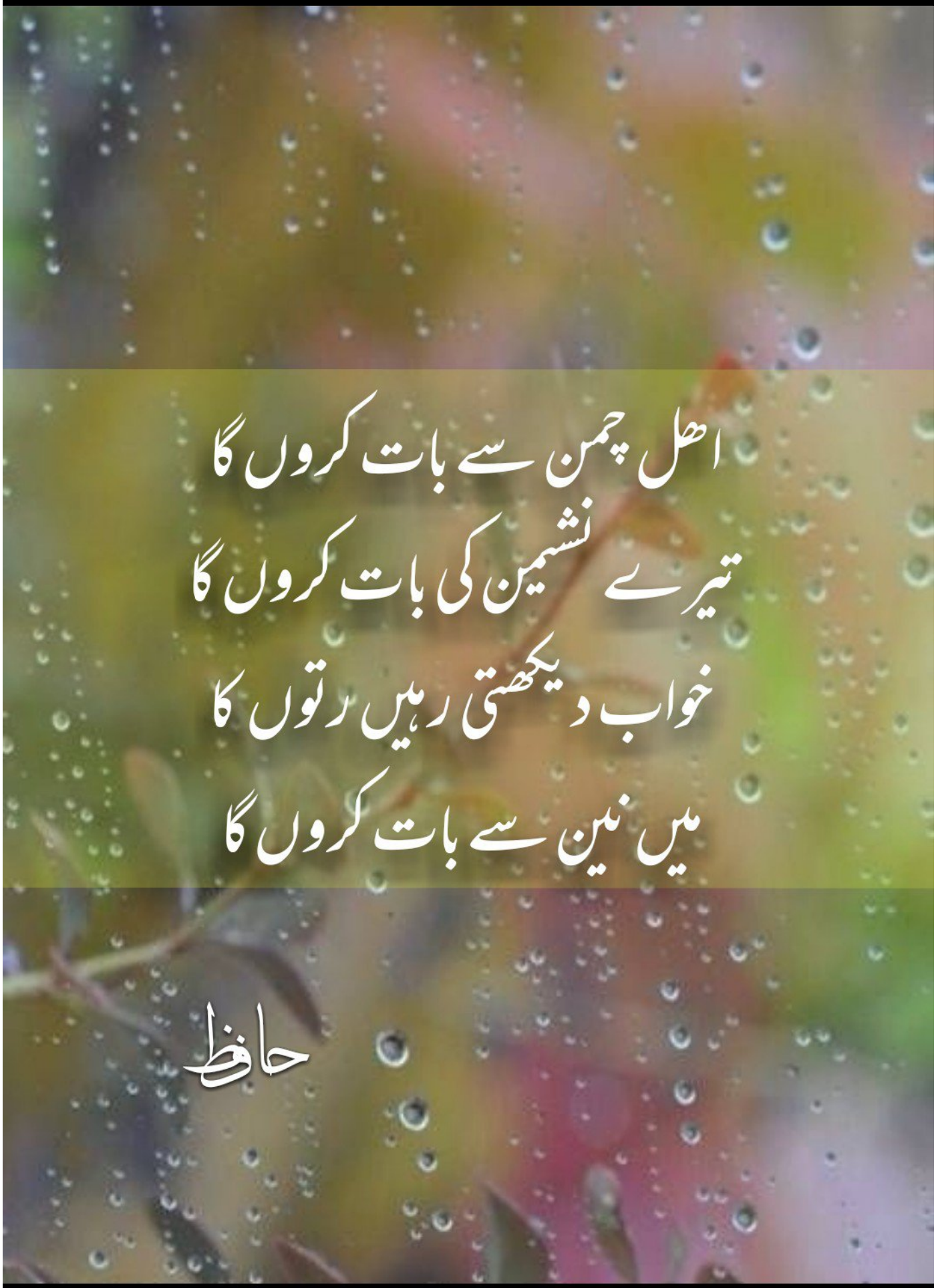
اھل چمن سے بات کروں گا
تیرے نشیمن کی بات کروں گا
خواب دیکھتی رہیں رتوں کا
میں نین سے بات کروں گا
حافظ

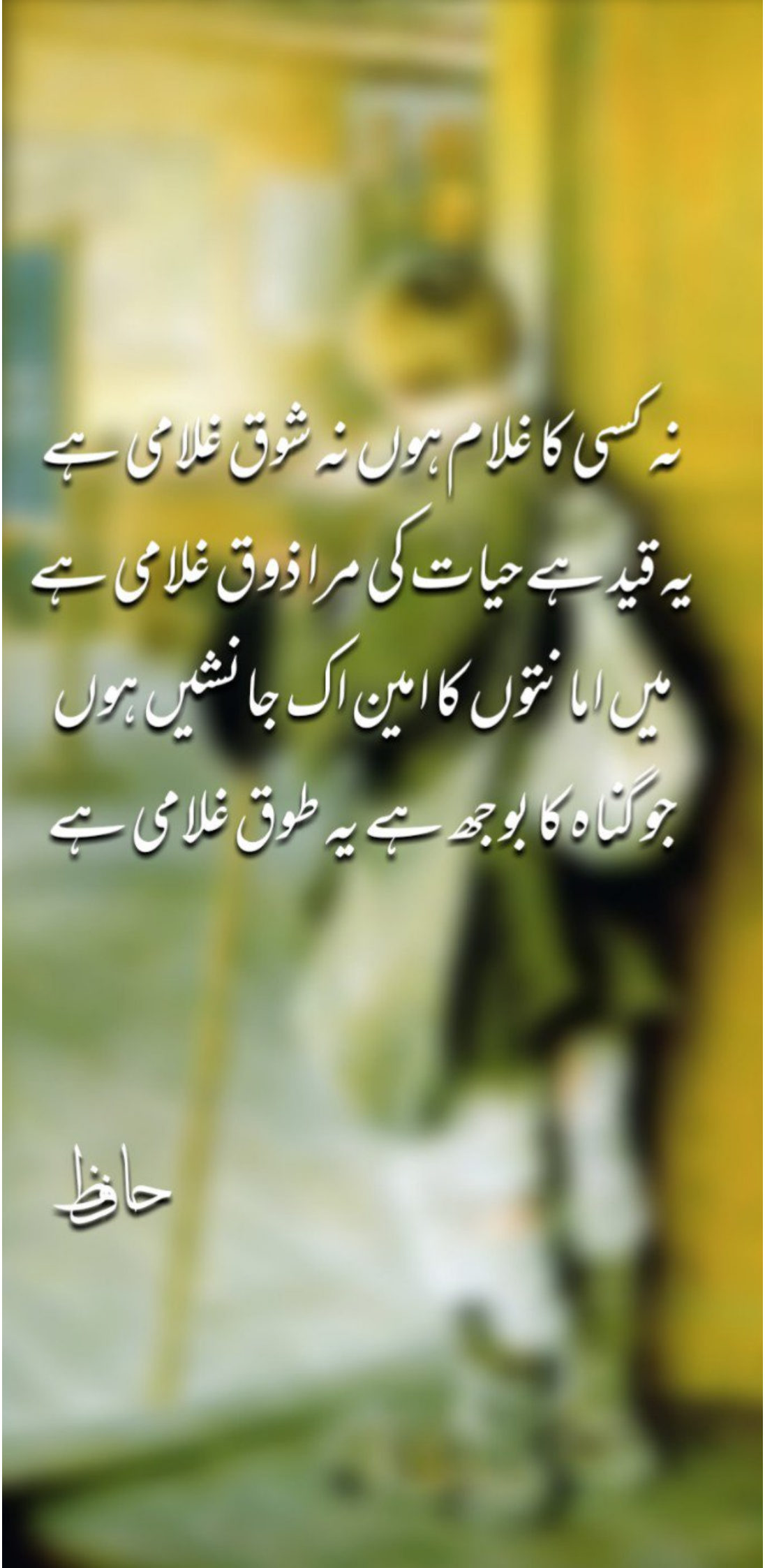
نہ کسی کا غلام ہوں نہ شوق غلامی ہے
یہ قید ہے حیات کی مرا ذوق غلامی ہے
میں امانتوں کا امین اک جانشیں ہوں
جو گناہ کا بوجھ ہے یہ طوق غلامی ہے
حافظ

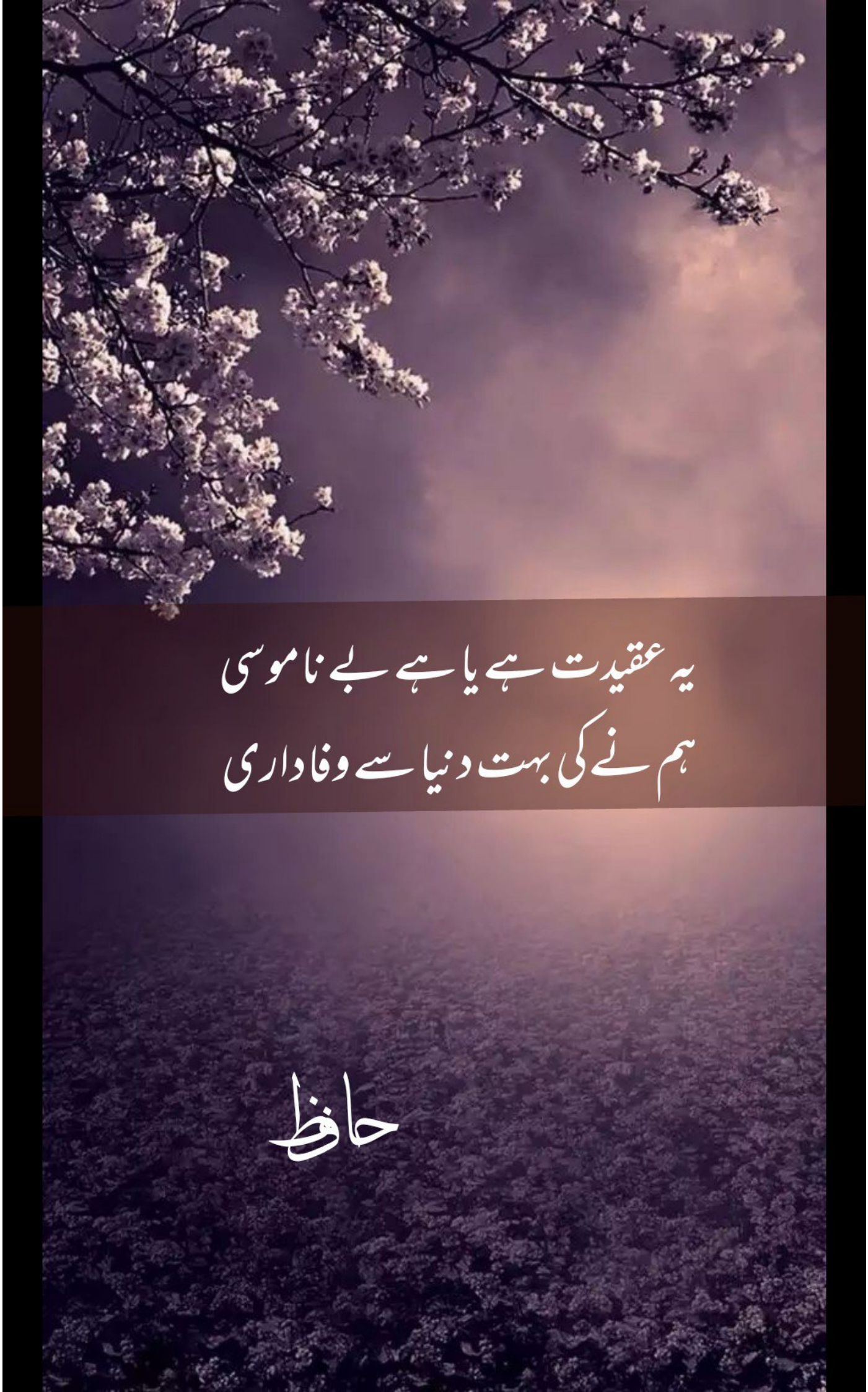
یہ عقیدت ہے یا ہے بے ناموسی
ہم نے کی بہت دنیا سے وفاداری
حافظ

آزادی کا مطلب کیا ہے ؏
کسی آدمی کا خود سے آزاد ہونا

(حافظ)

پھول مٹی میں ملے دیکھو اگر
تو سمجھو آدمی کی قبر ھے ع
حافظ

مری وحشتوں میں روشنی کا دھارا ہے
اسکا خیال میری سوچ کا اجالا ہے----
Hafiz

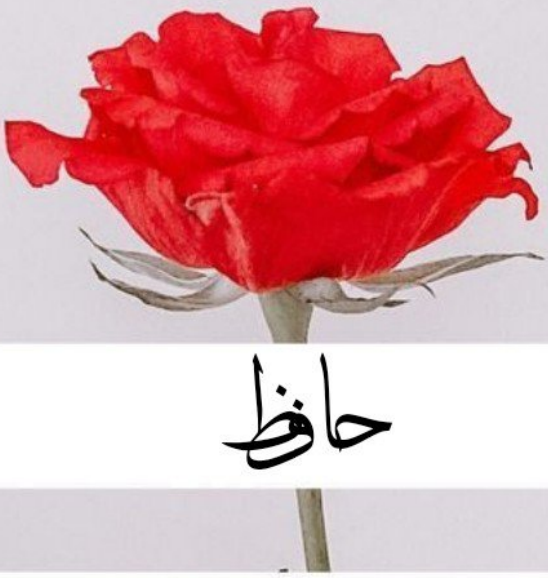

حافظ

جب بھی وفا کرنے کی قسم کھائی میں نے
اک دبی سی مسکراہٹ بکھر گئی آفاق پر
کاتب تقدیر روک دیتا ہے قلم مری آواز پر
میں کر لیتا ہوں پھر کوئی فیصلہ اخلاق پر

حافظ

مرے سامنے آہنی دیوار ہے
مجھے ساعتوں کا شمار ہے
مرے دن ہیں قید با مشقت
مری آنکھوں میں انتظار ہے
عجلت میں خرید لایا بھول
یہاں زندگی کا بازار ہے
قرض لے کر بھلا بیٹھا ہوں
مرا ماضی حال کا ادھار ہے

جب بھی وفا کرنے کی قسم کھائی میں نے
اک دبی سی مسکراہٹ بکھر گئی آفاق پر
کاتب تقدیر روک دیتا ہے قلم مری آواز پر
میں کر لیتا ہوں پھر کوئی فیصلہ اخلاق پر

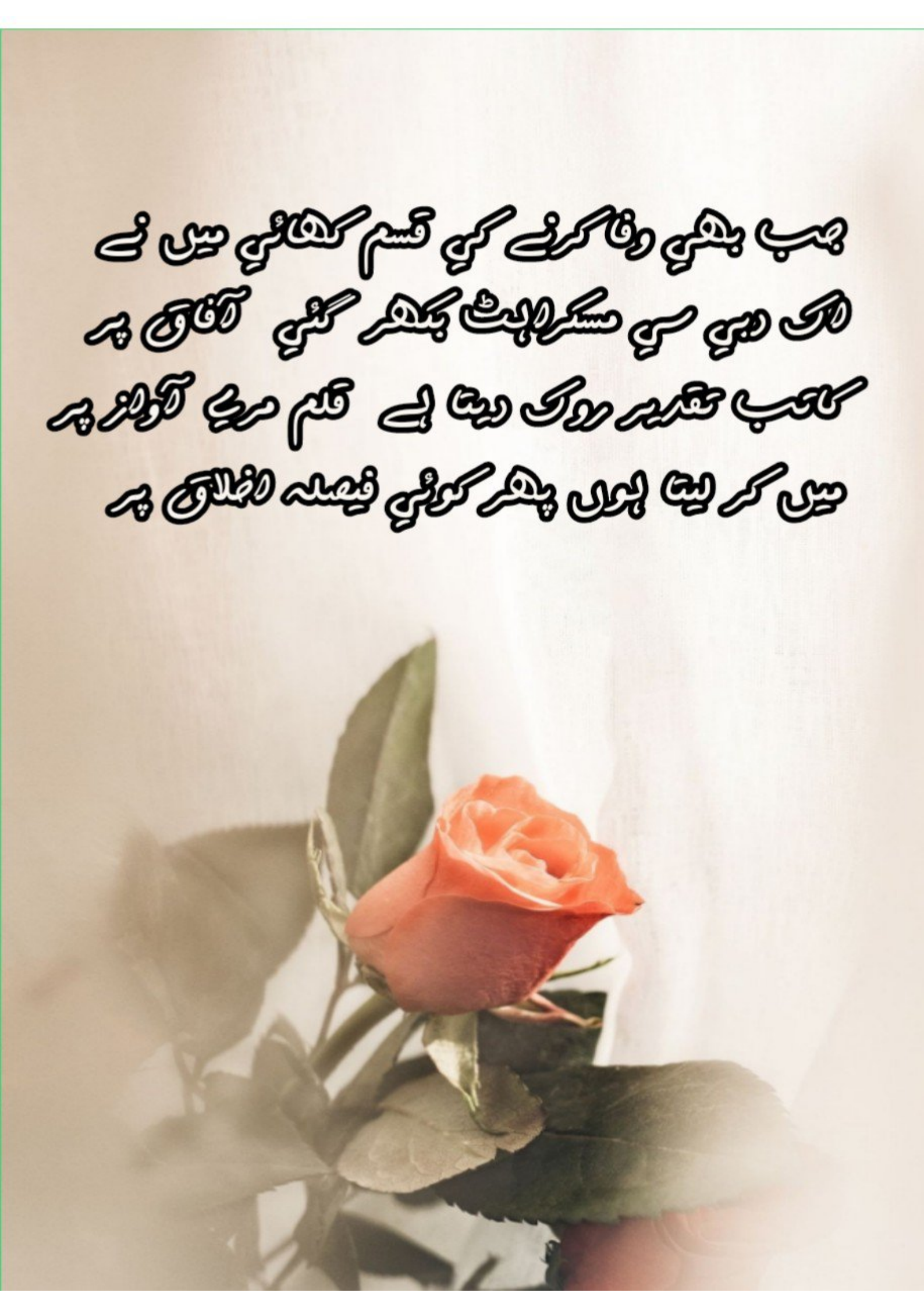

Hafiz
Hamy Roshni Sy Gila Nahe...
Hum ny charago ko Jalny na deya

Hafiz

ترا ملنا نصیب میں لکھا تھا
ترا ساتھ ہو صلے کی بات ہے
تیرا پانا مری قسمت میں تھا
مرا ہونا مسئلے کی بات ہے
Hafiz

ترا ملنا نصیب میں لکھا تھا ع
ترا ساتھ حوصلے کی بات ہے
تیرا بانا مری قسمت میں تھا ع
مرا ہونا مسئلے کی بات ہے
Hafiz

سوکھے تنکوں سے مکان بن نہیں سکتا
ان مسافروں کا جہان بن نہیں سکتا
زمیں پہ اچانک لوگ سر اٹھانے لگے
جھوٹے خداؤں سے آسمان بن نہیں سکتا
دور فتن کا یہ بھی ایک فتنہ ہے
یہاں آدمی انسان بن نہیں سکتا
تونے خریدنا ہے تو بیچ دے اپنا نفس
بن تڑپے ترا عرفان بن نہیں سکتا

(حافظ)

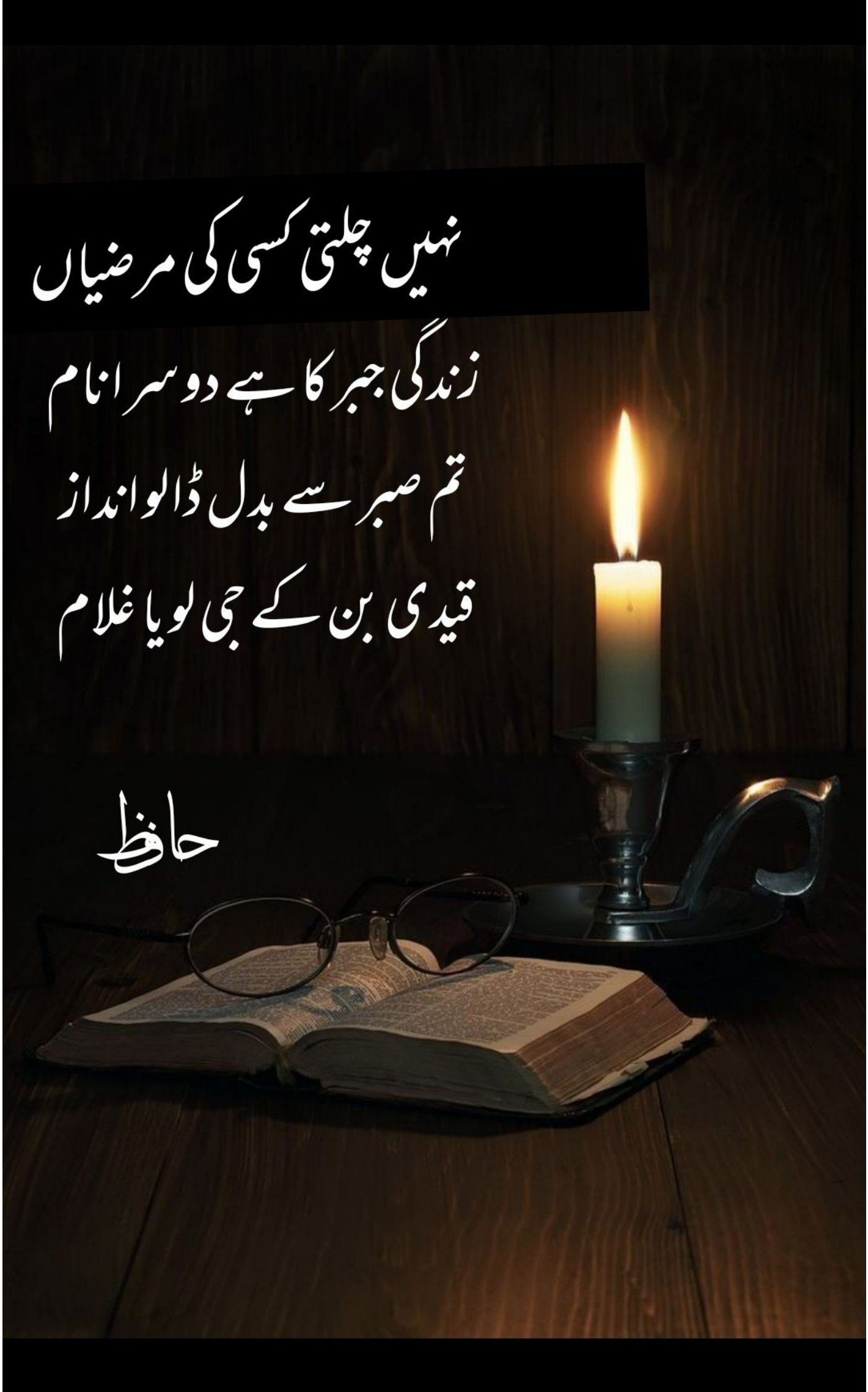
نہیں چلتی کسی کی مرضیاں
زندگی جبر کا ہے دوسرا نام
تم صبر سے بدل ڈالو انداز
قیدی بن کے جی لو یا غلام
حافظ

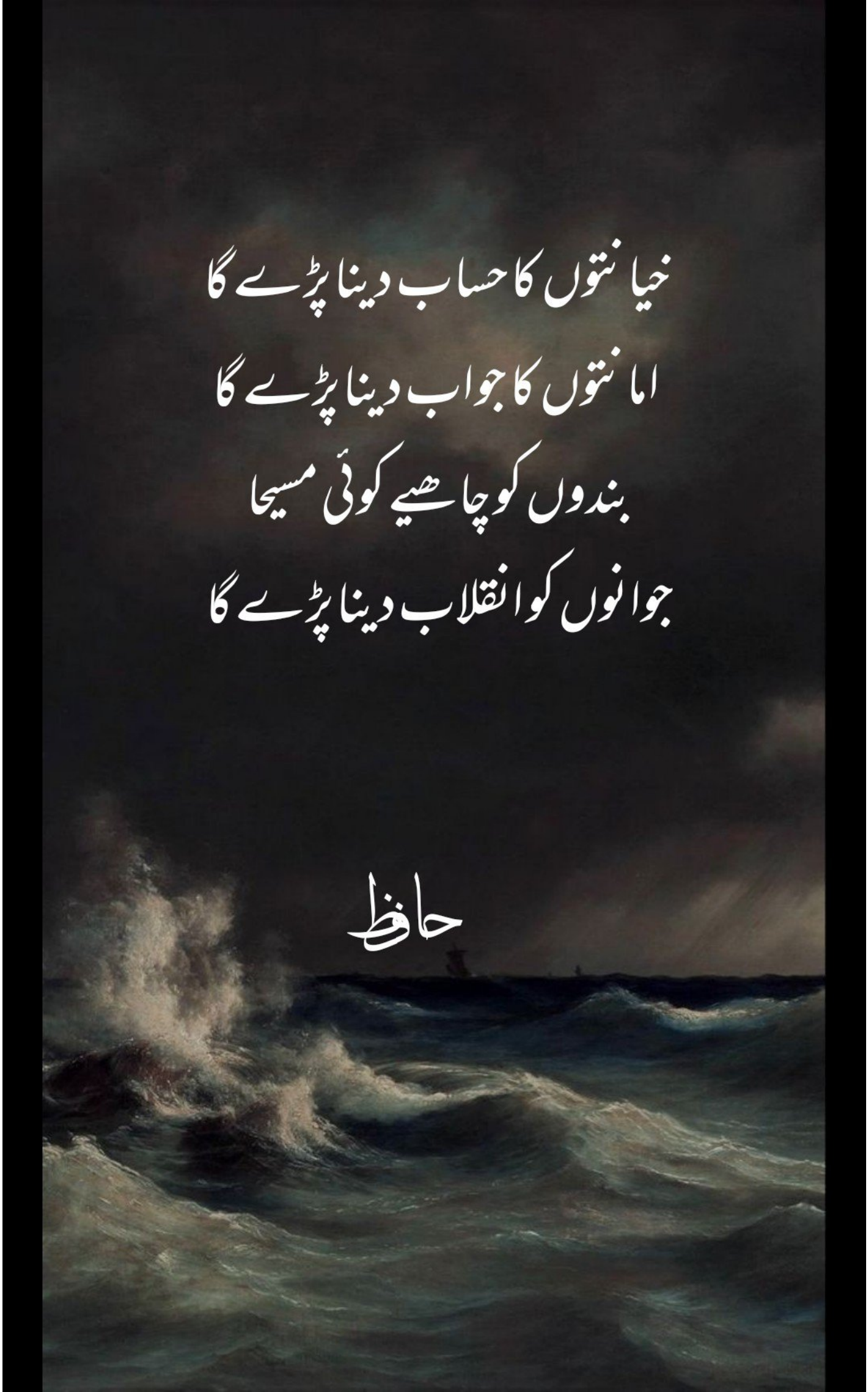
خیانتوں کا حساب دینا پڑے گا
امانتوں کا جواب دینا پڑے گا
بندوں کو چاہیے کوئی مسیحا
جوانوں کو انقلاب دینا پڑے گا
حافظ

حافظ

مرے سامنے آہنی دیوار ہے
مجھے ساعتوں کا شمار ہے
مرے دن ہیں قید با مشقت
مری آنکھوں میں انتظار ہے
عجلت میں خرید لایا بھول
یہاں زندگی کا بازار ہے
قرض لے کر بھلا بیٹھا ہوں
مرا ماضی حال کا ادھار ہے

حافظ

مرے سامنے آہنی دیوار ہے
مجھے ساعتوں کا شمار ہے
مرے دن ہیں قید با مشقت
مری آنکھوں میں انتظار ہے
عجلت میں خرید لایا بھول
یہاں زندگی کا بازار ہے
قرض لے کر بھلا بیٹھا ہوں
مرا ماضی حال کا ادھار ہے

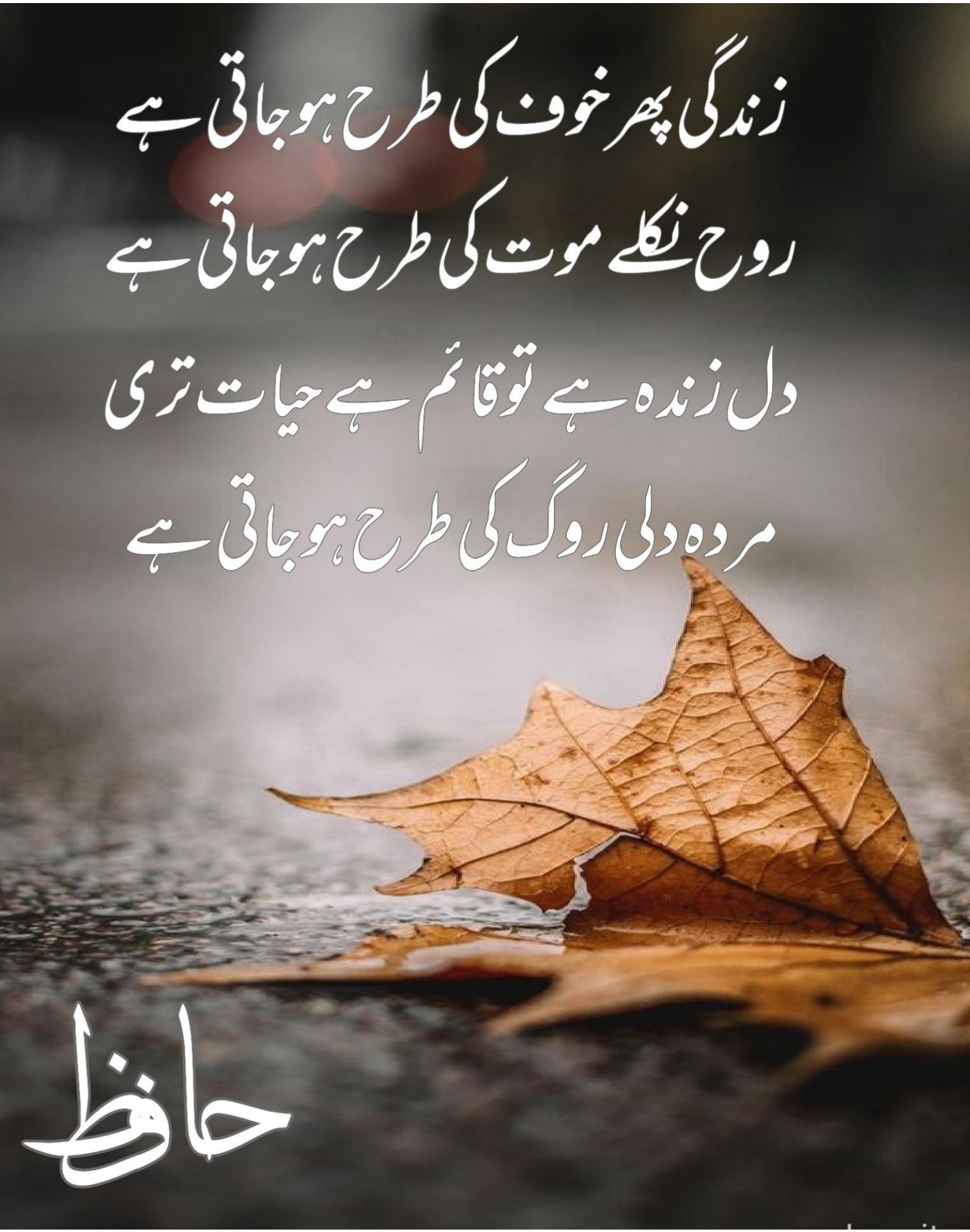
زندگی پھر خوف کی طرح ہو جاتی ہے
روح نکلے موت کی طرح ہو جاتی ہے
دل زندہ ہے تو قائم ہے حیات تری
مردہ دلی روگ کی طرح ہو جاتی ہے
حافظ

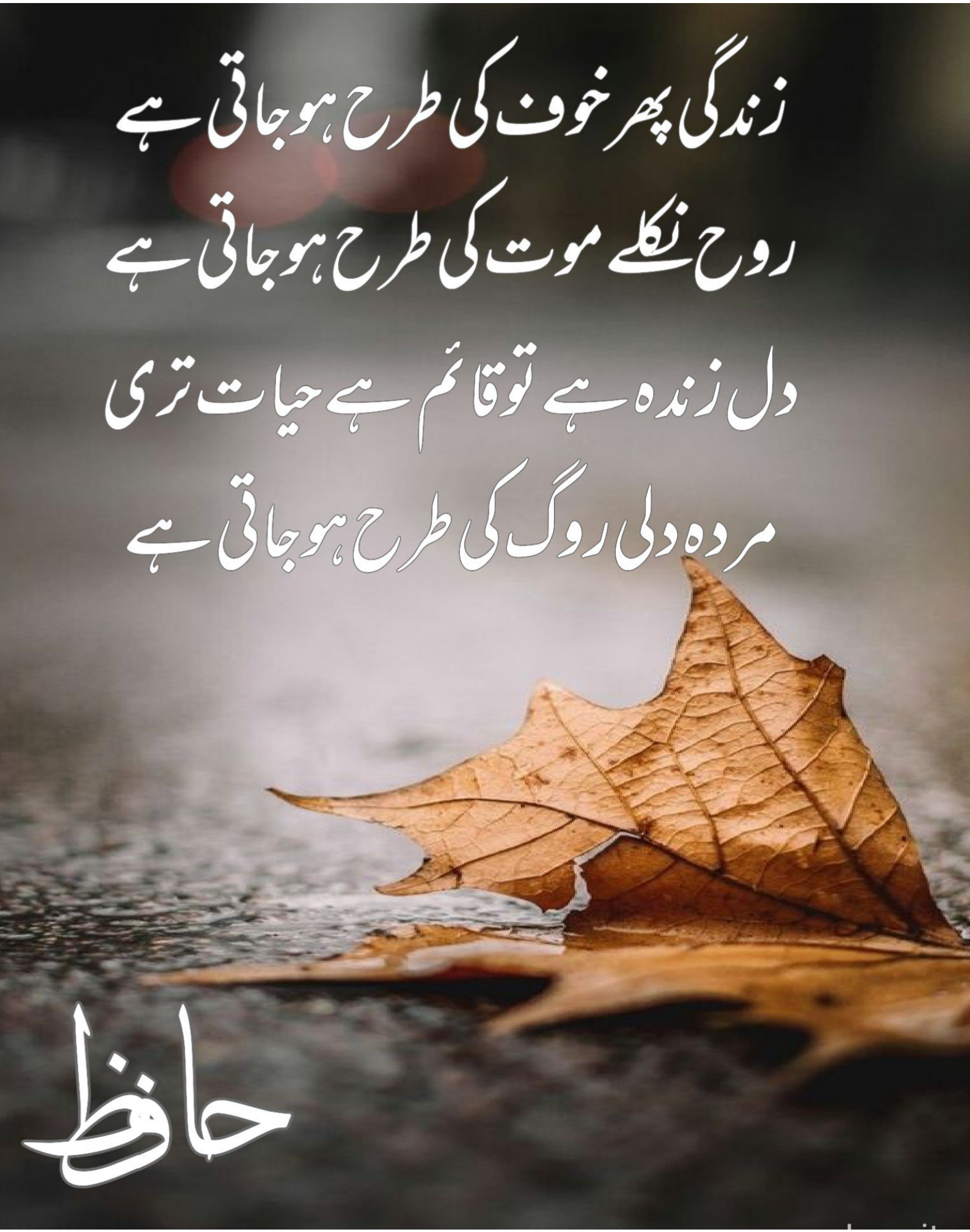
زندگی پھر خوف کی طرح ہو جاتی ہے
روح نکلے موت کی طرح ہو جاتی ہے
دل زندہ ہے تو قائم ہے حیات تری
مردہ دلی روگ کی طرح ہو جاتی ہے
حافظ

زندگی بھر خوف کی طرح ہو جاتی ہے
روح نکلے موت کی طرح ہو جاتی ہے
دل زندہ ہے تو قائم ہے حیات تری
مردہ دلی روگ کی طرح ہو جاتی ہے

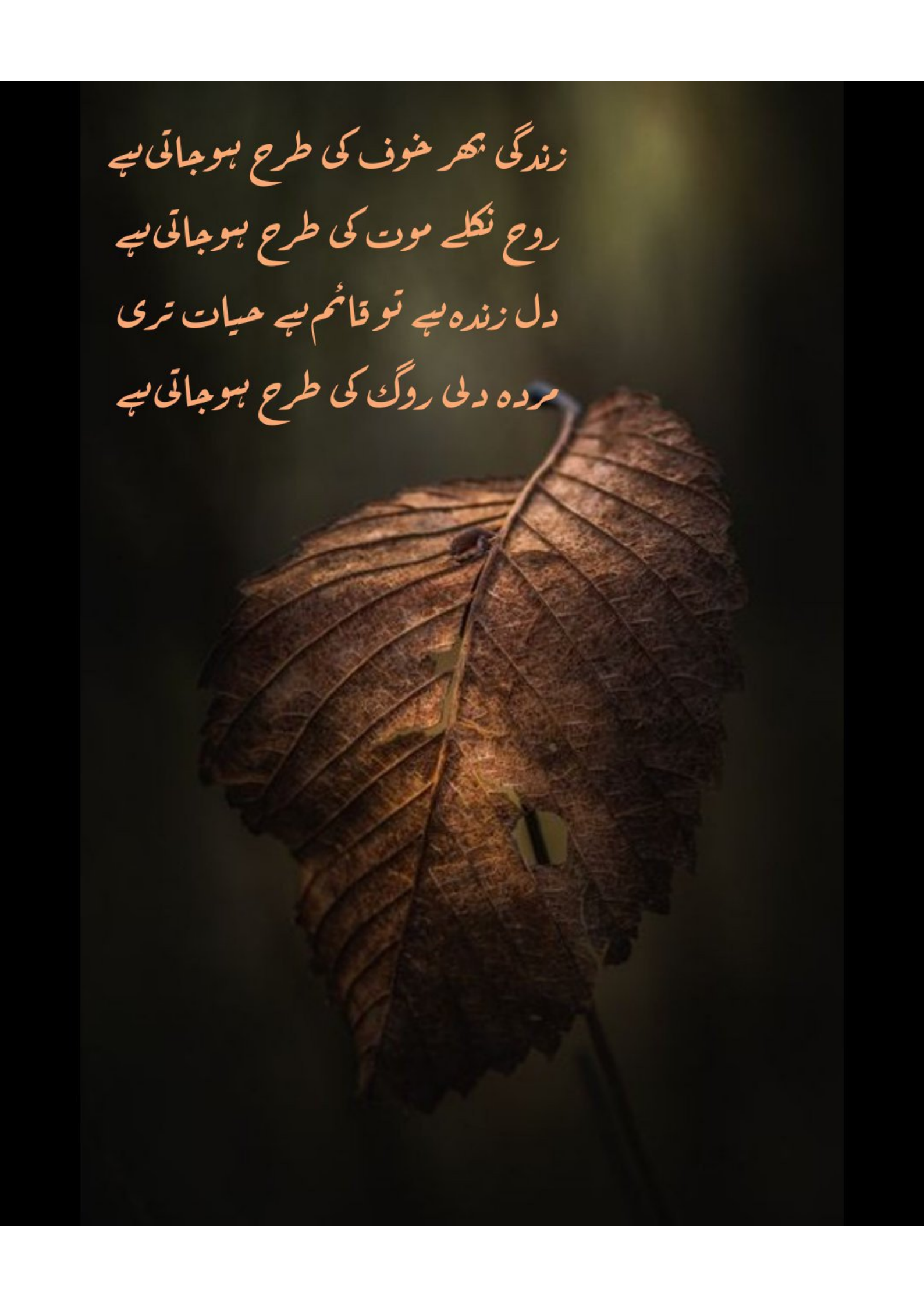

ملا لیتے ہو سبھی سے ہاتھ
دوستی میں نام کرنا چاہتے ہو
جینے کی امید لگا رکھی ہے
زندگی میں نام کرنا چاہتے ہو
اٹھا رکھا ہے کاندھوں پہ بوجھ
بے بسی میں نام کرنا چاہتے ہو
ہر کسی کو بنا لیتے ہو تم ہمراز
سادگی میں نام کرنا چاہتے ہو
سجا رکھی ہے لبوں پہ مسکراہٹ
خوشی میں نام کرنا چاہتے ہو
جلا رکھا ہے تم نے یہ وجود
روشنی میں نام کرنا چاہتے ہو
دے رہے ہو لفظوں کو جذبات
شاعری میں نام کرنا چاہتے ہو
لے رہے ہیں پردہ نشیں تیرا نام
عاشقی میں نام کرنا چاہتے ہو
تم آتے ہو نظر ہر چوراہے پر
آوارگی میں نام کرنا چاہتے ہو

حافظ

ملا لیتے ہو سبھی سے ہاتھ
دوستی میں نام کرنا چاہتے ہو
جینے کی امید لگا رکھی ہے
زندگی میں نام کرنا چاہتے ہو
اٹھا رکھا ہے کاندھوں پہ بوجھ
بے بسی میں نام کرنا چاہتے ہو
ہر کسی کو بنا لیتے ہو تم ہمراز
سادگی میں نام کرنا چاہتے ہو
سجا رکھی ہے لبوں پہ مسکراہٹ
خوشی میں نام کرنا چاہتے ہو
جلا رکھا ہے تم نے یہ وجود
روشنی میں نام کرنا چاہتے ہو
دے رہے ہو لفظوں کو جذبات
شاعری میں نام کرنا چاہتے ہو
لے رہے ہیں پردہ نشیں تیرا نام
عاشقی میں نام کرنا چاہتے ہو
تم آتے ہو نظر ہر چوراہے پر
آوارگی میں نام کرنا چاہتے ہو

حافظ

ملا لیتے ہو سبھی سے ہاتھ
دوستی میں نام کرنا چاہتے ہو
جینے کی امید لگا رکھی ہے
زندگی میں نام کرنا چاہتے ہو
اٹھا رکھا ہے کاندھوں پہ بوجھ
بے بسی میں نام کرنا چاہتے ہو
ہر کسی کو بنا لیتے ہو تم ہمراز
سادگی میں نام کرنا چاہتے ہو
سجا رکھی ہے لبوں پہ مسکراہٹ
خوشی میں نام کرنا چاہتے ہو
جلا رکھا ہے تم نے یہ وجود
روشنی میں نام کرنا چاہتے ہو
دے رہے ہو لفظوں کو جذبات
شاعری میں نام کرنا چاہتے ہو
لے رہے ہیں پردہ نشیں تیرا نام
عاشقی میں نام کرنا چاہتے ہو
تم آتے ہو نظر ہر چوراہے پر
آوارگی میں نام کرنا چاہتے ہو

حافظ

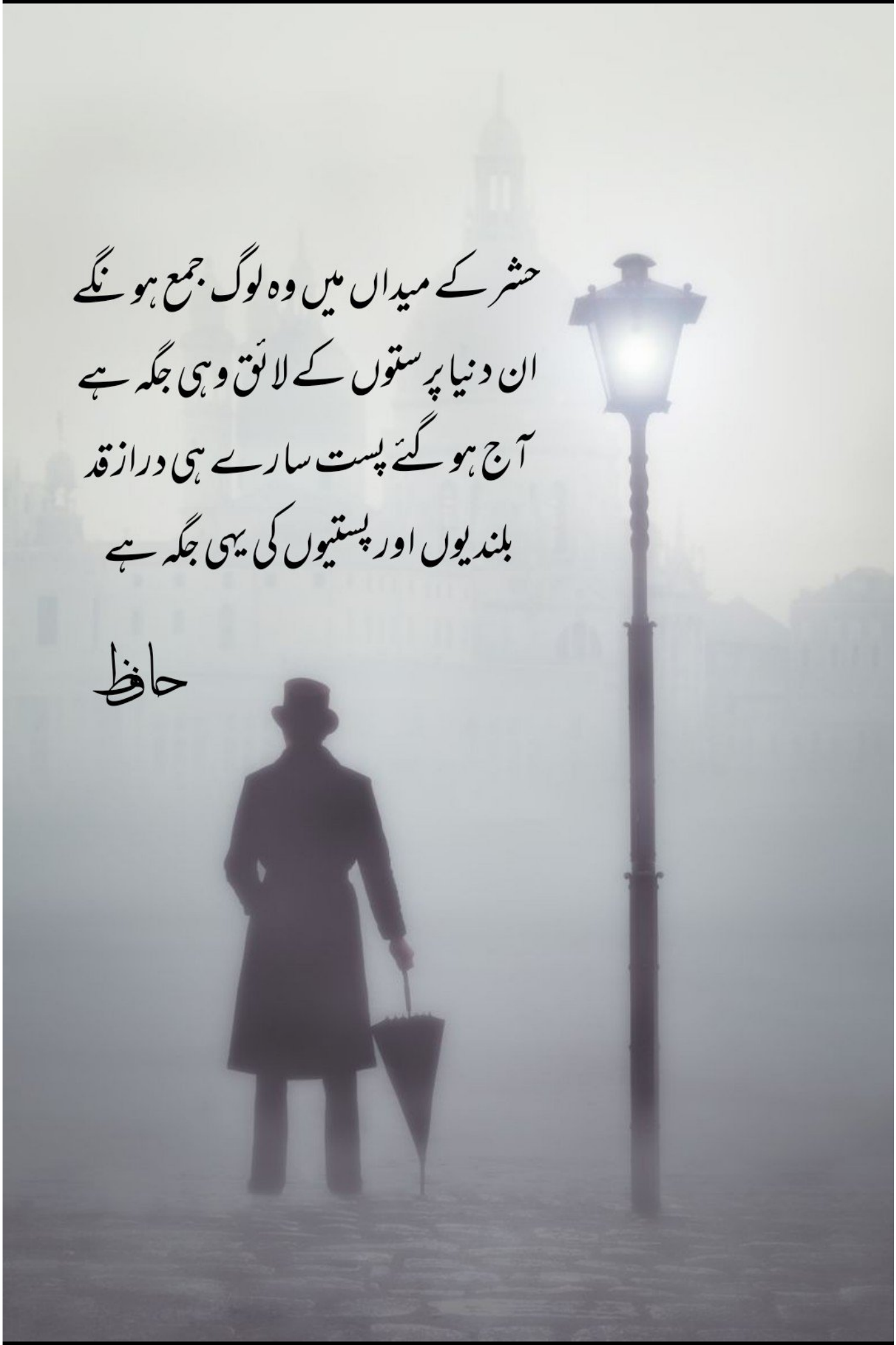
حشر کے میداں میں وہ لوگ جمع ہونگے
ان دنیا پرستوں کے لائق وہی جگہ ہے
آج ہو گئے پست سارے ہی درازقد
بلندیوں اور پستیوں کی یہی جگہ ہے
حافظ

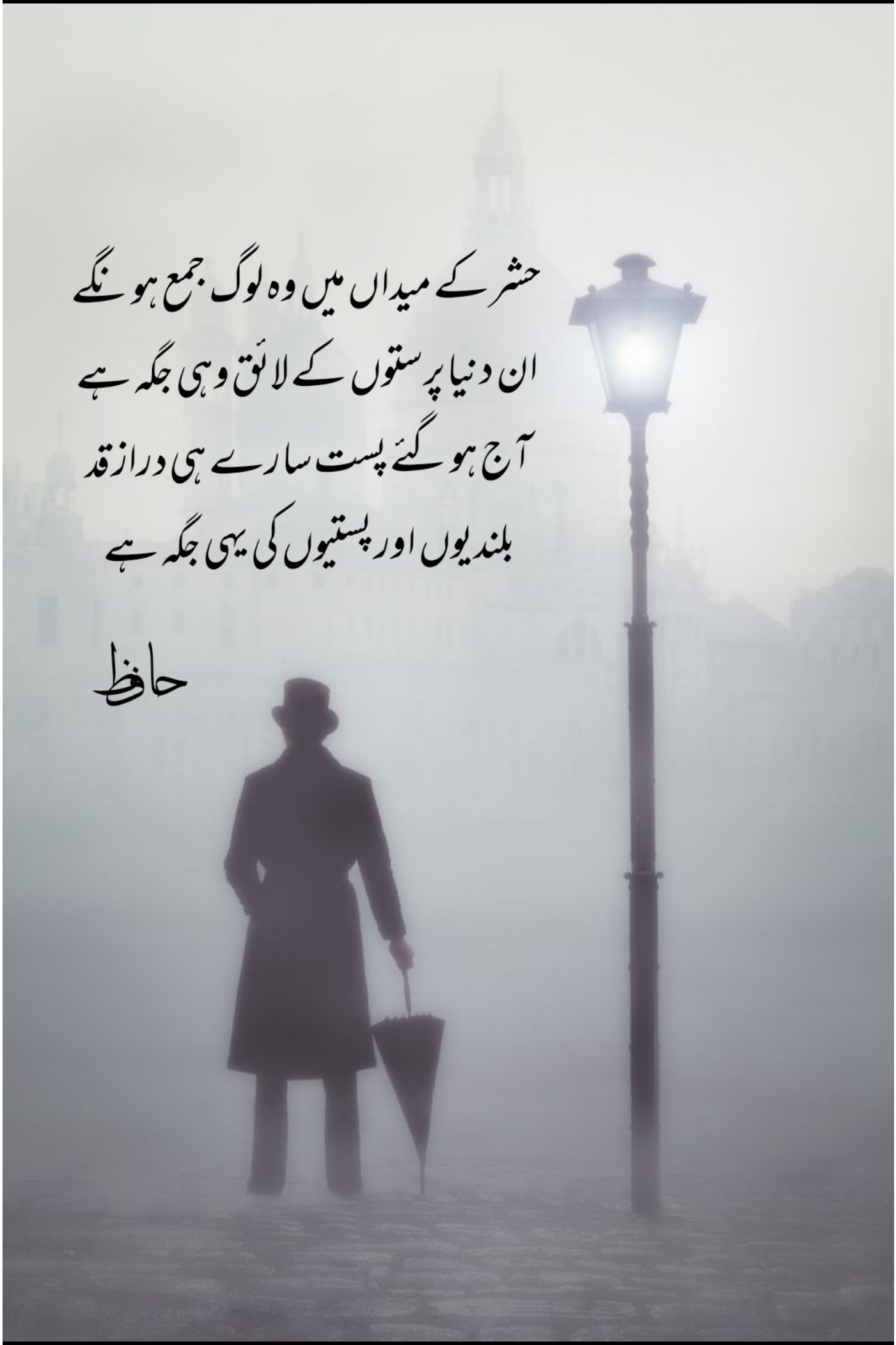
حشر کے میداں میں وہ لوگ جمع ہونگے
ان دنیا پرستوں کے لائق وہی جگہ ہے
آج ہو گئے پست سارے ہی درازقد
بلندیوں اور پستیوں کی یہی جگہ ہے
حافظ

ملا لیتے ہو سبھی سے ہاتھ
دوستی میں نام کرنا چاہتے ہو
جینے کی امید لگا رکھی ہے
زندگی میں نام کرنا چاہتے ہو
اٹھا رکھا ہے کاندھوں پہ بوجھ
بے بسی میں نام کرنا چاہتے ہو
ہر کسی کو بنا لیتے ہو تم ہمراز
سادگی میں نام کرنا چاہتے ہو
سجا رکھی ہے لبوں پہ مسکراہٹ
خوشی میں نام کرنا چاہتے ہو
جلا رکھا ہے تم نے یہ وجود
روشنی میں نام کرنا چاہتے ہو
دے رہے ہو لفظوں کو جذبات
شاعری میں نام کرنا چاہتے ہو
لے رہے ہیں پردہ نشیں تیرا نام
عاشقی میں نام کرنا چاہتے ہو
تم آتے ہو نظر ہر چوراہے پر
آوارگی میں نام کرنا چاہتے ہو

حافظ

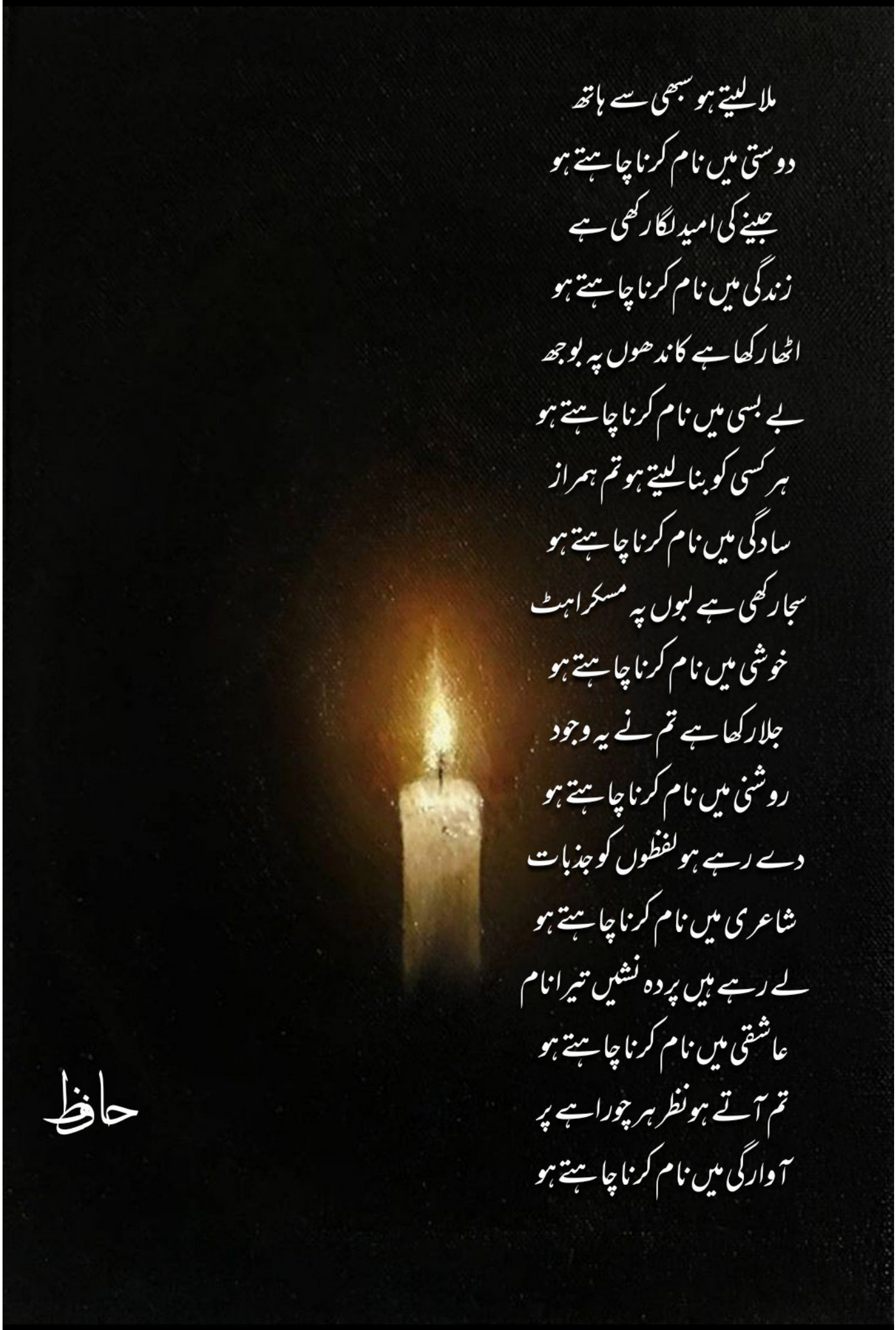

ملا لیتے ہو سبھی سے ہاتھ
دوستی میں نام کرنا چاہتے ہو
جینے کی امید لگا رکھی ہے
زندگی میں نام کرنا چاہتے ہو
اٹھا رکھا ہے کاندھوں پہ بوجھ
بے بسی میں نام کرنا چاہتے ہو
ہر کسی کو بنا لیتے ہو تم ہمراز
سادگی میں نام کرنا چاہتے ہو
سجا رکھی ہے لبوں پہ مسکراہٹ
خوشی میں نام کرنا چاہتے ہو
جلا رکھا ہے تم نے یہ وجود
روشنی میں نام کرنا چاہتے ہو
دے رہے ہو لفظوں کو جذبات
شاعری میں نام کرنا چاہتے ہو
لے رہے ہیں پردہ نشیں تیرا نام
عاشقی میں نام کرنا چاہتے ہو
تم آتے ہو نظر ہر چوراہے پر
آوارگی میں نام کرنا چاہتے ہو

حافظ

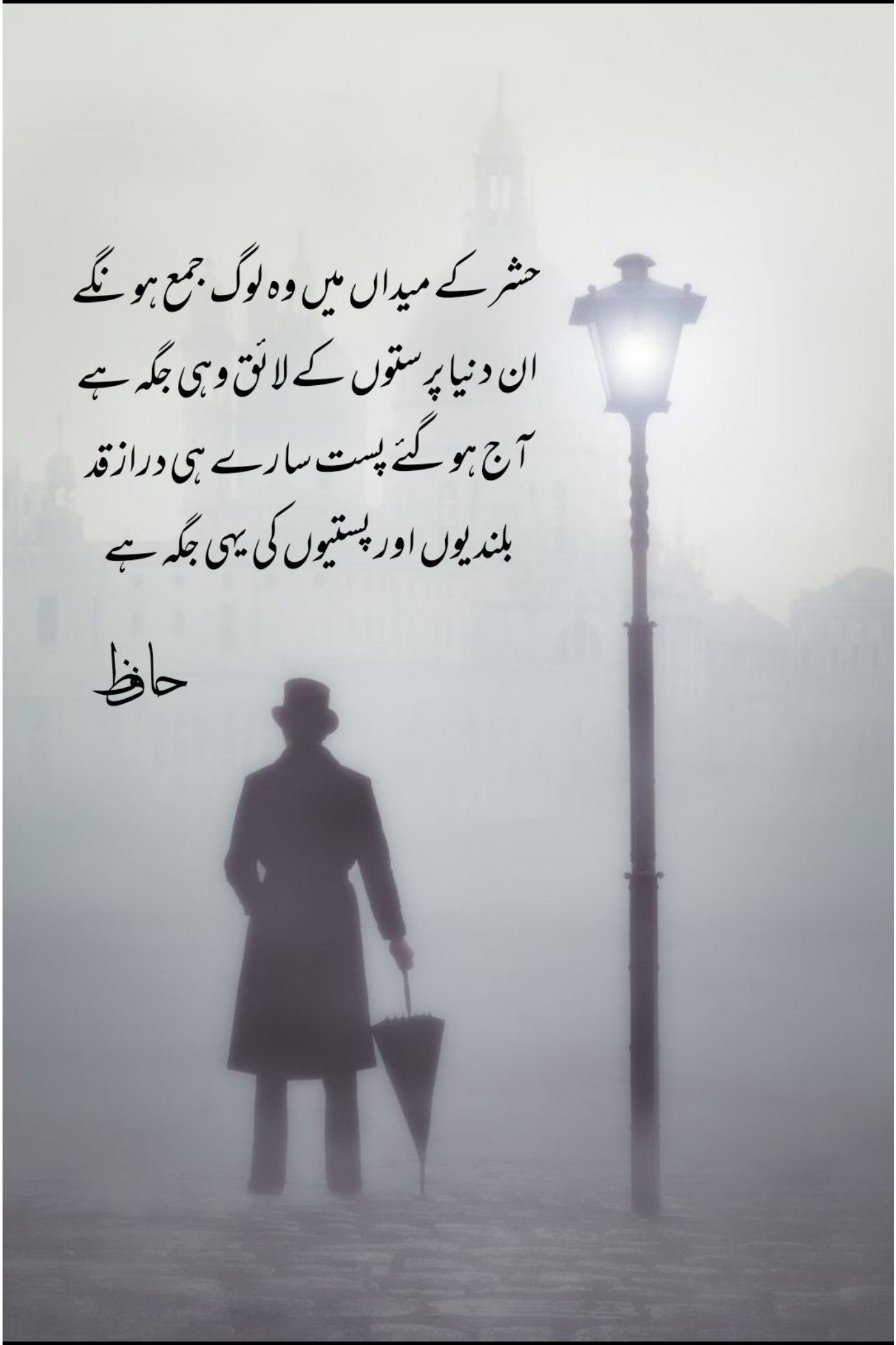
حشر کے میداں میں وہ لوگ جمع ہونگے
ان دنیا پرستوں کے لائق وہی جگہ ہے
آج ہو گئے پست سارے ہی درازقد
بلندیوں اور پستیوں کی یہی جگہ ہے
حافظ

لیا تھا مزہ دید کا تلخی افکار سے پہلے
ملے تھے اسے روبرو غم روزگار سے پہلے
حافظ عرفان علی

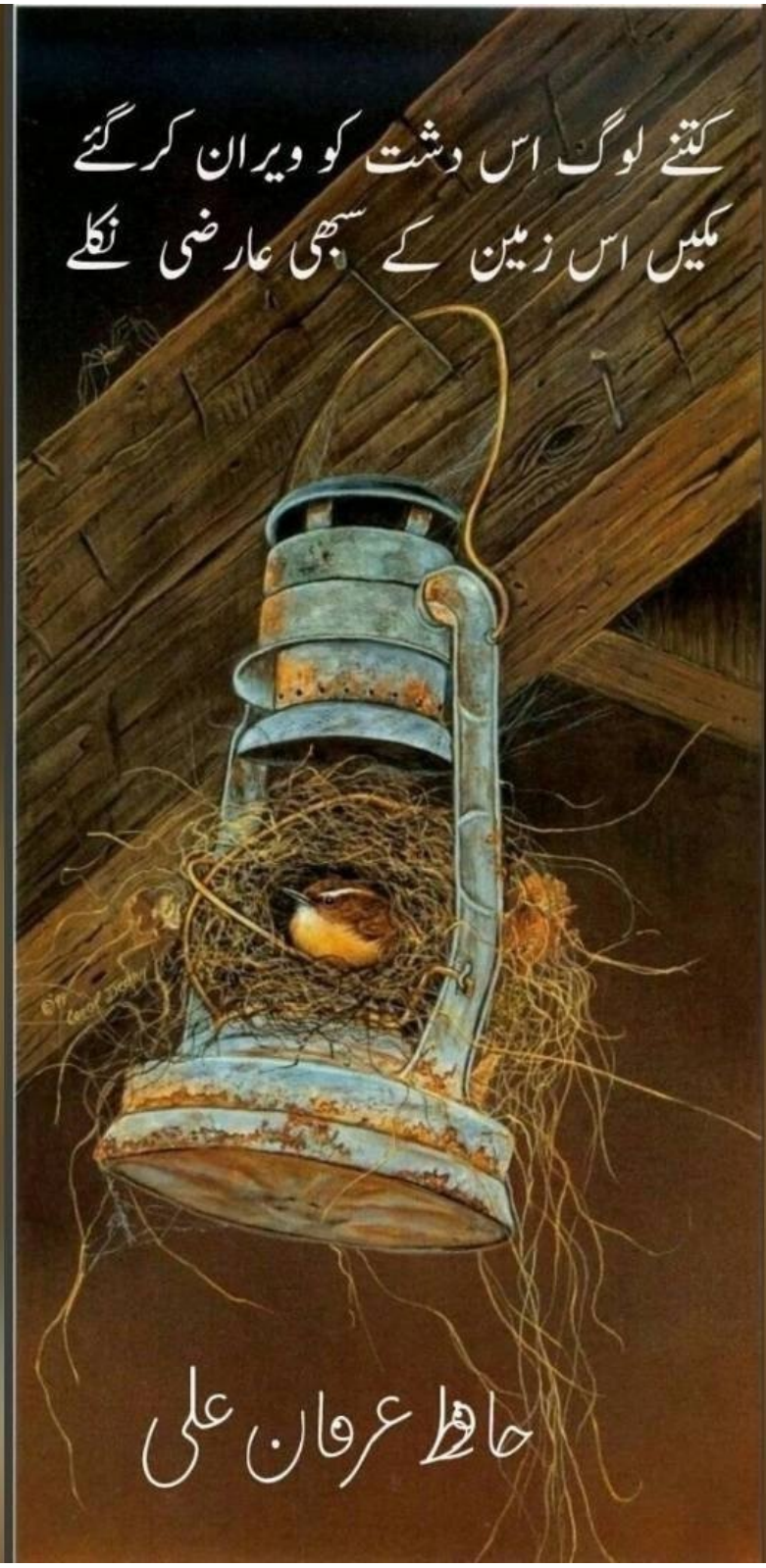
کتنے لوگ اس دشت کو ویران کر گئے
مکیں اس زمین کے سبھی عارضی نکلے
حافظ عرفان علی

میں اسکا ہو نہ سکا ماتم کیوں کروں
میں اسی کا رہا خوشی کی بات ہے

حافظ عرفان علی
حافظ میں نہ روکوں گا اب دل جفاکار کو
صنم کا ہے کے خدا کا میں دیکھ لوں گا

ہم نے عشق میں وہ عروج دیکھا تھا
جیسے افق کنارے شفق کا غروب دیکھا
حافظ

اپنا خون جگر بیچ کے جن سکوں کو کمایا ہے
دو وقت کی روٹی کے برابر ان کی اوقات نہیں
کھا گیے غریب کے ایام بے نوا چارہ ساز
خستہ حالی میں جی سکے ایسے بھی حالات نہیں

حافظ

ہم نے عشق میں وہ عروج دیکھا تھا
جیسے افق کنارے شفق کا غروب دیکھا

حافظ

ہم نے عشق میں وہ عروج دیکھا تھا
جیسے افق کنارے شفق کا غروب دیکھا

حافظ

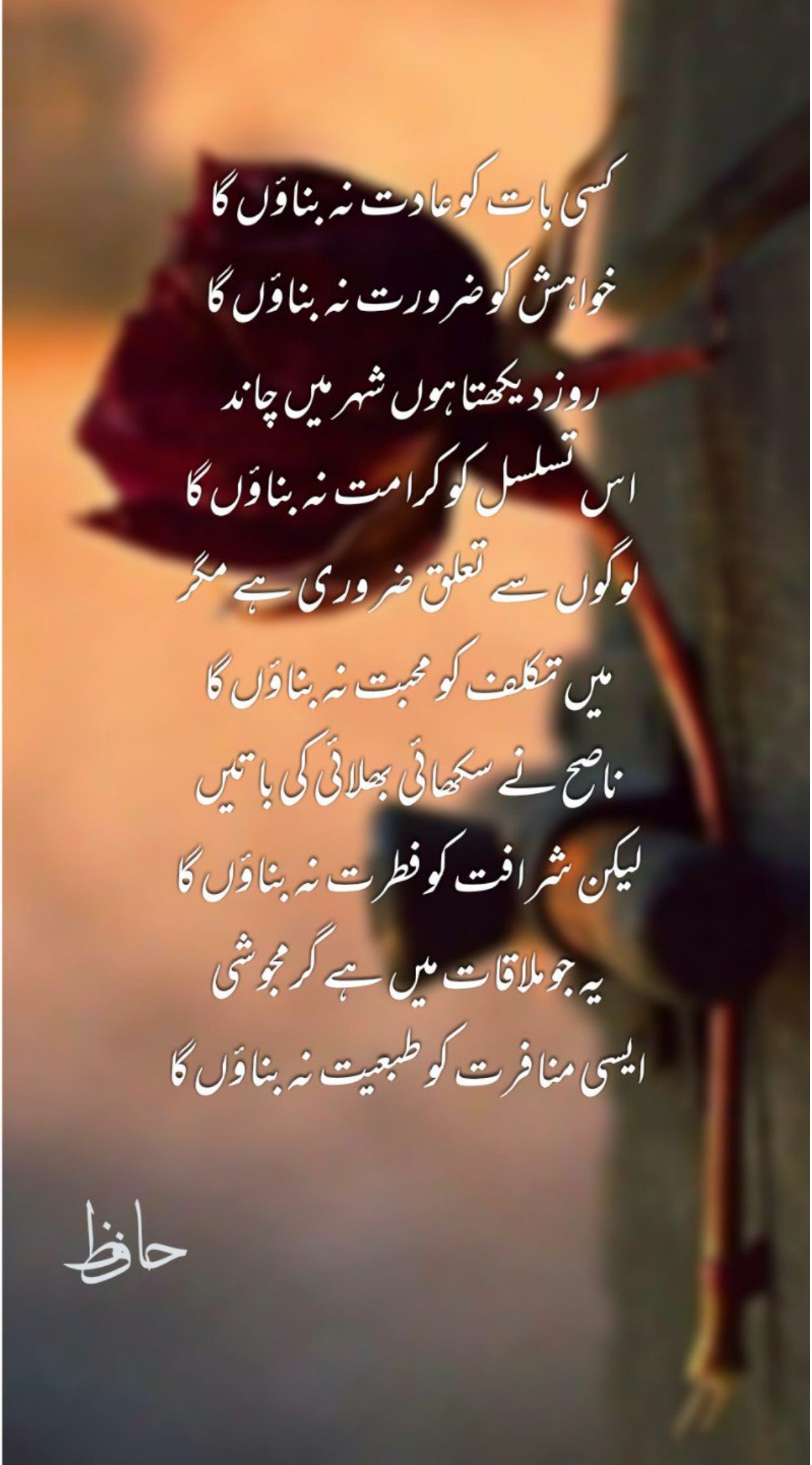
کسی بات کو عادت نہ بناؤں گا
خواہش کو ضرورت نہ بناؤں گا
روز دیکھتا ہوں شہر میں چاند
اس تسلسل کو کرامت نہ بناؤں گا
لوگوں سے تعلق ضروری ہے مگر
میں تکلف کو محبت نہ بناؤں گا
ناصح نے سکھائی بھلائی کی باتیں
لیکن شرافت کو فطرت نہ بناؤں گا
یہ جو ملاقات میں ہے گرمجوشی
ایسی منافرت کو طبعیت نہ بناؤں گا
حافظ

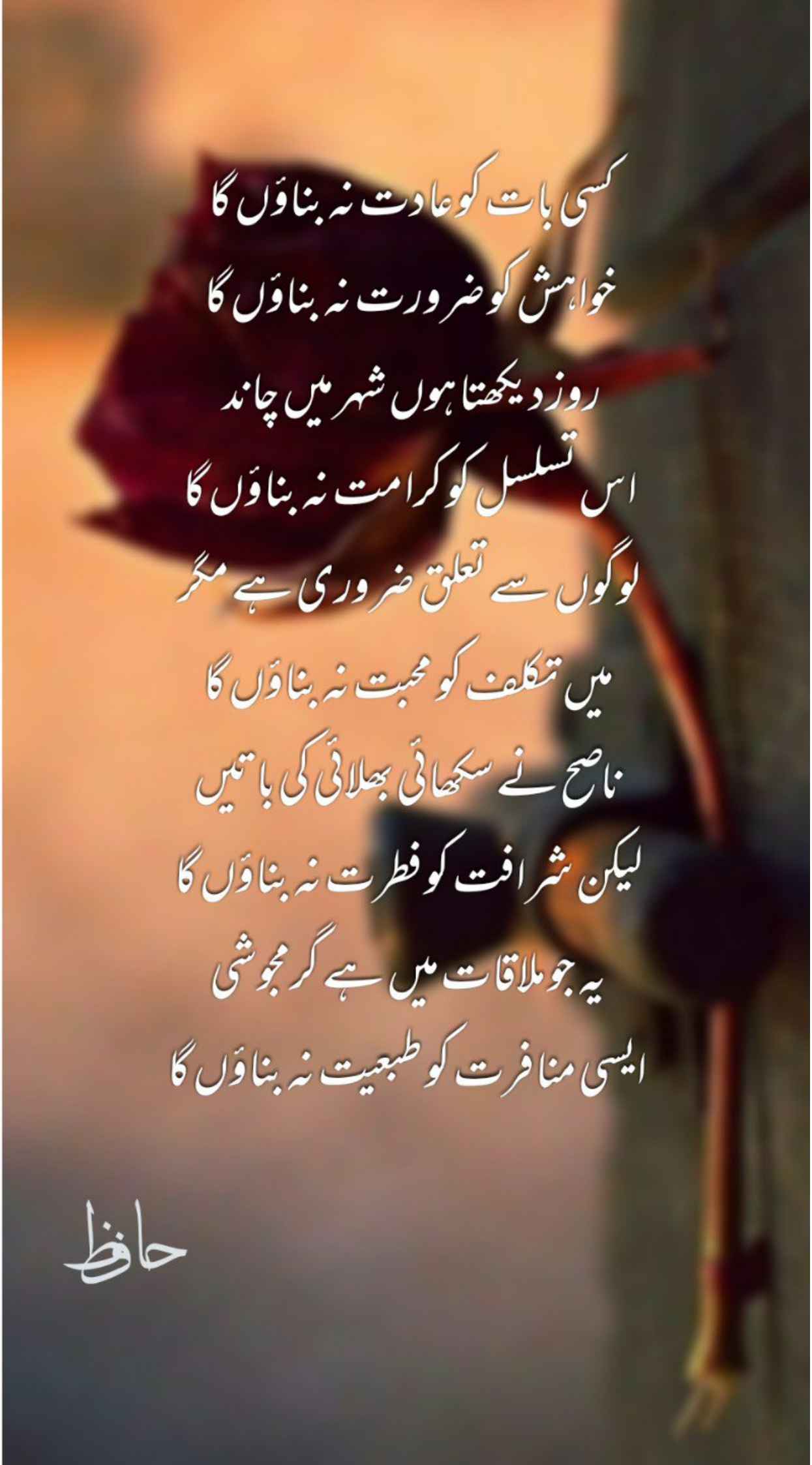
کسی بات کو عادت نہ بناؤں گا
خواہش کو ضرورت نہ بناؤں گا
روز دیکھتا ہوں شہر میں چاند
اس تسلسل کو کرامت نہ بناؤں گا
لوگوں سے تعلق ضروری ہے مگر
میں تکلف کو محبت نہ بناؤں گا
ناصح نے سکھائی بھلائی کی باتیں
لیکن شرافت کو فطرت نہ بناؤں گا
یہ جو ملاقات میں ہے گرمجوشی
ایسی منافرت کو طبعیت نہ بناؤں گا
حافظ

حافظ

توڑ کے زنجیریں مل تو گئی آزادی ع

رگوں میں دوڑتی اس غلامی کا کیا کیجئے

حافظ

توڑ کے زنجیریں مل تو گئی آزادی ع

رگوں میں دوڑتی اس غلامی کا کیا کیجئے

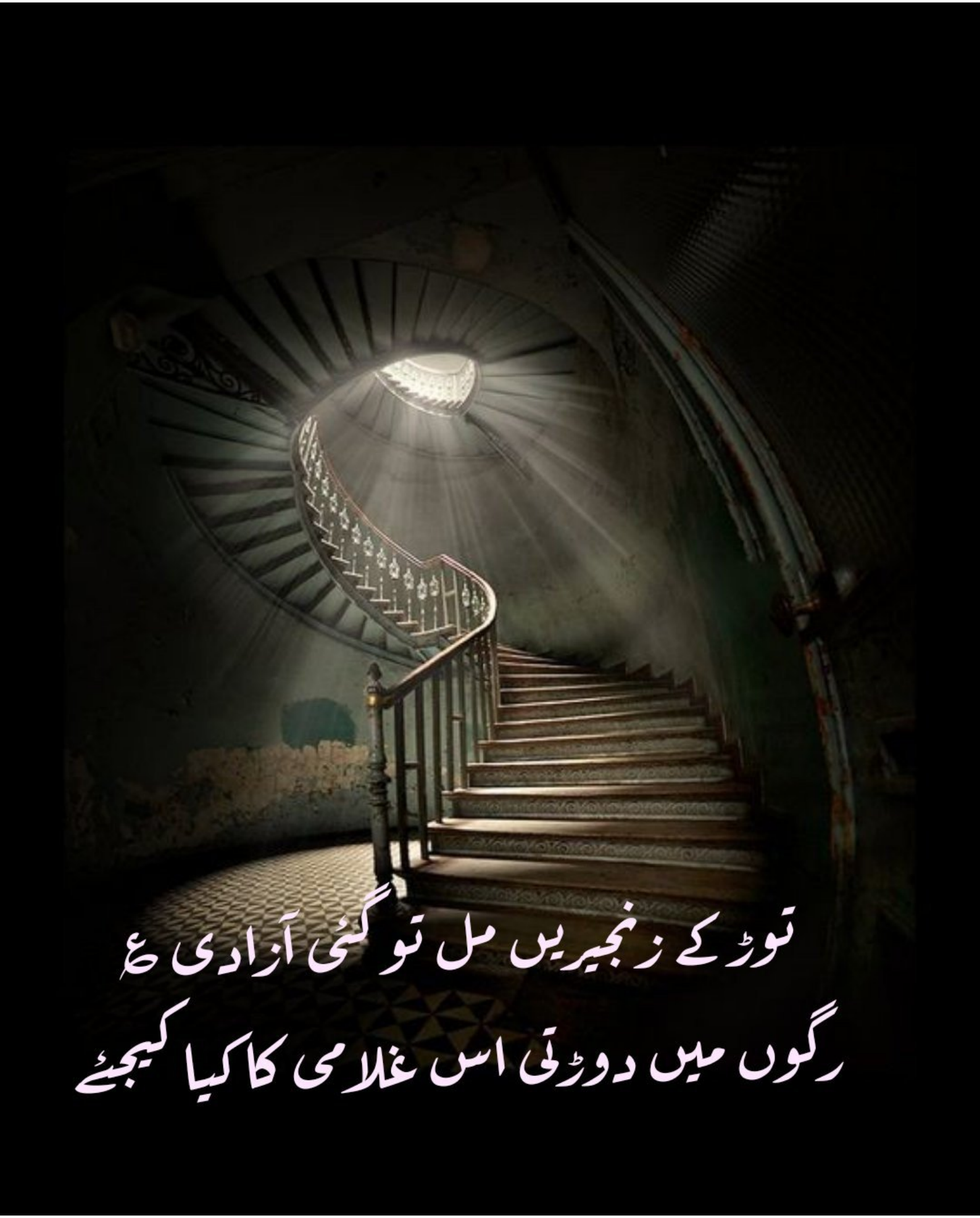
توڑ کے زنجیریں مل تو گئی آزادی ؏
رگوں میں دوڑتی اس غلامی کا کیا کیجئے

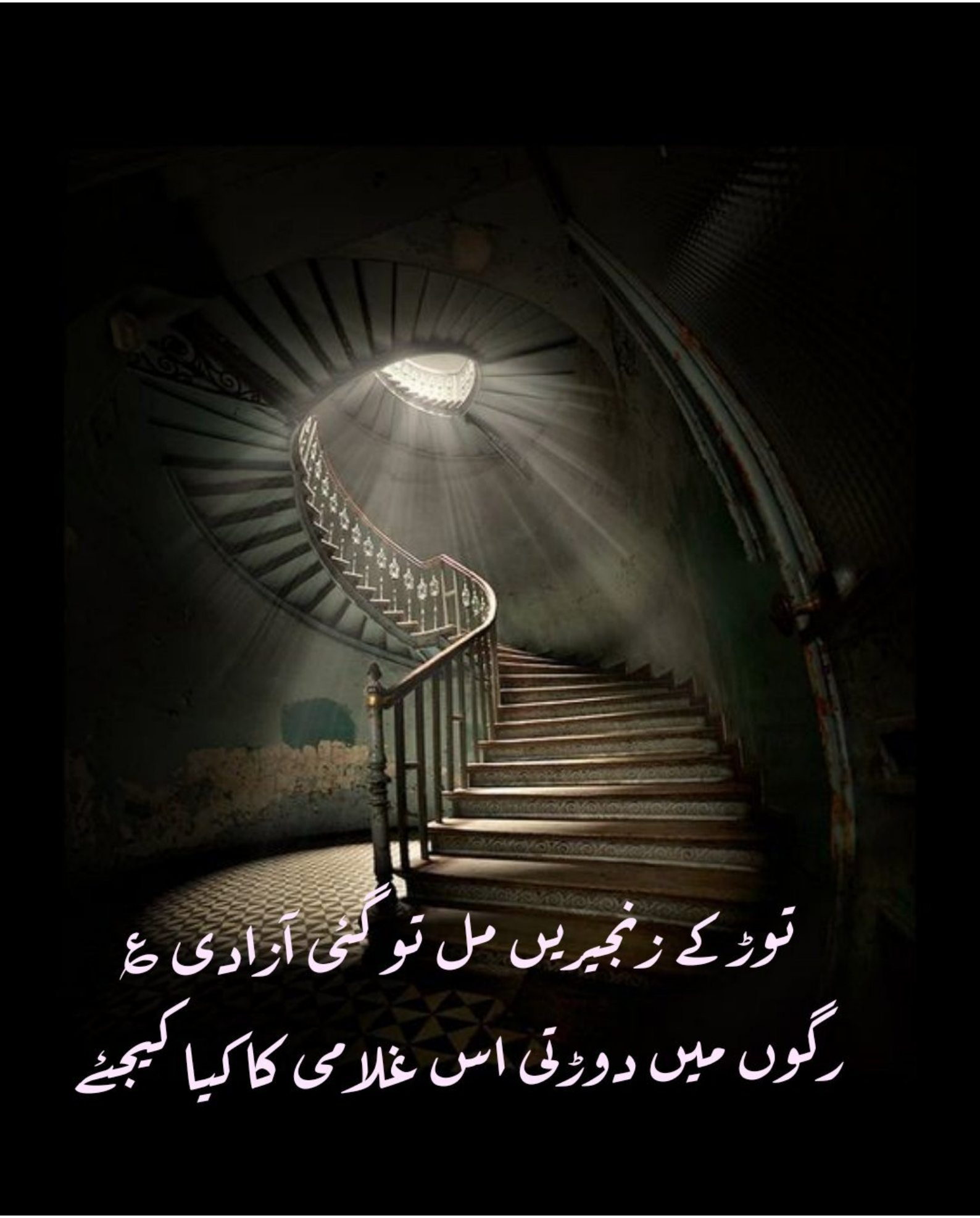
توڑ کے زنجیریں مل تو گئی آزادی ؏
رگوں میں دوڑتی اس غلامی کا کیا کیجئے

توڑ کے زنجیریں مل تو گئی آزادی ع
رگوں میں دوڑتی غلامی کا کیا کیجئے

دیکھتے رہے لوگ تماشہ ہو کے مبہوت

مداری نے بنایا انہیں اس طرح بے عقل

حافظ

دیکھتے رہے لوگ تماشہ ہو کے مبہوت

مداری نے بنایا انہیں اس طرح بے عقل

حافظ

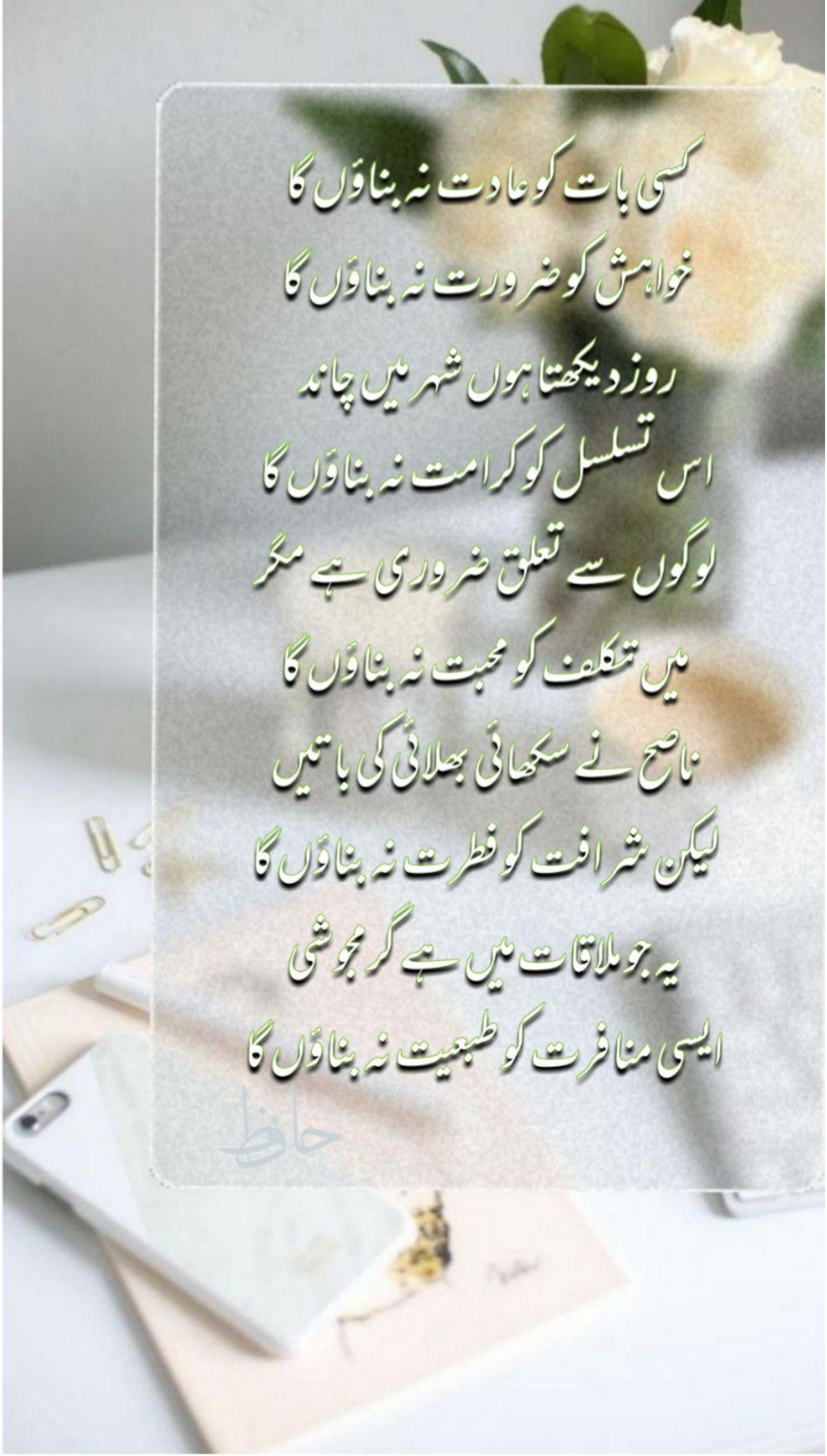
کسی بات کو عادت نہ بناؤں گا
خواہش کو ضرورت نہ بناؤں گا
روز دیکھتا ہوں شہر میں چاند
اس تسلسل کو کرامت نہ بناؤں گا
لوگوں سے تعلق ضروری ہے مگر
میں تکلف کو محبت نہ بناؤں گا
ناصح نے سکھائی بھلائی کی باتیں
لیکن شرافت کو فطرت نہ بناؤں گا
یہ جو ملاقات میں ہے گرمجوشی
ایسی منافرت کو طبعیت نہ بناؤں گا
حافظ

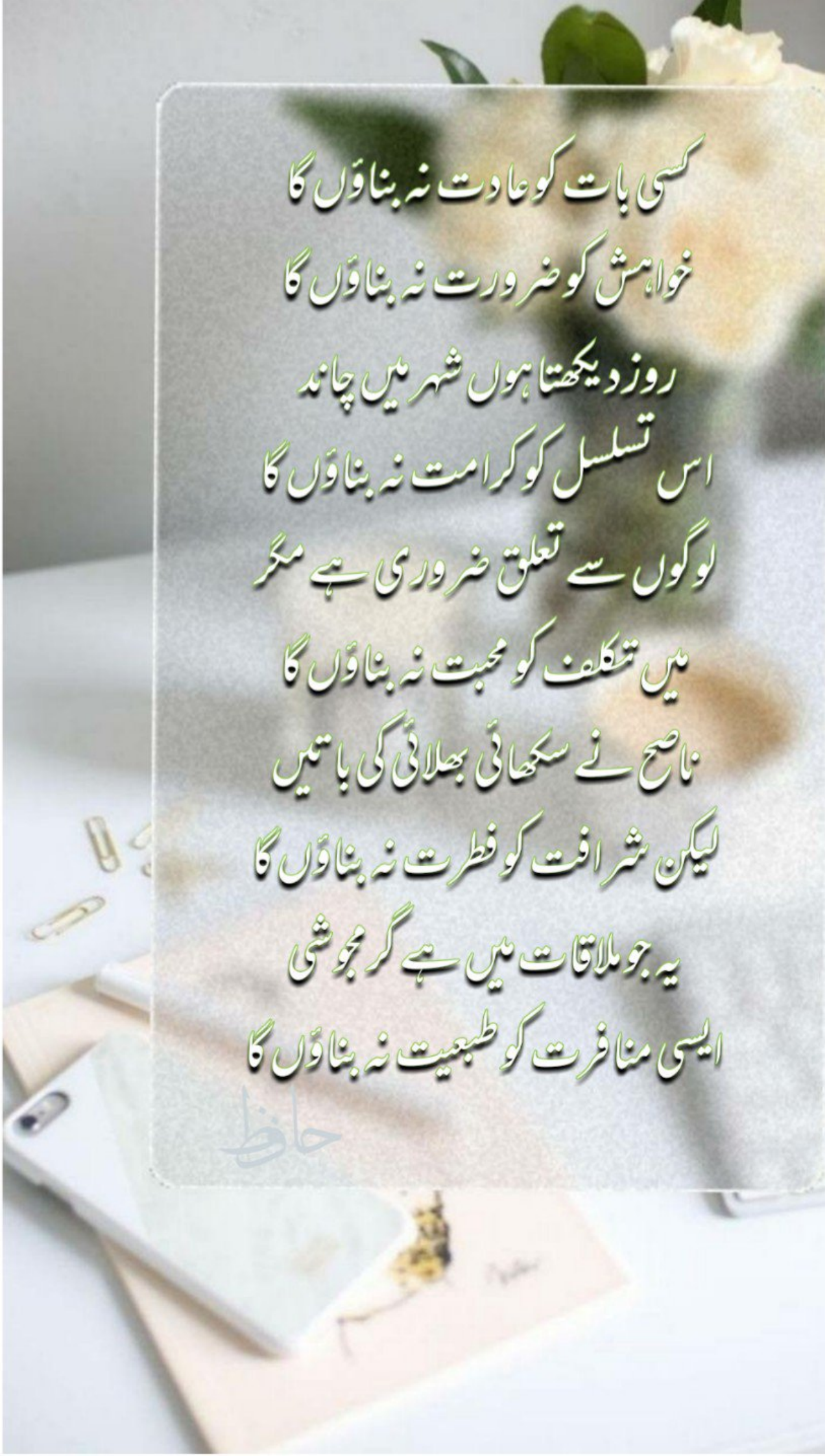
کسی بات کو عادت نہ بناؤں گا
خواہش کو ضرورت نہ بناؤں گا
روز دیکھتا ہوں شہر میں چاند
اس تسلسل کو کرامت نہ بناؤں گا
لوگوں سے تعلق ضروری ہے مگر
میں تکلف کو محبت نہ بناؤں گا
ناصح نے سکھائی بھلائی کی باتیں
لیکن شرافت کو فطرت نہ بناؤں گا
یہ جو ملاقات میں ہے گرمجوشی
ایسی منافرت کو طبعیت نہ بناؤں گا
حافظ

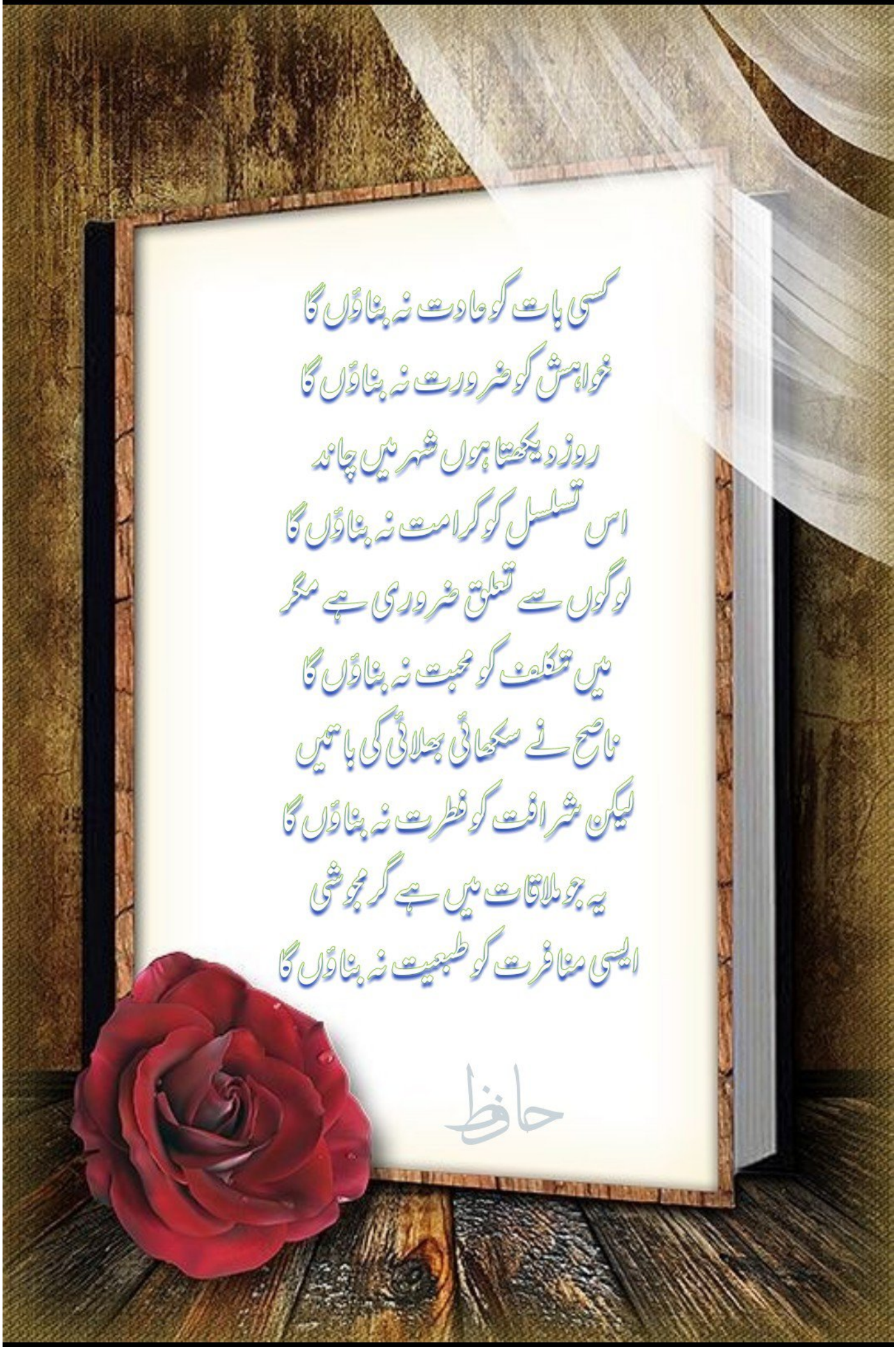
کسی بات کو عادت نہ بناؤں گا
خواہش کو ضرورت نہ بناؤں گا
روز دیکھتا ہوں شہر میں چاند
اس تسلسل کو کرامت نہ بناؤں گا
لوگوں سے تعلق ضروری ہے مگر
میں تکلف کو محبت نہ بناؤں گا
ناصح نے سکھائی بھلائی کی باتیں
لیکن شرافت کو فطرت نہ بناؤں گا
یہ جو ملاقات میں ہے گرمجوشی
ایسی منافرت کو طبعیت نہ بناؤں گا
حافظ

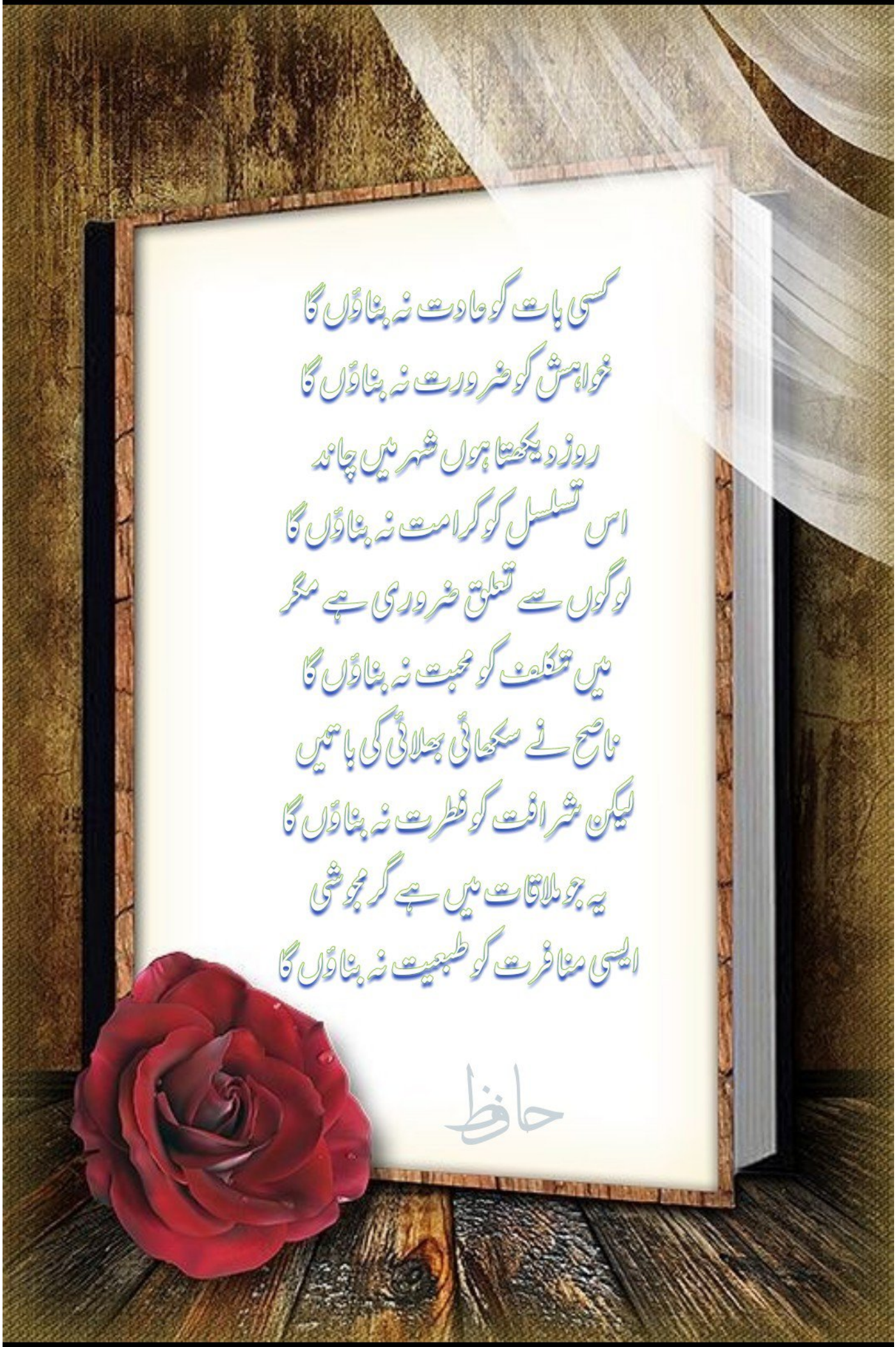
کسی بات کو عادت نہ بناؤں گا
خواہش کو ضرورت نہ بناؤں گا
روز دیکھتا ہوں شہر میں چاند
اس تسلسل کو کرامت نہ بناؤں گا
لوگوں سے تعلق ضروری ہے مگر
میں تکلف کو محبت نہ بناؤں گا
ناصح نے سکھائی بھلائی کی باتیں
لیکن شرافت کو فطرت نہ بناؤں گا
یہ جو ملاقات میں ہے گرمجوشی
ایسی منافرت کو طبعیت نہ بناؤں گا
حافظ

ہم نے عشق میں وہ عروج دیکھا تھا
جیسے افق کنارے شفق کا غروب دیکھا
حافظ

ہم نے عشق میں وہ عروج دیکھا تھا
جیسے افق کنارے شفق کا غروب دیکھا

حافظ

جیسے وحشت ہو کسی مکاں میں
دل ہے کوئی گویا کال کوٹھری ع

«حافظ»

یہ جفاؤں کا تسلسل جو روا رکھا ہے ع
کیا بندوں نے اپنا اپنا خدا رکھا ہے ع
شرک متروک مگر دل کے شریک ہیں
اپنی جاگیر میں سبھی نے حصہ رکھا ہے
کیوں وسوسائے عشق میں مبتلا رہے تم
قلب توحیدی میں غیروں کو بسا رکھا ہے
گردش ایام کی طرح چین ہم نے نہ پایا
ہر دور میں کسی آزمائش میں مبتلا رکھا ہے

«حافظ»

خود کو ہی خرید کر غلام بنا لوں میں ع
اے نفس تری سرکشی سے عاجز ہوں

«حافظ»

بہت اچھے سے اس نے بنائے لوگوں سے تعلقات
وہ آدمی قبرستاں میں سو رہا ہے اک ٹوٹی قبر میں ع

《حافظ》

کسی سڑک کنارے کھڑے ہو کر دیکھو لوگوں کو

آتے جاتے ہوے ذرا دیر تم سوچو لوگوں کو ع

oooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ ان راستوں پر قطار در قطار تیزی سے گزر گئے

تم نے بھی تو لوٹ کر نہیں آنا رو کو لوگوں کو

«حافظ»

کسی سڑک کنارے کھڑے ہو کر دیکھو لوگوں کو

- - - -

خود کو ہی خرید کر غلام بنا لوں میں ع
اے نفس تری سرکشی سے عاجز ہوں

«حافظ»

بہت اچھے سے اس نے بنائے لوگوں سے تعلقات
وہ آدمی قبرستاں میں سو رہا ہے اک ٹوٹی قبر میں ؏

«حافظ»

بہت اچھے سے اس نے بنائے لوگوں سے تعلقات
وہ آدمی قبرستاں میں سو رہا ہے اک ٹوٹی قبر میں ؏

«حافظ»

کسی سڑک کنارے کھڑے ہو کر دیکھو لوگوں کو

آتے جاتے ہوے ذرا دیر تم سوچو لوگوں کو ع

ooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ ان راستوں پر قطار در قطار تیزی سے گزر گئے

تم نے بھی تو لوٹ کر نہیں آنا رو کو لوگوں کو

«حافظ»

کسی سڑک کنارے کھڑے ہو کر دیکھو لوگوں کو

آتے جاتے ہوے ذرا دیر تم سوچو لوگوں کو ع

oooooooooooooooooooooooooooooooo

وہ ان راستوں پر قطار در قطار تیزی سے گزر گئے

تم نے بھی تو لوٹ کر نہیں آنا رو کو لوگوں کو

«حافظ»

جیسے وحشت ہو کسی مکاں میں
دل ہے کوئی گویا کال کوٹھری ع

«حافظ»

یہ جفاؤں کا تسلسل جو روا رکھا ہے ع
کیا بندوں نے اپنا اپنا خدا رکھا ہے ع
شرک متروک مگر دل کے شریک ہیں
اپنی جاگیر میں سبھی نے حصہ رکھا ہے
کیوں وسوسائے عشق میں مبتلا رہے تم
قلب توحیدی میں غیروں کو بسا رکھا ہے
گردش ایام کی طرح چین ہم نے نہ پایا
ہر دور میں کسی آزمائش میں مبتلا رکھا ہے

«حافظ»

خود کو ہی خرید کر غلام بنا لوں میں ع
اے نفس تری سرکشی سے عاجز ہوں

«حافظ»

بہت اچھے سے اس نے بنائے لوگوں سے تعلقات
وہ آدمی قبرستاں میں سو رہا ہے اک ٹوٹی قبر میں ع

《حافظ》

جیسے وحشت ہو کسی مکاں میں
دل ہے کوئی گویا کال کوٹھری ع

«حافظ»

یہ جفاؤں کا تسلسل جو روا رکھا ہے ع
کیا بندوں نے اپنا اپنا خدا رکھا ہے ع
شرک متروک مگر دل کے شریک ہیں
اپنی جاگیر میں سبھی نے حصہ رکھا ہے
کیوں وسوسائے عشق میں مبتلا رہے تم
قلب توحیدی میں غیروں کو بسا رکھا ہے
گردش ایام کی طرح چین ہم نے نہ پایا
ہر دور میں کسی آزمائش میں مبتلا رکھا ہے

«حافظ»

اگر ڈگمگائے تو حوصلہ نہ ملے گا

اس بے یقینی میں آسرا نہ ملے گا

کشتیاں جلانا ٹھہر گیا ہے مقدر

اب بھاگنے والوں کو راستہ نہ ملے گا

اسی غبار کے پیچھے چھپی ہے منزل

چل غبار کی جانب پھر قافلہ نہ ملے گا

حافظ

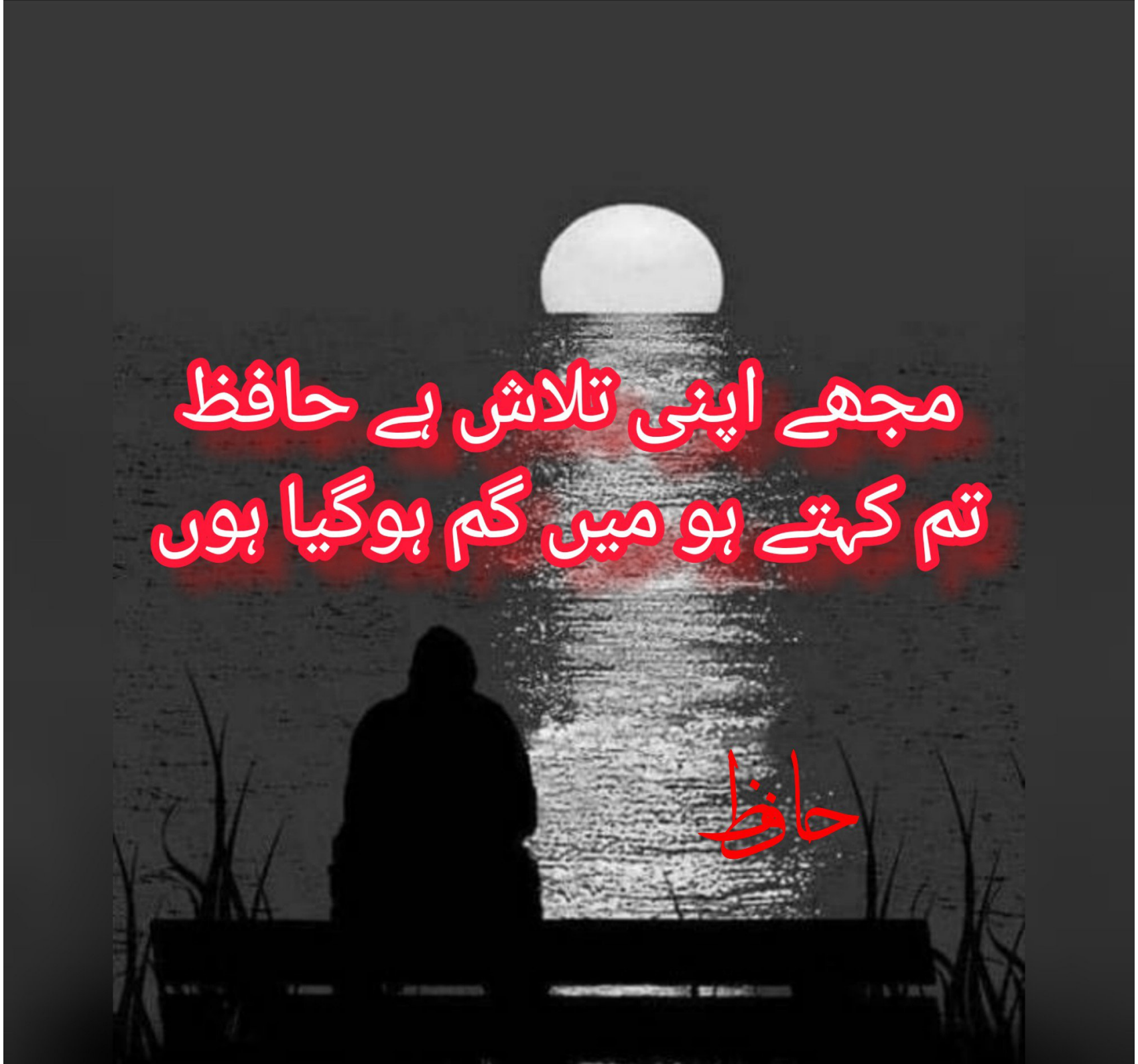
مجھے اپنی تلاش ہے حافظ
تم کہتے ہو میں گم ہوگیا ہوں
حافظ

مجھے اپنی تلاش ہے حافظ
تم کہتے ہو میں گم ہو گیا ہوں

My little Doll

hafiz

I have a little doll
She is my heart and soul
My heart is, her room
She is pretty like moon
When she sings a love song
All my worries are be gone
Her sweet and lovely smile
Takes me to a dreamy isle
My friends say not to involve
With such a useless doll
A doll having no heart
It will leave you in the dark
Can her feeling be the same
Quit now this foolish game
No my friends! The doll is mine
She loves me though having no mind
She will not betray me she is fine
She is faithful she is mine
Some disaster is going to fall
So I broke the ties with all
To save my love, for her sake
I left my friends and the place
My love for her was increased
I thought she was then pleased

One day, working in the ground
I heard a sudden sound all around
I felt my heart crushed inside
Tears were falling from my eyes
I rushed home with trembling legs
And opened the door in fear of death
O lord someone has stolen my life!
My doll vanished last night
I searched her for years
With eyes full of tears
I met an old friend of mine
He requested me to dine
With him, I was forced to join
I was shocked that night
It was a terrible sight
He showed me all with pride
A success on his side
Things were clear in the light of moon
My doll was sleeping in his room

Imagitor

محسن کی وفاؤں کا صلہ ہے یہ
لوگوں دوسروں پہ اعتبار کرتے ہیں
انہیں کی بدولت ہے دنیا کا قیام
جو لوگ انسانیت کا کاروبار کرتے ہیں

حافظ

زندگی جب پوچھے گی کیسے گزر رہی ہے
اک انداز سے مسکرا کے میں اسے جلاؤں گا
ہے چرچا جہاں میں آدمی کے حوصلوں کا
صبر کے پھول بانٹ کر کانٹوں پہ سو جاؤں گا

حافظ

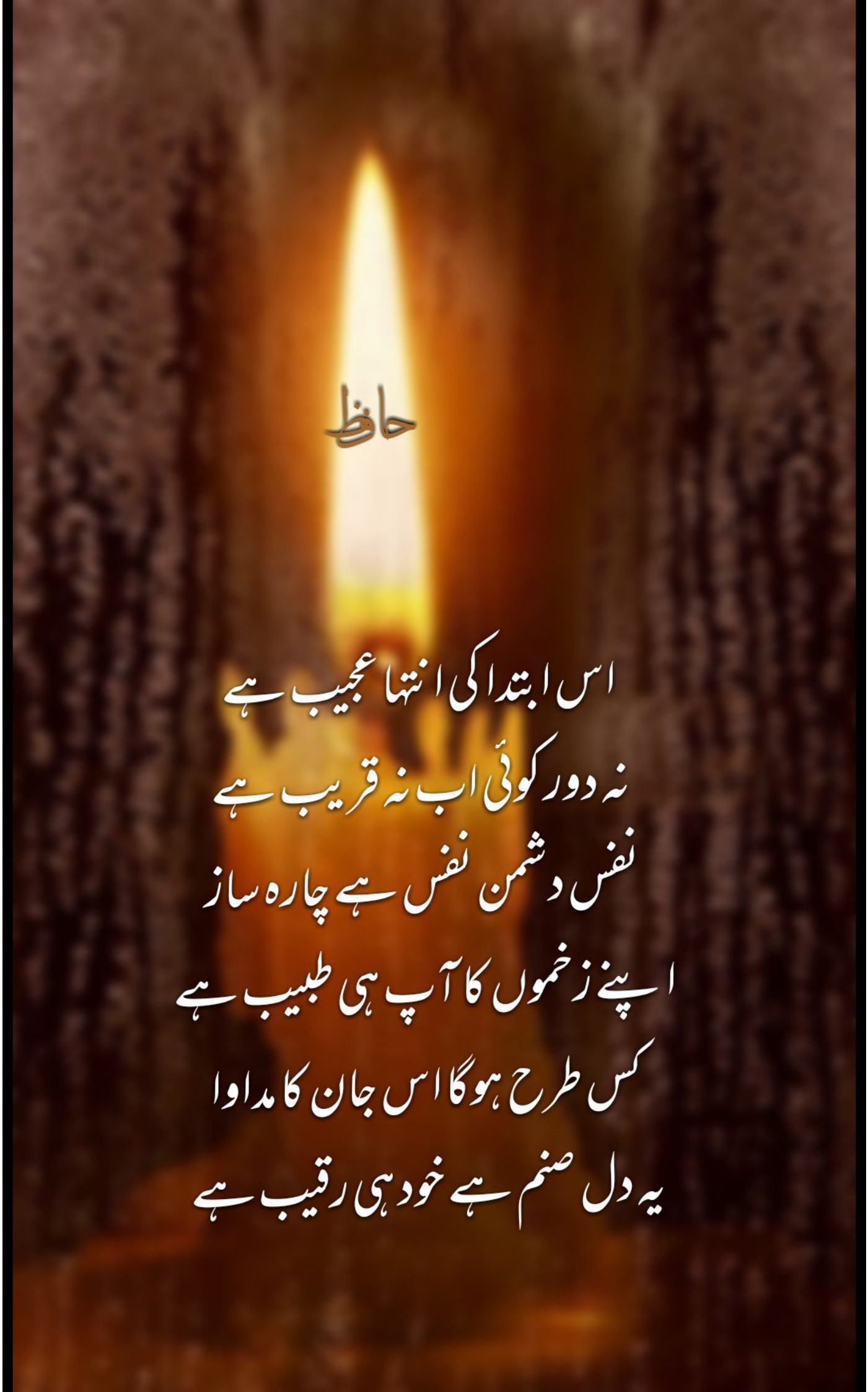
حافظ
اس ابتدا کی انتہا عجیب ہے
نہ دور کوئی اب نہ قریب ہے
نفس دشمن نفس ہے چارہ ساز
اپنے زخموں کا آپ ہی طبیب ہے
کس طرح ہوگا اس جان کا مداوا
یہ دل صنم ہے خود ہی رقیب ہے

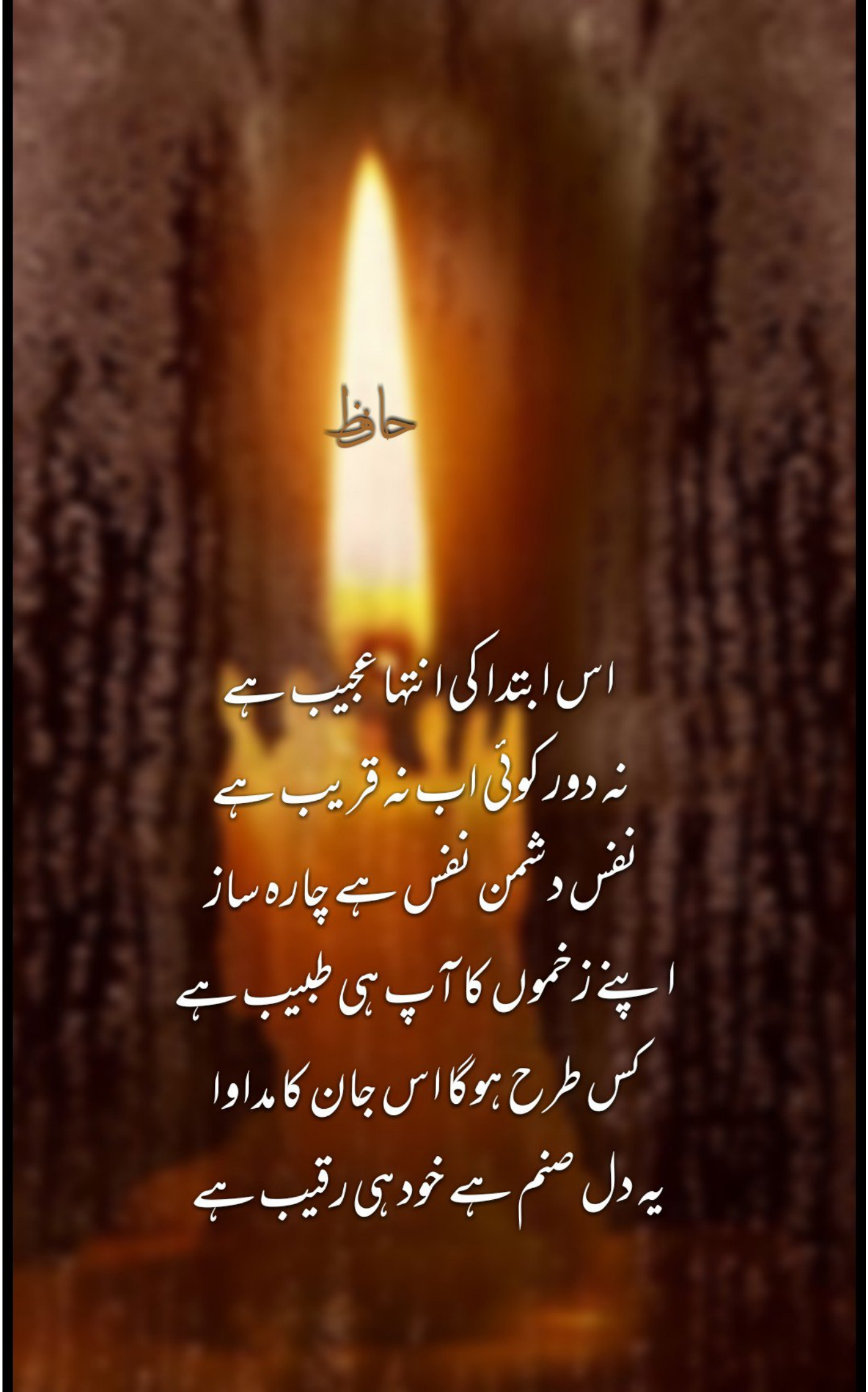
حافظ
اس ابتدا کی انتہا عجیب ہے
نہ دور کوئی اب نہ قریب ہے
نفس دشمن نفس ہے چارہ ساز
اپنے زخموں کا آپ ہی طبیب ہے
کس طرح ہوگا اس جان کا مداوا
یہ دل صنم ہے خود ہی رقیب ہے

کسی حادثے کا شکار ہوں

دوائے جاں کا طلبگار ہوں

کانوں میں ہیں انگلیاں

میں ضمیر کی پکار ہوں

کج راستوں کا شوق ہے

میں قدموں کا غبار ہوں

مری چاہ کہ خدا ملے

میں آدمی کا معیار ہوں

جسے کھا گئی زندگی

میں آخرت کا ادھار ہوں

حافظ

نئی صبح
نئی امید
نیا دن مبارک ہو!

دوائے جاں کا طلبگار ہوں

کسی حادثے کا شکار ہوں

کانوں میں ہیں انگلیاں

میں ضمیر کی پکار ہوں

کج راستوں کا شوق ہے

میں قدموں کا غبار ہوں

مری چاہ کہ خدا ملے

میں آدمی کا معیار ہوں

جسے کھا گئی زندگی

میں موت کا ادھار ہوں

حافظ

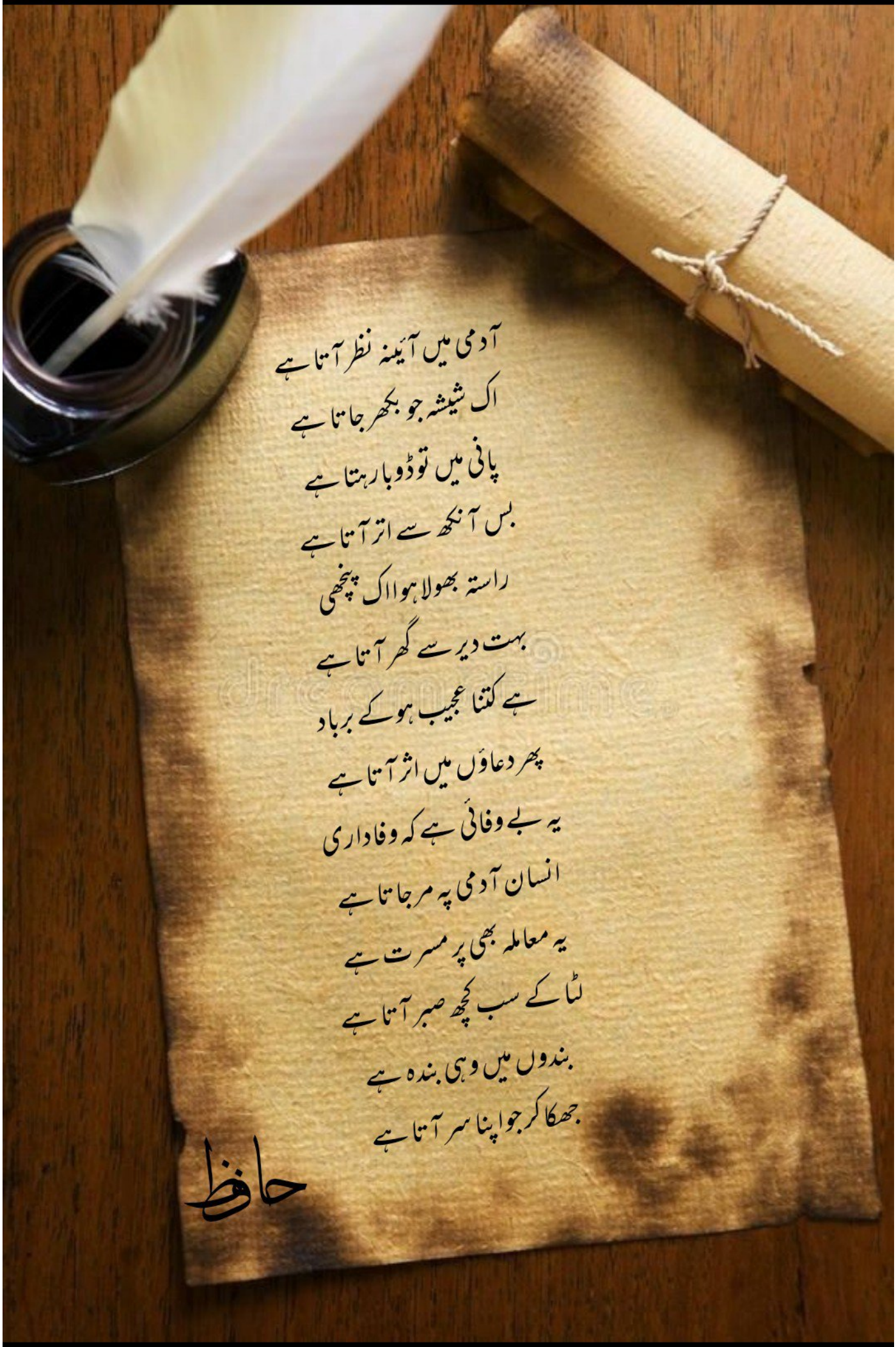
آدمی میں آئینہ نظر آتا ہے
اک شیشہ جو بکھر جاتا ہے
پانی میں تو ڈوبا رہتا ہے
بس آنکھ سے اتر آتا ہے
راستہ بھولا ہوا اک پنچھی
بہت دیر سے گھر آتا ہے
ہے کتنا عجیب ہو کے برباد
پھر دعاؤں میں اثر آتا ہے
یہ بے وفائی ہے کہ وفاداری
انسان آدمی پہ مر جاتا ہے
یہ معاملہ بھی پر مسرت ہے
لٹا کے سب کچھ صبر آتا ہے
بندوں میں وہی بندہ ہے
جھکا کر جو اپنا سر آتا ہے
حافظ

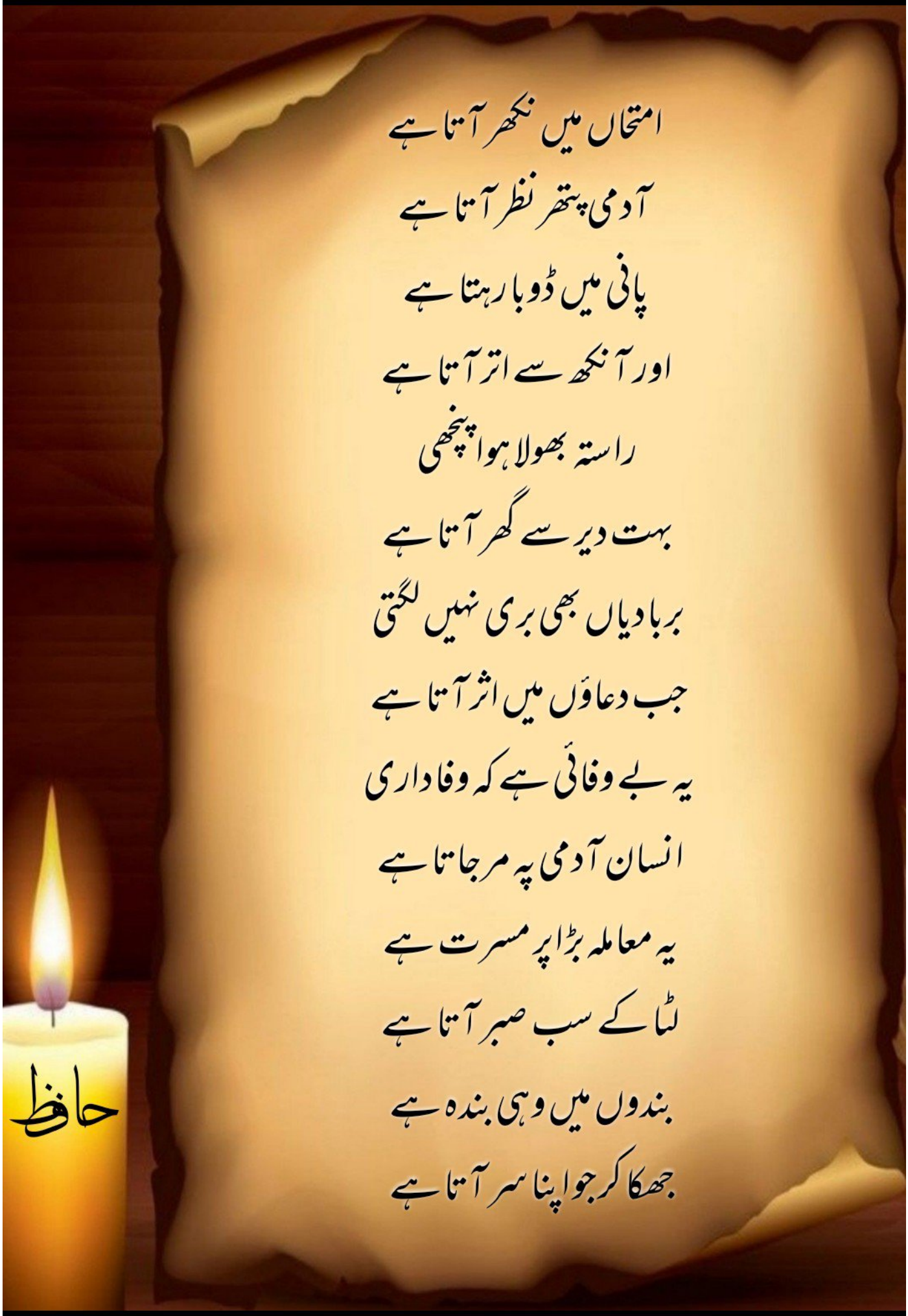
امتحاں میں نکھر آتا ہے
آدمی پتھر نظر آتا ہے
پانی میں ڈوبا رہتا ہے
اور آنکھ سے اتر آتا ہے
راستہ بھولا ہوا پنچھی
بہت دیر سے گھر آتا ہے
بربادیاں بھی بری نہیں لگتی
جب دعاؤں میں اثر آتا ہے
یہ بے وفائی ہے کہ وفاداری
انسان آدمی پہ مرجاتا ہے
یہ معاملہ بڑا پر مسرت ہے
لٹا کے سب صبر آتا ہے
بندوں میں وہی بندہ ہے
جھکا کر جو اپنا سر آتا ہے
حافظ

حسینت پہ زندگی گزار کے ھوجا زندہ و جاوید
نہ ھوجانا ھلاک نفس باطل کی بیت قبول کرکے

حافظ

حاصل زندگی کا حساب لکھو

قصہ جاں پہ کوئی کتاب لکھو

سوال بنتا ہے کہ کیسے گزار دی

کاٹ کر شہ رگ اب جواب لکھو

سارے لمحے غبار ہو گئے ہیں آخر

فقط تشنگی محض سراب لکھو

میں جیت گیا فیصلے کے ترازو پر

جفاؤں کو جب وہ بولا ثواب لکھو

حافظ

حافظ
حسینیت پہ گزار زندگی ہو زندہ و جاوید
نہ خود کو ہلاک کر نہ باطل کی بیت قبول کر

زندگی نے اک خاب مانگا ہے

سوچوں نے انقلاب مانگا ہے

جسے دیکھا خانہ دل میں

آنکھوں نے بے حجاب مانگا ہے

اجنبی لوگوں کو کیا بتاؤں

آوارگی نے سراب مانگا ہے

تمنائے دل سے ہوں بے قرار

خواہشوں کا عذاب مانگا ہے

ڈھونڈتے ہیں چلو گلستاں میں

کسی بیمار نے گلاب مانگا ہے

ویران بستی سے کوئی پوچھنے آیا

سوال واپسی کا تھا جواب مانگا ہے

حافظ

حسینت پہ گزار زندگی ھو زندہ و جاوید
...
فلسطین
حافظ
نہ خود کو ھلاک کر نہ باطل کی بیت قبول کر

حافظ
اسلام زندہ ہے زندہ ہیں حسین
امت کو زندگی دے دی کربلا نے

حافظ
اسلام زندہ ہے زندہ ہیں حسین
امت کو زندگی دے دی کربلا نے

زندگی سنوارنے نکلا ہوں
اسے پکارنے نکلا ہوں
سنا ہے وہ اپنا لیتا ہے
خود کو ہارنے نکلا ہوں
کئی بار گرنے کے بعد
غلطیاں سدھارنے نکلا ہوں
بڑا ہی بے مروت تھا جو
اس نفس کو مارنے نکلا ہوں
اٹھا نہیں سکتا اب کوئی بوجھ
یہ بیڑیاں اتارنے نکلا ہوں
حافظ

زندگی سنوارنے نکلا ہوں
اسے پکارنے نکلا ہوں
سنا ہے وہ اپنا لیتا ہے
خود کو ہارنے نکلا ہوں
کئی بار گرنے کے بعد
غلطیاں سدھارنے نکلا ہوں
بڑا ہی بے مروت تھا جو
اس نفس کو مارنے نکلا ہوں
اٹھا نہیں سکتا اب کوئی بوجھ
یہ بیڑیاں اتارنے نکلا ہوں
حافظ

حافظ
یا حسین
اسلام زندہ ہے زندہ ہیں حسین
امت کو زندگی دی ہے کربلا نے

حافظ
یا حسین
اسلام زندہ ہے زندہ ہیں حسین
امت کو زندگی دی ہے کربلا نے

حافظ
یا حسین
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد
امت کو زندگی دی ہے کربلا نے

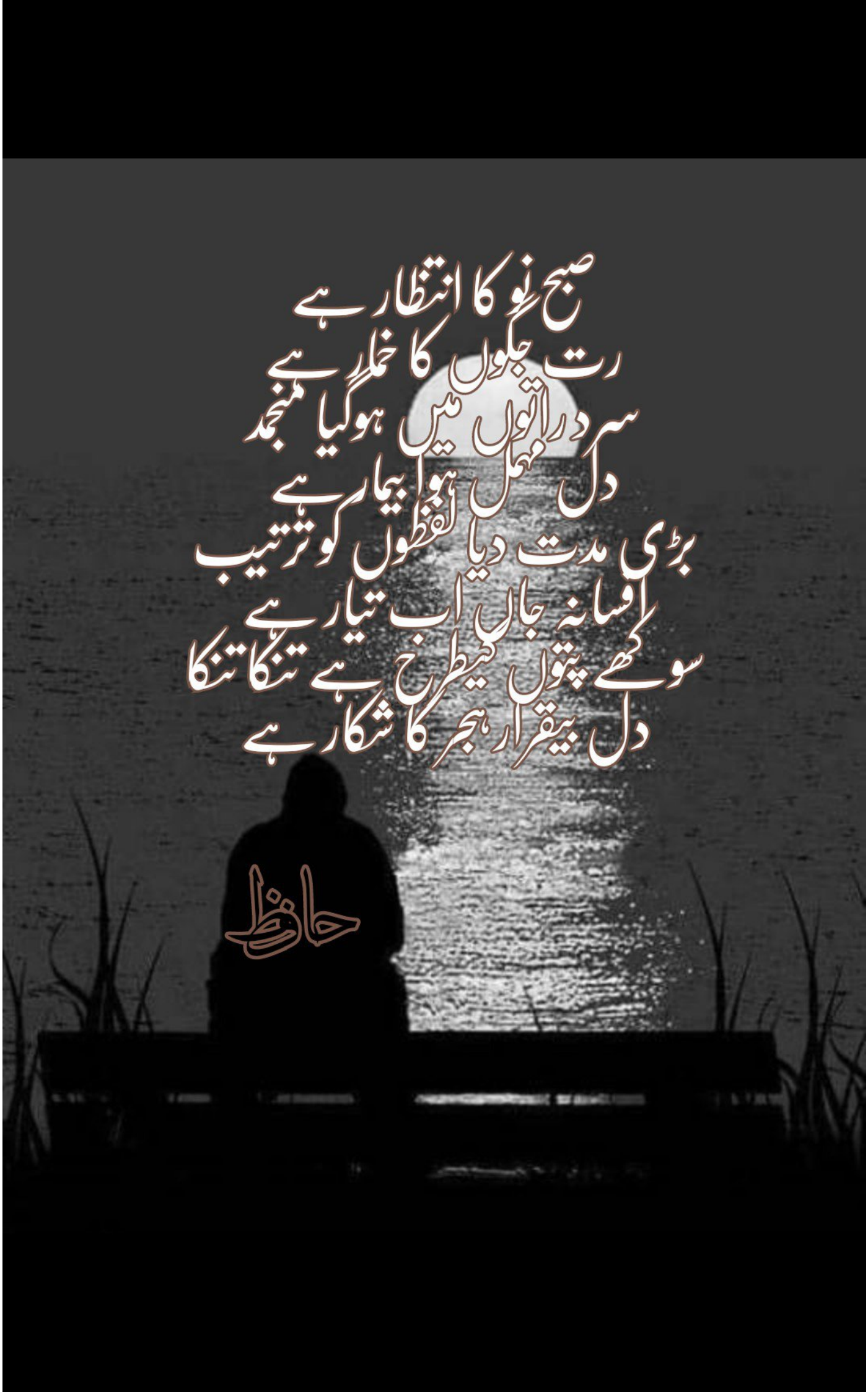
صبح نو کا انتظار ہے
رت جگوں کا خمار ہے
سرد راتوں میں ہو گیا منجمد
دل مہمل ہوا بیمار ہے
بڑی مدت دیا لفظوں کو ترتیب
فسانہ جاں اب تیار ہے
سوکھے پتوں کی طرح ہے تنکا تنکا
دل بیقرار ہجر کا شکار ہے
حافظ

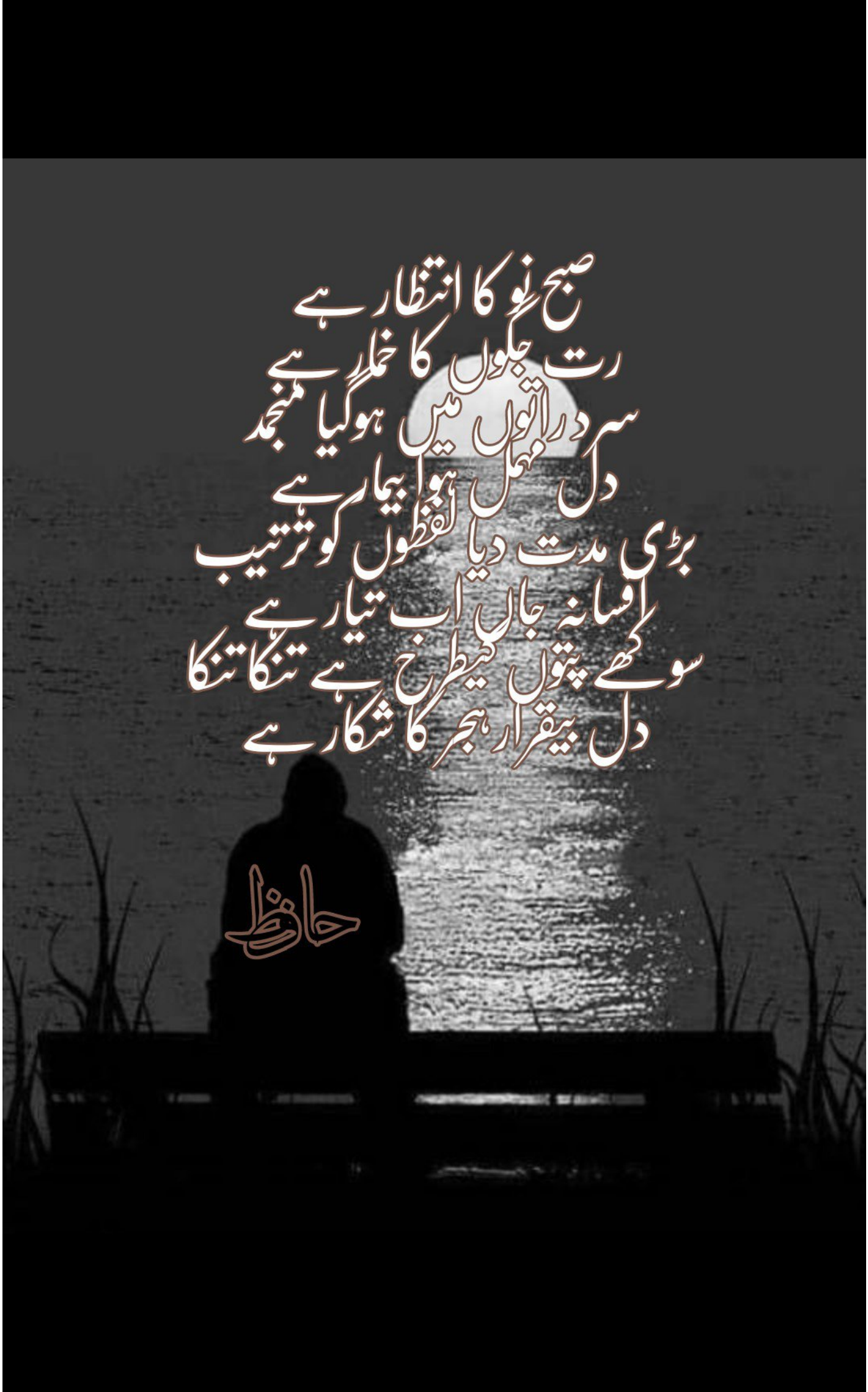
صبح نو کا انتظار ہے
رت جگوں کا خمار ہے
سرد راتوں میں ہو گیا منجمد
دل مہمل ہوا بیمار ہے
بڑی مدت دیا لفظوں کو ترتیب
فسانہ جاں اب تیار ہے
سوکھے پتوں کی طرح ہے تنکا تنکا
دل بیقرار ہجر کا شکار ہے
حافظ

صبح نو کا انتظار ہے

رت جگوں کا خمار ہے

سرد راتوں میں ہو گیا منجمد

دل مہمل ہوا بیمار ہے

بڑی مدت دیا لفظوں کو ترتیب

افسانہ جاں اب تیار ہے

سوکھے پتوں کیطرح ہے تنکا تنکا

دل بیقرار ہجر کا شکار ہے

حافظ

صبح نو کا انتظار ہے

رت جگوں کا خمار ہے

سرد راتوں میں ہو گیا منجمد

دل مہمل ہوا بیمار ہے

بڑی مدت دیا لفظوں کو ترتیب

افسانہ جاں اب تیار ہے

سوکھے پتوں کیطرح ہے تنکا تنکا

دل بیقرار ہجر کا شکار ہے

حافظ

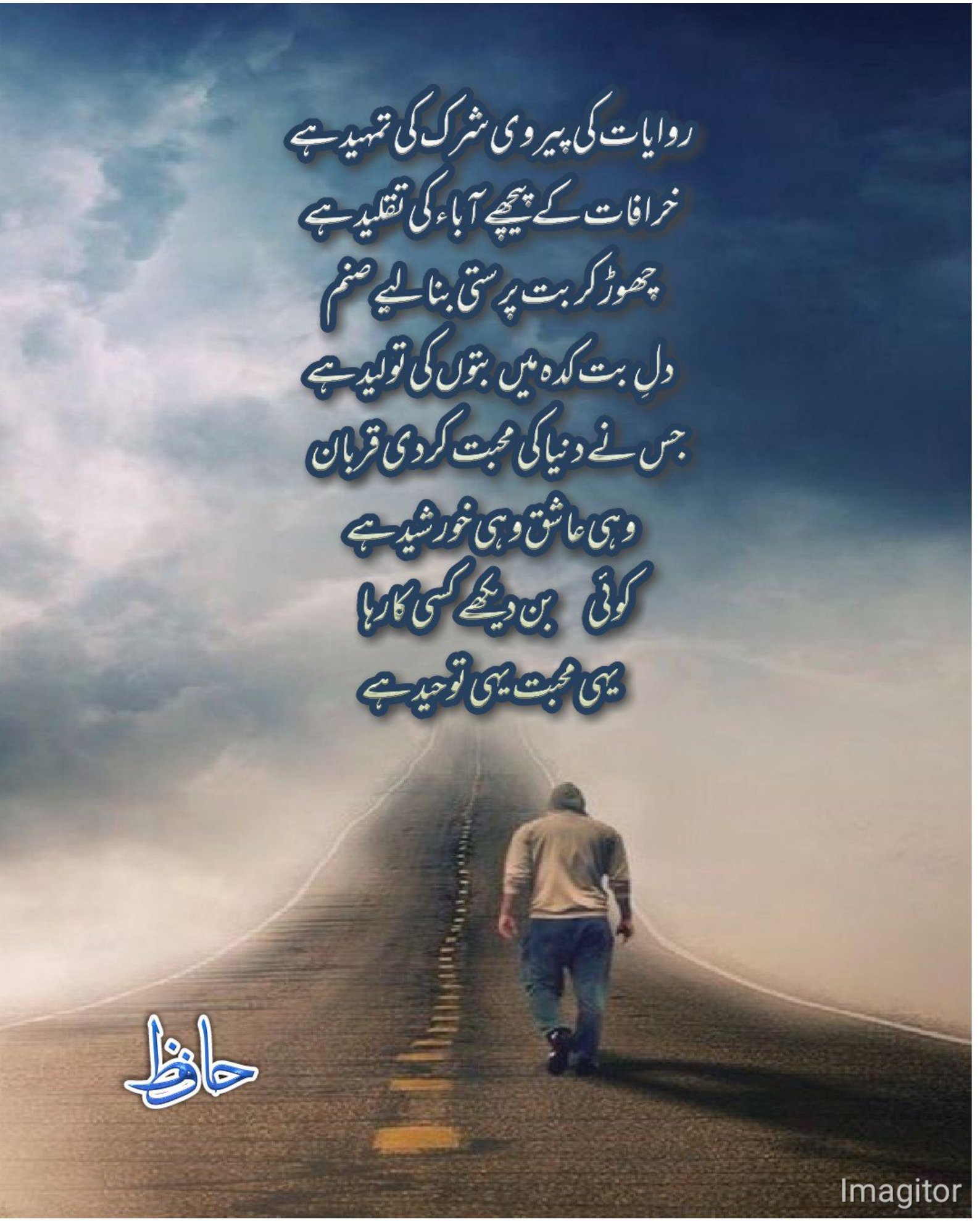
روایات کی پیروی شرک کی تمہید ہے
خرافات کے پیچھے آباء کی تقلید ہے
چھوڑ کر بت پرستی بنا لیے صنم
دلِ بت کدہ میں بتوں کی تولید ہے
جس نے دنیا کی محبت کر دی قربان
وہی عاشق وہی خورشید ہے
کوئی بن دیکھے کسی کا رہا
یہی محبت یہی توحید ہے
حافظ
Imagitor

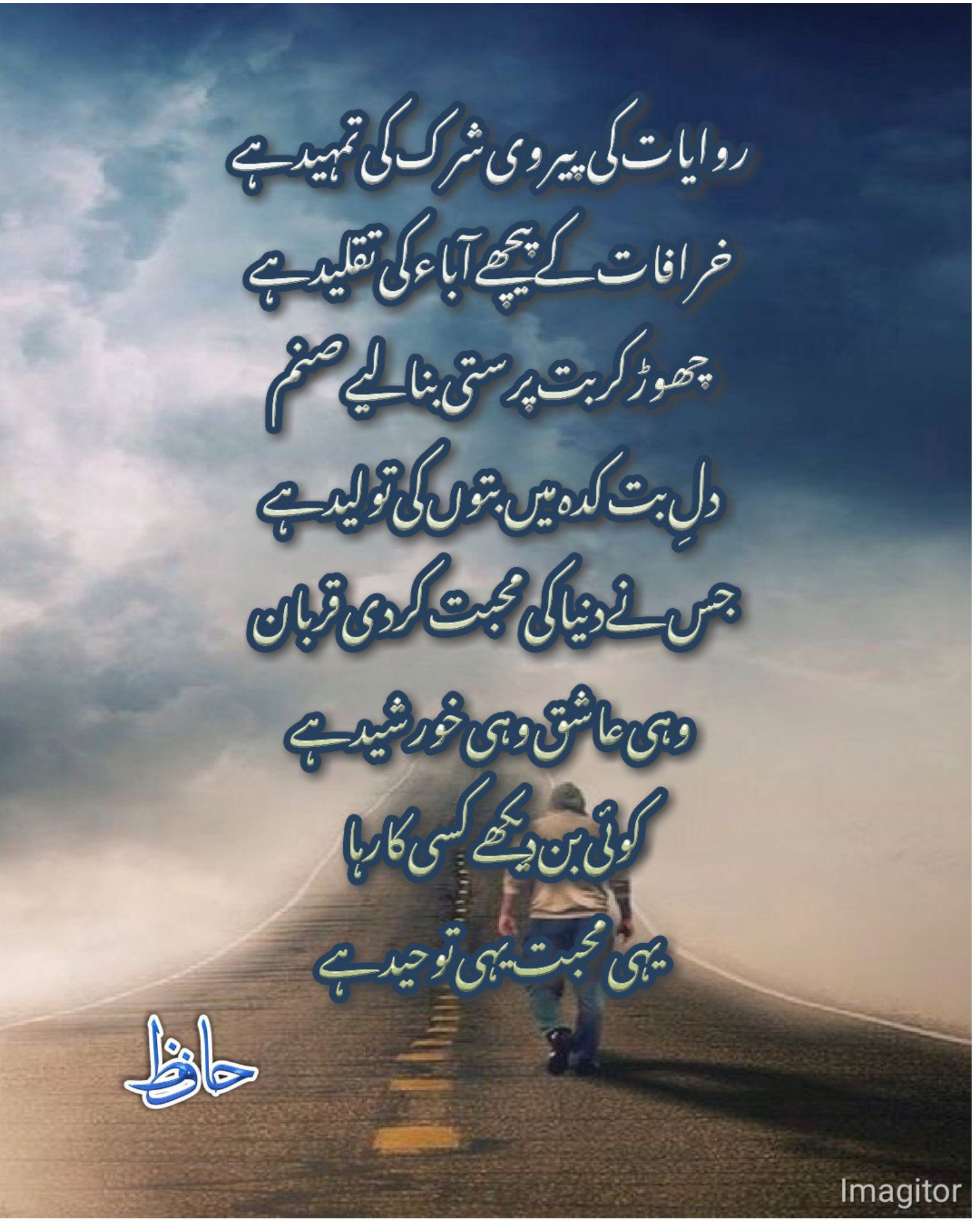
روایات کی پیروی شرک کی تمہید ہے
خرافات کے پیچھے آباء کی تقلید ہے
چھوڑ کر بت پرستی بنا لیے صنم
دلِ بت کدہ میں بتوں کی تولید ہے
جس نے دنیا کی محبت کر دی قربان
وہی عاشق وہی خورشید ہے
کوئی بن دیکھے کسی کا رہا
یہی محبت یہی توحید ہے
حافظ
Imagitor

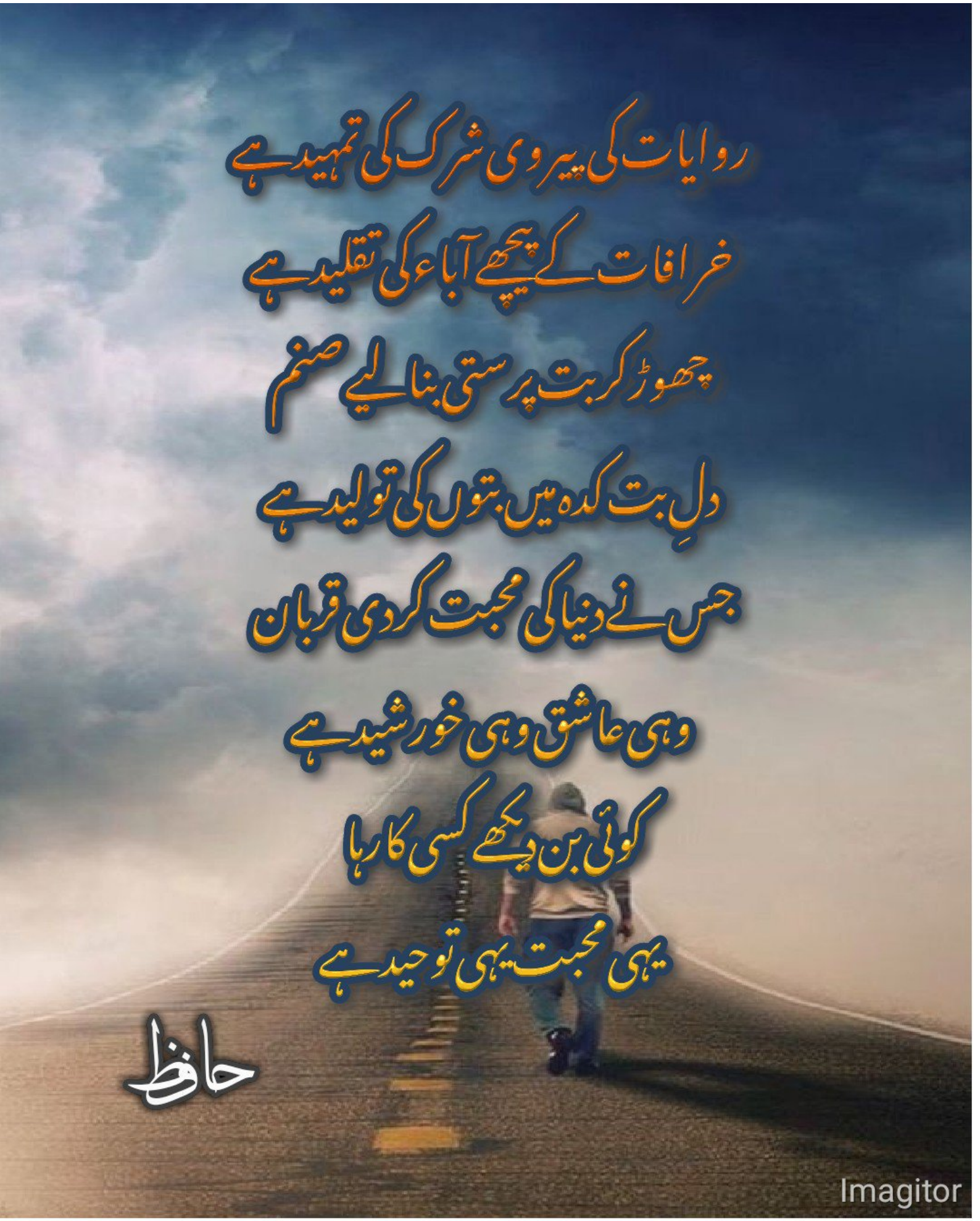
روایات کی پیروی شرک کی تمہید ہے
خرافات کے پیچھے آباء کی تقلید ہے
چھوڑ کر بت پرستی بنا لیے صنم
دلِ بت کدہ میں بتوں کی تولید ہے
جس نے دنیا کی محبت کر دی قربان
وہی عاشق وہی خورشید ہے
کوئی بن دیکھے کسی کا رہا
یہی محبت یہی توحید ہے
حافظ
Imagitor

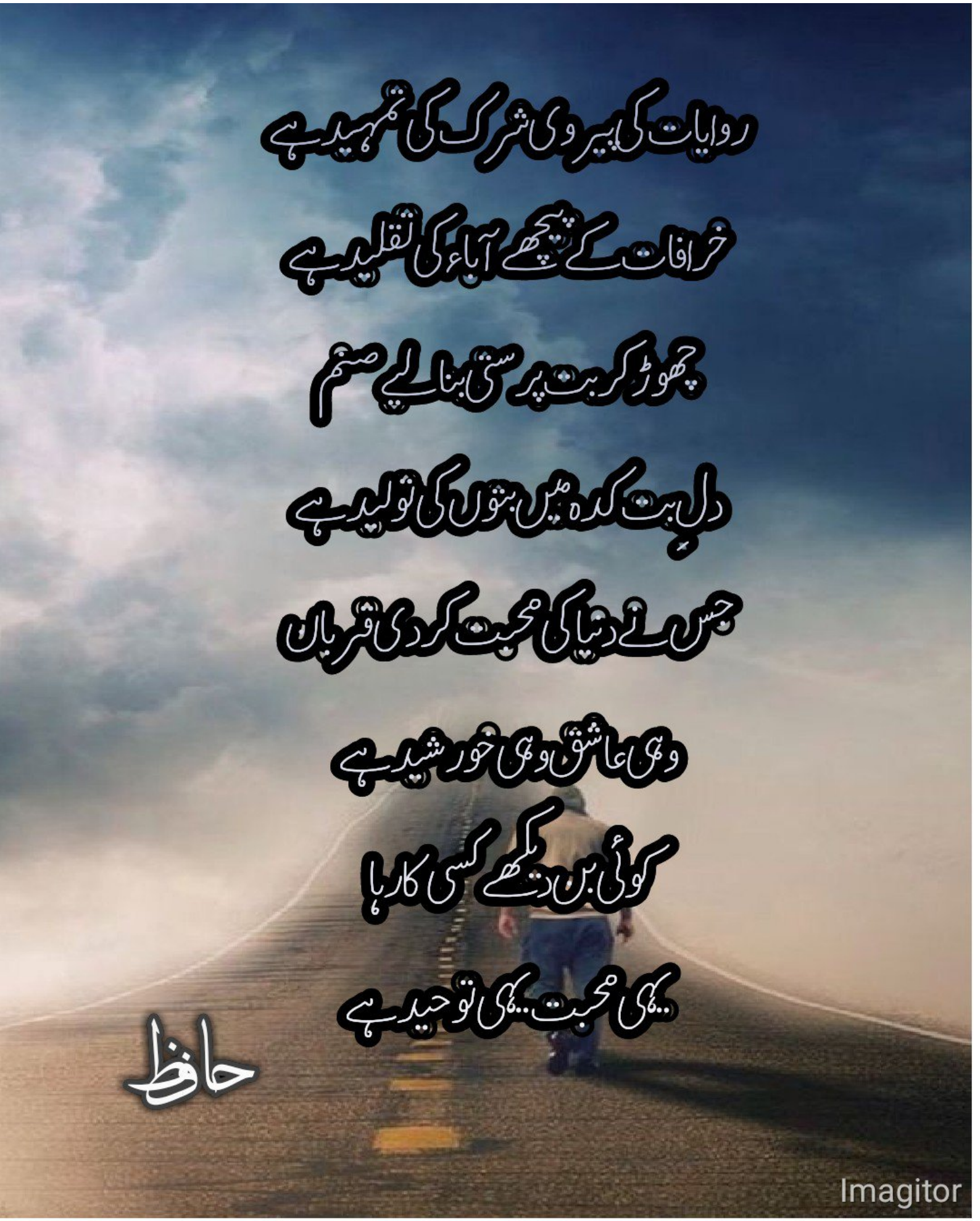
روایات کی پیروی شرک کی تمہید ہے
خرافات کے پیچھے آباء کی تقلید ہے
چھوڑ کر بت پرستی بنا لے صنم
دلِ بت کدہ میں بتوں کی تولید ہے
جس نے دنیا کی محبت کر دی قربان
وہی عاشق وہی خورشید ہے
کوئی بن دیکھے کسی کا رہا
یہی محبت یہی توحید ہے
حافظ
Imagitor

روایات کی پیروی شرک کی تمہید ہے
خرافات کے پیچھے آباء کی تقلید ہے
چھوڑ کر بت پرستی بنا لیے صنم
دلِ بت کدہ میں بتوں کی تولید ہے
جس نے دنیا کی محبت کردی قربان
وہی عاشق وہی خورشید ہے
کوئی بن دیکھے کسی کا رہا
یہی محبت یہی توحید ہے

اسلام زندہ ہے زندہ ہیں حسینؑ

امت کی حیات ہے خاک کربلا میں

باندھ کر خیالات دل پہ پتھر کیوں رکھوں
دیکھ کر حالات دل پہ پتھر کیوں رکھوں
دے دیا الفاظ کو میں نے مسیحائی کا رتبہ
موندھ کر تخیلات دل پہ پتھر کیوں رکھوں
سانسوں میں آجائے گی تھوڑی سی کٹھن
چھپا کر معاملات دل پہ پتھر کیوں رکھوں
رشتوں کو چلانا بوجھ لگنے لگے جب
پھر بنا کر تعلقات دل پہ پتھر کیوں رکھوں
عیاں ہے چہرے سے جذبوں سے بیزاری
اب پوچھ کر سوالات دل پہ پتھر کیوں رکھوں

حافظ

حاصل زندگی کا حساب لکھو

قصہ جاں پہ کوئی کتاب لکھو

سوال بنتا ہے کہ کیسے گزار دی

کاٹ کر شہ رگ اب جواب لکھو

سارے لمحے غبار ہو گئے ہیں آخر

فقط تشنگی محض سراب لکھو

میں جیت گیا فیصلے کے ترازو پر

جفاؤں کو جب وہ بولا ثواب لکھو

حافظ

حسین سے چلی ہے وفا کی روایت
اسلام کی مٹی میں ہے خوشبوئے حسین
کربلا سے آرہی ہے مہک لہو کی
یزید کے شہر میں ہے بوئے حسین

«حافظ»

حسین سے چلی ہے وفا کی روایت
اسلام کی مٹی میں ہے خوشبوئے حسین
کربلا سے آرہی ہے جو مہک لہو کی
یزید کے شہر میں پھیلی ہے بوئے حسین
حافظ

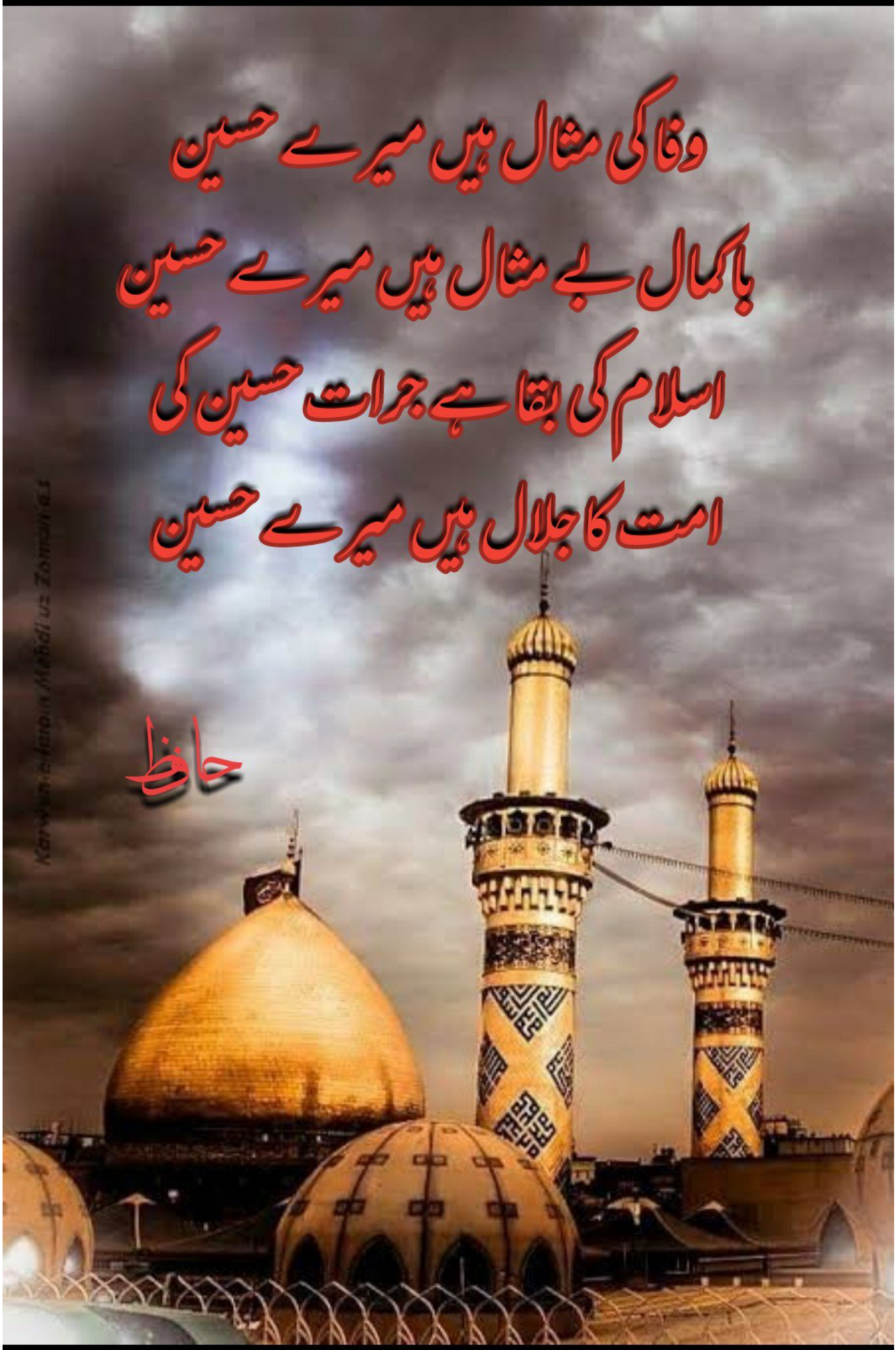
وفا کی مثال ہیں میرے حسین
باکمال بے مثال ہیں میرے حسین
اسلام کی بقا ہے جرات حسین کی
امت کا جلال ہیں میرے حسین
حافظ

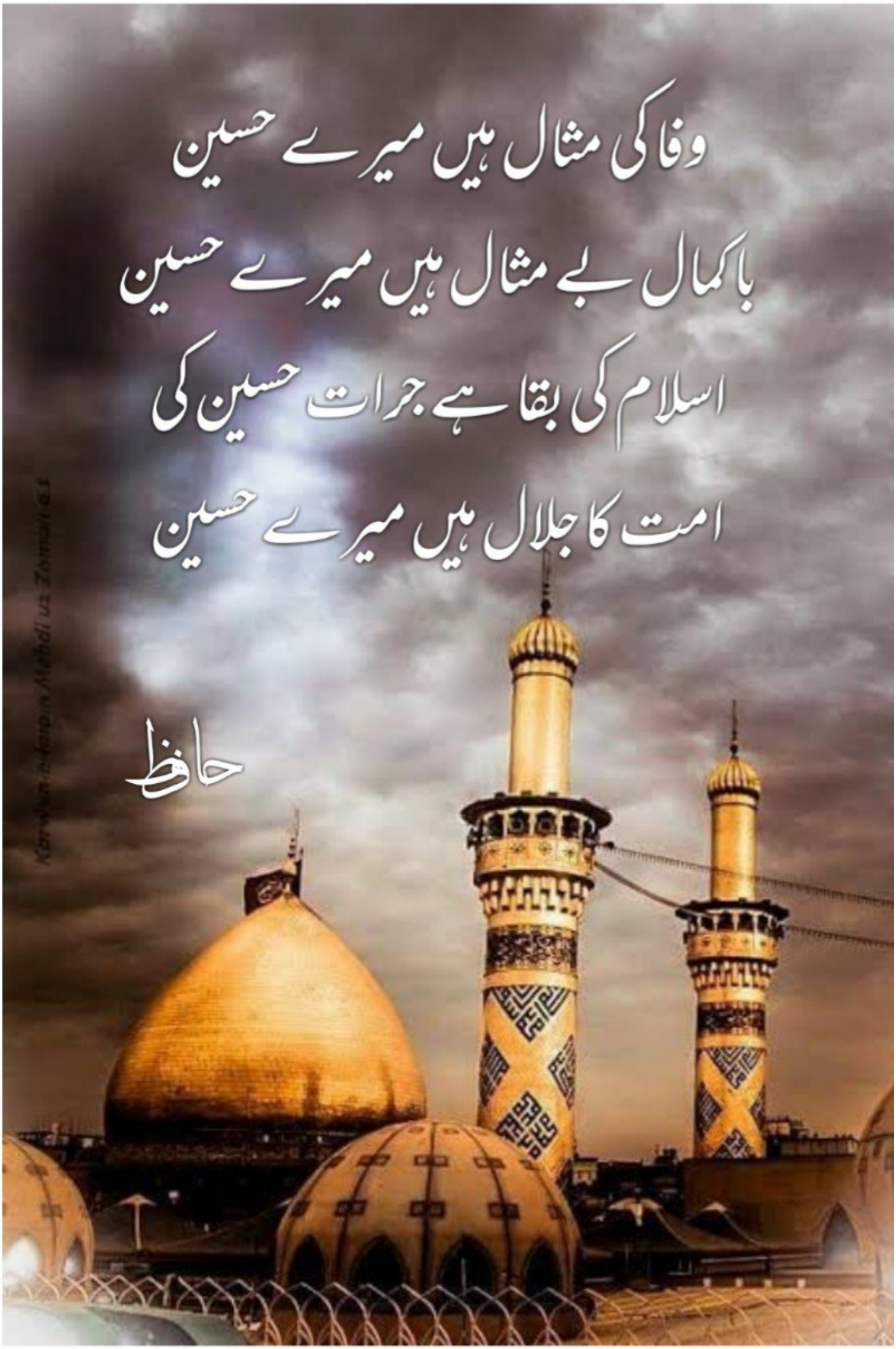
وفا کی مثال ہیں میرے حسین
باکمال بے مثال ہیں میرے حسین
اسلام کی بقا ہے جرات حسین کی
امت کا جلال ہیں میرے حسین
حافظ

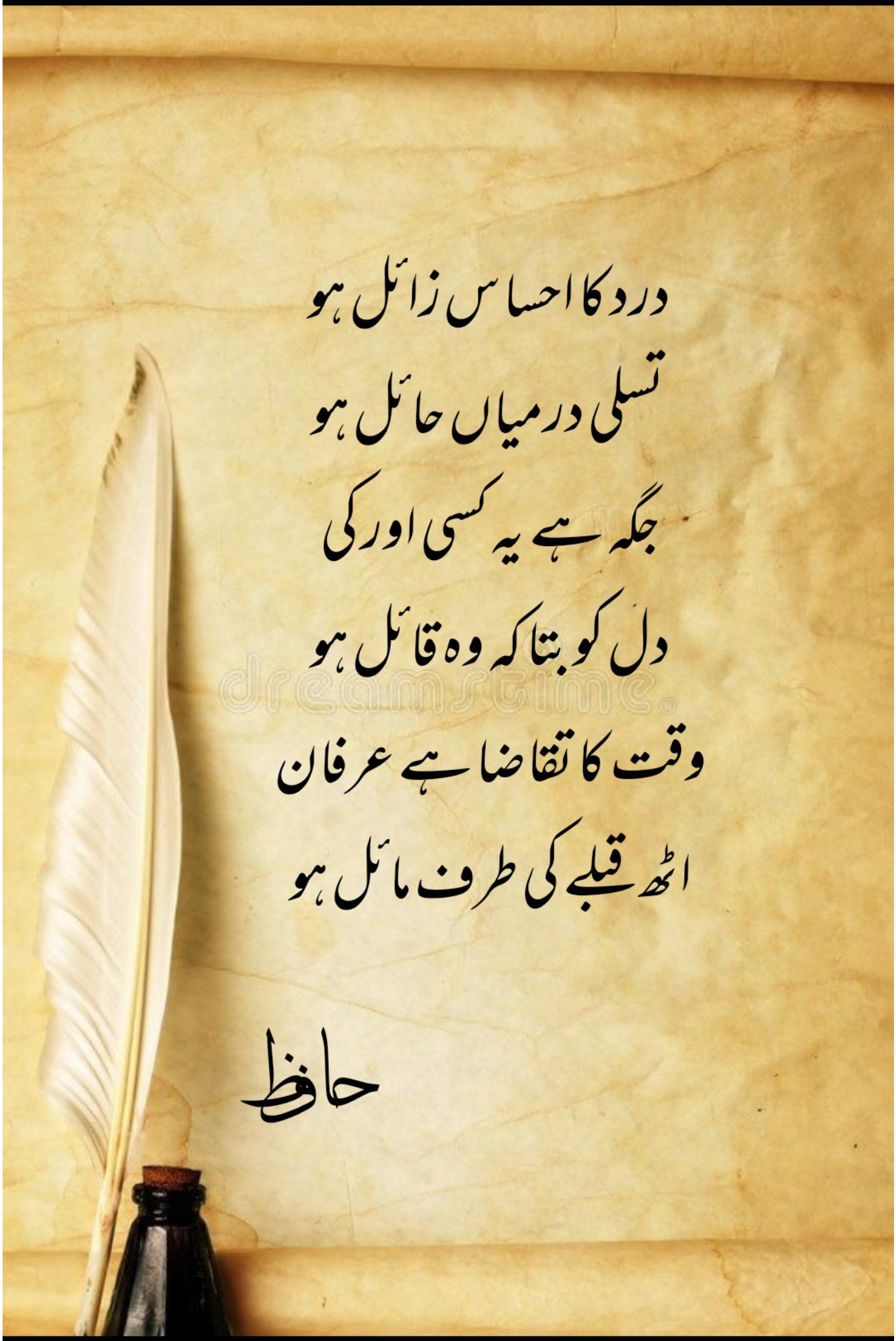
درد کا احساس زائل ہو
تسلی درمیاں حائل ہو
جگہ ہے یہ کسی اور کی
دل کو بتا کہ وہ قائل ہو
وقت کا تقاضا ہے عرفان
اٹھ قبلے کی طرف مائل ہو
حافظ

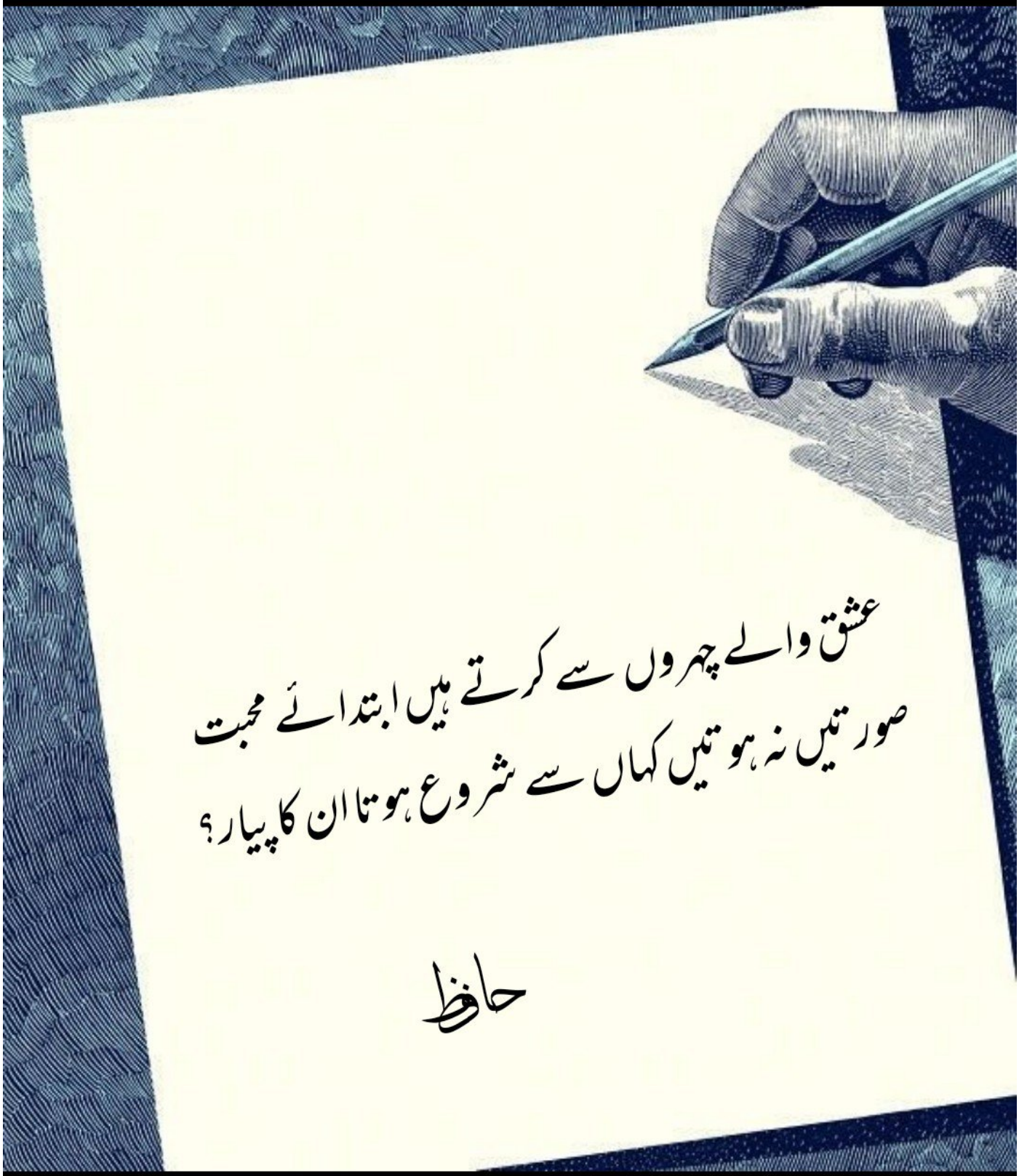
عشق والے چہروں سے کرتے ہیں ابتدائے محبت
صورتیں نہ ہوتیں کہاں سے شروع ہوتا ان کا پیار؟
حافظ

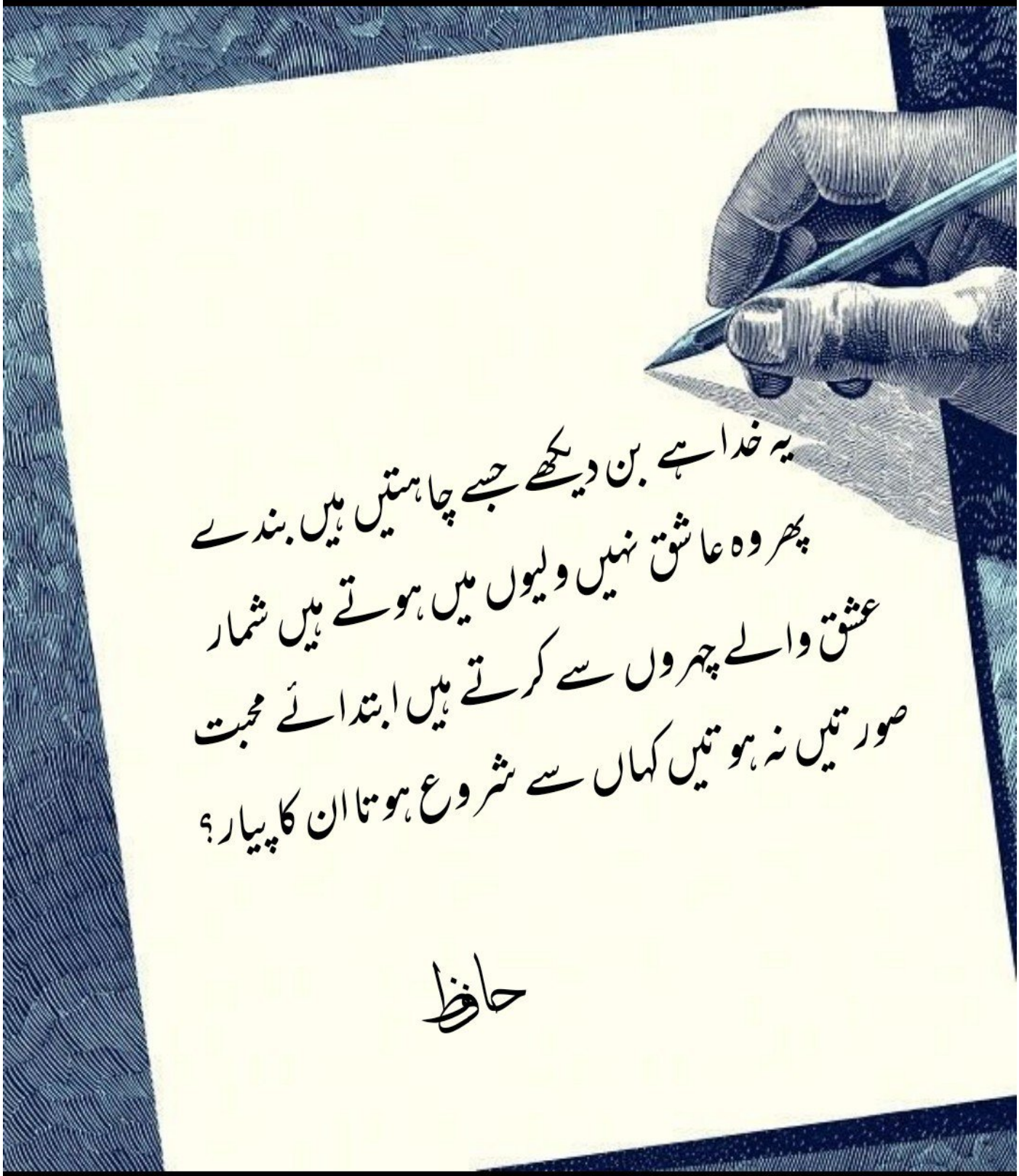
یہ خدا ہے بن دیکھے جسے چاہتیں ہیں بندے
پھر وہ عاشق نہیں ولیوں میں ہوتے ہیں شمار
عشق والے چھروں سے کرتے ہیں ابتدائے محبت
صورتیں نہ ہوتیں کہاں سے شروع ہوتا ان کا پیار؟
حافظ

حسین سے چلی ہے وفا کی روایت
اسلام کی مٹی میں ہے خوشبوئے حسین
کربلا سے آرہی ہے مہک لہو کی
یزید کے شہر میں ہے بوئے حسین

«حافظ»

حسین سے چلی ہے وفا کی روایت
اسلام کی مٹی میں ہے خوشبوئے حسین
کربلا سے آرہی ہے جو مہک لہو کی
یزید کے شہر میں پھیلی ہے بوئے حسین
حافظ

حسین سے چلی ہے وفا کی روایت
اسلام کی مٹی میں ہے خوشبوئے حسین
کربلا سے آرہی ہے مہک لہو کی
یزید کے شہر میں ہے بوئے حسین

«حافظ»

حسین سے چلی ہے وفا کی روایت
اسلام کی مٹی میں ہے خوشبوئے حسین
کربلا سے آرہی ہے مہک لہو کی
یزید کے شہر میں ہے بوئے حسین

«حافظ»

حسین سے چلی ہے وفا کی روایت
اسلام کی مٹی میں ہے خوشبوئے حسین
کربلا سے آرہی ہے جو مہک لہو کی
یزید کے شہر میں پھیلی ہے بوئے حسین
حافظ

حسین سے چلی ہے وفا کی روایت
اسلام کی مٹی میں ہے خوشبوئے حسین
کربلا سے آرہی ہے مہک لہو کی
یزید کے شہر میں ہے بوئے حسین

«حافظ»

اسے منانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
قریب آنے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

اب مسجد میں ملے یا کے میخانے میں
اسے پانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

امتحاں شرط ہے تو تجربہ ہی سہی
خود کو آزمانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

گر ڈوبنے سے مل جائے گوہر نایاب
کشتیاں جلانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

روک لوں گا میں امڈتا ہوا دریا
اب مسکرانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

آگئی کہاں سے جذبوں میں بے حسی
دل کو تڑپانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

سو گیا تھا پی کے حادثوں کا زہر
خود کو جگانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

میں بے قصور ہوں نہیں بے وفا
اسے سمجھانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

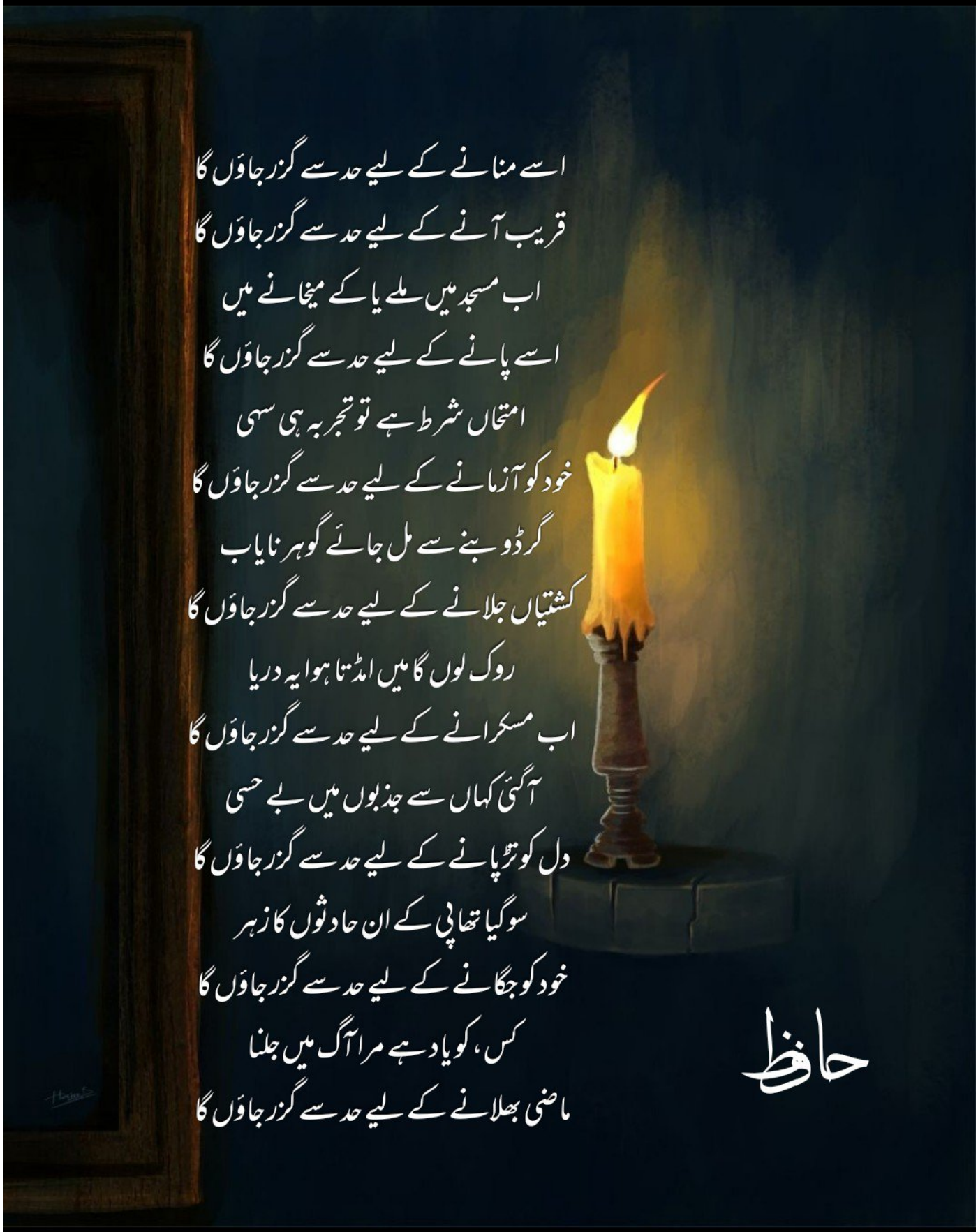
اسے منانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
قریب آنے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
اب مسجد میں ملے یا کے میخانے میں
اسے پانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
امتحاں شرط ہے تو تجربہ ہی سہی
خود کو آزمانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
گر ڈوبنے سے مل جائے گوہر نایاب
کشتیاں جلانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
روک لوں گا میں امڈتا ہوا یہ دریا
اب مسکرانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
آ گئی کہاں سے جذبوں میں بے حسی
دل کو تڑپانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
سو گیا تھا پی کے ان حادثوں کا زہر
خود کو جگانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
کس، کو یاد ہے مرا آگ میں جلنا
ماضی بھلانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
حافظ

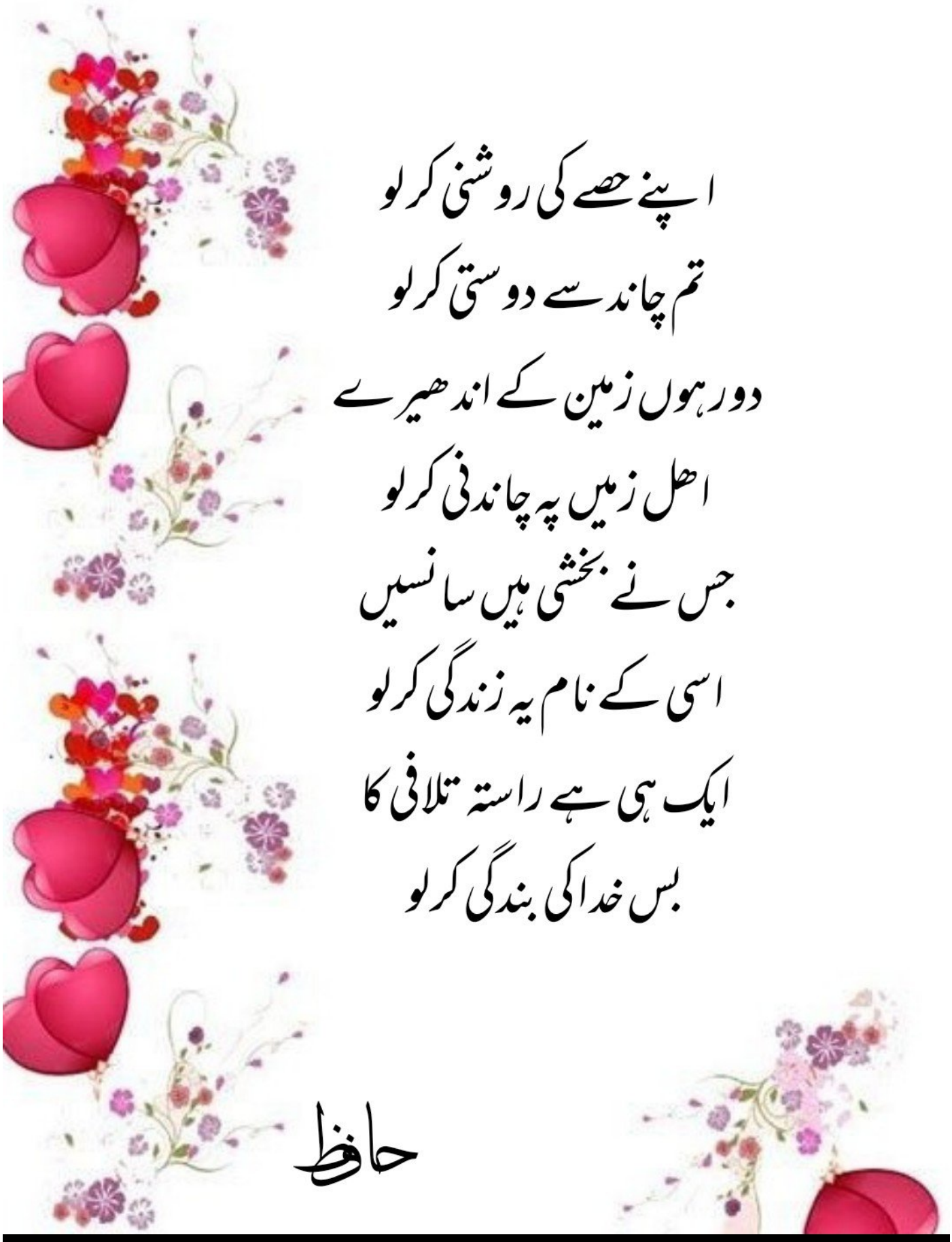
اپنے حصے کی روشنی کر لو
تم چاند سے دوستی کر لو
دور ہوں زمین کے اندھیرے
اہل زمیں پہ چاندنی کر لو
جس نے بخشی ہیں سانسیں
اسی کے نام یہ زندگی کر لو
ایک ہی ہے راستہ تلافی کا
بس خدا کی بندگی کر لو
حافظ

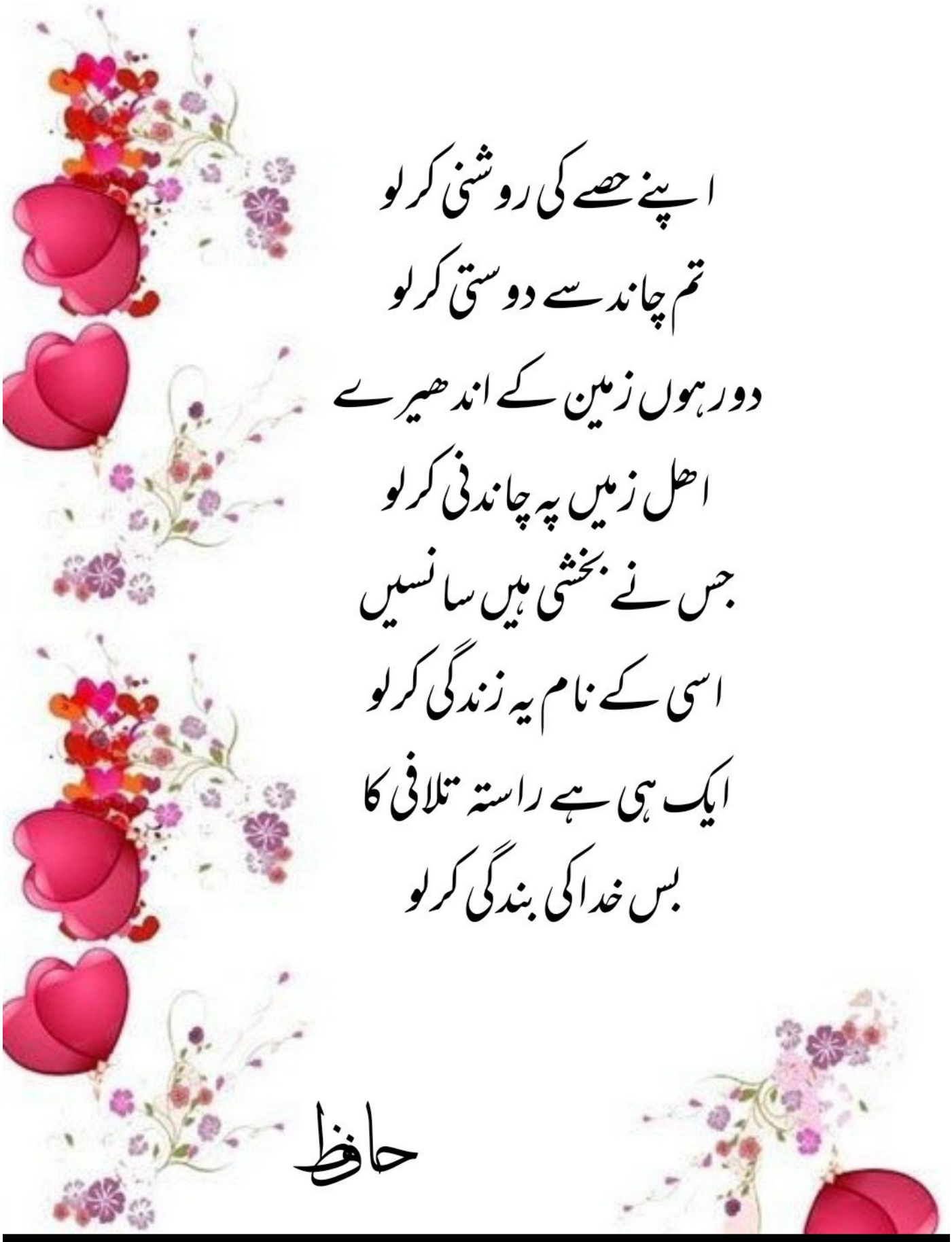
اپنے حصے کی روشنی کر لو
تم چاند سے دوستی کر لو
دور ہوں زمین کے اندھیرے
اہل زمیں پہ چاندنی کر لو
جس نے بخشی ہیں سانسیں
اسی کے نام یہ زندگی کر لو
ایک ہی ہے راستہ تلافی کا
بس خدا کی بندگی کر لو
حافظ

اسے منانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
قریب آنے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
اب مسجد میں ملے یا کے میخانے میں
اسے پانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
امتحاں شرط ہے تو تجربہ ہی سہی
خود کو آزمانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
گر ڈوبنے سے مل جائے گوہر نایاب
کشتیاں جلانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
روک لوں گا میں امڈتا ہوا دریا
اب مسکرانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
آ گئی کہاں سے جذبوں میں بے حسی
دل کو تڑپانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
سو گیا تھا پی کے حادثوں کا زہر
خود کو جگانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا
میں بے قصور ہوں نہیں بے وفا
اسے سمجھانے کے لیے حد سے گزر جاؤں گا

حافظ

کسی حسین وادی میں بیٹھ کر سوچا
وہ نظام کسی دیوانے کا خواب تھا
پانی سمجھ کر چل پڑے سبھی پیاسے
وہ چمکتے ذرے محض اک سراب تھا

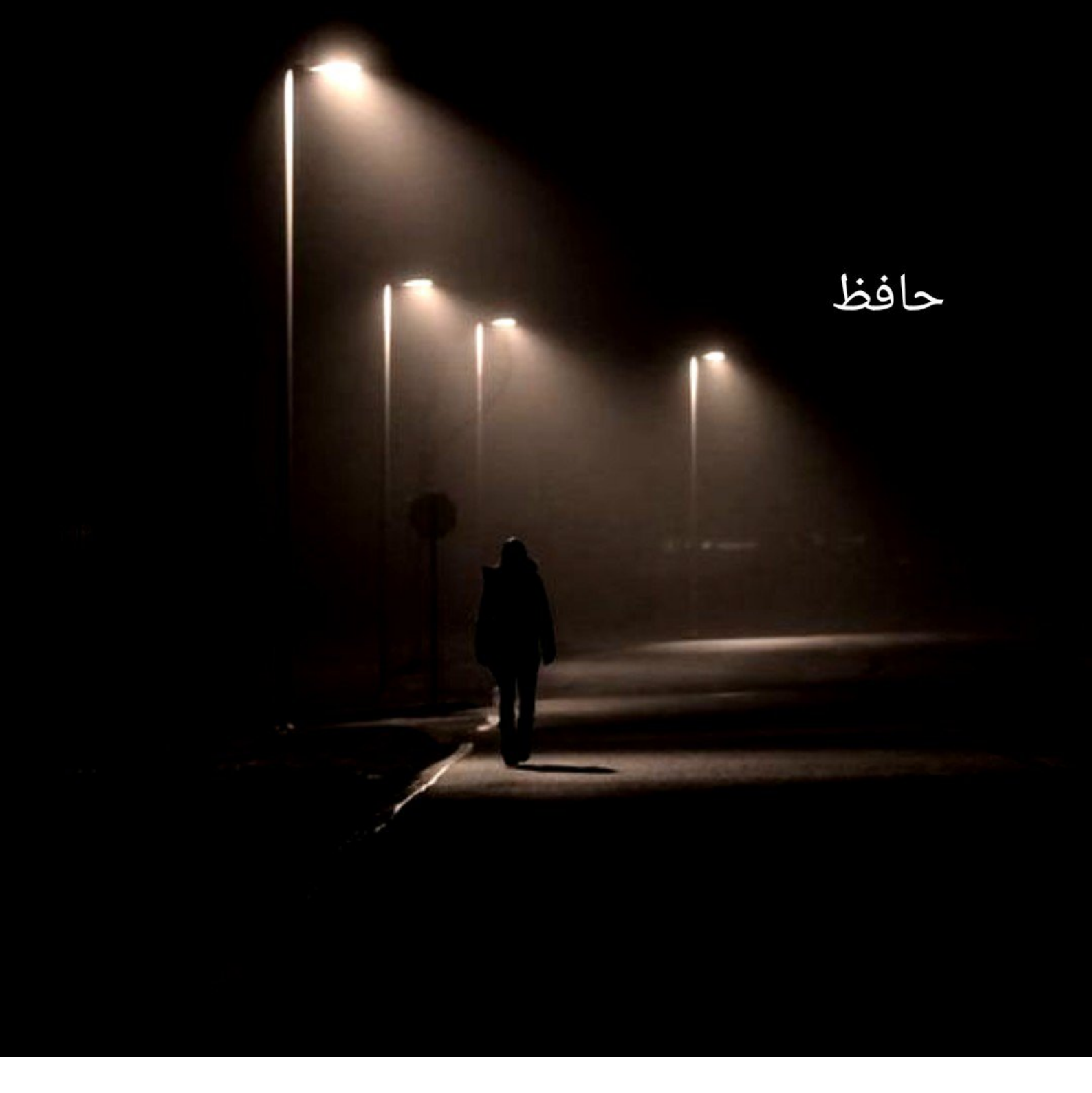

حافظ

کرونا میں لکھی گئی نظم

میں اکیلا ہوں شہر میں

شہر ویراں میں گنگناتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

خالی بازار میں ہچکچاتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

اب تو کوئی نظر آتا نہیں وہاں

جہاں شرماتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

بڑی رفتار سے کشادہ سڑکوں پر

بل کھاتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

خوف دل میں لیے کہ کچھ برا نہ ہو

دعا لب پہ سجاتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

لوگو کے ہجوم میں دبک جایا کرتا تھا اب اُدھر سے

دندناتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

کنارے کنارے میں ڈرا سا چلا جاتا تھا

اسی سڑک کے بیچ اب لہراتے ہو گزر جاتا ہوں میں

اونچی عمارتوں میں انسان نہیں ہیں اب

اپنے دل میں مسکراتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

رات دیکھ کر مجھے ڈر گیا چیک پوسٹ والا

دور سے اپنا کارڈ دکھاتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

Imag

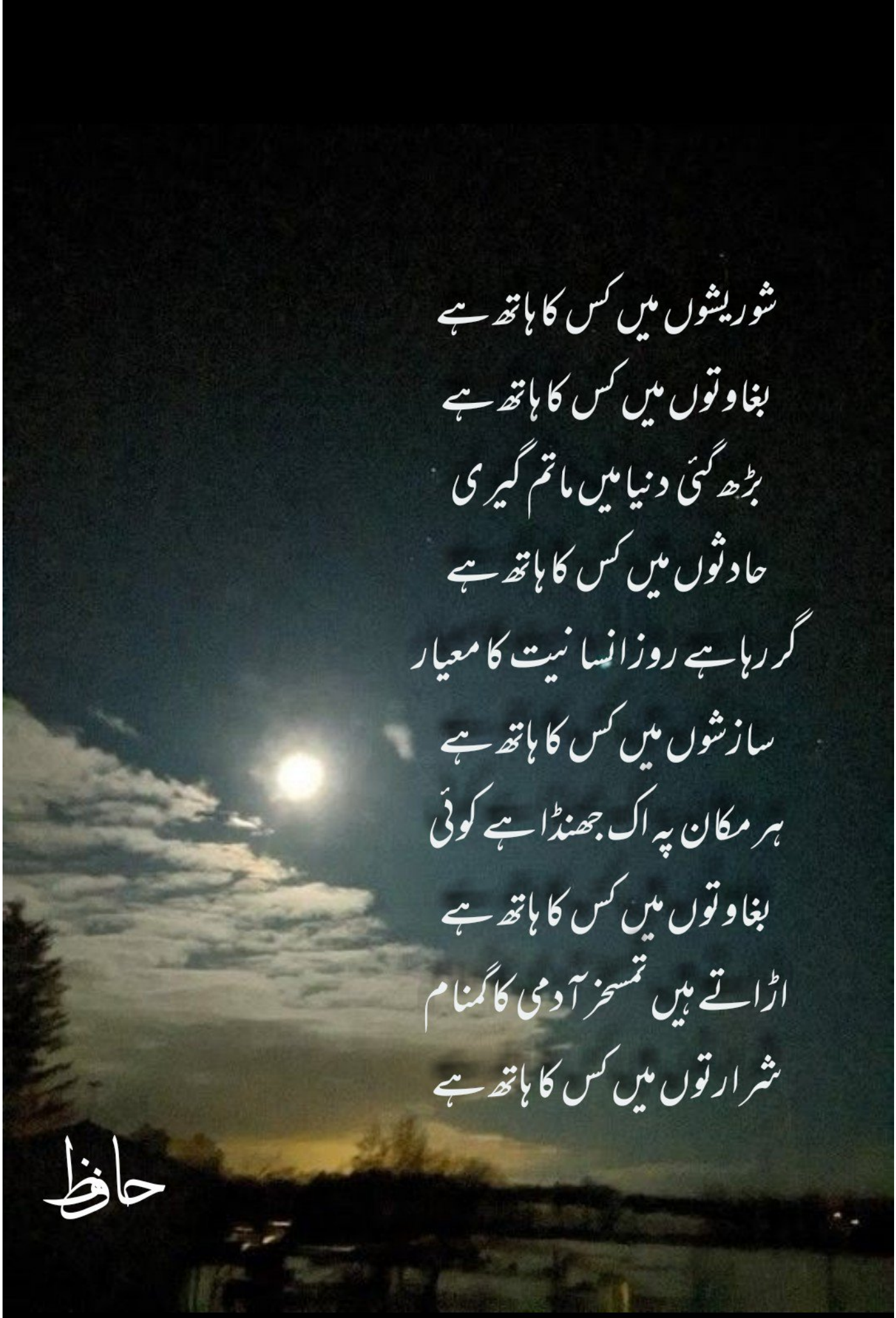
شوریشوں میں کس کا ہاتھ ہے
بغاوتوں میں کس کا ہاتھ ہے
بڑھ گئی دنیا میں ماتم گیری
حادثوں میں کس کا ہاتھ ہے
گر رہا ہے روز انسانیت کا معیار
سازشوں میں کس کا ہاتھ ہے
ہر مکان پہ اک جھنڈا ہے کوئی
بغاوتوں میں کس کا ہاتھ ہے
اڑاتے ہیں تمسخر آدمی کا گمنام
شرارتوں میں کس کا ہاتھ ہے
حافظ

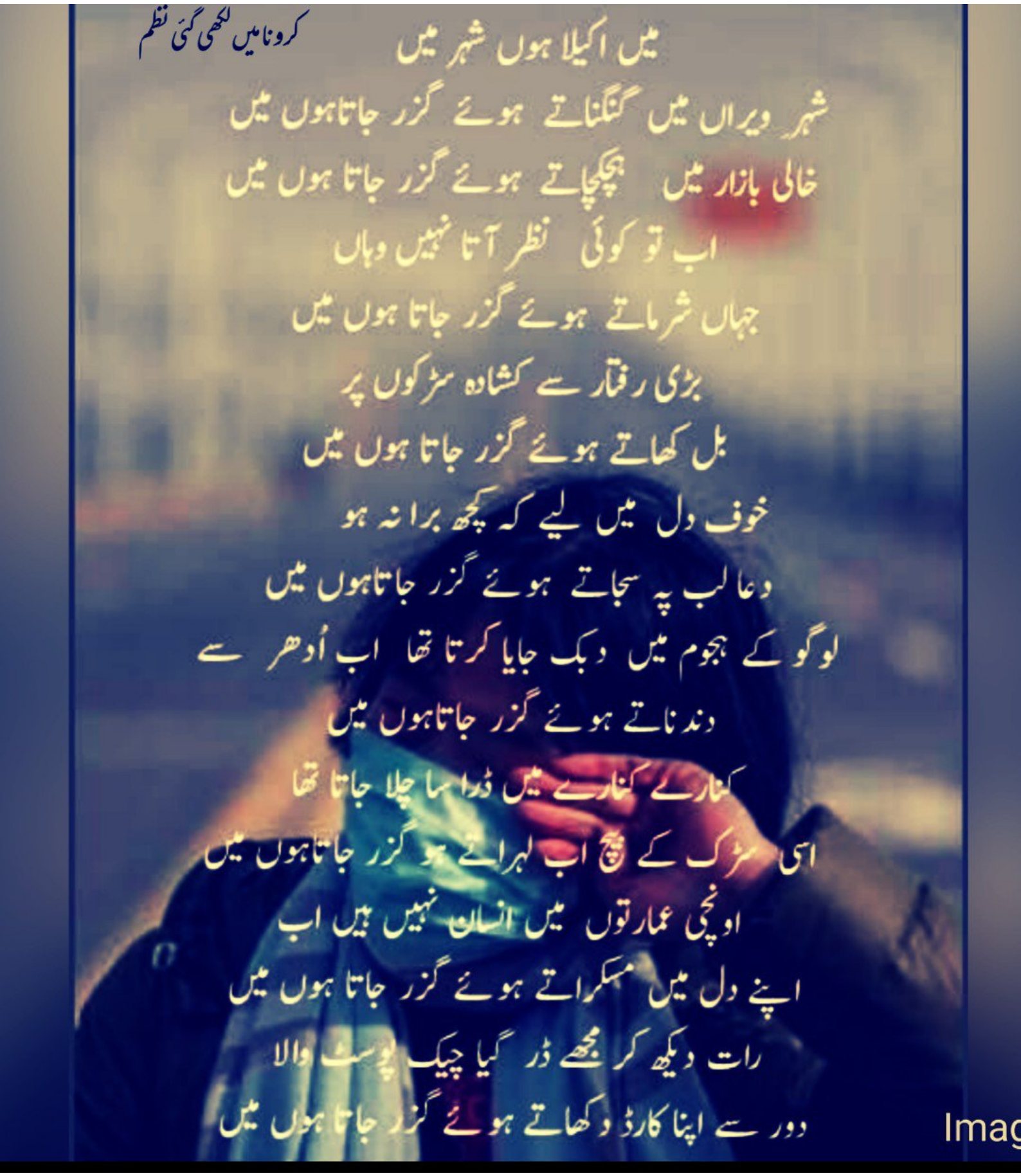
کرونا میں لکھی گئی نظم
میں اکیلا ہوں شہر میں
شہر ویراں میں گنگناتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں
خالی بازار میں ہچکچاتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں
اب تو کوئی نظر آتا نہیں وہاں
جہاں شرماتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں
بڑی رفتار سے کشادہ سڑکوں پر
بل کھاتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں
خوف دل میں لیے کہ کچھ برا نہ ہو
دعا لب پہ سجاتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں
لوگو کے ہجوم میں دبک جایا کرتا تھا اب اُدھر سے
دندناتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں
کنارے کنارے میں ڈرا سہا چلا جاتا تھا
اسی سڑک کے بیچ اب لہراتے ہو گزر جاتا ہوں میں
اونچی عمارتوں میں انسان نہیں ہیں اب
اپنے دل میں مسکراتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں
رات دیکھ کر مجھے ڈر گیا چیک پوسٹ والا
دور سے اپنا کارڈ دکھاتے ہوئے گزر جاتا ہوں میں

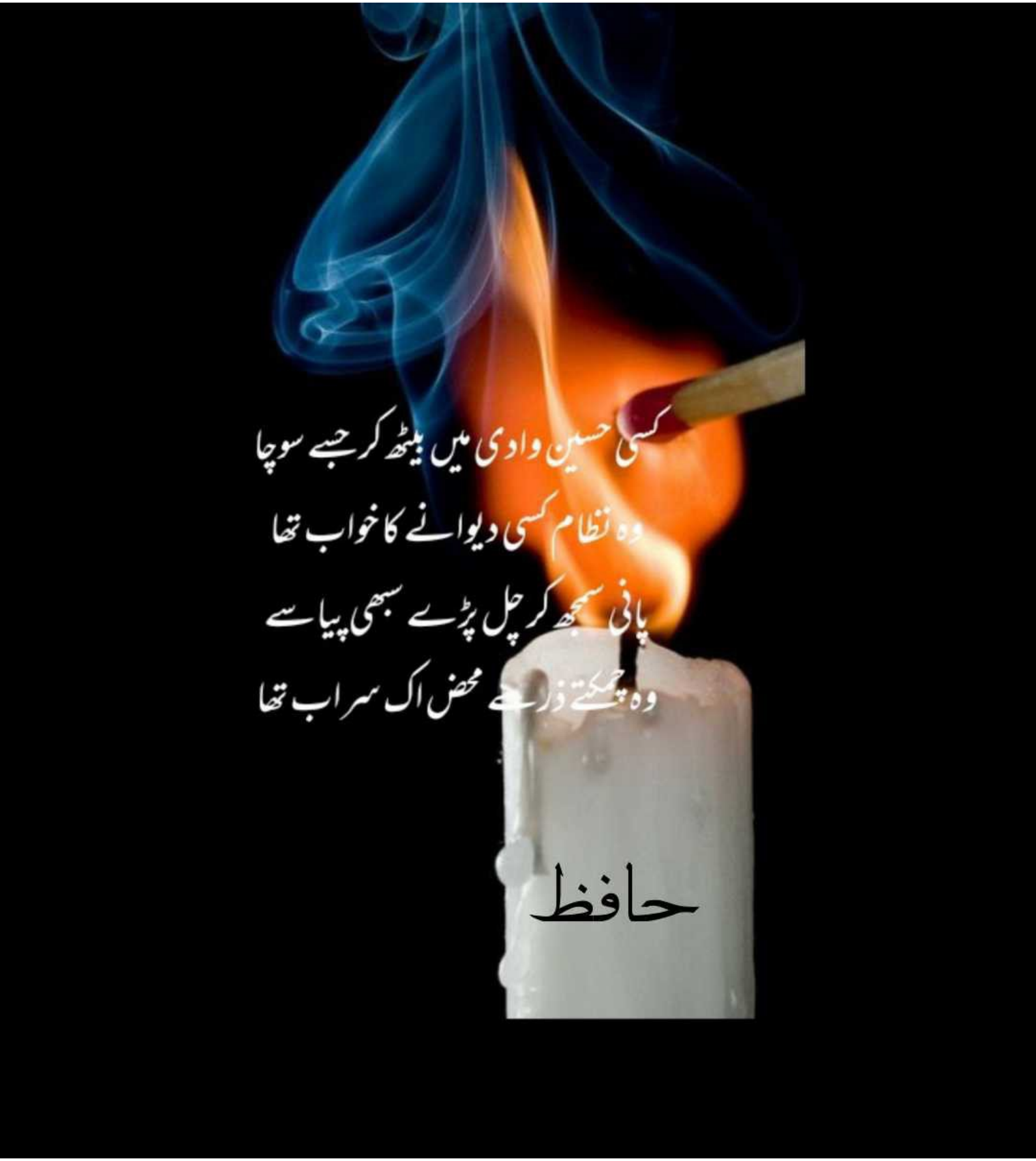
کسی حسین وادی میں بیٹھ کر جسے سوچا
وہ نظام کسی دیوانے کا خواب تھا
پانی سمجھ کر چل پڑے سبھی پیاسے
وہ چمکتے ذرے محض اک سراب تھا
حافظ

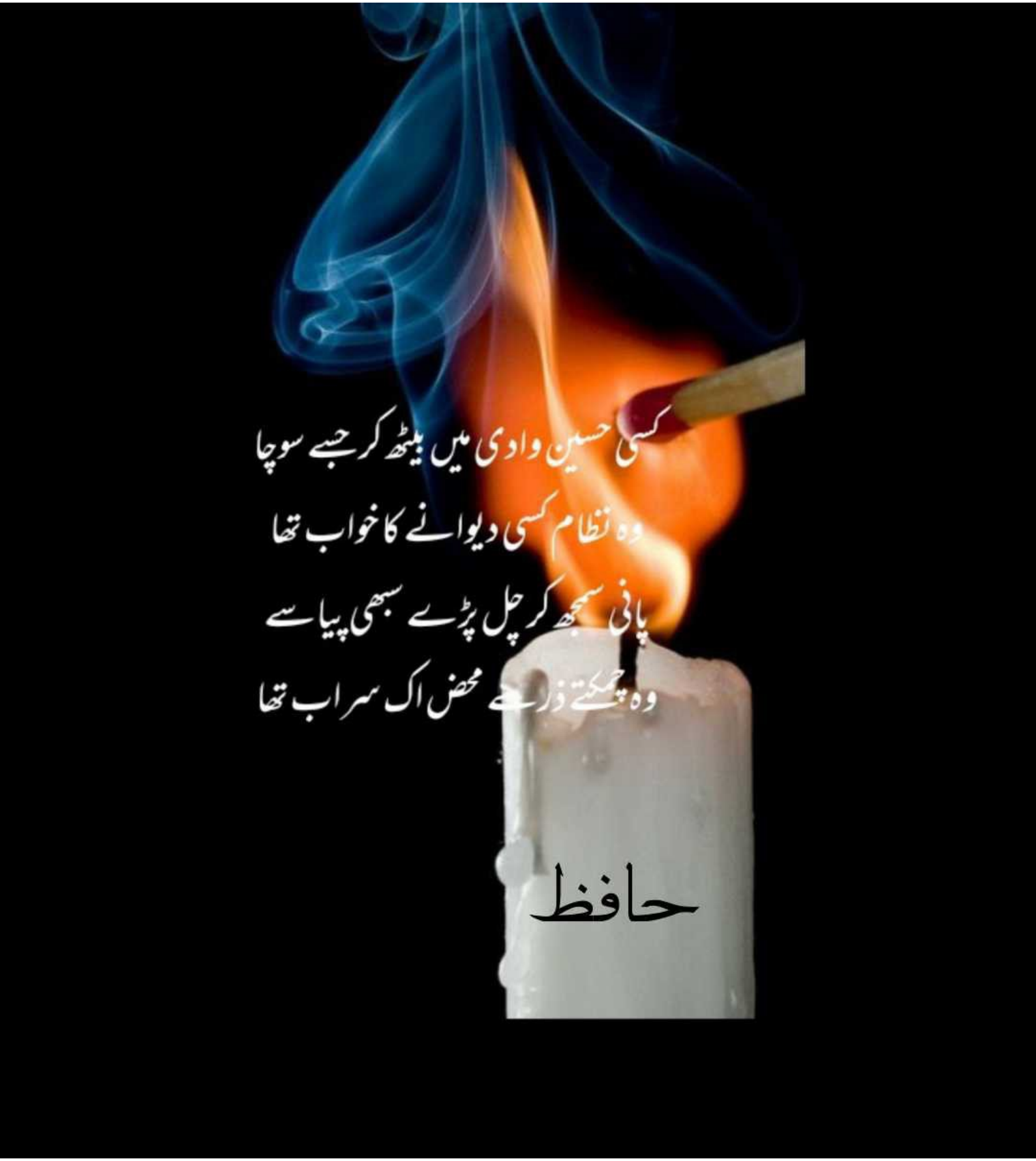
کسی حسین وادی میں بیٹھ کر جسے سوچا
وہ نظام کسی دیوانے کا خواب تھا
پانی سمجھ کر چل پڑے سبھی پیاسے
وہ چمکتے ذرے محض اک سراب تھا
حافظ

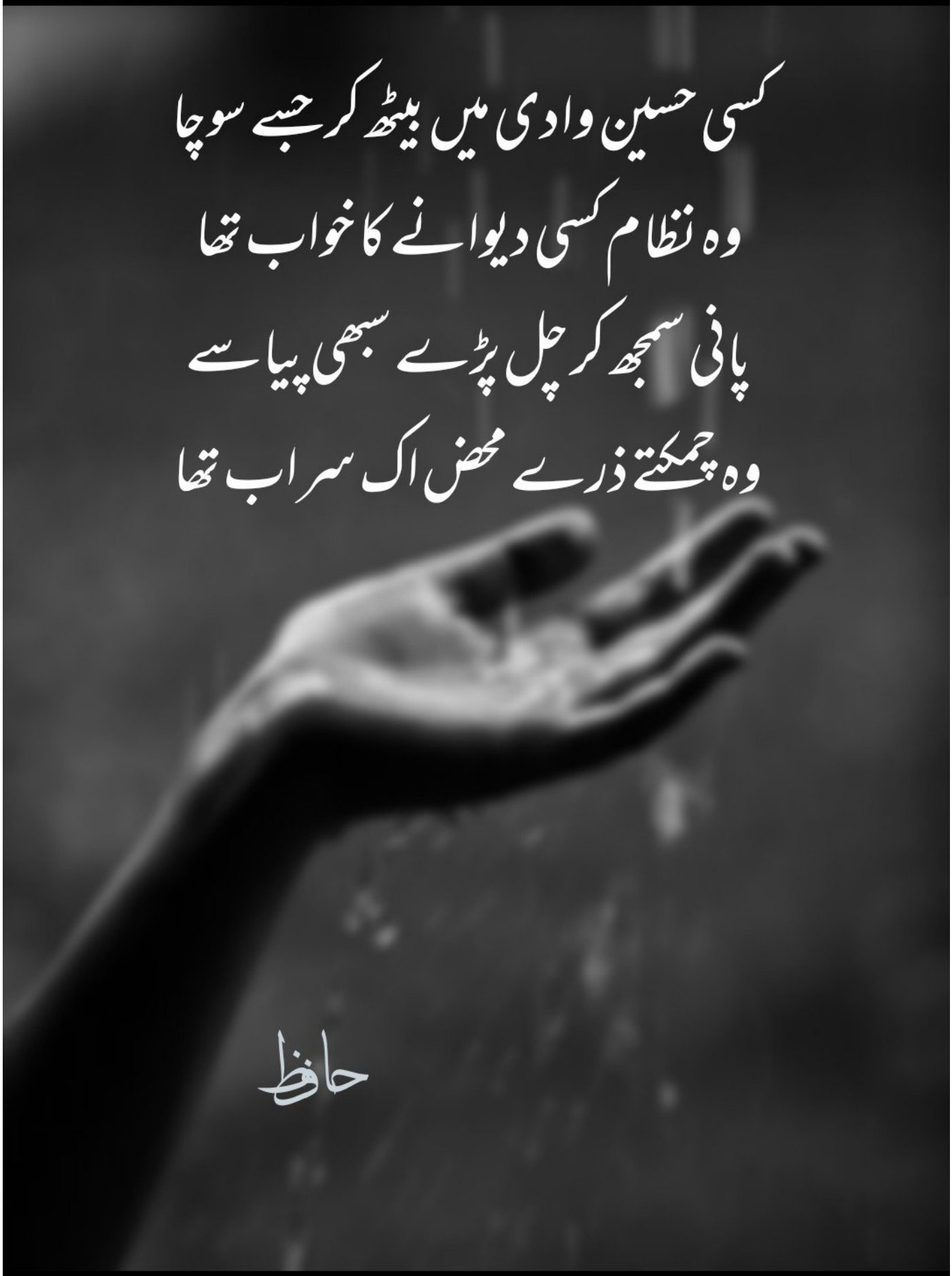
کسی حسین وادی میں بیٹھ کر جسے سوچا
وہ نظام کسی دیوانے کا خواب تھا
پانی سمجھ کر چل پڑے سبھی پیاسے
وہ چمکتے ذرے محض اک سراب تھا
حافظ

امتحاں سے بھاگ نہیں سکتا
میں یہاں سے بھاگ نہیں سکتا
قافلے کا کیا ہوگا یہ سوچ کر
میں کارواں سے بھاگ نہیں سکتا
جانتا ہوں سکے کھوٹے ہیں مگر
میں ساماں سے بھاگ نہیں سکتا
یہ کانٹے میرے ہی چمن کے ہیں
میں گلستاں سے بھاگ نہیں سکتا
اسکی چوکھٹ مرا آخری ٹھکانہ ہے
میں آستاں سے بھاگ نہیں سکتا
لوٹ آتا ہوں جب ناراض ہوتا ہے
میں مہرباں سے بھاگ نہیں سکتا

حافظ

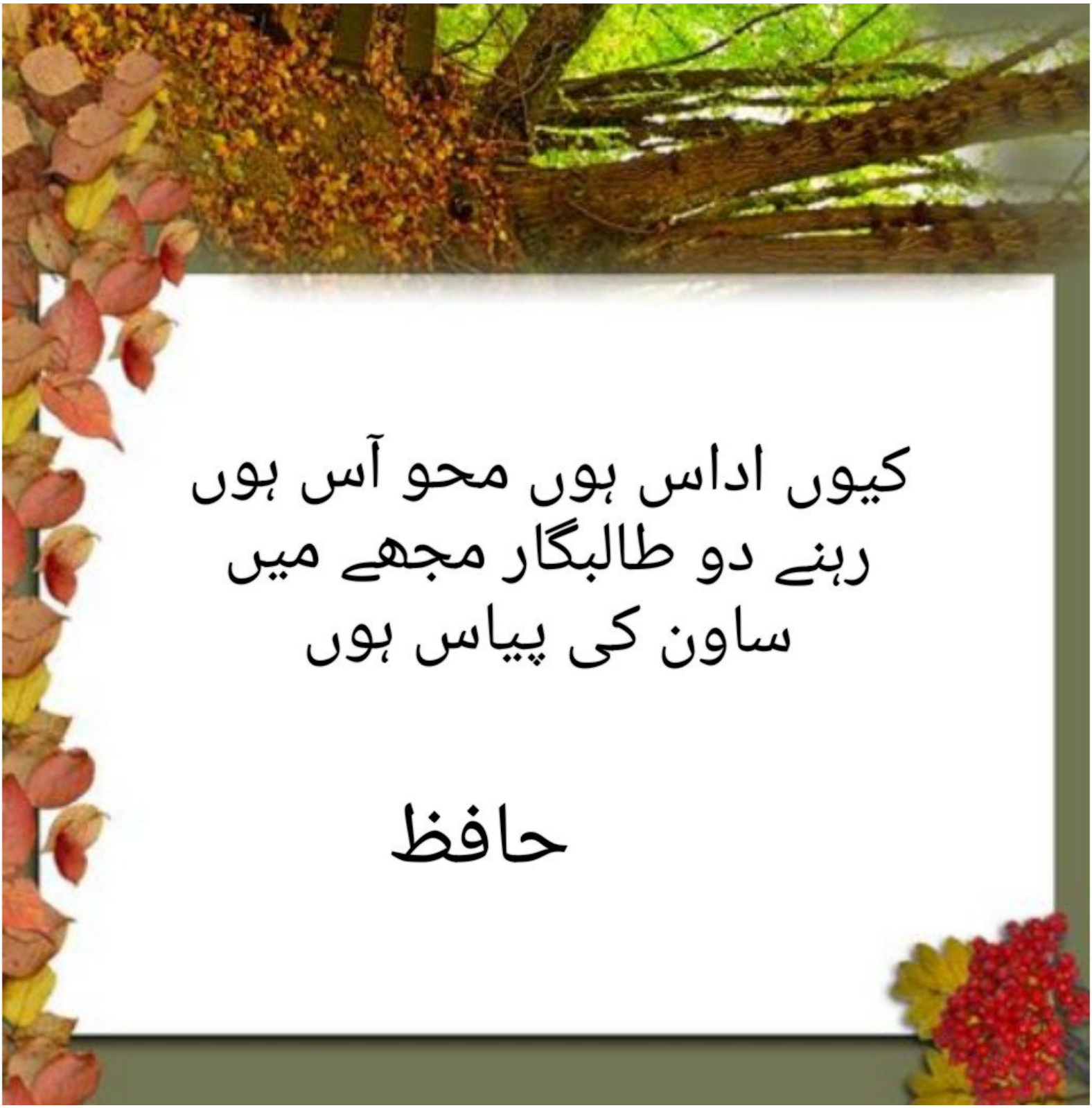
کیوں اداس ہوں محو آس ہوں
رہنے دو طالبگار مجھے میں
ساون کی پیاس ہوں
حافظ

پیٹ بھرنے کے لیے اپنا خوں گرا دیتے ہیں۔۔
مر رہے ہیں لوگ خودکشی کی موت

پیٹ بھرنے کے لیے اپنا خوں گرا دیتے ہیں۔۔
مر رہے ہیں لوگ خودکشی کی موت

دیکھ کر نیا چاند پھیر لیا اس نے اپنا چہرا

بہت یاد آیا مجھے خدا کا مجھ سے پیار

حافظ

دیکھ کر نیا چاند پھیر لیا اس نے اپنا چہرا

بہت یاد آیا مجھے خدا کا مجھ سے پیار

حافظ

پریشاں لہروں میں ڈوب کے دیکھا ہے
خشک پتوں سا ٹوٹ کے دیکھا ہے
مزہ عشق کا میٹھا ہے کے کڑوا؟
چشموں کی طرح پھوٹ کے دیکھا ہے
کتنی تکلیف دیتا ہے یادِ ماضی
کاروان محبت لوٹ کے دیکھا ہے

حافظ

تاروں کی مانند ہیں وہ بے نشاں لوگ
خدا کے عرش پر جن کا تذکرہ ہوتا ہے
زمیں سے چن رہا کوئی خاشاک کیوں
کسی ڈوبتے کو تنکے کا آسرا ہوتا ہے
آدمی کا مقام حالات سے جڑا نہیں ہے
بکھرے ہوئے ذرات میں ہیرا ہوتا ہے
یوں تو خاک ہی ہے ہر انسان کا مقدر
کوئی مٹی میں دفن کوئی سو رہا ہوتا ہے

حافظ

تاروں کی مانند ہیں وہ بے نشاں لوگ
خدا کے عرش پر جن کا تذکرہ ہوتا ہے
زمیں سے چن رہا کوئی خاشاک کیوں
کسی ڈوبتے کو تنکے کا آسرا ہوتا ہے
آدمی کا مقام حالات سے جڑا نہیں ہے
بکھرے ہوئے ذرات میں ہیرا ہوتا ہے
یوں تو خاک ہی ہے ہر انسان کا مقدر
کوئی مٹی میں دفن کوئی سو رہا ہوتا ہے

حافظ

غم زندگی دوا کا کام کرتی ہے

دل کی بیماریوں کا علاج ہے

حافظ

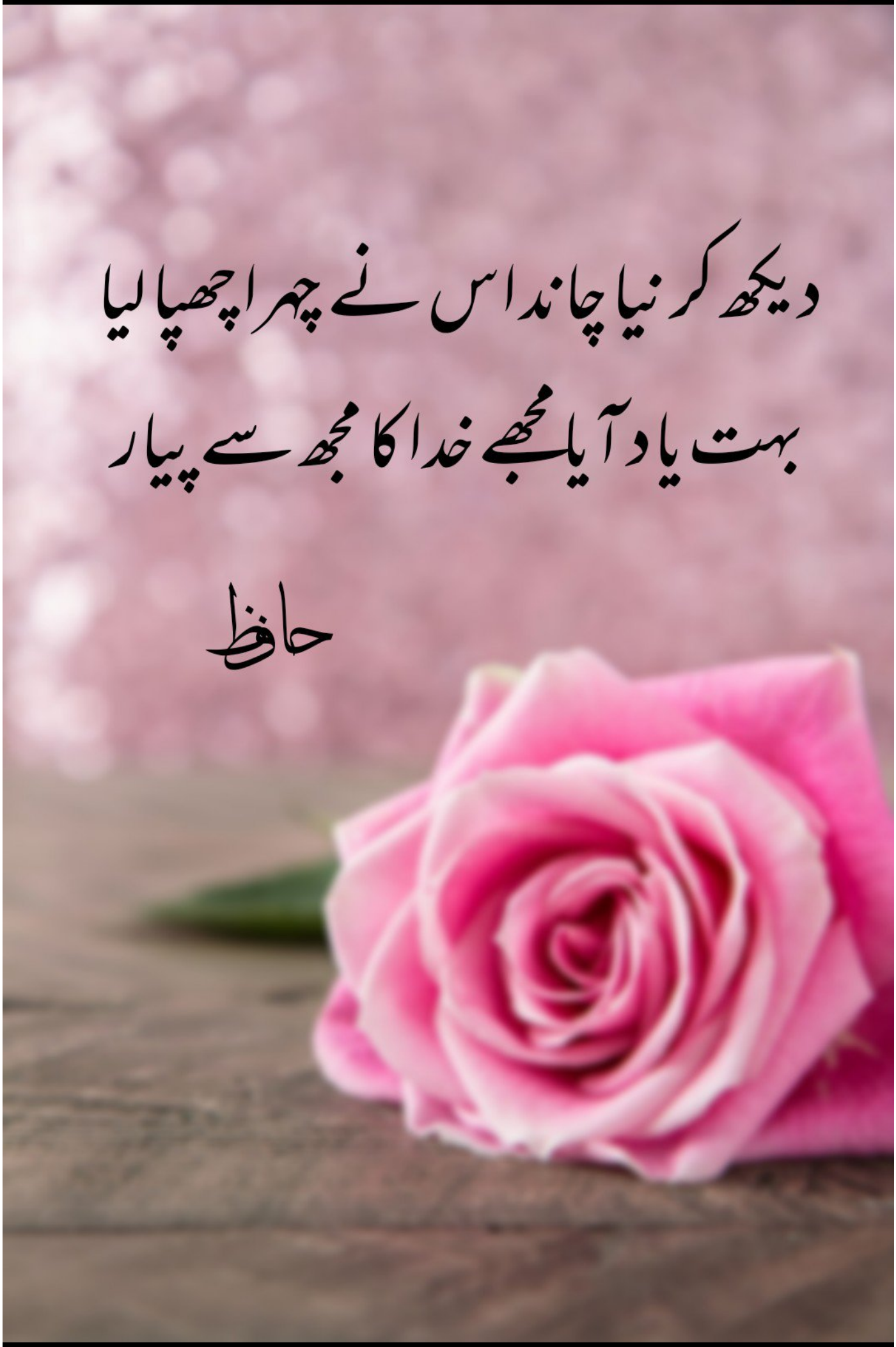
دیکھ کر نیا چاند اس نے چہرا چھپا لیا
بہت یاد آیا مجھے خدا کا مجھ سے پیار
حافظ

جب کسی چیز پہ کوشش کے باوجود اختیار نہ چلے
تو سمجھ لو کہ اسکا اختیار خدا کے پاس ہے

حافظ

جب کسی چیز پہ کوشش کے باوجود اختیار نہ چلے
تو سمجھ لو کہ اسکا اختیار خدا کے پاس ہے

حافظ

چاند مسکن امید چاندنی ہے
مری منزل مری روشنی ہے
دامن میں کانٹے چمن کے ہیں
مری پھولوں سے دوستی ہے
میں رشتوں میں ہوں گرا ہوا
مجھے چاہتوں کی خوشی ہے
میں غموں سے مانوس ہوں
مرا درد مری زندگی ہے
مری ذات جذبوں سے لبریز ہے
مرے زخموں پہ اک تازگی ہے
مری آہ مرا امتحاں ہے
مرا صبر مری بندگی ہے

حافظ

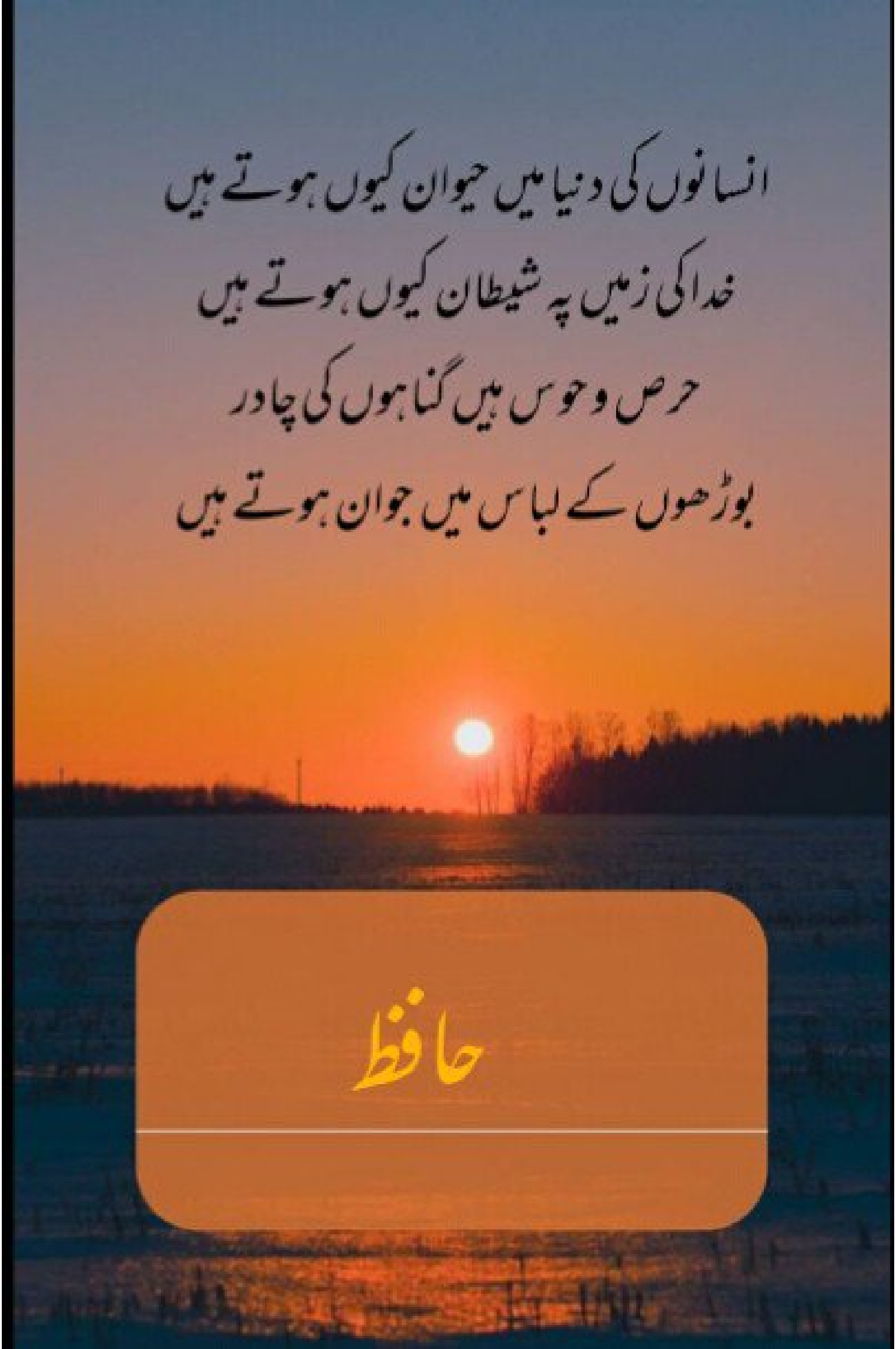
انسانوں کی دنیا میں حیوان کیوں ہوتے ہیں
خدا کی زمیں پہ شیطان کیوں ہوتے ہیں
حرص و حوس ہیں گناہوں کی چادر
بوڑھوں کے لباس میں جوان ہوتے ہیں
حافظ

دیکھ کر نیا چاند پھیر لیا اس نے اپنا چہرا

بہت یاد آیا مجھے خدا کا مجھ سے پیار

حافظ

دیکھ کر نیا چاند پھیر لیا اس نے اپنا چہرا

بہت یاد آیا مجھے خدا کا مجھ سے پیار

حافظ

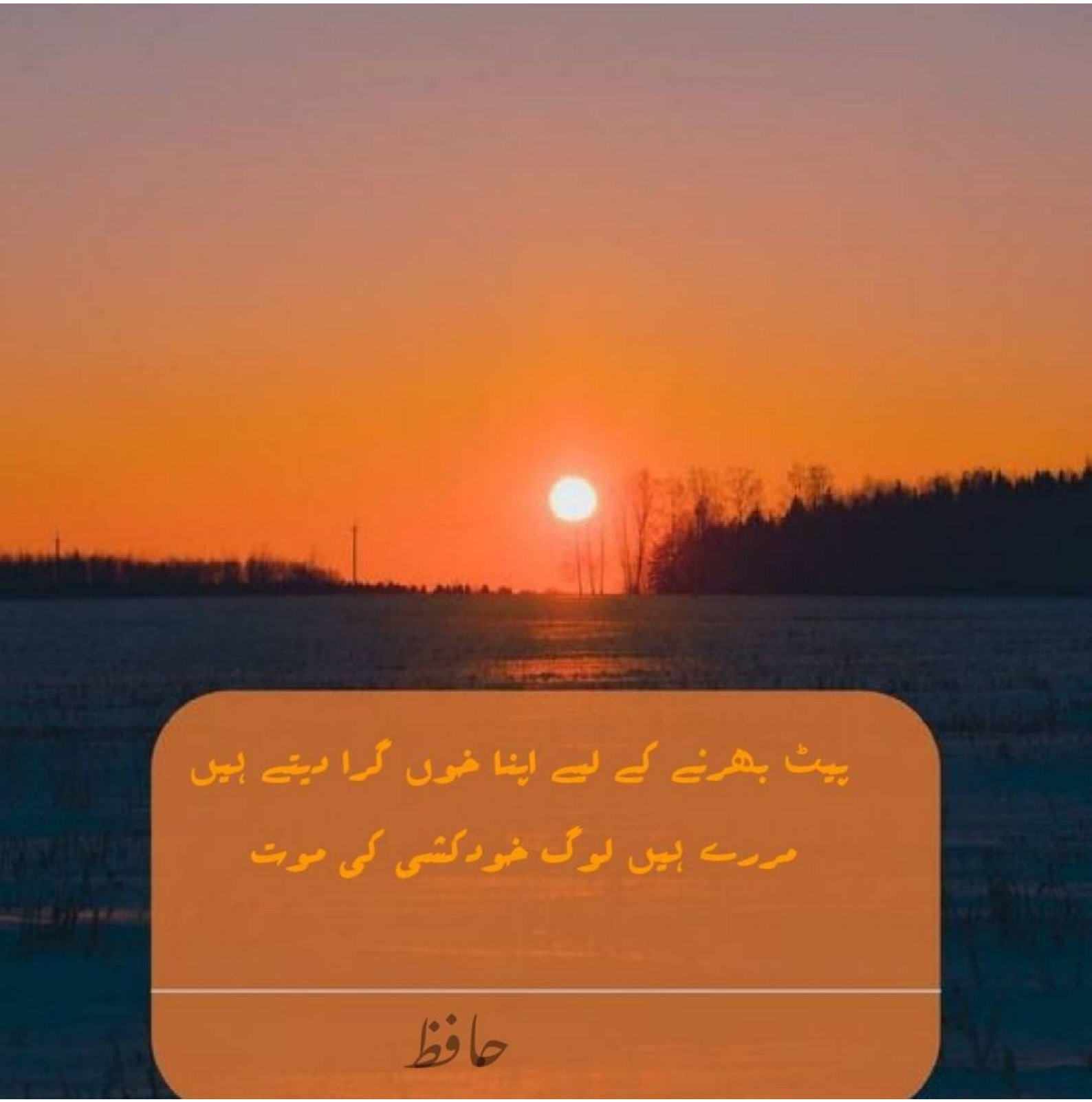
پیٹ بھرنے کے لیے اپنا خوں گرا دیتے ہیں
مررے ہیں لوگ خودکشی کی موت
حافظ

انسانوں کی دنیا میں حیوان کیوں ہوتے ہیں
خدا کی زمیں پہ شیطان کیوں ہوتے ہیں
حرص و حوس لپٹے ہیں گناہ کی چادر میں
بوڑھوں کے لباس میں جوان کیوں ہوتے ہیں

حافظ

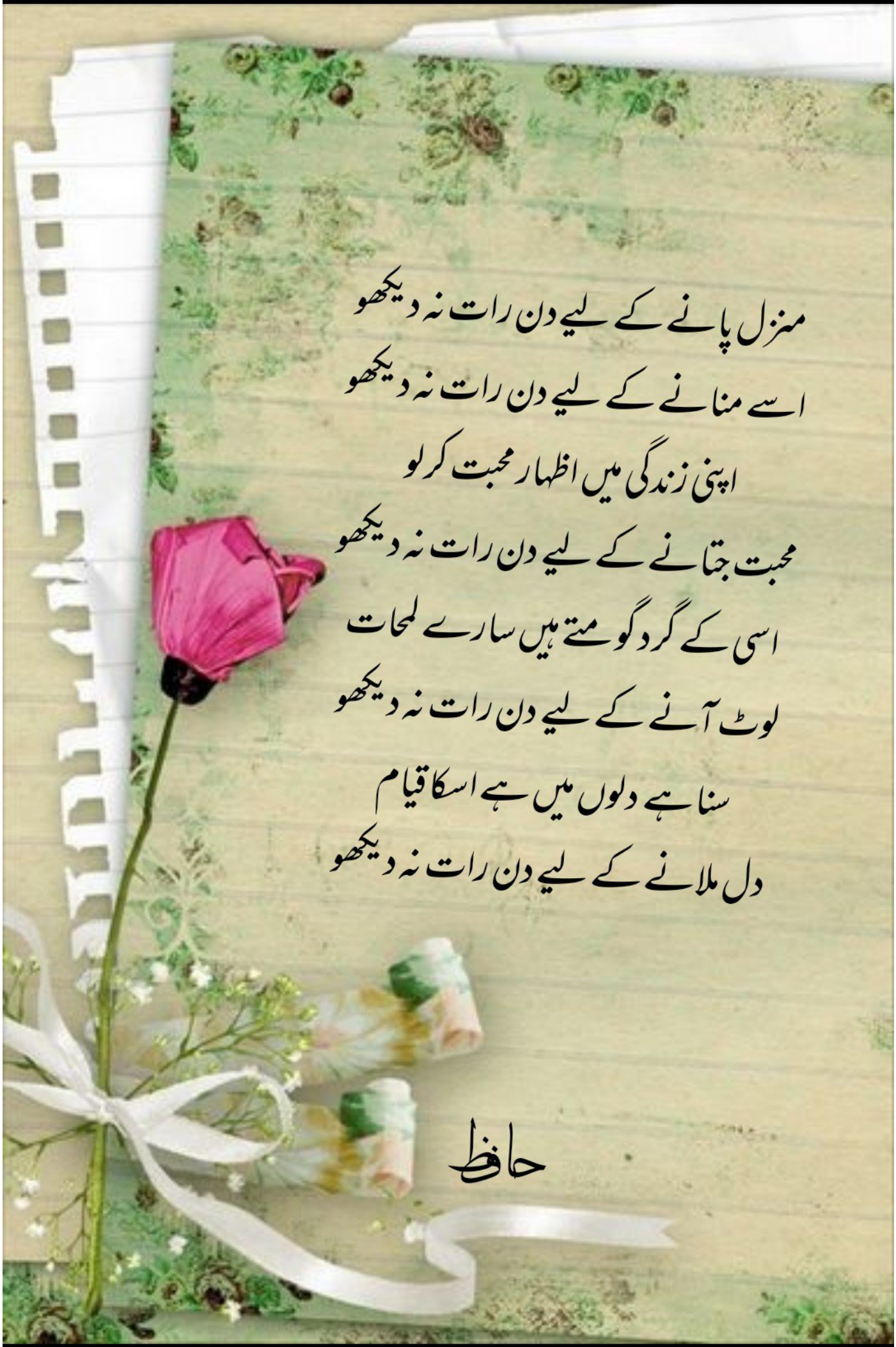
منزل پانے کے لیے دن رات نہ دیکھو
اسے منانے کے لیے دن رات نہ دیکھو
اپنی زندگی میں اظہار محبت کرلو
محبت جتانے کے لیے دن رات نہ دیکھو
اسی کے گرد گومتے ہیں سارے لمحات
لوٹ آنے کے لیے دن رات نہ دیکھو
سنا ہے دلوں میں ہے اسکا قیام
دل ملانے کے لیے دن رات نہ دیکھو
حافظ

مردوں کو بھلا کون بچا سکتا ہے
بچایا تو صرف زندوں کو جاتا ہے
حافظ

مردوں کو بھلا کون بچا سکتا ہے
بچایا تو صرف زندوں کو جاتا ہے
حافظ

باپ کی دعا

خدایا بیٹیوں کے خاب کبھی نہ ٹوٹیں ع

خدایا بیٹیاں جس طرح دنیا کو دیکھتی ہیں

ان کی دنیا ہمیشہ ویسی ہی رہے کبھی نہ بدلے ع

خدایا بیٹیوں کا دل کسی ایسی چیز سے کبھی نہ لگے

جوان کے نصیب میں نہیں ہے جوان کی نہیں ہے ع

خدایا بیٹیوں کی قسمت میں ایسے لوگ نہ آئیں جن کے

دل میں ان کی عزت نہ محبت نہ ہو ع

خدایا بیٹیاں ایسا کچھ نہ چاھیں جوان کو مل نہ سکے ع

خدایا بیٹیوں کی زندگی میں وہ لوگ کبھی نہ آئیں جوان

کی مسکراہٹ چرالیں ع

«حافظ»

باپ کی دعا

خدایا بیٹیوں کے خاب کبھی نہ ٹوٹیں ع

خدایا بیٹیاں جس طرح دنیا کو دیکھتی ہیں

ان کی دنیا ہمیشہ ویسی ہی رہے کبھی نہ بدلے ع

خدایا بیٹیوں کا دل کسی ایسی چیز سے کبھی نہ لگے

جوان کے نصیب میں نہیں ہے جوان کی نہیں ہے ع

خدایا بیٹیوں کی قسمت میں ایسے لوگ نہ آئیں جن کے

دل میں ان کی عزت نہ محبت نہ ہو ع

خدایا بیٹیاں ایسا کچھ نہ چاھیں جوان کو مل نہ سکے ع

خدایا بیٹیوں کی زندگی میں وہ لوگ کبھی نہ آئیں جوان

مسکراہٹ چرالیں ع

«حافظ»

پیار تو حسن سے شروع ہوتا ہے
اور عشق کی ابتدا اختتام محبت پر
حافظ

باپ کی دعا

خدایا بیٹیوں کے خاب کبھی نہ ٹوٹیں ع

خدایا بیٹیاں جس طرح دنیا کو دیکھتی ہیں

ان کی دنیا ہمیشہ ویسی ہی رہے کبھی نہ بدلے ع

خدایا بیٹیوں کا دل کسی ایسی چیز سے کبھی نہ لگے

جوان کے نصیب میں نہیں ہے جوان کی نہیں ہے ع

خدایا بیٹیوں کی قسمت میں ایسے لوگ نہ آئیں جن کے

دل میں ان کی عزت نہ محبت نہ ہو ع

خدایا بیٹیاں ایسا کچھ نہ چاھیں جوان کو مل نہ سکے ع

خدایا بیٹیوں کی زندگی میں وہ لوگ کبھی نہ آئیں جوان

مسکراہٹ چرالیں ع

«حافظ»

غربا کے درمیاں امارت اچھی نہیں لگتی
کسی دیوار پہ عبارت اچھی نہیں لگتی
ہاں پیٹ کی خاطر ہوتے ہیں سودے
مگر جذبات کی تجارت اچھی نہیں لگتی
یہ وجود شان و شوکت اک غبار ہے
پھر مٹی سے حقارت اچھی نہیں لگتی
مانا آدمی کی زندگی کھیل ہے لیکن
کوئی مر رہا ہو شرارت اچھی نہیں لگتی
کیا بھاگے گا شیطاں اس سنگ باری سے
نہ ہو دشمنی تو عداوت اچھی نہیں لگتی

حافظ

غربا کے درمیاں امارت اچھی نہیں لگتی
کسی دیوار پہ عبارت اچھی نہیں لگتی
ہاں پیٹ کی خاطر ہوتے ہیں سودے
مگر جذبات کی تجارت اچھی نہیں لگتی
یہ وجود شان و شوکت اک غبار ہے
پھر مٹی سے حقارت اچھی نہیں لگتی
مانا آدمی کی زندگی کھیل ہے لیکن
کوئی مر رہا ہو شرارت اچھی نہیں لگتی
کیا بھاگے گا شیطاں اس سنگ باری سے
نہ ہو دشمنی تو عداوت اچھی نہیں لگتی

حافظ

باپ کی دعا

خدایا بیٹیوں کے خاب کبھی نہ ٹوٹیں ع

خدایا بیٹیاں جس طرح دنیا کو دیکھتی ہیں

ان کی دنیا ہمیشہ ویسی ہی رہے کبھی نہ بدلے ع

خدایا بیٹیوں کا دل کسی ایسی چیز سے کبھی نہ لگے

جوان کے نصیب میں نہیں ہے جوان کی نہیں ہے ع

خدایا بیٹیوں کی قسمت میں ایسے لوگ نہ آئیں جن کے

دل میں ان کی عزت نہ محبت نہ ہو ع

خدایا بیٹیاں ایسا کچھ نہ چاھیں جوان کو مل نہ سکے ع

خدایا بیٹیوں کی زندگی میں وہ لوگ کبھی نہ آئیں جوان

مسکراہٹ چرالیں ع

«حافظ»

حافظ
چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہو گئی ع
Imagitor

حافظ
چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہو گئی ع
Imagitor

ستارے آسماں کو چھو رہے ہیں
کنارے آسماں کو چھو رہے ہیں
افق پہ نظر آتے ہیں نشانات
اشارے آسماں کو چھو رہے ہیں
روز دیکھتا ہوں میں اک خاب
نظارے آسماں کو چھو رہے ہیں
صدائیں مجھے دے رہا ہے فلک
شرارے آسماں کو چھو رہے ہیں
جیسے کسی کا ہاتھ فضا میں ہے
سہارے آسماں کو چھو رہے ہیں

حافظ

حافظ
چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہو گئی ع
Imagitor

بندوں کی تقدیر خدا کے ہاتھ میں ہے
خوابوں کی تعبیر خدا کے ہاتھ میں ہے
بہت کوشش سے ملا آدمی کو اختیار
فیصلوں کی زنجیر خدا کے ہاتھ میں ہے

حافظ

بندوں کی تقدیر خدا کے ہاتھ میں ہے
خوابوں کی تعبیر خدا کے ہاتھ میں ہے
بہت کوشش سے ملا آدمی کو اختیار
فیصلوں کی زنجیر خدا کے ہاتھ میں ہے

حافظ

بے نشاں نکلیں گے
کارواں نکلیں گے
زمیں کے پیچھے
آسماں نکلیں گے
توڑ کر خاموشی
آہ فغاں نکلیں گے
آ گیا اب دور قربانی
جاں فشاں نکلیں گے
محو تصور تھے کبھی
وہ گل زماں نکلیں گے
ہوا جب اڑائے گی زرات
تو بے کراں نکلیں گے
ملا ہے خوں اس مٹی میں
اب آتش فشاں نکلیں گے
چھایا ہے سکوت ماحول میں
کوئی فتنہ جاں نکلیں گے

حافظ

شیطان انسان پر اس جگہ سے وار کرتا ہے جو کمزور ہوتی ہے
اس لیے تم اپنے دل اور روح کے سارے سوراخ بند کر لو ع

«حافظ»

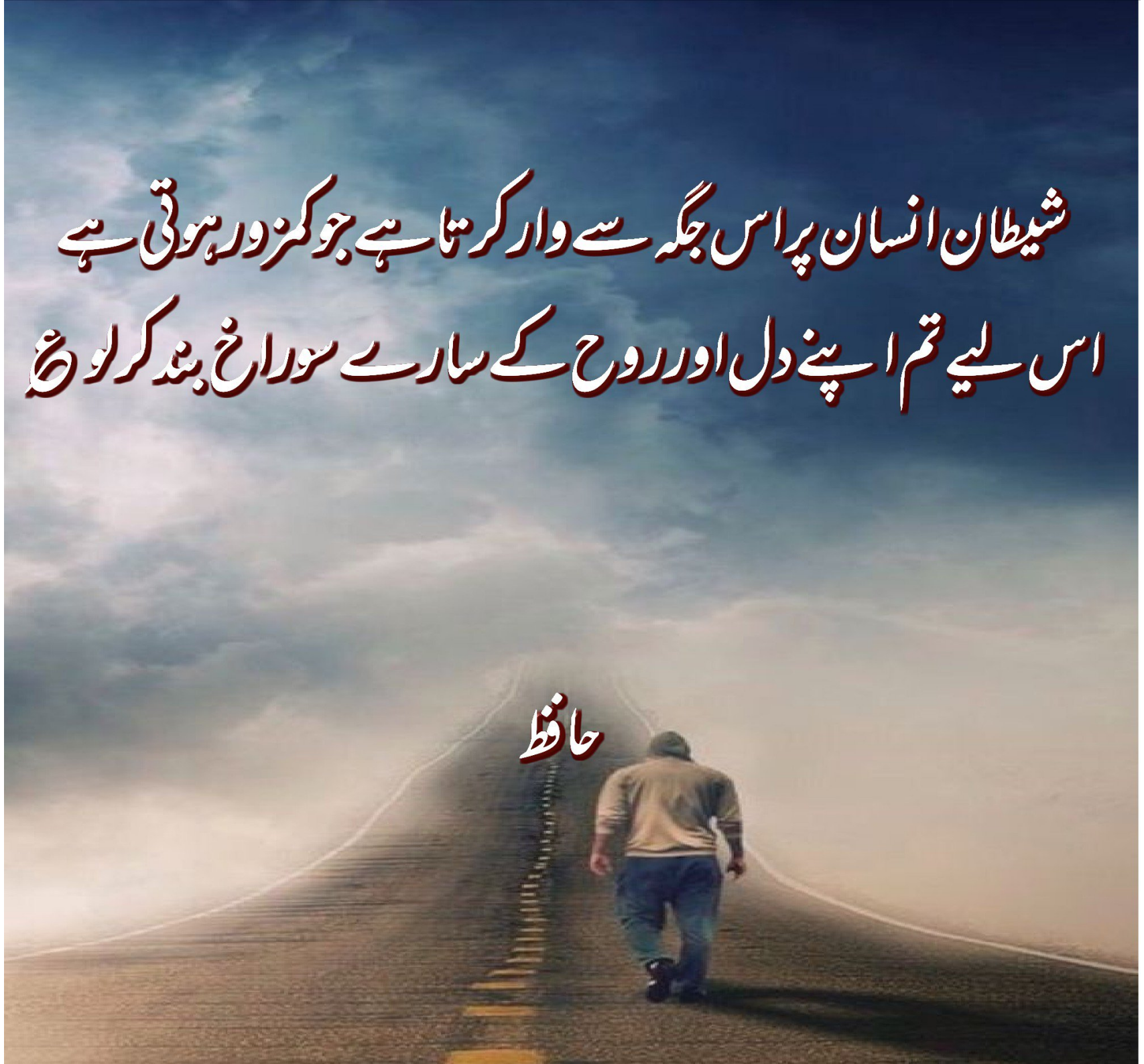
شیطان انسان پر اس جگہ سے وار کرتا ہے جو کمزور ہوتی ہے
اس لیے تم اپنے دل اور روح کے سارے سوراخ بند کر لو ع
حافظ

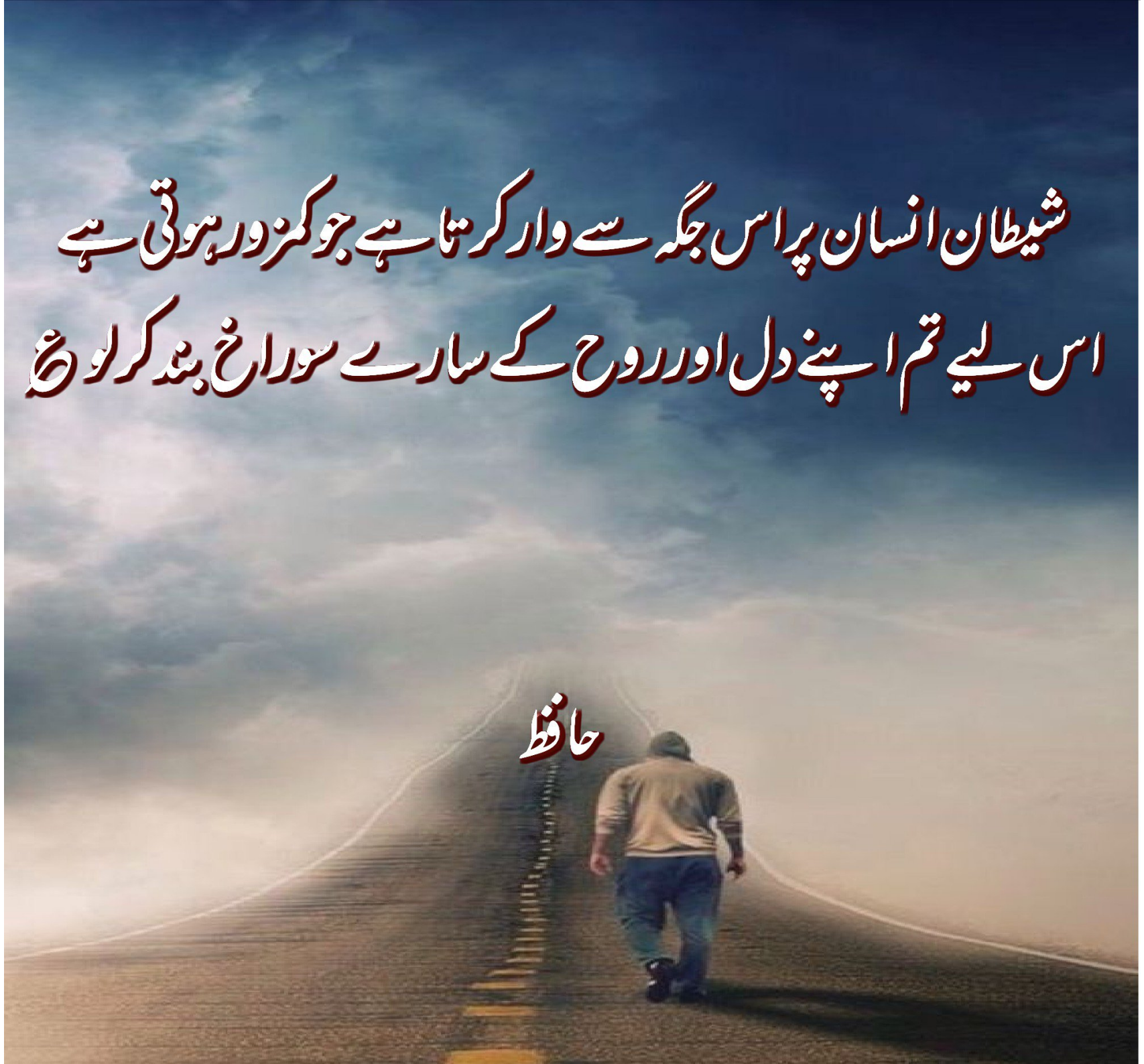
شیطان انسان پر اس جگہ سے وار کرتا ہے جو کمزور ہوتی ہے
اس لیے تم اپنے دل اور روح کے سارے سوراخ بند کر لو ع
حافظ

باپ کی دعا

خدایا بیٹیوں کے خاب کبھی نہ ٹوٹیں ؑ
خدا یا بیٹیاں جس طرح دنیا کو دیکھتی ہیں
ان کی دنیا ہمیشہ ویسی ہی رہے کبھی نہ بدلے ؑ
خدایا بیٹیوں کا دل کسی ایسی چیز سے کبھی نہ لگے
جو ان کے نصیب میں نہیں ہے جو ان کی نہیں ہے ؑ
خدایا بیٹیوں کی قسمت میں ایسے لوگ نہ آئیں جن کے
دل میں ان کی عزت نہ محبت نہ ہو ؑ
خدایا بیٹیاں ایسا کچھ نہ چاھیں جو ان کو مل نہ سکے ؑ
خدایا بیٹیوں کی زندگی میں وہ لوگ کبھی نہ آئیں جو ان
مسکراہٹ چرالیں ؑ

«حافظ»

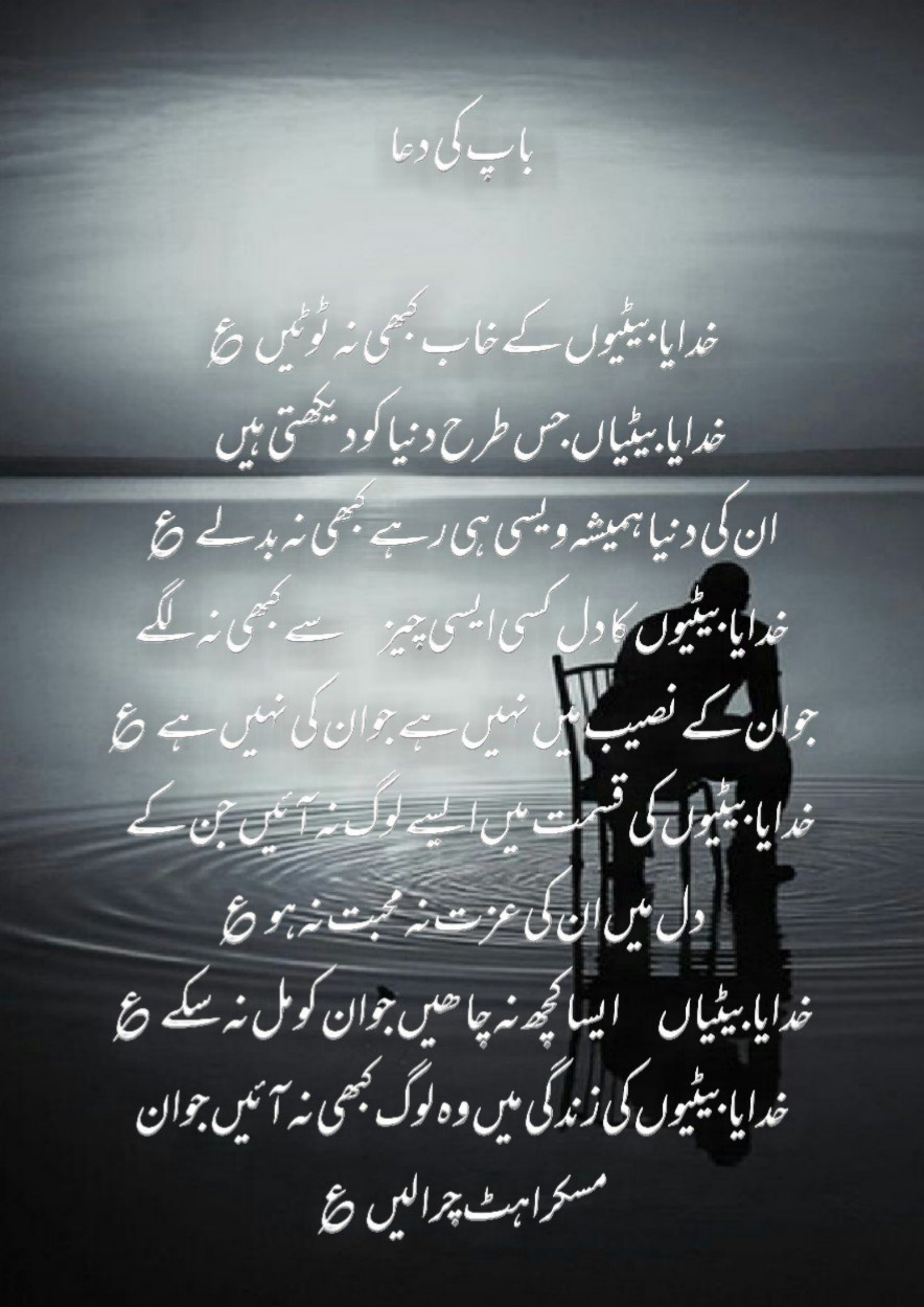
باپ کی دعا
خدایا بیٹیوں کے خاب کبھی نہ ٹوٹیں ع
خدایا بیٹیاں جس طرح دنیا کو دیکھتی ہیں
ان کی دنیا ہمیشہ ویسی ہی رہے کبھی نہ بدلے ع
خدایا بیٹیوں کا دل کسی ایسی چیز سے کبھی نہ لگے
جوان کے نصیب میں نہیں ہے جوان کی نہیں ہے ع
خدایا بیٹیوں کی قسمت میں ایسے لوگ نہ آئیں جن کے
دل میں ان کی عزت نہ محبت نہ ہو ع
خدایا بیٹیاں ایسا کچھ نہ چاھیں جوان کو مل نہ سکے ع
خدایا بیٹیوں کی زندگی میں وہ لوگ کبھی نہ آئیں جوان
مسکراہٹ چرالیں ع

حافظ
چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہو گئی ع
Imagitor

چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہوگئی ع

«حافظ»

حافظ
چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہو گئی ع
Imagitor

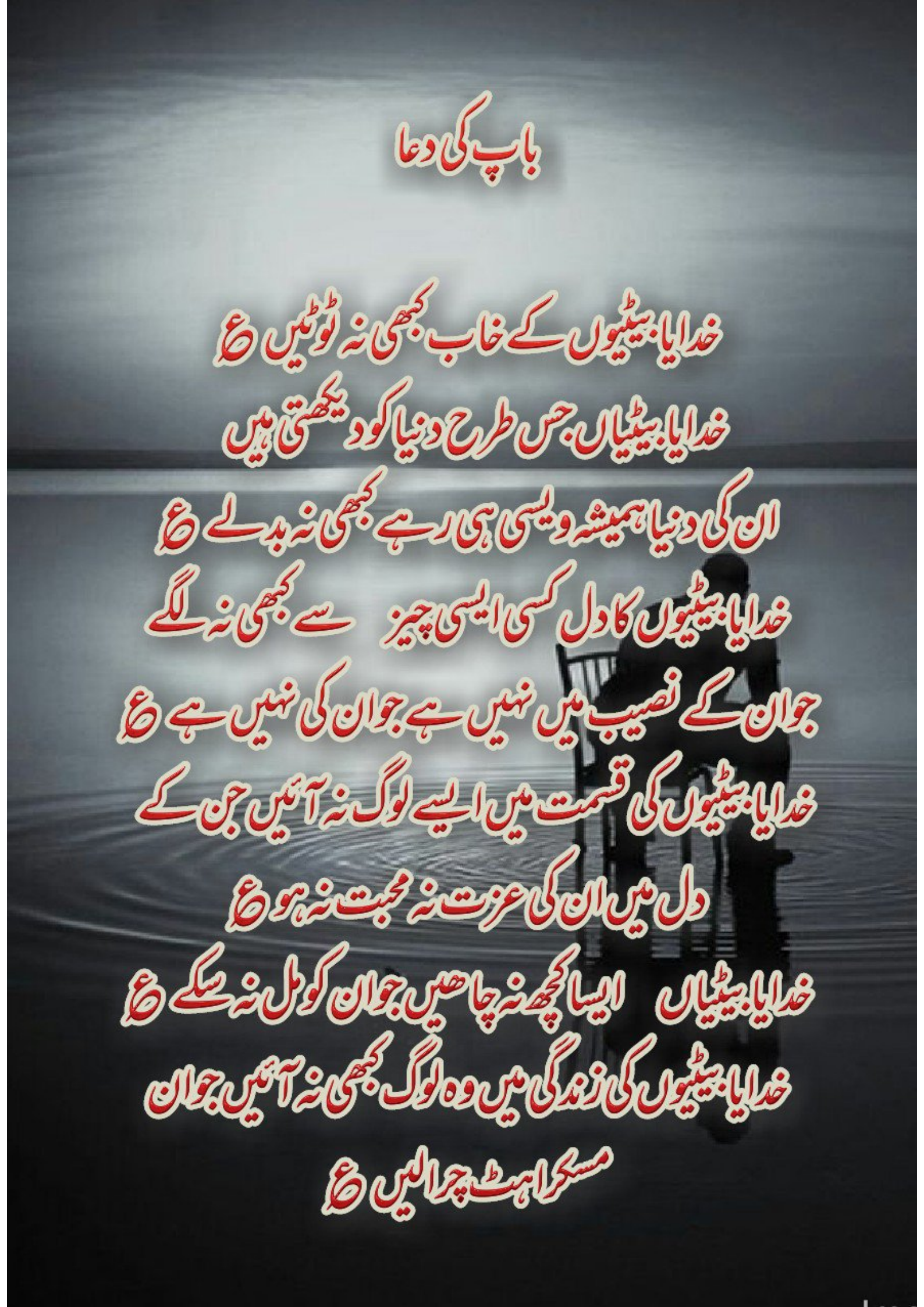
باپ کی دعا
خدایا بیٹیوں کے خاب کبھی نہ ٹوٹیں ع
خدایا بیٹیاں جس طرح دنیا کو دیکھتی ہیں
ان کی دنیا ہمیشہ ویسی ہی رہے کبھی نہ بدلے ع
خدایا بیٹیوں کا دل کسی ایسی چیز سے کبھی نہ لگے
جو ان کے نصیب میں نہیں ہے جو ان کی نہیں ہے ع
خدایا بیٹیوں کی قسمت میں ایسے لوگ نہ آئیں جن کے
دل میں ان کی عزت نہ محبت نہ ہو ع
خدایا بیٹیاں ایسا کچھ نہ چاہیں جو ان کو مل نہ سکے ع
خدایا بیٹیوں کی زندگی میں وہ لوگ کبھی نہ آئیں جو ان
مسکراہٹ چرالیں ع

بے نشاں نکلیں گے
کارواں نکلیں گے
زمیں کے پیچھے
آسماں نکلیں گے
توڑ کر خاموشی
آہ فغاں نکلیں گے
آ گیا اب دور قربانی
جاں فشاں نکلیں گے
محو تصور تھے کبھی
وہ گل زماں نکلیں گے
ہوا جب اڑائے گی زرات
تو بے کراں نکلیں گے
ملا ہے خوں اس مٹی میں
اب آتش فشاں نکلیں گے
چھایا ہے سکوت ماحول میں
کوئی فتنہ جاں نکلیں گے

حافظ

باپ کی دعا

خدایا بیٹیوں کے خاب کبھی نہ ٹوٹیں ع

خدایا بیٹیاں جس طرح دنیا کو دیکھتی ہیں

ان کی دنیا ہمیشہ ویسی ہی رہے کبھی نہ بدلے ع

خدایا بیٹیوں کا دل کسی ایسی چیز سے کبھی نہ لگے

جوان کے نصیب میں نہیں ہے جوان کی نہیں ہے ع

خدایا بیٹیوں کی قسمت میں ایسے لوگ نہ آئیں جن کے

دل میں ان کی عزت نہ محبت نہ ہو ع

خدایا بیٹیاں ایسا کچھ نہ چاھیں جوان کو مل نہ سکے ع

خدایا بیٹیوں کی زندگی میں وہ لوگ کبھی نہ آئیں جوان

مسکراہٹ چرالیں ع

«حافظ»

بندوں کی تقدیر خدا کے ہاتھ میں ہے
خوابوں کی تعبیر خدا کے ہاتھ میں ہے
بہت کوشش سے ملا آدمی کو اختیار
فیصلوں کی زنجیر خدا کے ہاتھ میں ہے

حافظ

بندوں کی تقدیر خدا کے ہاتھ میں ہے
خوابوں کی تعبیر خدا کے ہاتھ میں ہے
بہت کوشش سے ملا آدمی کو اختیار
فیصلوں کی زنجیر خدا کے ہاتھ میں ہے

حافظ

اچھی لگتی ہیں دل کی باتیں
ہونٹوں پہ سجتی ہیں دل کی باتیں
سن سن کر نرم سرگوشیاں
لبوں سے رستی ہیں دل کی باتیں
سمجھ لو میرے من میں کیا ہے
آنکھوں سے ٹپکتی ہیں دل کی باتیں
یہ زندگی اک کھلی کتاب ہے
چہرے سے جھلکتی ہیں دل کی باتیں

«حافظ»

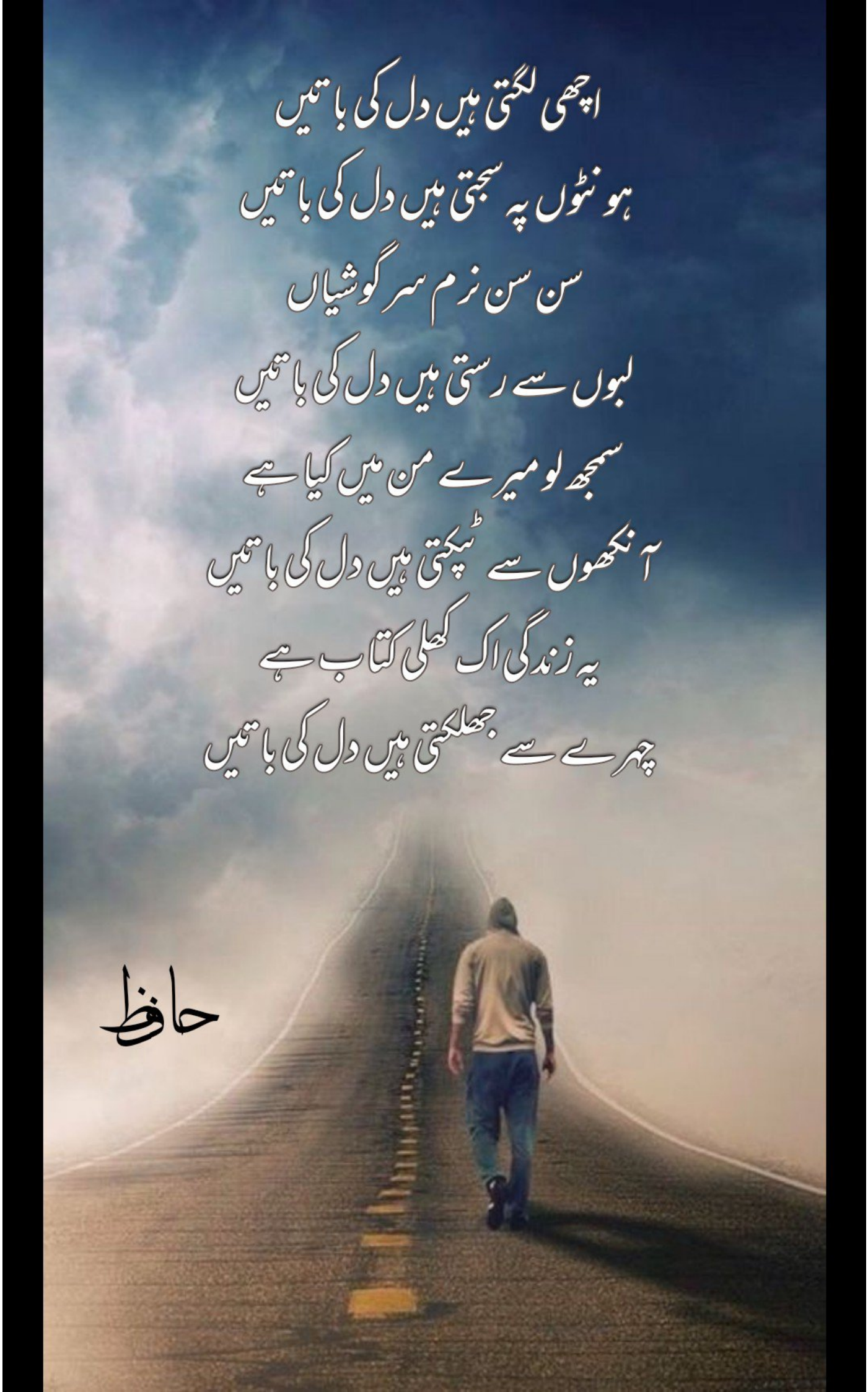
اچھی لگتی ہیں دل کی باتیں
ہونٹوں پہ سجتی ہیں دل کی باتیں
سن سن نرم سرگوشیاں
لبوں سے رستی ہیں دل کی باتیں
سمجھ لو میرے من میں کیا ہے
آنکھوں سے ٹپکتی ہیں دل کی باتیں
یہ زندگی اک کھلی کتاب ہے
چہرے سے جھلکتی ہیں دل کی باتیں
حافظ

اچھی لگتی ہیں دل کی باتیں
ہونٹوں پہ سجتی ہیں دل کی باتیں
سن سن نرم سرگوشیاں
لبوں سے رستی ہیں دل کی باتیں
سمجھ لو میرے من میں کیا ہے
آنکھوں سے ٹپکتی ہیں دل کی باتیں
یہ زندگی اک کھلی کتاب ہے
چہرے سے جھلکتی ہیں دل کی باتیں
حافظ

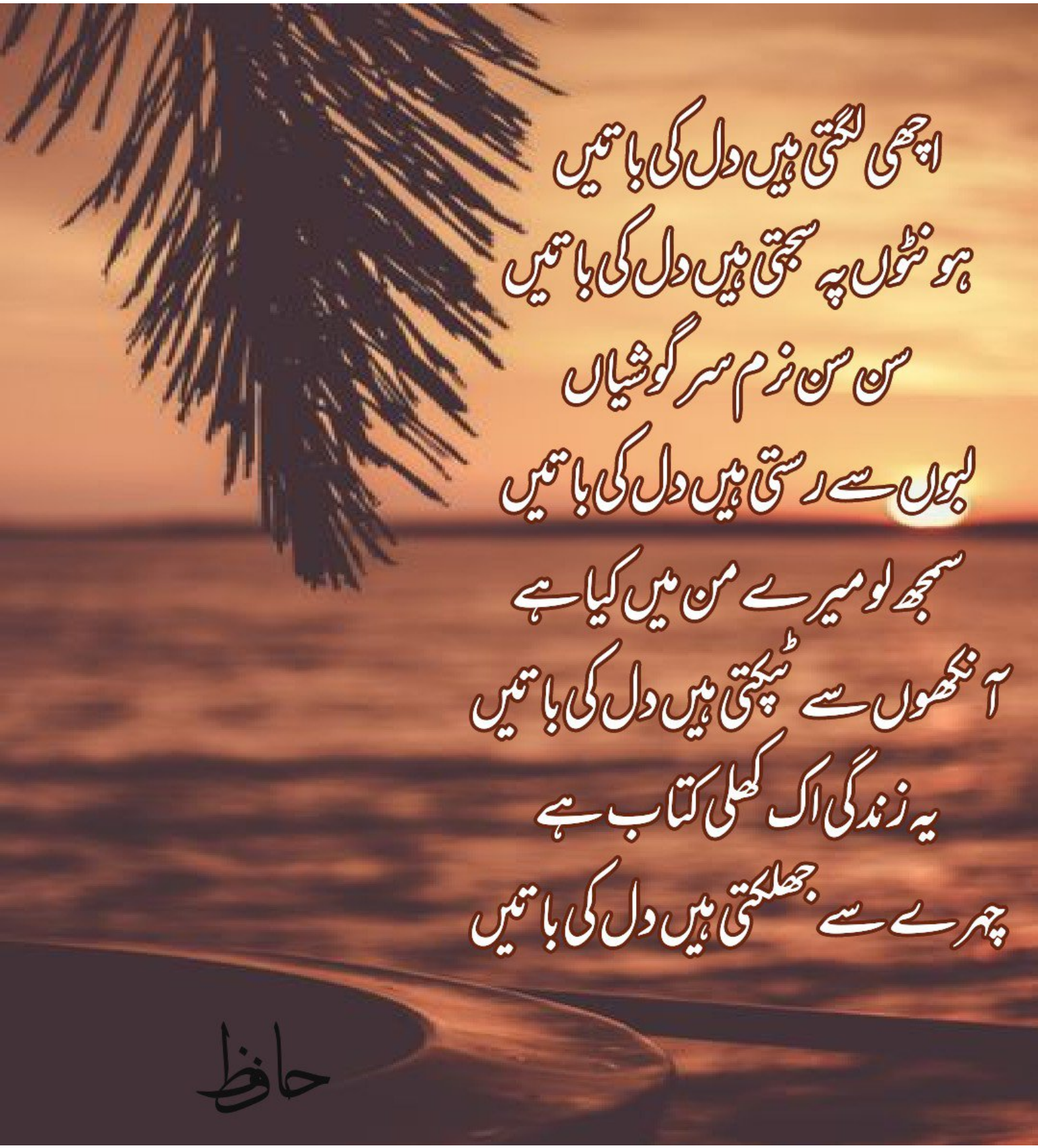
اچھی لگتی ہیں دل کی باتیں
ہونٹوں پہ سجتی ہیں دل کی باتیں
سن سن نرم سرگوشیاں
لبوں سے رستی ہیں دل کی باتیں
سمجھ لو میرے من میں کیا ہے
آنکھوں سے ٹپکتی ہیں دل کی باتیں
یہ زندگی اک کھلی کتاب ہے
چہرے سے جھلکتی ہیں دل کی باتیں
حافظ

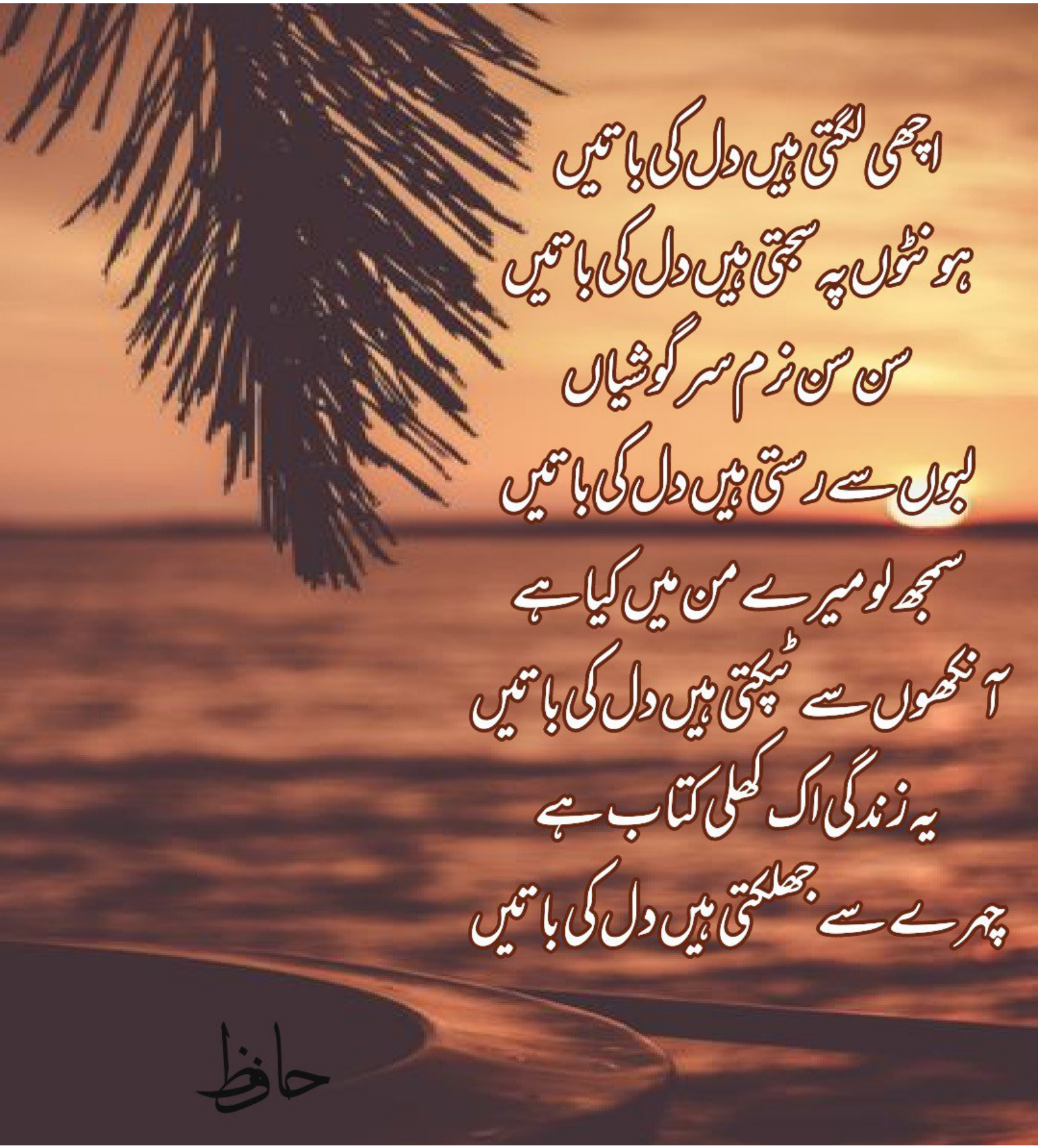
اچھی لگتی ہیں دل کی باتیں
ہونٹوں پہ سجتی ہیں دل کی باتیں
سن سن نرم سرگوشیاں
لبوں سے رستی ہیں دل کی باتیں
سمجھ لو میرے من میں کیا ہے
آنکھوں سے ٹپکتی ہیں دل کی باتیں
یہ زندگی اک کھلی کتاب ہے
چہرے سے جھلکتی ہیں دل کی باتیں
حافظ

چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہوگئی ع

«حافظ»

حافظ
چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہو گئی ع
Imagitor

حافظ
چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہو گئی ع
Imagitor

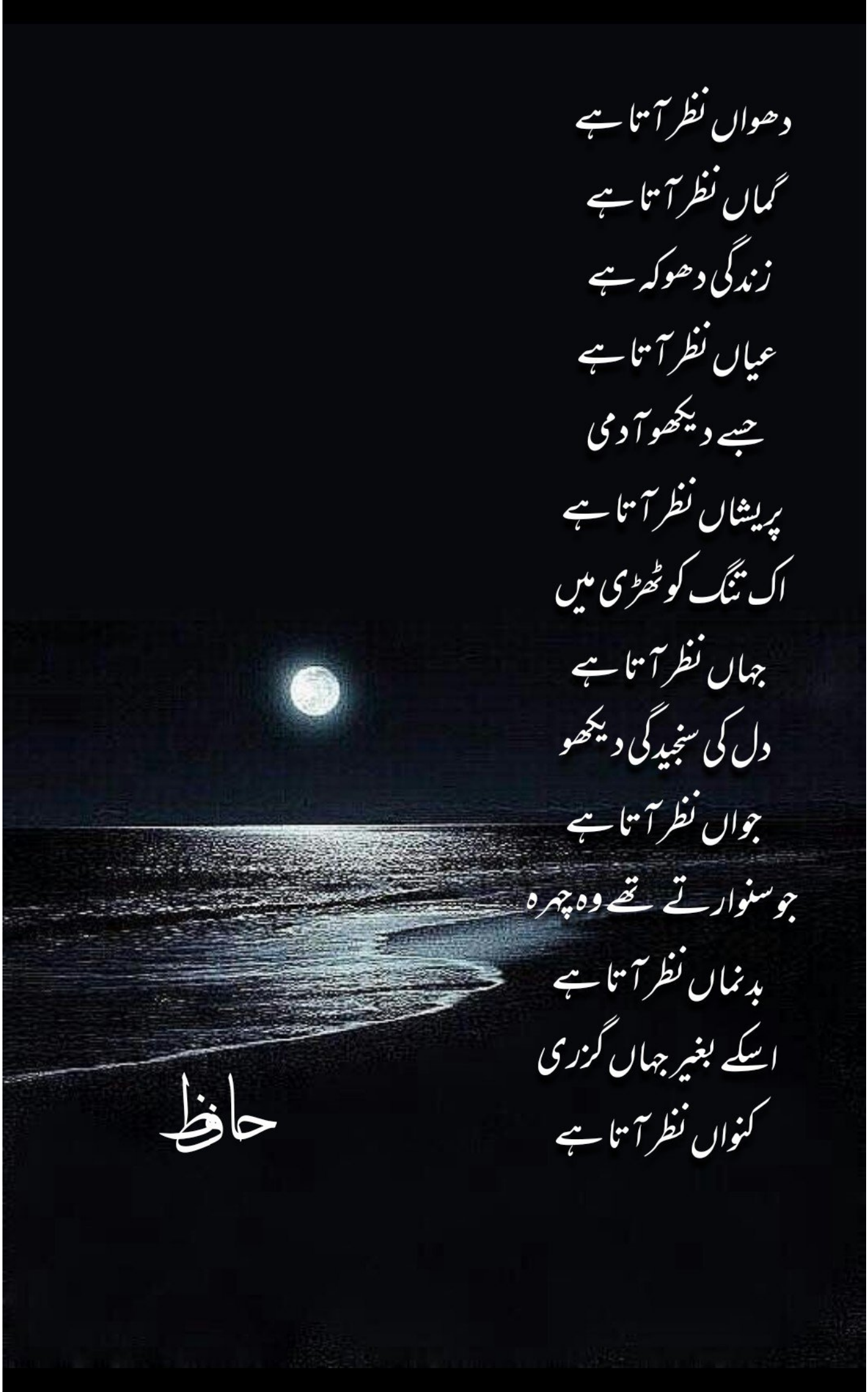
دھواں نظر آتا ہے
گماں نظر آتا ہے
زندگی دھوکہ ہے
عیاں نظر آتا ہے
جسے دیکھو آدمی
پریشاں نظر آتا ہے
اک تنگ کوٹھڑی میں
جہاں نظر آتا ہے
دل کی سنجیدگی دیکھو
جواں نظر آتا ہے
جو سنوارتے تھے وہ چہرہ
بدنماں نظر آتا ہے
اسکے بغیر جہاں گزری
کنواں نظر آتا ہے
حافظ

حافظ
چند سالوں میں بکھر گئے لوگ پروانوں کی طرح
بڑوں کے جانے سے رشتوں کی موت ہو گئی ع
Imagitor

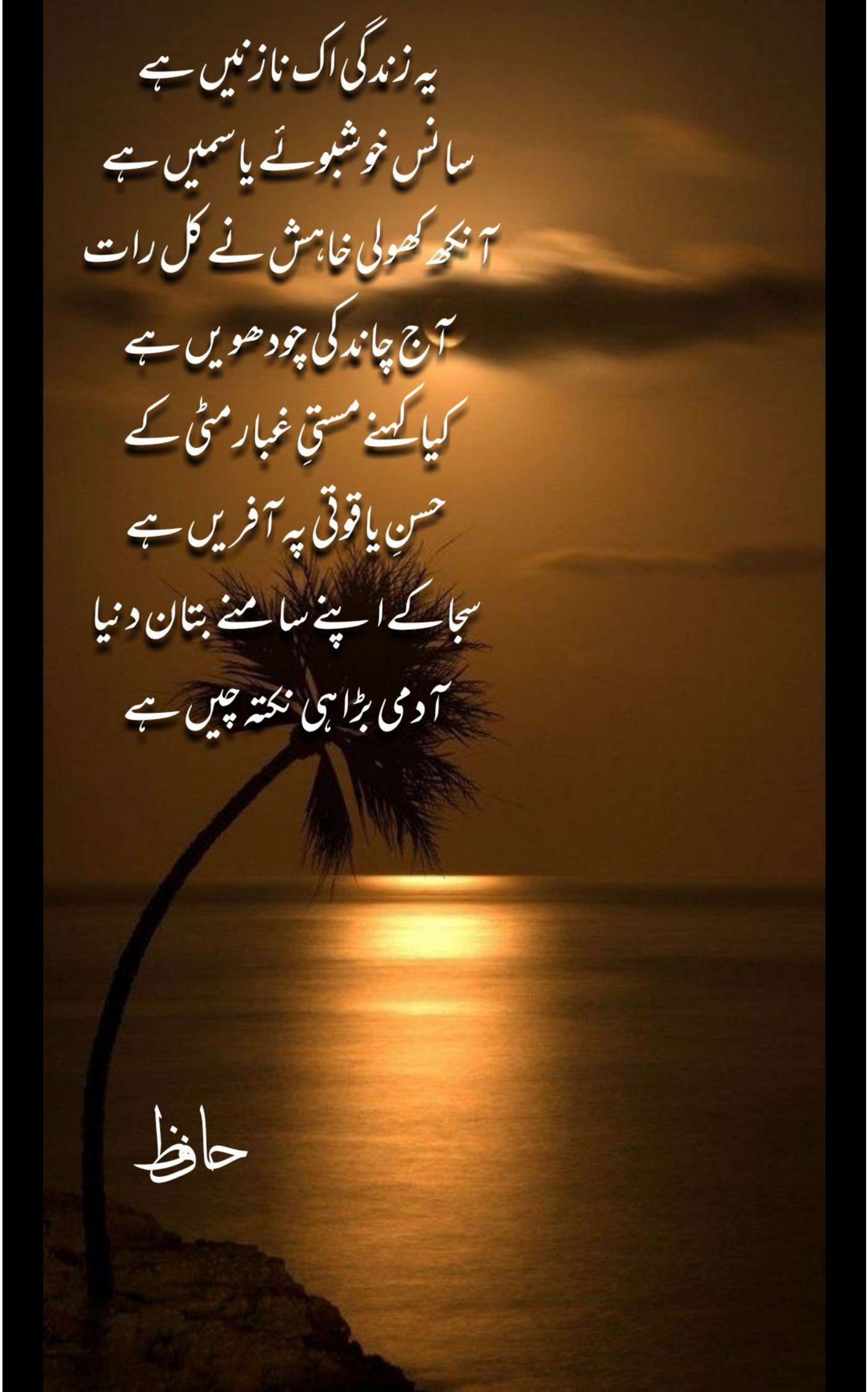
یہ زندگی اک نازنیں ہے
سانس خوشبوئے یاسمیں ہے
آنکھ کھولی خاہش نے کل رات
آج چاند کی چودھویں ہے
کیا کہنے مستیِ غبار مٹی کے
حسنِ یاقوتی پہ آفریں ہے
سجا کے اپنے سامنے بتان دنیا
آدمی بڑا ہی نکتہ چیں ہے
حافظ

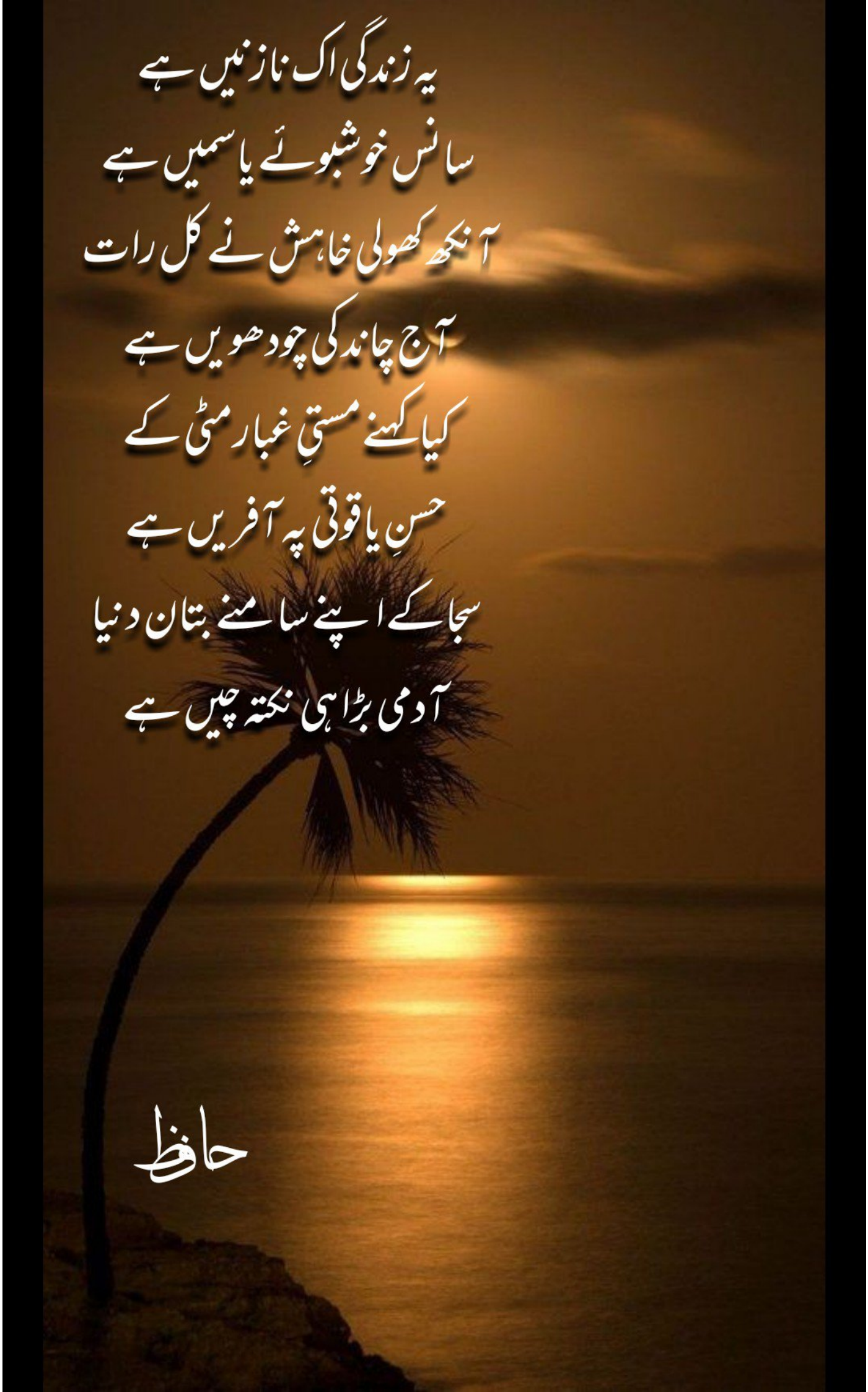
یہ زندگی اک نازنیں ہے
سانس خوشبوئے یاسمیں ہے
آنکھ کھولی خاہش نے کل رات
آج چاند کی چودھویں ہے
کیا کہنے مستیِ غبار مٹی کے
حسنِ یاقوتی پہ آفریں ہے
سجا کے اپنے سامنے بتان دنیا
آدمی بڑا ہی نکتہ چیں ہے
حافظ

بارش میں بھیگ گئے ہی لوگ
آنسوؤں کو چھپانا آساں ہو گیا
بہہ گئے پانی میں آج یہ غم
آسماں ساون میں مہرباں ہو گیا

حافظ

پروانے شمع کا اجالا لے گئے
نگہباں زمیں کا خزانہ لے گئے
کون بجھائے اب لوگوں کی پیاس
وہ آب پاش مٹی کا پیالہ لے گئے
پہنا کے کشکول جوہر شناسی دیکھو
خزینہ دار موتیوں کی مالا لے گئے
جنھیں کھانے کی حاجت نہیں تھی
شکم پرور بھوکے کا نوالہ لے گئے
اب ریت میں ہے ہواؤں کی آواز
صحراؤں کے خیمے آہ و نالہ لے گئے
کون تھا اس جگہ کا امیرِ شہر
مورخ تاریخ کا حوالہ لے گئے

حافظ

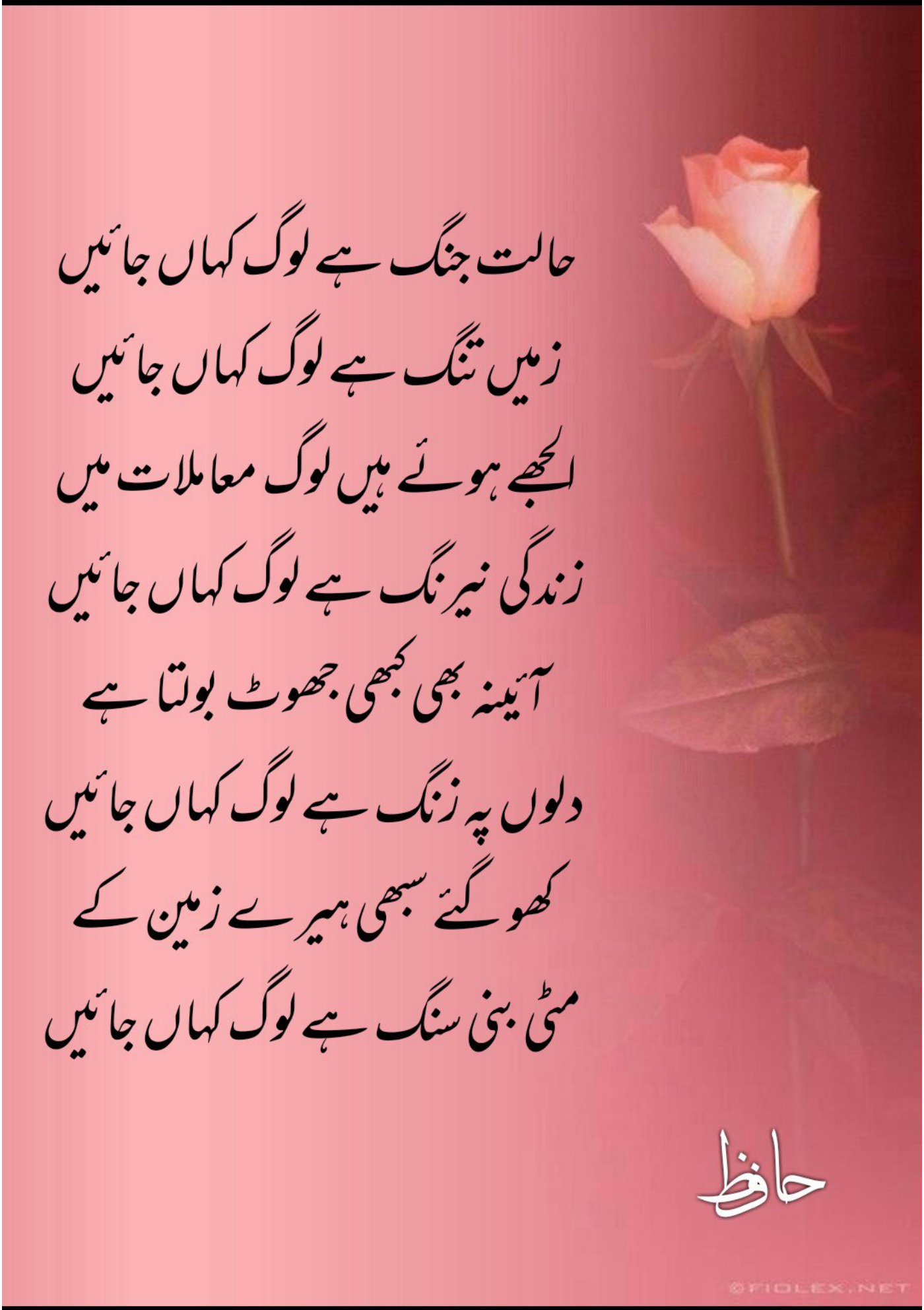
حالت جنگ ہے لوگ کہاں جائیں
زمیں تنگ ہے لوگ کہاں جائیں
الجھے ہوئے ہیں لوگ معاملات میں
زندگی نیرنگ ہے لوگ کہاں جائیں
آئینہ بھی کبھی جھوٹ بولتا ہے
دلوں پہ زنگ ہے لوگ کہاں جائیں
کھو گئے سبھی ہیرے زمین کے
مٹی بنی سنگ ہے لوگ کہاں جائیں
حافظ
©FIOLEX.NET

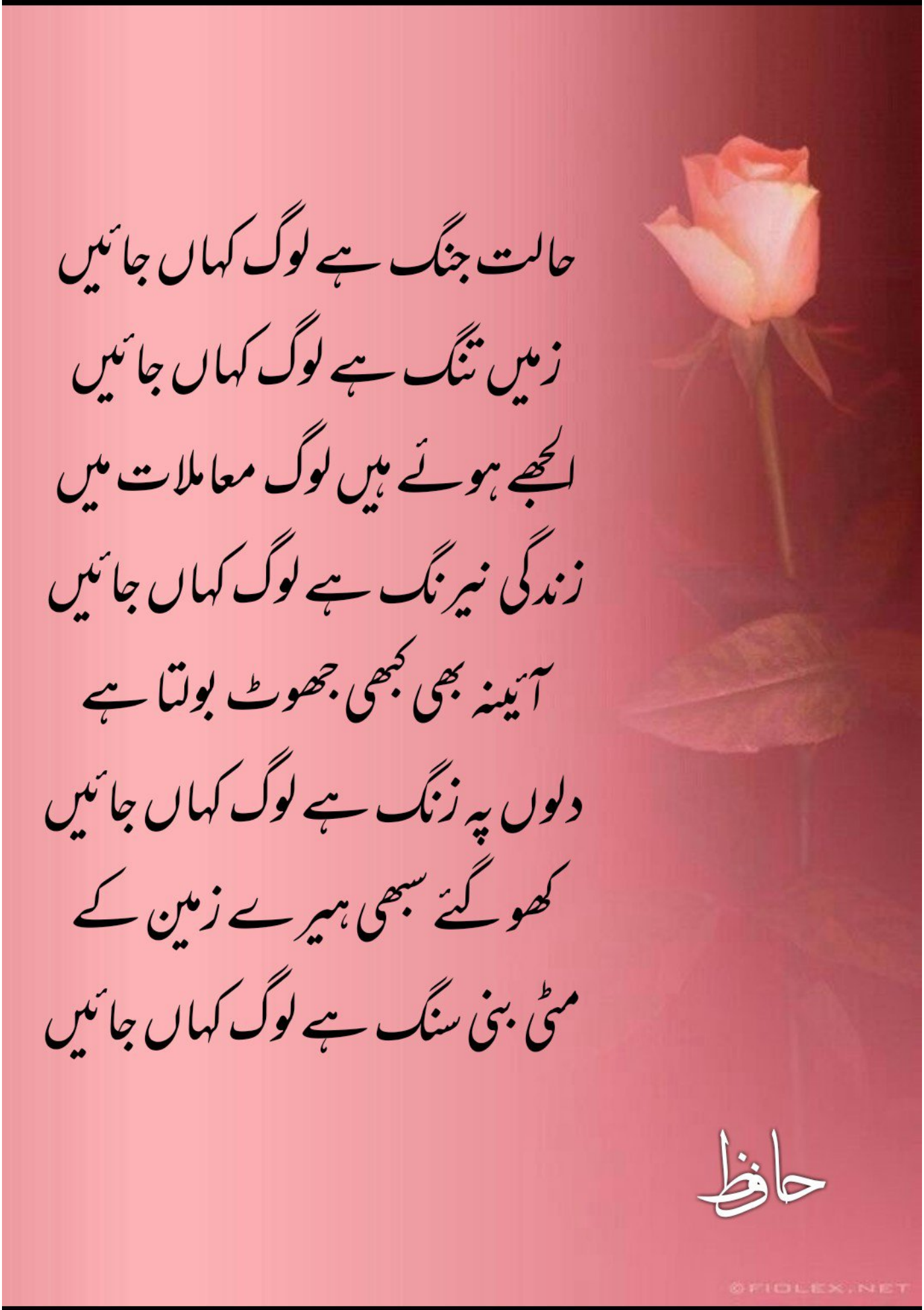
حالت جنگ ہے لوگ کہاں جائیں
زمیں تنگ ہے لوگ کہاں جائیں
الجھے ہوئے ہیں لوگ معاملات میں
زندگی نیرنگ ہے لوگ کہاں جائیں
آئینہ بھی کبھی جھوٹ بولتا ہے
دلوں پہ زنگ ہے لوگ کہاں جائیں
کھو گئے سبھی ہیرے زمین کے
مٹی بنی سنگ ہے لوگ کہاں جائیں
حافظ
©FIOLEX.NET

جنھیں زندگی سے گلا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا
جنھیں منزلوں کا پتا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا
جنھیں شوق کے وصال ہو
اسی حال میں کمال ہو
جنھیں حادثوں کی پروا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا

حافظ

جنھیں زندگی سے گلا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا
جنھیں منزلوں کا پتا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا
جنھیں شوق کے وصال ہو
اسی حال میں کمال ہو
جنھیں حادثوں کی پروا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا

حافظ

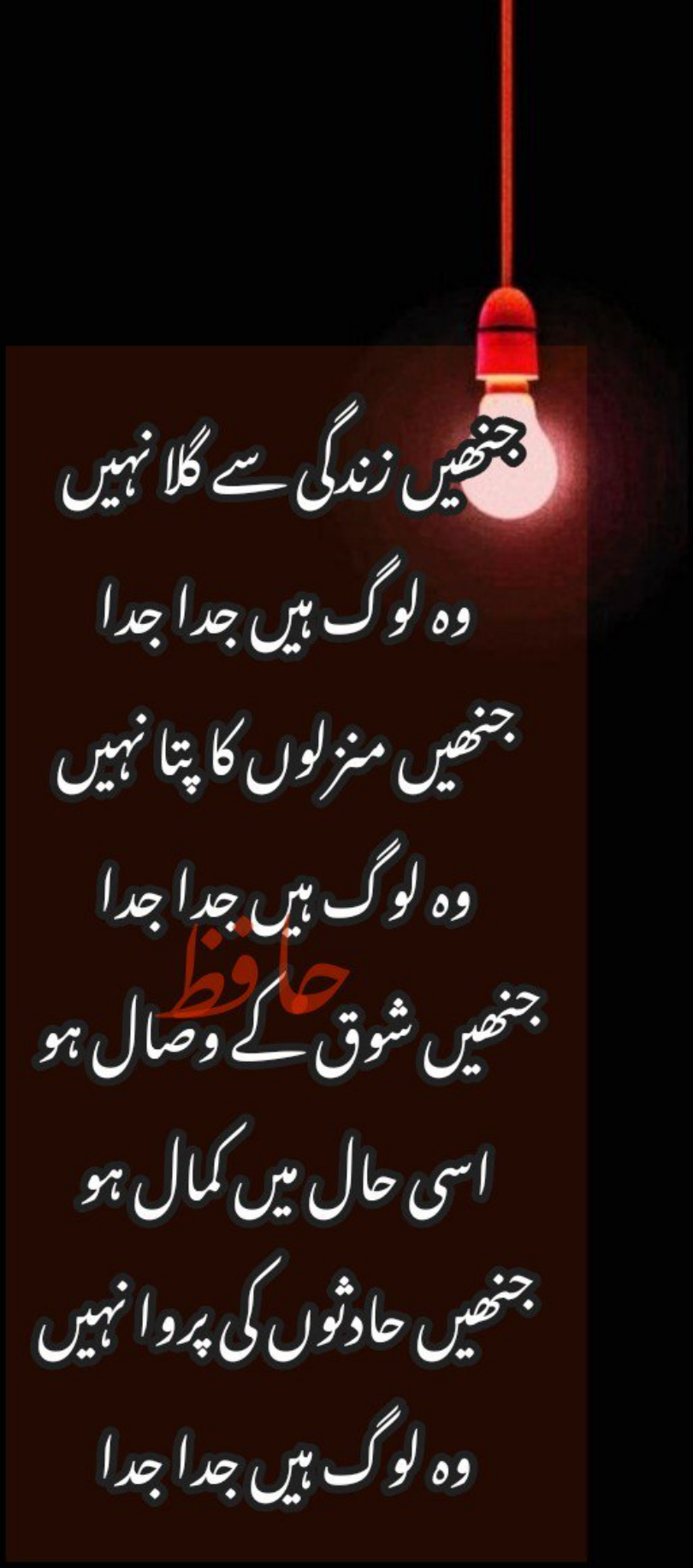
جنھیں زندگی سے گلا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا
جنھیں منزلوں کا پتا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا
جنھیں شوق کے وصال ہو
اسی حال میں کمال ہو
جنھیں حادثوں کی پروا نہیں
وہ لوگ ہیں جدا جدا
حافظ

مواخذہ

خوابوں کی تعبیر کو چھپایا کیوں تھا
خدا کی تحریر کو چھپایا کیوں تھا
چلتی رہی مخلوق کجی کی راہ پہ
اک سیدھی لکیر کو چھپایا کیوں تھا
بندوں کو سکھائے مفلسی کے اسباق
اسکی جاگیر کو چھپایا کیوں تھا
ان کے اخلاق میں تھی شیطان کی فطرت
اسوہ کی تصویر کو چھپایا کیوں تھا
ہوگا تجھ سے حساب مری ابتری کا
زندگی کے اسیر کو چھپایا کیوں تھا

حافظ

کامیابی کو اپنی محنت سے منسوب کرنے والے نہیں جانتے
پہلے مقدر لکھا جاتا ہے پھر انسان اسے حاصل کرتا ہے ؏

«حافظ»

انسان سمجھتا ہے کہ وہ کامیابی کی طرف گیا ع
درحقیقت کامیابی انسان کی طرف آتی ہے ع

«حافظ»

انسان سمجھتا ہے کہ وہ کامیابی کی طرف گیا ع
درحقیقت کامیابی انسان کی طرف آتی ہے ع

«حافظ»

جس شخص کا معیار پیسہ ہے
اس آدمی کا کوئی معیار نہیں

حافظ

جس آدمی کا معیار پیسہ ہے
اس شخص کا کوئی معیار نہیں
حافظ

نگہباں بھاگ جائیں گے
مہرباں بھاگ جائیں گے
دور سے دیکھ کر لشکر
پاسباں بھاگ جائیں گے
جس دن کڑی دھوپ ہوگی
سائباں بھاگ جائیں گے
زہر گھول کے گفتگو میں
ترجماں باگ جائیں گے
کشتیاں ڈوبنے سے پہلے
بادباں بھاگ جائیں گے
اک رات سو جائے گی عوام
حکمراں بھاگ جائیں گے

حافظ

مری عاجزی کی انتہا ہے
اسکے آگے جھکا بیٹھا ہوں
وہ سن لیتا ہے مری سرگوشیاں
اسکی چوکٹ سے لگا بیٹھا ہوں

بھول گیا میں وہ سایہ نما ہے
اب دھڑکنوں سے چھپا بیٹھا ہوں

عرفان علی حافظ

مری عاجزی کی انتہا ہے
اسکے آگے جھکا بیٹھا ہوں
وہ سن لیتا ہے مری سرگوشیاں
اسکی چوکٹ سے لگا بیٹھا ہوں

بھول گیا میں وہ سایہ نما ہے
اب دھڑکنوں سے چھپا بیٹھا ہوں

عرفان علی حافظ

پانی میں اتر کے ملتی نہیں پارسائی
دلوں کو بدل دیتی ہے خود آشنائی
گر لینا ہے تو بندوں میں شامل ہو جا
تری عاجزی میں چھپی ہے شہنشاہی
لطفِ تجلی کی سقط کہاں ہے کسی کو
حرکتِ قلب سے ہوتی ہے پردہ کشائی

حافظ

یہ بارشیں بھی آدمی کا اک امتحان ہوتی ہیں
کسی کا ساون کسی کی بربادیوں کا سامان ہوتی ہیں
حافظ

یہ بارشیں بھی آدمی کا اک امتحان ہوتی ہیں
کسی کا ساون کسی کی بربادیوں کا سامان ہوتی ہیں

ہر آدمی کے پیار کی امتحان ہوتی ہیں کسی کا ساون کسی کی بربادیوں کا سامان ہوتی ہے

یہ بارشیں بھی آدمی کا اک امتحان ہوتی ہیں
کسی کا ساون کسی کی بربادیوں کا سامان ہوتی ہیں

یہ بارشیں بھی آدمی کا اک امتحان ہوتی ہیں
کسی کا ساون کسی کی بربادیوں کا سامان ہوتی ہیں
حافظ

آزادی کا مطلب کیا ہے ؏
کسی آدمی کا خود سے آزاد ہونا

(حافظ)

ہر آدمی کے پیار کی امتحان ہوتی ہیں کسی کا ساون کسی کی بربادیوں کا سامان ہوتی ہے

یہ بارشیں بھی آدمی کا اک امتحان ہوتی ہیں
کسی کا ساون کسی کی بربادیوں کا سامان ہوتی ہیں

یہ بارشیں بھی آدمی کا اک امتحان ہوتی ہیں
کسی کا ساون کسی کی بربادیوں کا سامان ہوتی ہیں

تیری تلاش میں گم ہو گیا ع
اک باب زندگی کا رقم ہو گیا
اتنا چلا ہوں راستوں پہ ع
میں پتھروں کا صنم ہو گیا ع

«حافظ»

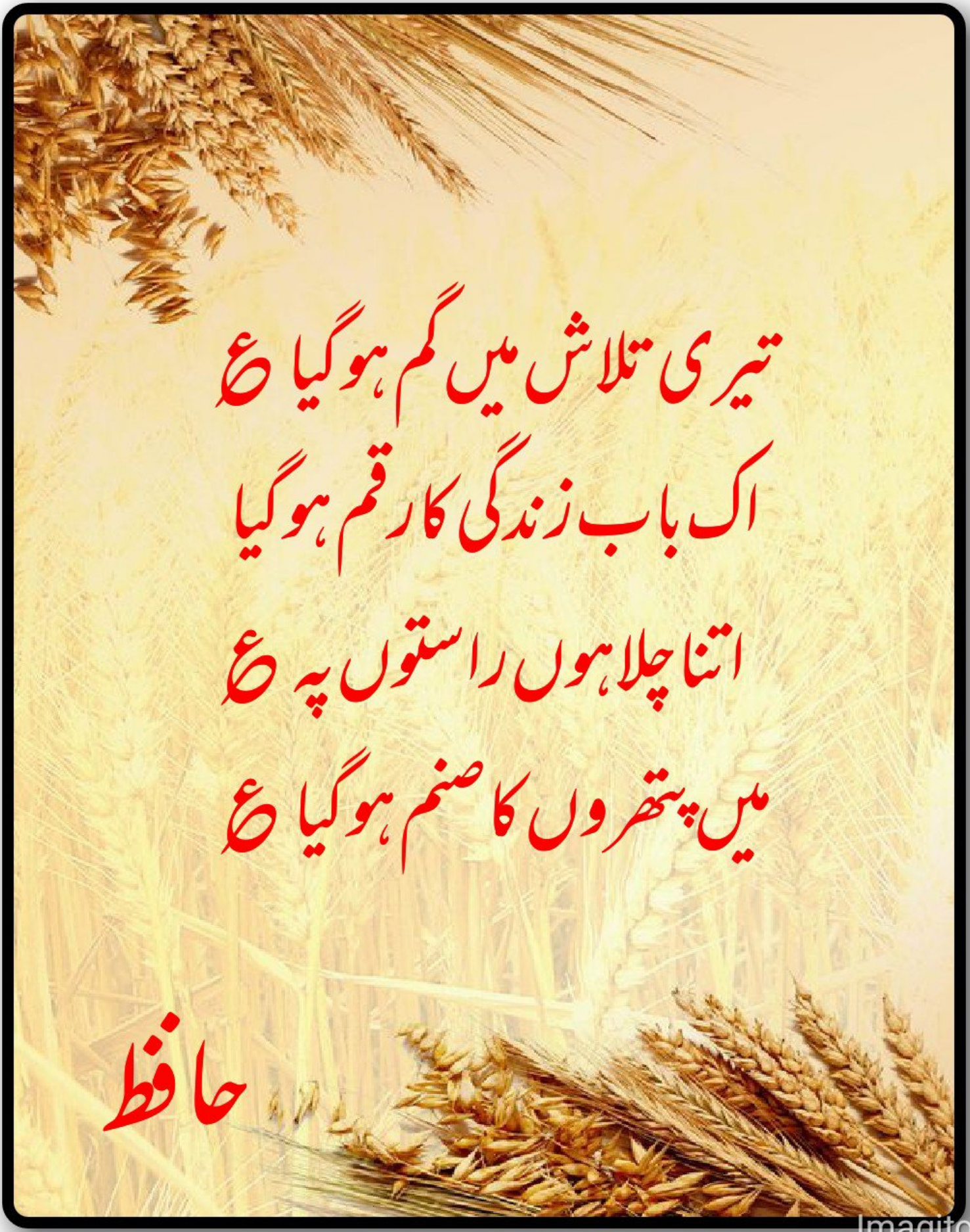
تیری تلاش میں گم ہوگیا ع
اک باب زندگی کا رقم ہوگیا
اتنا چلا ہوں راستوں پہ ع
میں پتھروں کا صنم ہوگیا ع
حافظ

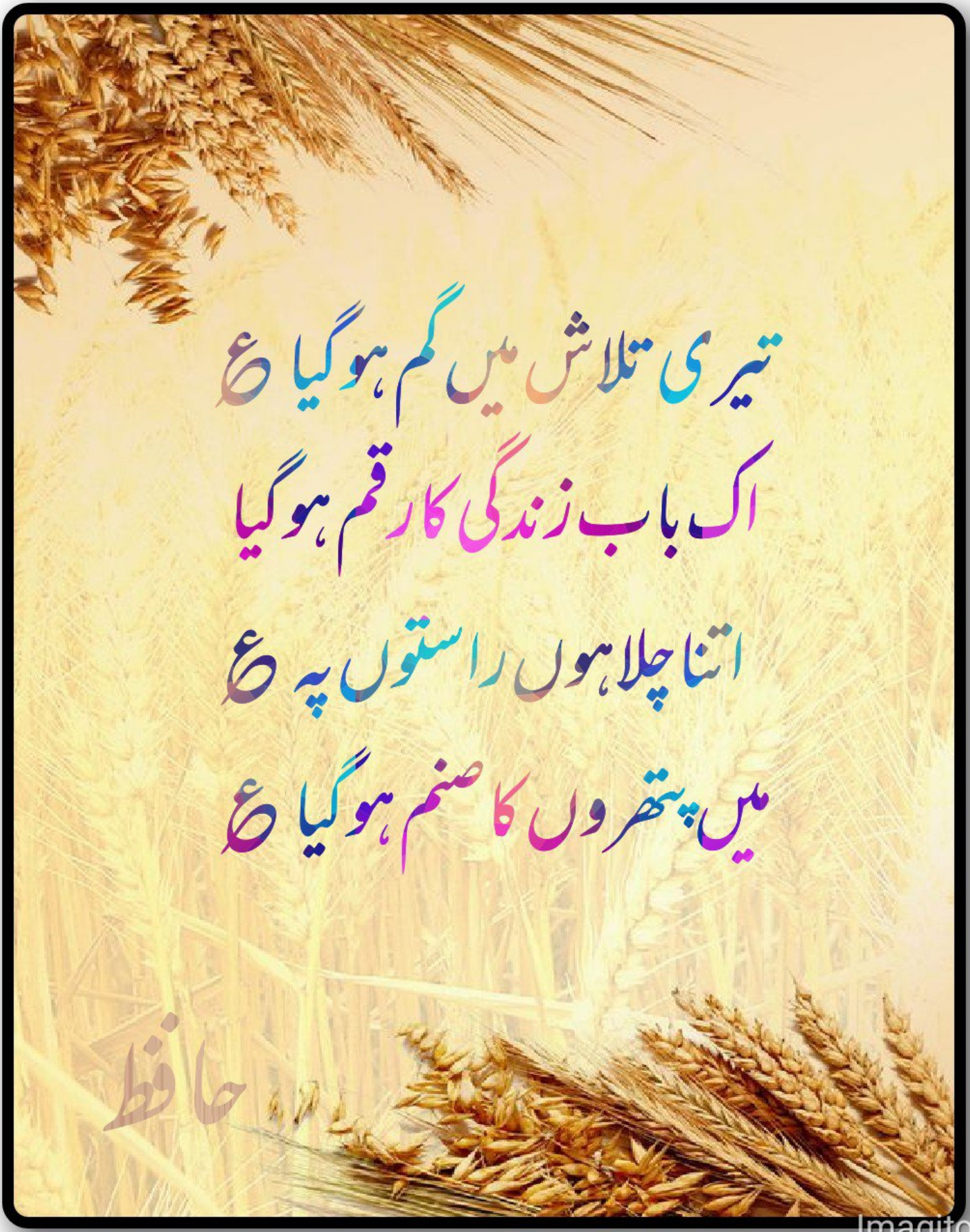
تیری تلاش میں گم ہو گیا ع
اک باب زندگی کا رقم ہو گیا
اتنا چلا ہوں راستوں پہ ع
میں پتھروں کا صنم ہو گیا ع
حافظ

اب حال دل کی کس کو فکر ہے

بے قراری سارے زمانے میں ہے

لوگ مدہوشی میں لڑ کھڑانے لگے

اب خماری سارے زمانے میں ہے

غم دوراں کا اثر ہے عالم میں

یہ بیماری سارے زمانے میں ہے

حافظ

بہار کی امید ہے
زندگی کی نوید ہے
جینے کی وجہ ہے
مرا عظم بھی شدید ہے
معرکہ عشق میں مر گیا
مرا دل اک شہید ہے
حوصلوں کا کھیل کھیلتا ہوں
مرشد ہوں دل مرا مرید ہے

«حافظ»

بہار کی امید ہے
زندگی کی نوید ہے
جینے کی وجہ ہے
مرا عظم بھی شدید ہے
معرکہ عشق میں مر گیا
مرا دل اک شہید ہے
حوصلوں کا کھیل کھیلتا ہوں
مرشد ہوں دل مرا مرید ہے

«حافظ»

تیری تلاش میں گم ہو گیا ؏
اک باب زندگی کا رقم ہو گیا
اتنا چلا ہوں راستوں پہ ؏
میں پتھروں کا صنم ہو گیا ؏
حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

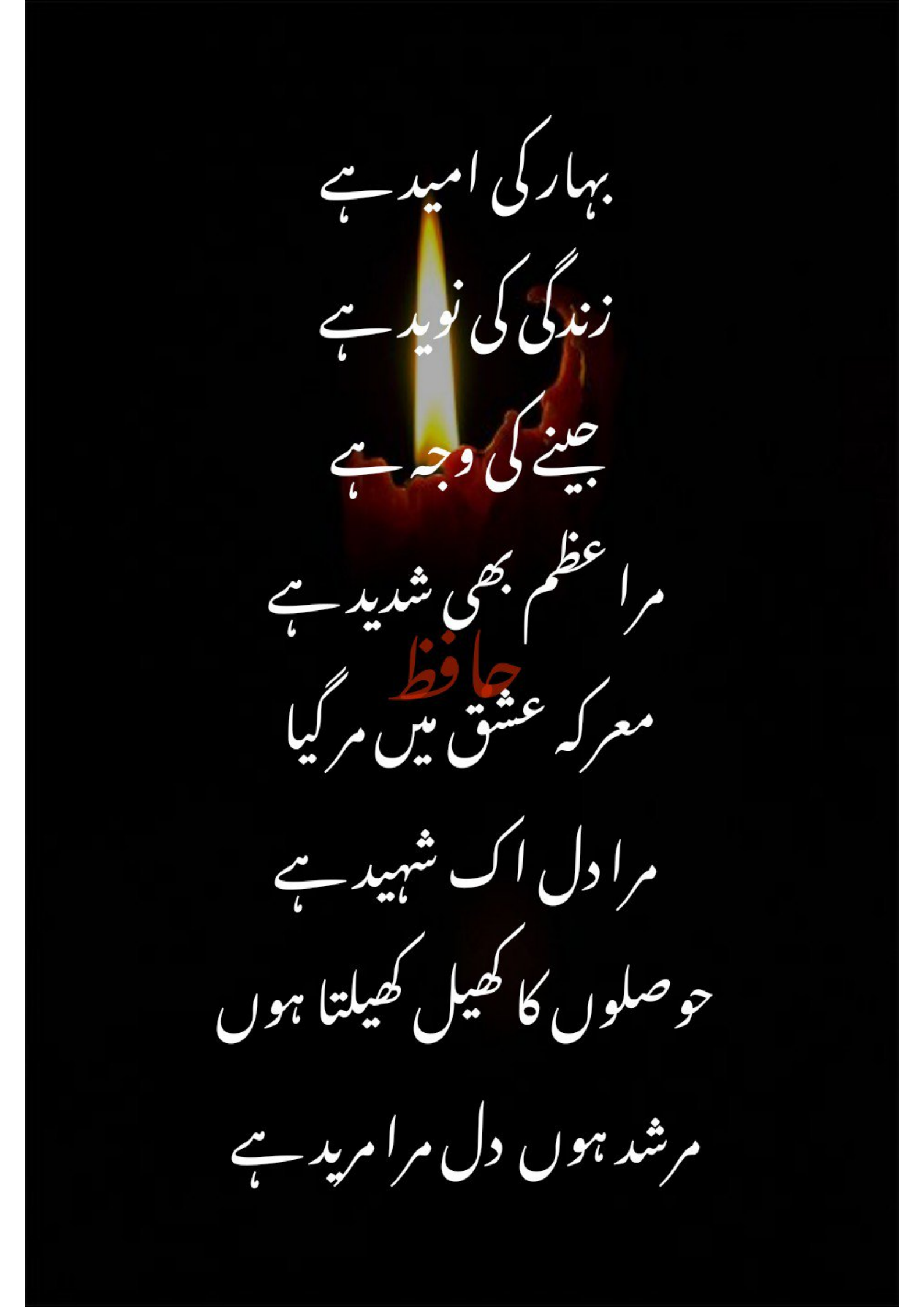
بہار کی امید ہے
زندگی کی نوید ہے
جینے کی وجہ ہے
مرا عظم بھی شدید ہے
حافظ
معرکہ عشق میں مر گیا
مرا دل اک شہید ہے
حوصلوں کا کھیل کھیلتا ہوں
مرشد ہوں دل مرا مرید ہے

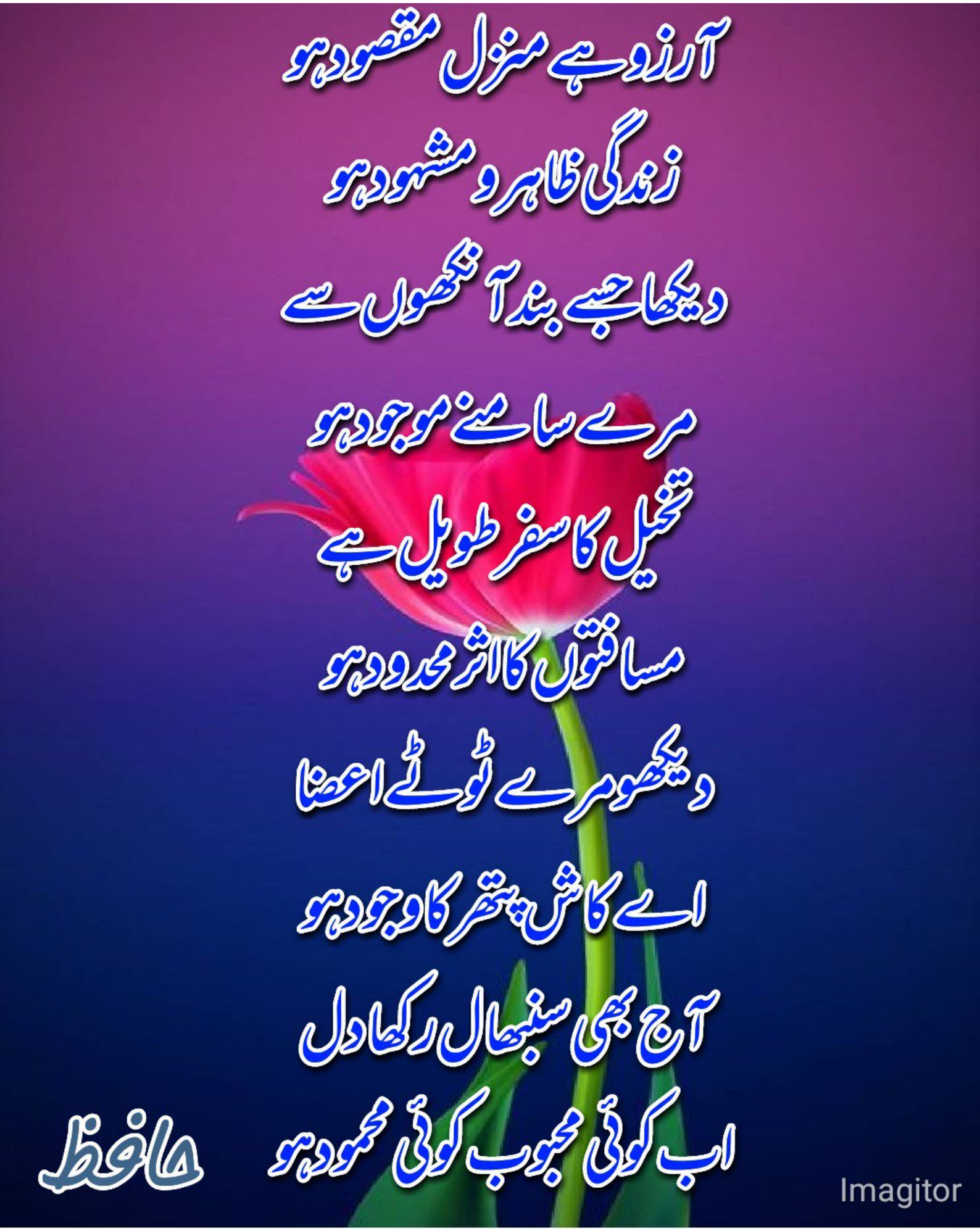
آرزو ہے منزل مقصود ہو
زندگی ظاہر و مشہود ہو
دیکھا جسے بند آنکھوں سے
مرے سامنے موجود ہو
تخیل کا سفر طویل ہے
مسافتوں کا اثر محدود ہو
دیکھو مرے ٹوٹے اعضا
اے کاش پتھر کا وجود ہو
آج بھی سنبھال رکھا دل
اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو
حافظ
Imagitor

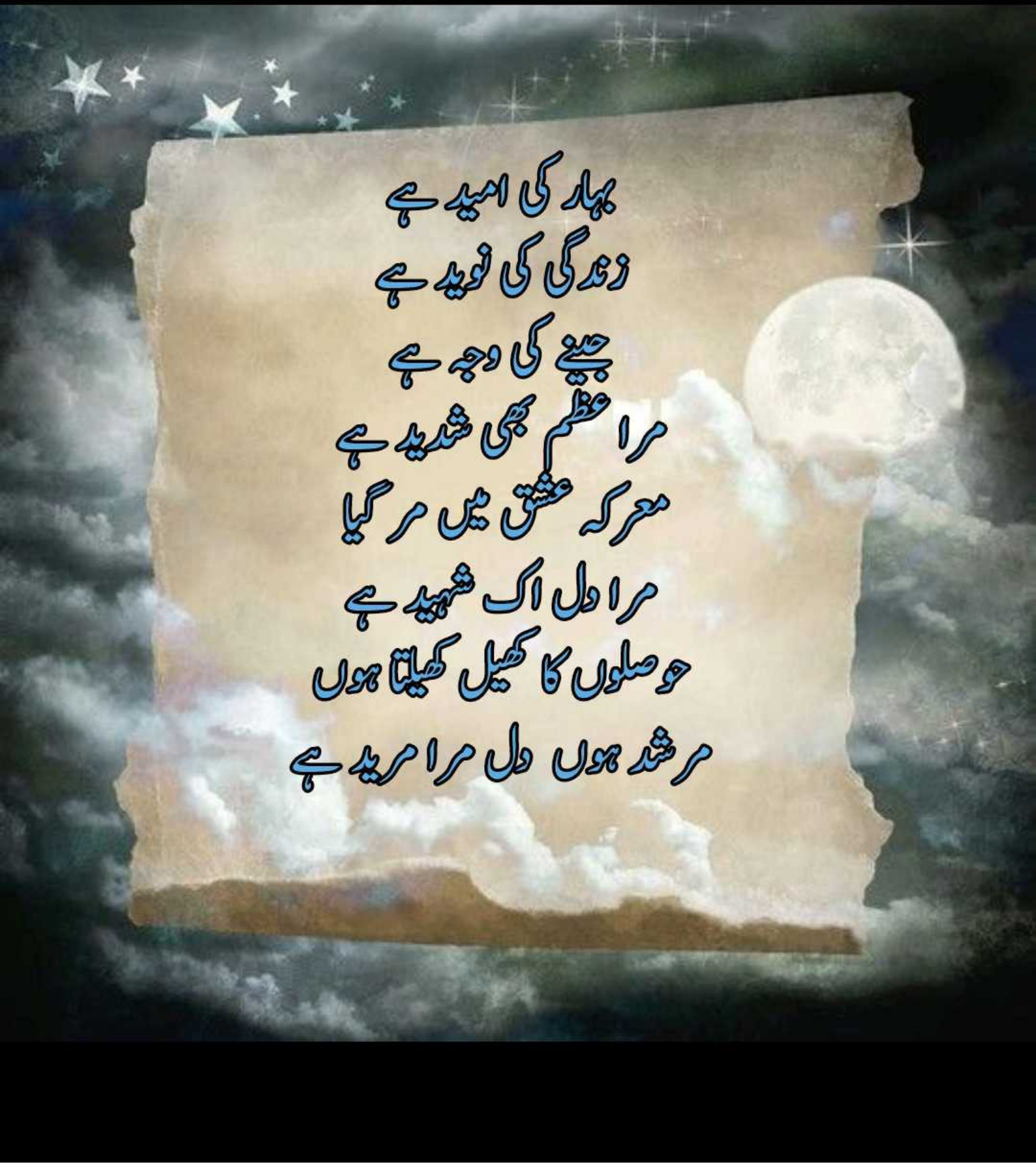
بہار کی امید ہے
زندگی کی نوید ہے
جینے کی وجہ ہے
مرا عظم بھی شدید ہے
معرکہ عشق میں مر گیا
مرا دل اک شہید ہے
حوصلوں کا کھیل کھیلتا ہوں
مرشد ہوں دل مرا مرید ہے

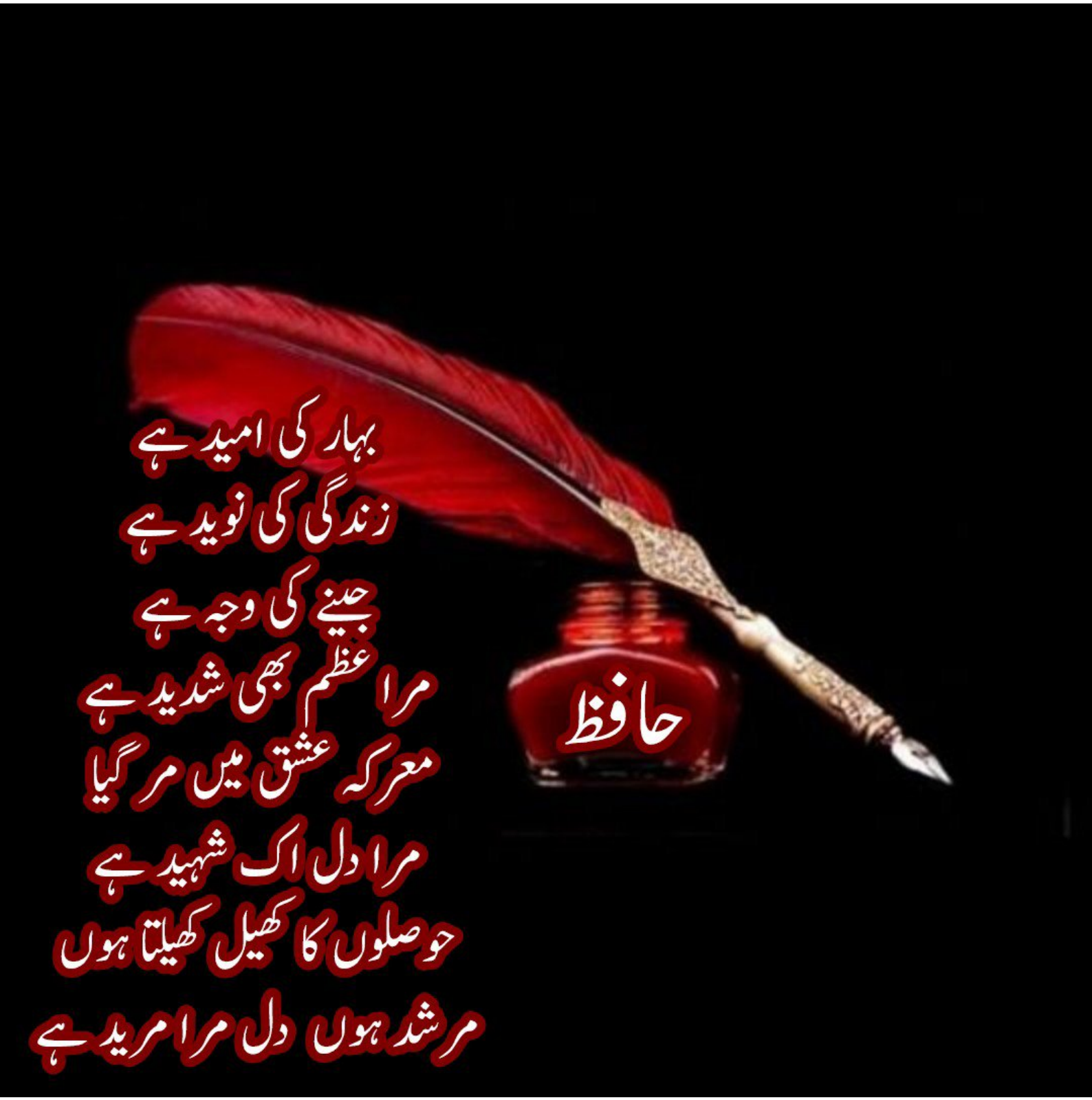
بہار کی امید ہے
زندگی کی نوید ہے
جینے کی وجہ ہے
مرا عظم بھی شدید ہے
معرکہ عشق میں مر گیا
مرا دل اک شہید ہے
حوصلوں کا کھیل کھیلتا ہوں
مرشد ہوں دل مرا مرید ہے
حافظ

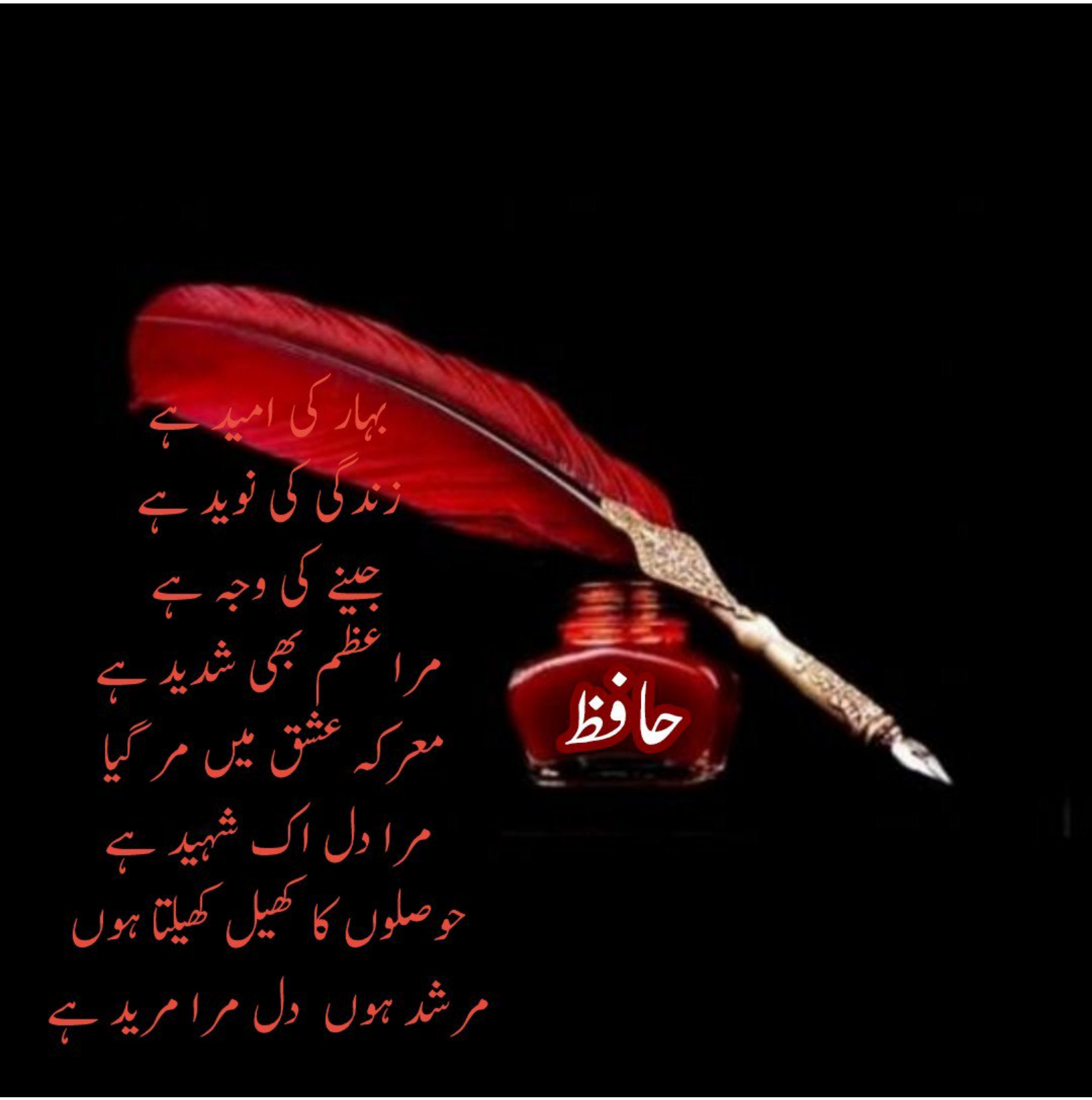
بہار کی امید ہے
زندگی کی نوید ہے
جینے کی وجہ ہے
مرا عظم بھی شدید ہے
معرکہ عشق میں مر گیا
مرا دل اک شہید ہے
حوصلوں کا کھیل کھیلتا ہوں
مرشد ہوں دل مرا مرید ہے
حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

بہار کی امید ہے
زندگی کی نوید ہے
جینے کی وجہ ہے
مرا عظم بھی شدید ہے
معرکہ عشق میں مر گیا
مرا دل اک شہید ہے
حوصلوں کا کھیل کھیلتا ہوں
مرشد ہوں دل مرا مرید ہے

«حافظ»

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

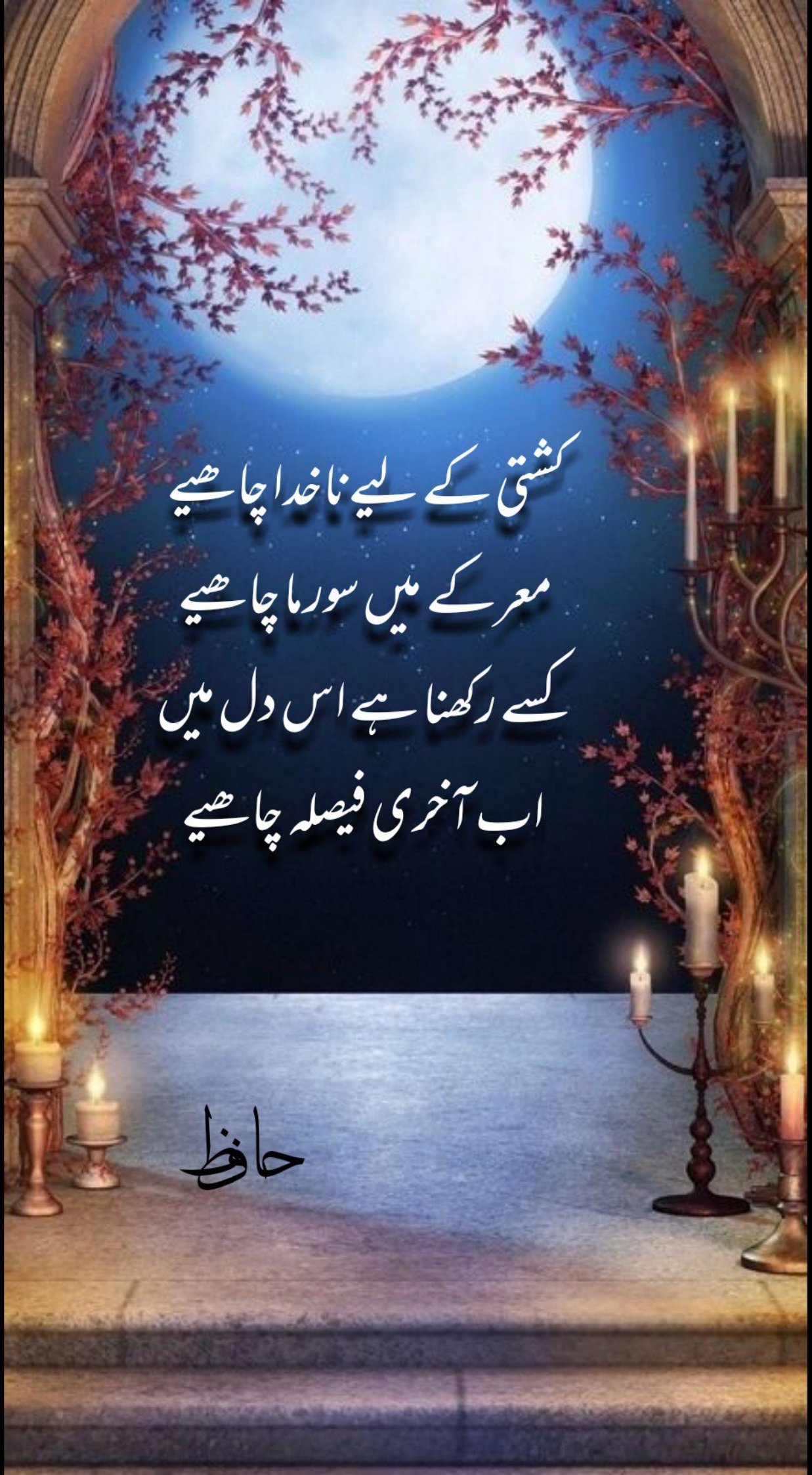
کشتی کے لیے ناخدا چاھیے
معرکے میں سورما چاھیے
کسے رکھنا ہے اس دل میں
اب آخری فیصلہ چاھیے
حافظ

موت آنی ہے کھٹکا کیسا

مرنے کے لیے جینا کیسا

بک چکی ہے جان جب

پھر خواہشوں کا سودا کیسا

آنکھوں میں سہانے خاب ہیں

اب نیند سے جاگنا کیسا

جدائی میں ہے وصال یار

تو بچھڑنے پہ رونا کیسا

خود ہی بگاڑے اپنے معاملات

یہ دشمنی کیسی دھوکہ کیسا

حافظ

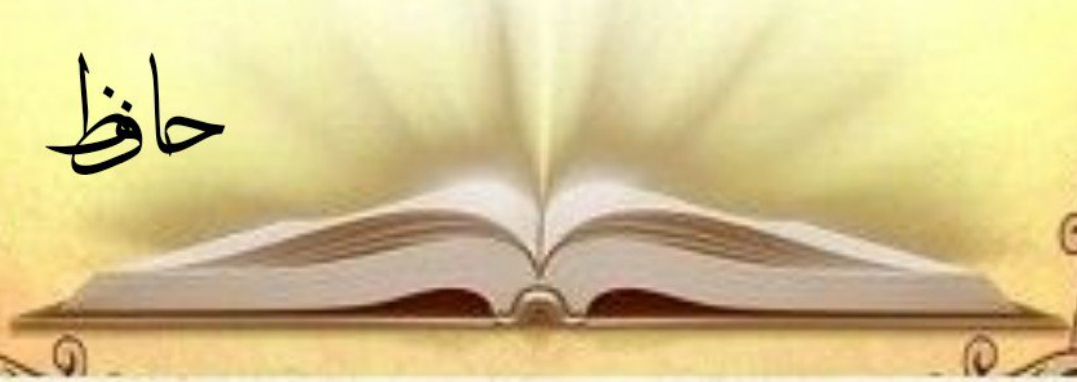

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

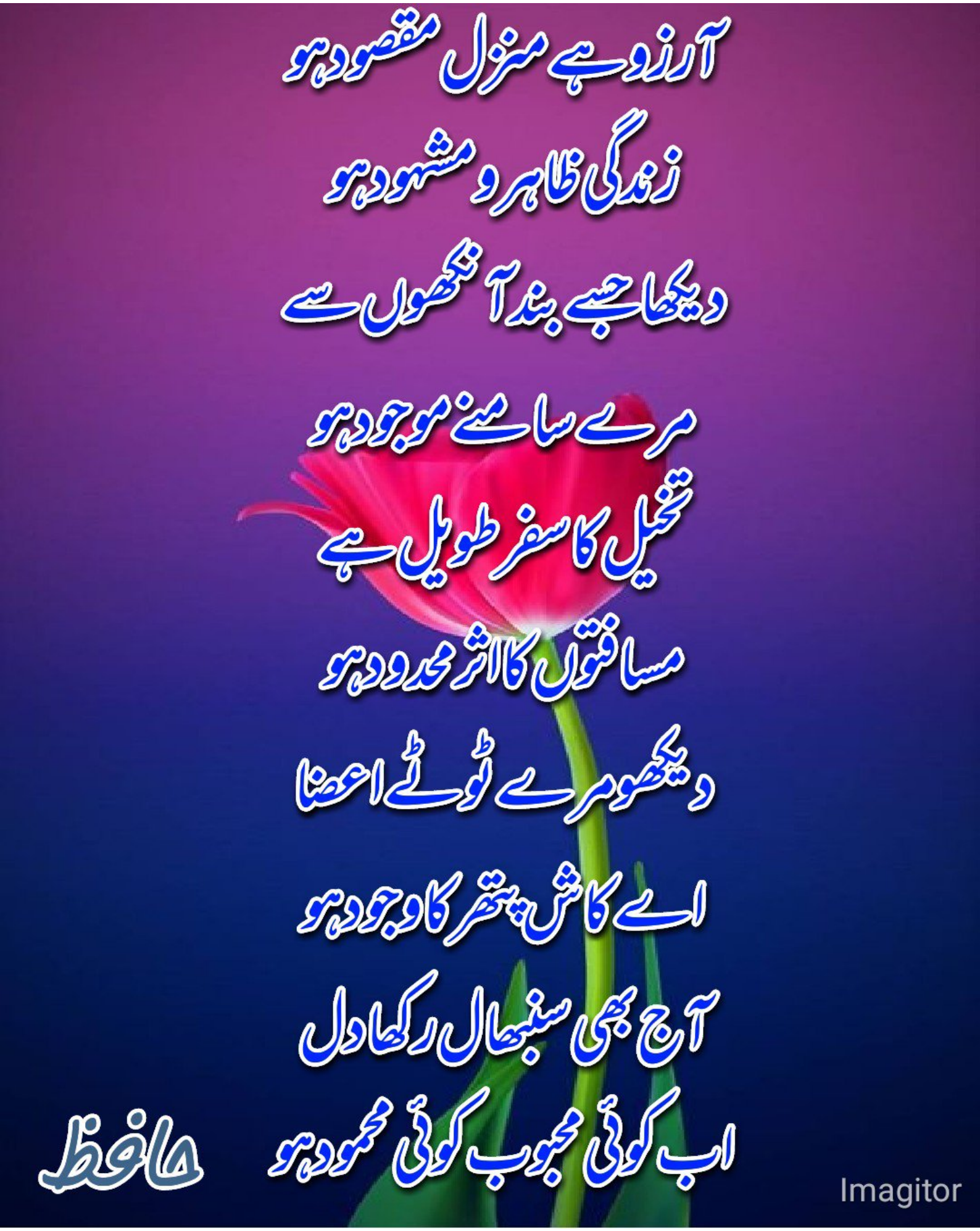
آرزو ہے منزل مقصود ہو
زندگی ظاہر و مشہود ہو
دیکھا جسے بند آنکھوں سے
مرے سامنے موجود ہو
تخیل کا سفر طویل ہے
مسافتوں کا اثر محدود ہو
دیکھو مرے ٹوٹے اعضا
اے کاش پتھر کا وجود ہو
آج بھی سنبھال رکھا دل
اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو
حافظ
Imagitor

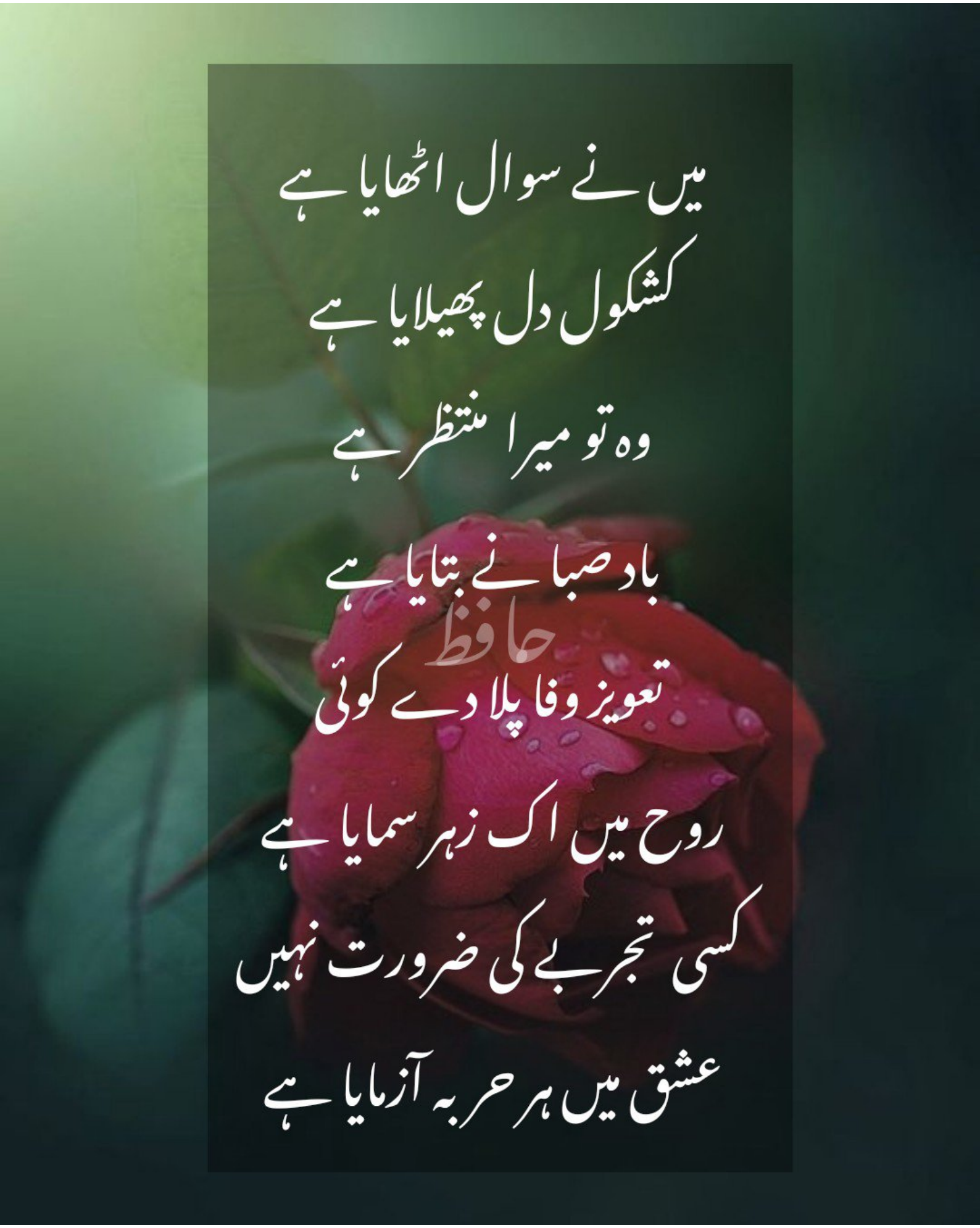
میں نے سوال اٹھایا ہے
کشکول دل پھیلایا ہے
وہ تو میرا منتظر ہے
باد صبا نے بتایا ہے
حافظ
تعویز وفا پلا دے کوئی
روح میں اک زہر سمایا ہے
کسی تجربے کی ضرورت نہیں
عشق میں ہر حربہ آزمایا ہے

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

آرزو ہے منزل مقصود ہو

زندگی ظاہر و مشہود ہو

دیکھا جسے بند آنکھوں سے

مرے سامنے موجود ہو

تخیل کا سفر طویل ہے

مسافتوں کا اثر محدود ہو

دیکھو مرے ٹوٹے اعضا

اے کاش پتھر کا وجود ہو

رکھا ہوا ہے سنبھال کر دل

اب کوئی محبوب کوئی محمود ہو

حافظ

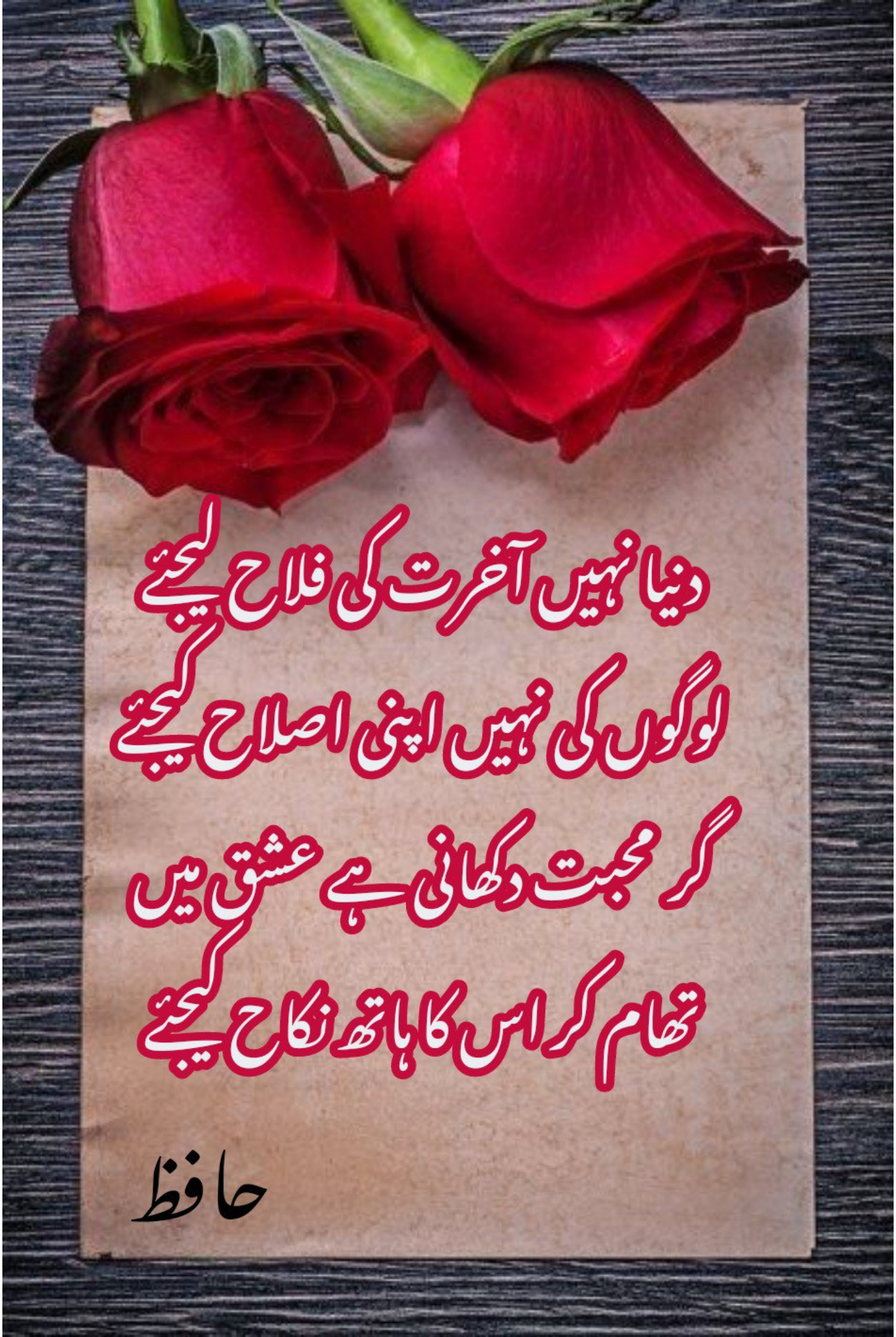
دنیا نہیں آخرت کی فلاح لیجئے
لوگوں کی نہیں اپنی اصلاح کیجئے
گر محبت دکھانی ہے عشق میں
تھام کر اس کا ہاتھ نکاح کیجئے
حافظ

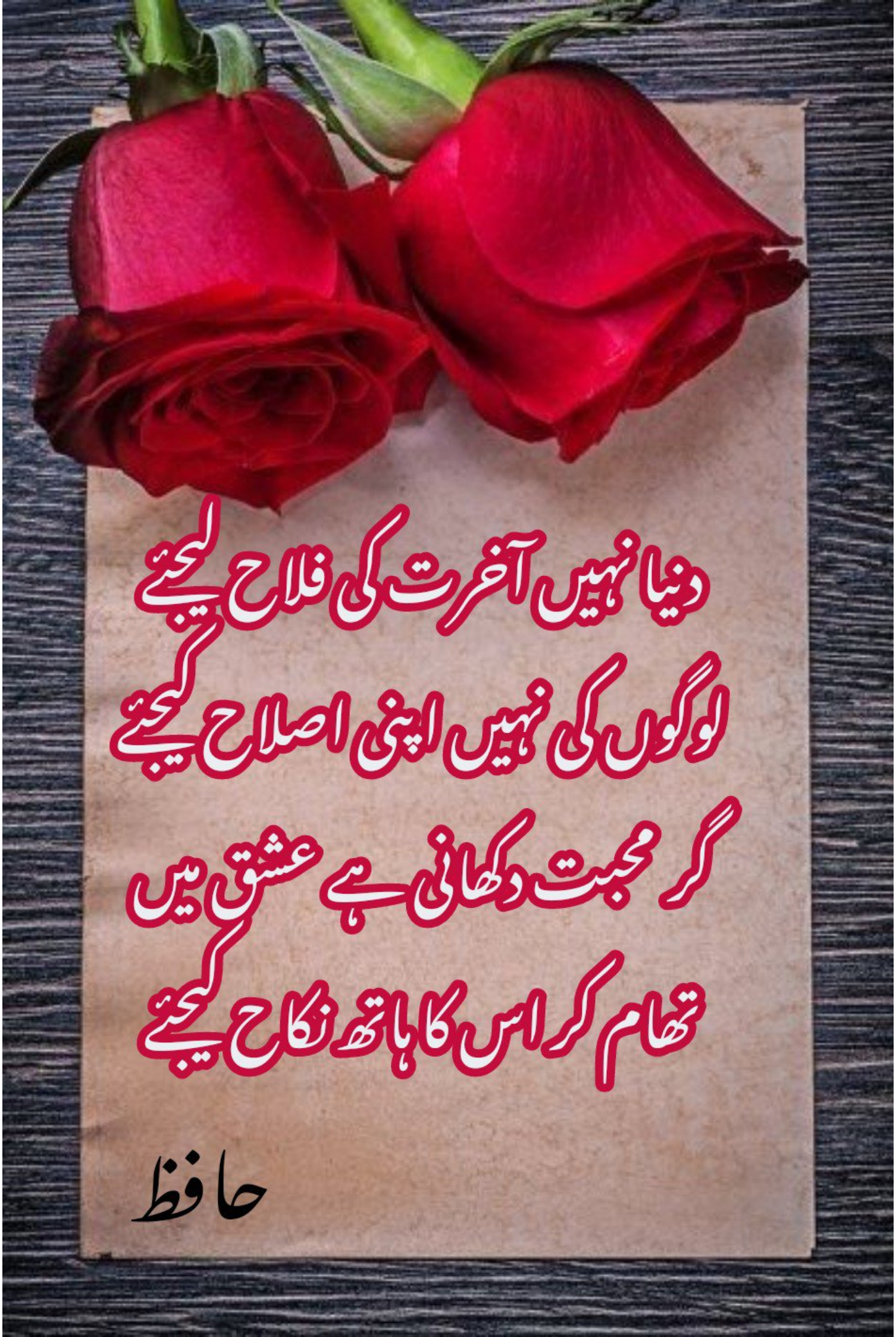
دنیا نہیں آخرت کی فلاح لیجئے
لوگوں کی نہیں اپنی اصلاح کیجئے
گر محبت دکھانی ہے عشق میں
تھام کر اس کا ہاتھ نکاح کیجئے
حافظ

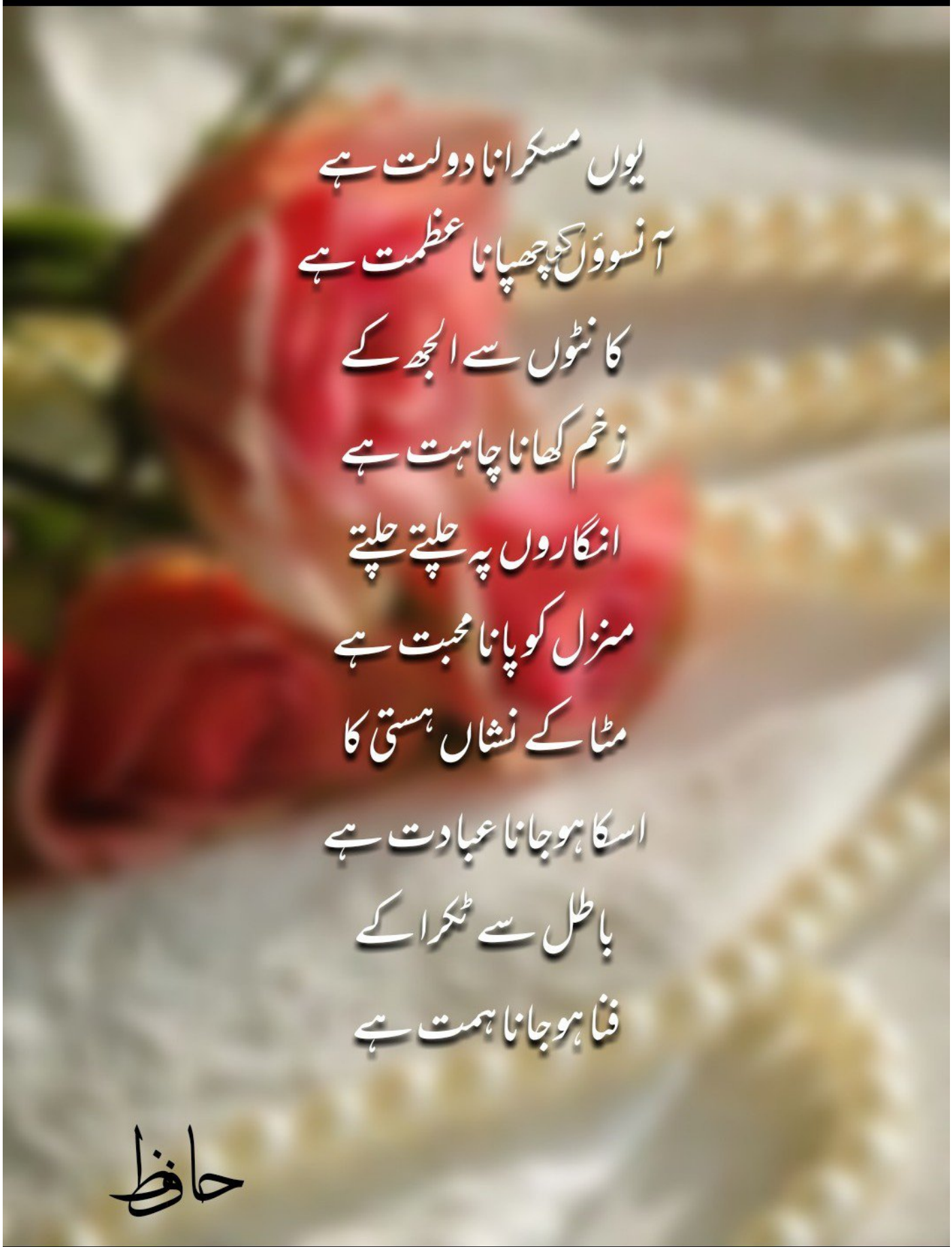
یوں مسکرانا دولت ہے
آنسوؤں کو چھپانا عظمت ہے
کانٹوں سے الجھ کے
زخم کھانا چاہت ہے
انگاروں پہ چلتے چلتے
منزل کو پانا محبت ہے
مٹا کے نشاں ہستی کا
اسکا ہو جانا عبادت ہے
باطل سے ٹکرا کے
فنا ہو جانا ہمت ہے
حافظ

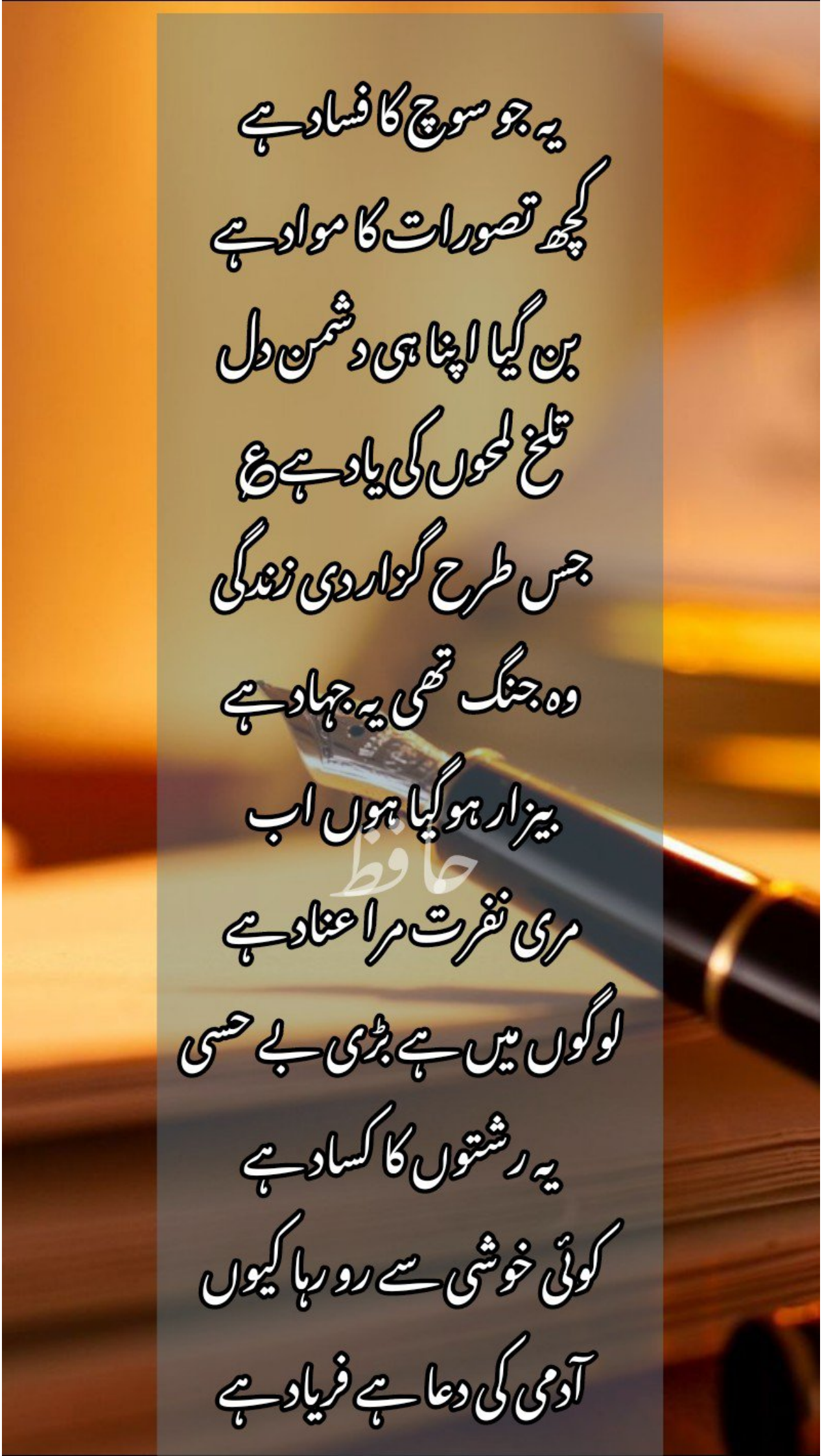
یہ جو سوچ کا فساد ہے
کچھ تصورات کا مواد ہے
بن گیا اپنا ہی دشمن دل
تلخ لمحوں کی یاد ہے ع
جس طرح گزار دی زندگی
وہ جنگ تھی یہ جہاد ہے
بیزار ہو گیا ہوں اب
حافظ
مری نفرت مرا عناد ہے
لوگوں میں ہے بڑی بے حسی
یہ رشتوں کا کساد ہے
کوئی خوشی سے رو رہا کیوں
آدمی کی دعا ہے فریاد ہے

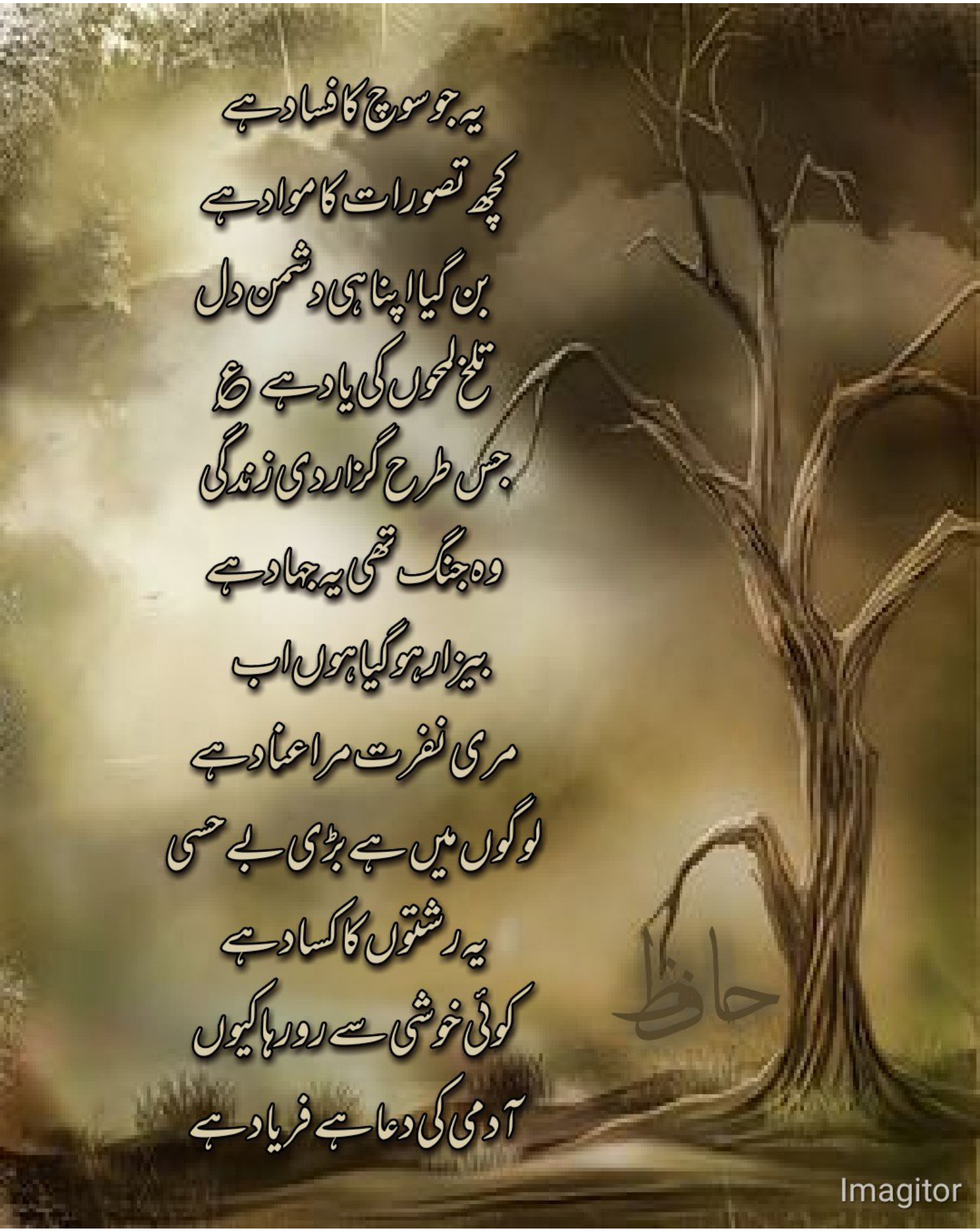
یہ جو سوچ کا فساد ہے
کچھ تصورات کا مواد ہے
بن گیا اپنا ہی دشمن دل
تلخ لمحوں کی یاد ہے ع
جس طرح گزار دی زندگی
وہ جنگ تھی یہ جہاد ہے
بیزار ہو گیا ہوں اب
مری نفرت مرا عناد ہے
لوگوں میں ہے بڑی بے حسی
یہ رشتوں کا کساد ہے
کوئی خوشی سے رو رہا کیوں
آدمی کی دعا ہے فریاد ہے
حافظ
Imagitor

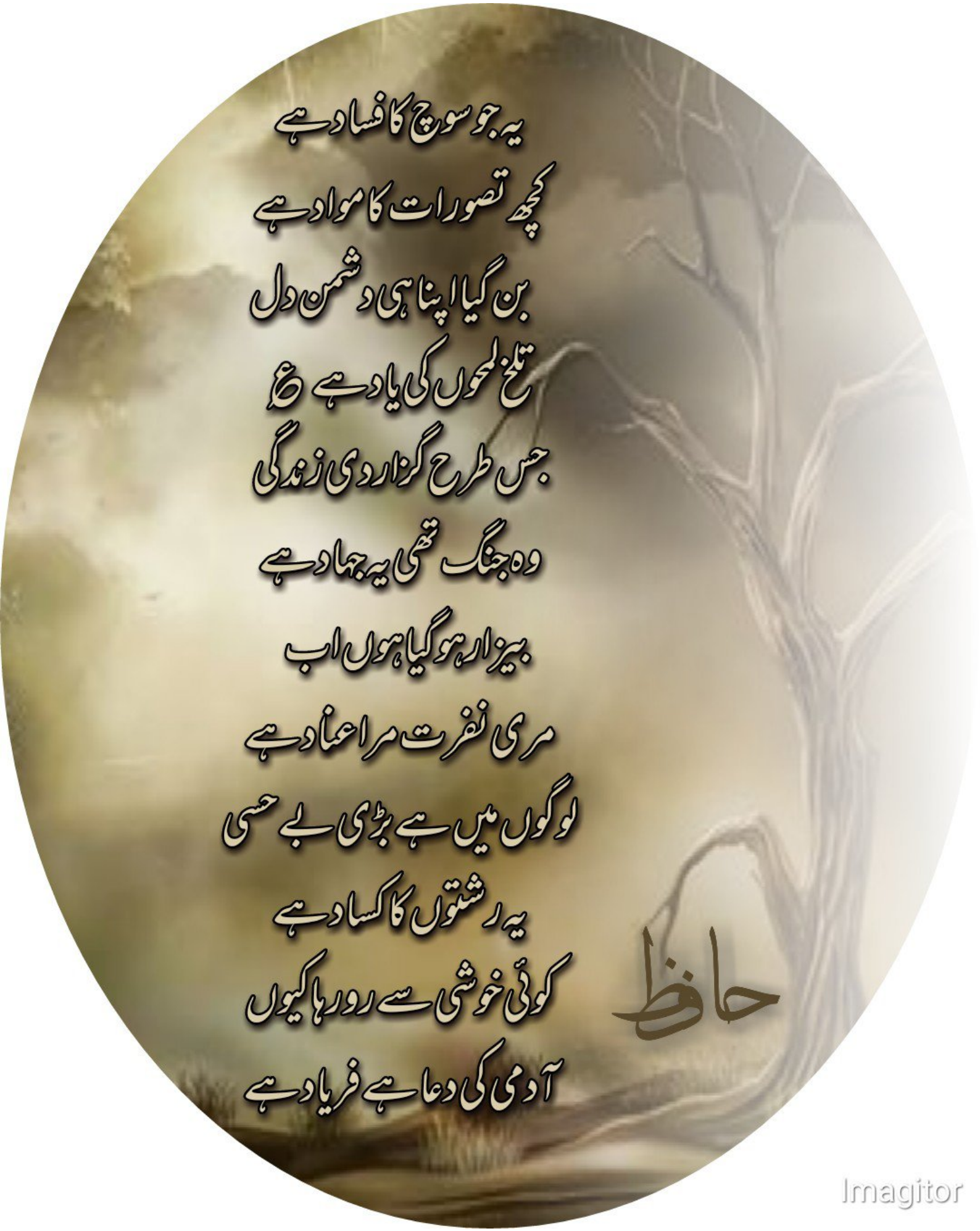
یہ جو سوچ کا فساد ہے
کچھ تصورات کا مواد ہے
بن گیا اپنا ہی دشمن دل
تلخ لمحوں کی یاد ہے ع
جس طرح گزار دی زندگی
وہ جنگ تھی یہ جہاد ہے
بیزار ہو گیا ہوں اب
مری نفرت مرا عناد ہے
لوگوں میں ہے بڑی بے حسی
یہ رشتوں کا کساد ہے
کوئی خوشی سے رو رہا کیوں
آدمی کی دعا ہے فریاد ہے
حافظ
Imagitor

یہ جو سوچ کا فساد ہے
کچھ تصورات کا مواد ہے
بن گیا اپنا ہی دشمن دل
تلخ لمحوں کی یاد ہے ع
جس طرح گزار دی زندگی
وہ جنگ تھی یہ جہاد ہے
بیزار ہو گیا ہوں اب
مری نفرت مرا عناد ہے
لوگوں میں ہے بڑی بے حسی
یہ رشتوں کا کساد ہے
کوئی خوشی سے رو رہا کیوں
آدمی کی دعا ہے فریاد ہے

حافظ

Imagitor

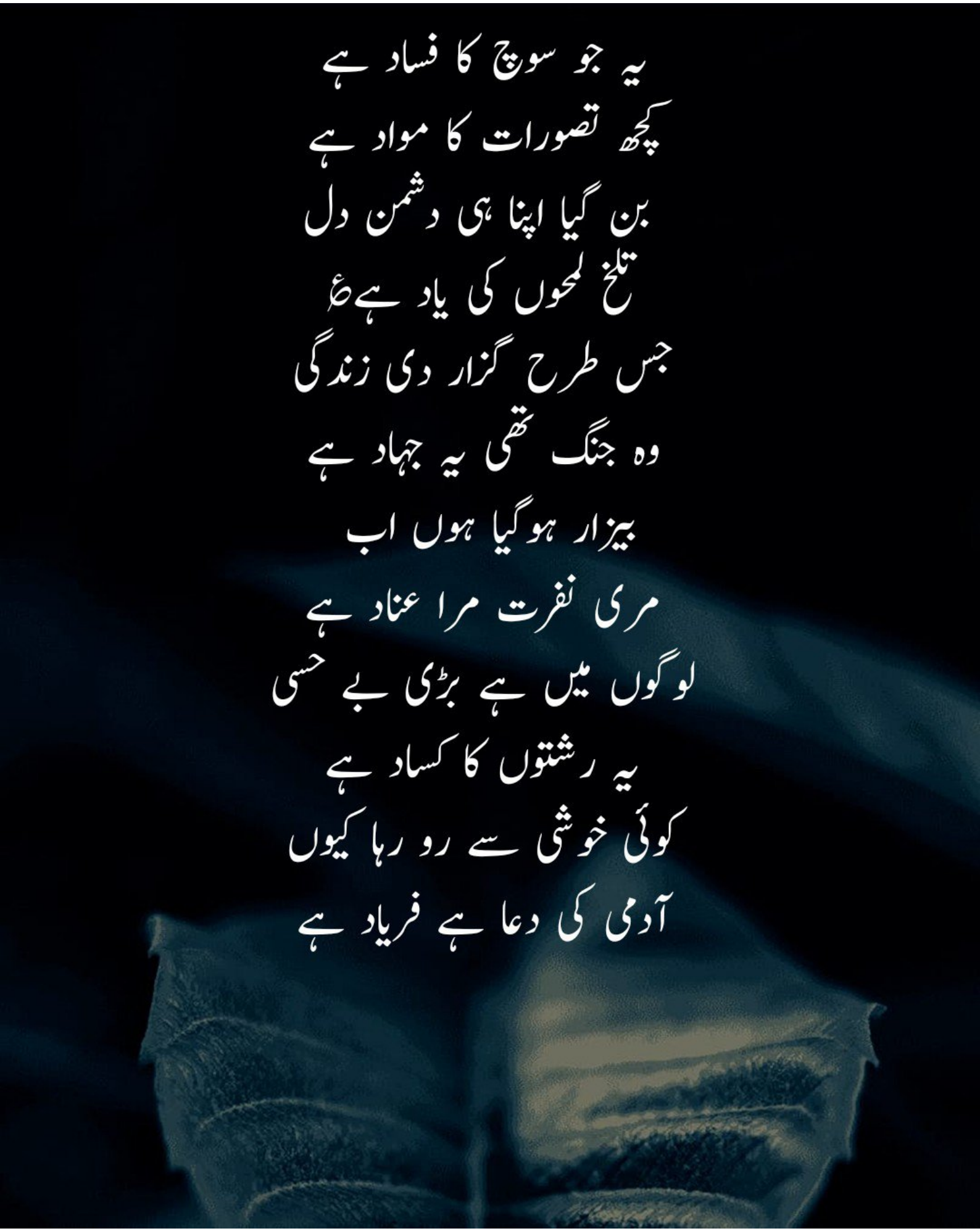
یہ جو سوچ کا فساد ہے
کچھ تصورات کا مواد ہے
بن گیا اپنا ہی دشمن دل
تلخ لمحوں کی یاد ہے ع
جس طرح گزار دی زندگی
وہ جنگ تھی یہ جہاد ہے
بیزار ہوگیا ہوں اب
مری نفرت مرا عناد ہے
لوگوں میں ہے بڑی بے حسی
یہ رشتوں کا کساد ہے
کوئی خوشی سے رو رہا کیوں
آدمی کی دعا ہے فریاد ہے

بتوں کی دوستی سے کیا حاصل
ظلمتوں کو روشنی سے کیا حاصل
آگ اور پانی کا ملاپ ہو گا کیسے
ٹوٹے پھولوں کو تازگی سے کیا حاصل
گر پا نہ سکے جو سراغ زندگی
چشم حیراں کی روشنی سے کیا حاصل

نہیں آساں مل جائے وفا کسی کو
انسان کو آدمی سے کیا حاصل

حافظ

بتوں کی دوستی سے کیا حاصل
ظلمتوں کو روشنی سے کیا حاصل
آگ اور پانی کا ملاپ ہو گا کیسے
ٹوٹے پھولوں کو تازگی سے کیا حاصل
گر پا نہ سکے جو سراغ زندگی
چشم حیراں کی روشنی سے کیا حاصل

نہیں آساں مل جائے وفا کسی کو
انسان کو آدمی سے کیا حاصل

حافظ

اسکی تقدیر ہی نصیب ہے

وہ دور بھی قریب ہے

جلوہ جسکا ہے زمین پر

وہ دلوں کا طبیب ہے

فقط معاملہ ہے اخلاص کا

اسکا شریک نہ رقیب ہے

نفس آدمی کا دشمن ہے

نہ شاعر کوئی نہ ادیب ہے

حافظ

راحت کا سامان جل گیا
امید کا جہان جل گیا
نکل کر خانۂ دل سے
چاہت کا مکان جل گیا
ہم نے امید لگا رکھی تھی
بھروسے کا ارمان جل گیا
دنیا کی تمنا کا برا ہو
اک زندہ انسان جل گیا
ہوگیا پورا شوق محبت کا
عشق کا دیوان جل گیا
آدمی کی دشمنی کے کیا کہنے
نفرت کی آگ سے جہان جل گیا

«حافظ»

حافظ

راحت کا سامان جل گیا
امید کا جہان جل گیا
نکل کر خانۂ دل سے
جاہت کا مکان جل گیا
ہم نے امید لگا رکھی تھی
بھروسے کا ارمان جل گیا
دنیا کی تمنا کا برا ہو
اک زندہ انسان جل گیا
ہو گیا پورا شوق محبت کا
عشق کا دیوان جل گیا
آدمی کی دشمنی کے کیا کہنے
نفرت کی آگ سے جہان جل گیا

حافظ

راحت کا سامان جل گیا

امید کا جہان جل گیا

نکل کر خانۂ دل سے

چاہت کا مکان جل گیا

ہم نے امید لگا رکھی تھی

بھروسے کا ارمان جل گیا

دنیا کی تمنا کا برا ہو

اک زندہ انسان جل گیا

ہوگیا پورا شوق محبت کا

عشق کا دیوان جل گیا

آدمی کی دشمنی کے کیا کہنے

نفرت کی آگ سے جہان جل گیا

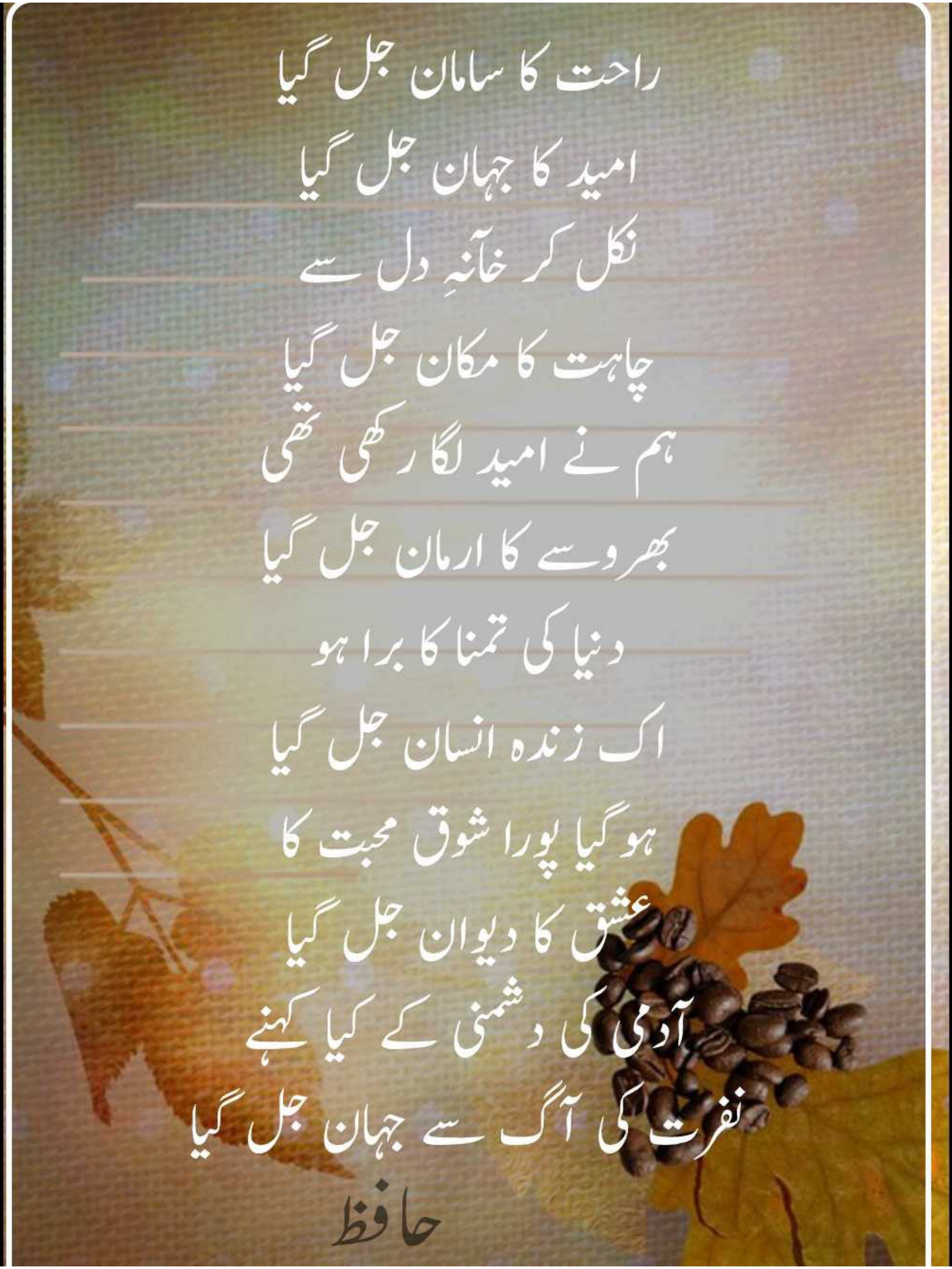
راحت کا سامان جل گیا
امید کا جہان جل گیا
نکل کر خانۂ دل سے
چاہت کا مکان جل گیا
ہم نے امید لگا رکھی تھی
بھروسے کا ارمان جل گیا
دنیا کی تمنا کا برا ہو
اک زندہ انسان جل گیا
ہو گیا پورا شوق محبت کا
عشق کا دیوان جل گیا
آدمی کی دشمنی کے کیا کہنے
نفرت کی آگ سے جہان جل گیا
حافظ

راحت کا سامان جل گیا
امید کا جہان جل گیا
نکل کر خانہِ دل سے
چاہت کا مکان جل گیا
ہم نے امید لگا رکھی تھی
بھروسے کا ارمان جل گیا
دنیا کی تمنا کا برا ہو
اک زندہ انسان جل گیا
ہو گیا پورا شوق محبت کا
عشق کا دیوان جل گیا
آدمی کی دشمنی کے کیا کہنے
نفرت کی آگ سے جہان جل گیا

« حافظ »

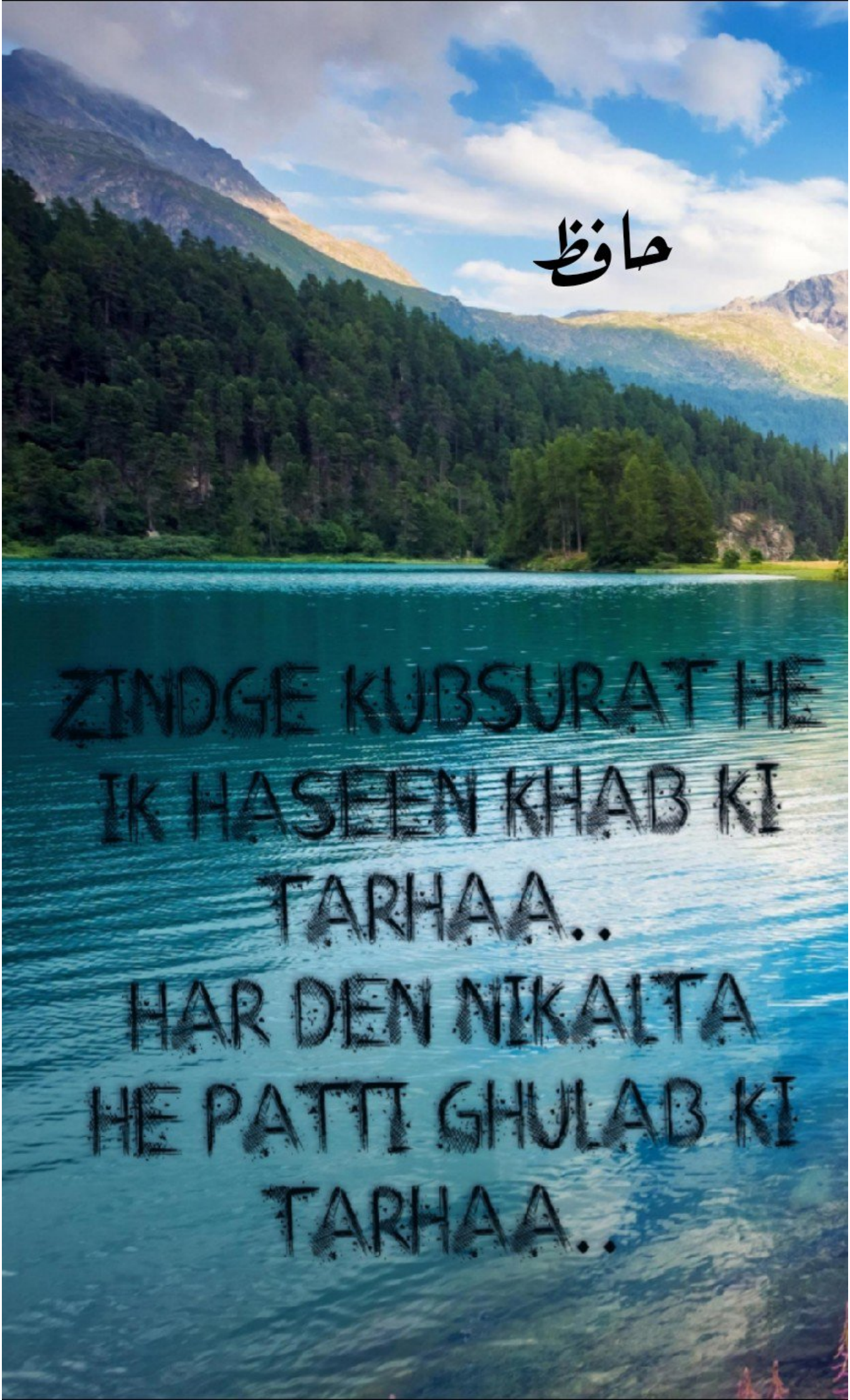
حافظ
ZINDGE KUBSURAT HE
IK HASEEN KHAB KI
TARHAA..
HAR DEN NIKALTA
HE PATTI GHULAB KI
TARHAA..

آنکھوں کے ساحل پہ طوفان کی آمد ہے
دل کی خاموش کسی حادثے کا پیش
خیمہ ہے

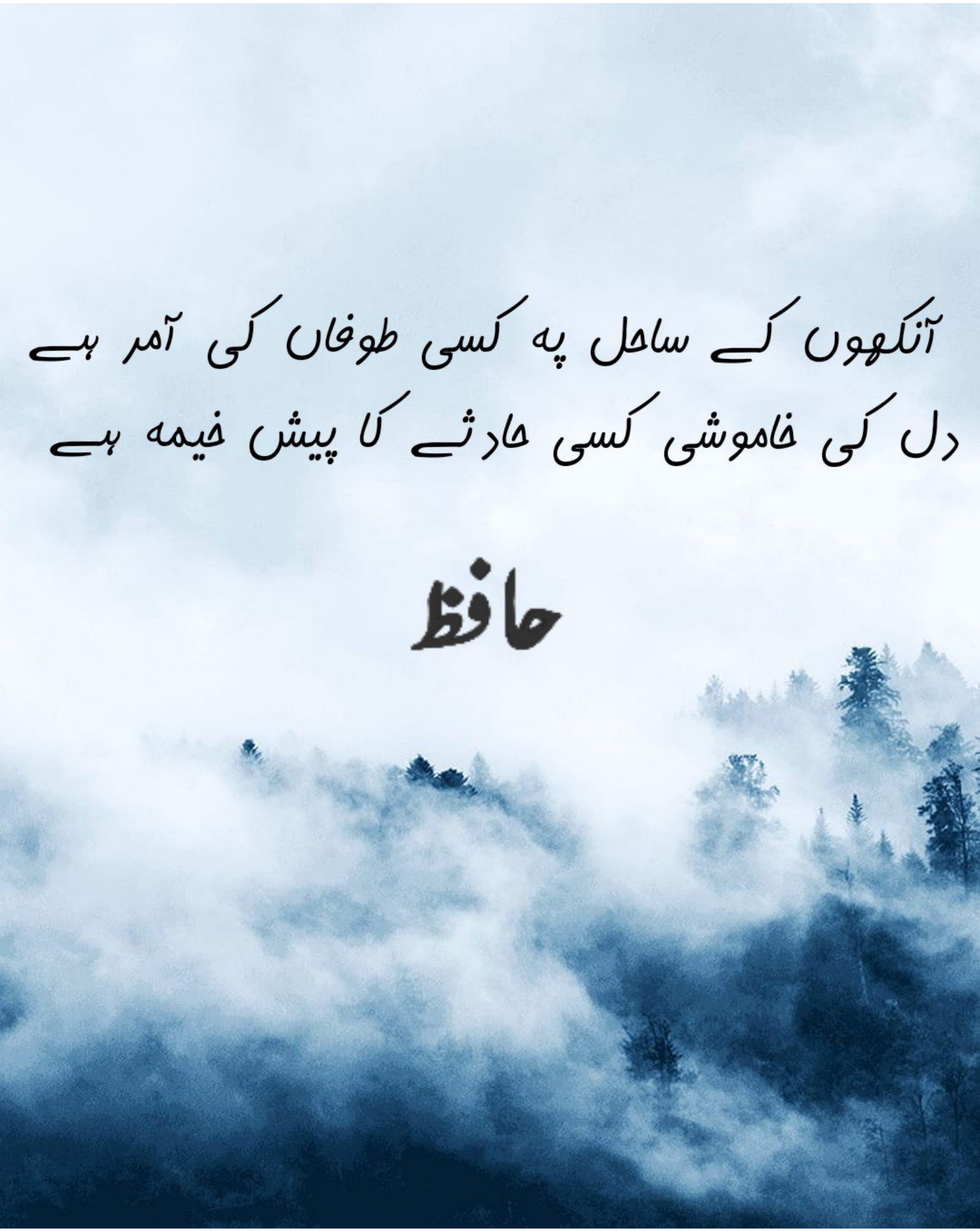
آنکھوں کے ساحل پہ کسی طوفاں کی آمد ہے
دل کی خاموشی کسی حادثے کا پیش خیمہ ہے
حافظ

ZAMANA BURA
HOTA NAE
HAFIZ... BUS
ZINDGE KI ADAIN
MUKHTALIF HOTE
HE..

حافظ

تسبیحات
کلام
عرفان علی حافظ

حافظ
کانٹوں کا درد یاد ہے مجھے
پھولوں سے ڈرا ہوا ہوں میں
بھروسہ شہر کے پتھروں پہ کیا
اب منہ کے بل گرا ہوا ہوں میں

Click Here For Share

kisi sy hamy shikwa nae he..
bech rasty me rukna nae he..
salamem♥habat qabol na huwa..
ghulamem♥habat hamy banna nae
he..

مجھے تلاش ہے تیری

آنکھوں میں آس ہے تیری

کاسہ دل بھر دے مرا

روح کو پیاس ہے تیری

حافظ

بہت دیکھے ہیں دنیا کے انداز دلبرانہ
حافظ شروع و آخر بس دھوکہ ہے دھوکہ

تو نے سکھایا تھا انسانیت کا درس
واعظ تری شعلہ بیانی کیا ہوئی

حافظ مشکل نہ بنا اپنی یہ سادہ زندگی
لوگوں کی تقلید میں اپنا من نہ جلا
www.rangan-datta.info

حافظ مشکل نہ بنا اپنی یہ سادہ زندگی
لوگوں کی تقلید میں اپنا من نہ جلا
www.rangan-datta.info

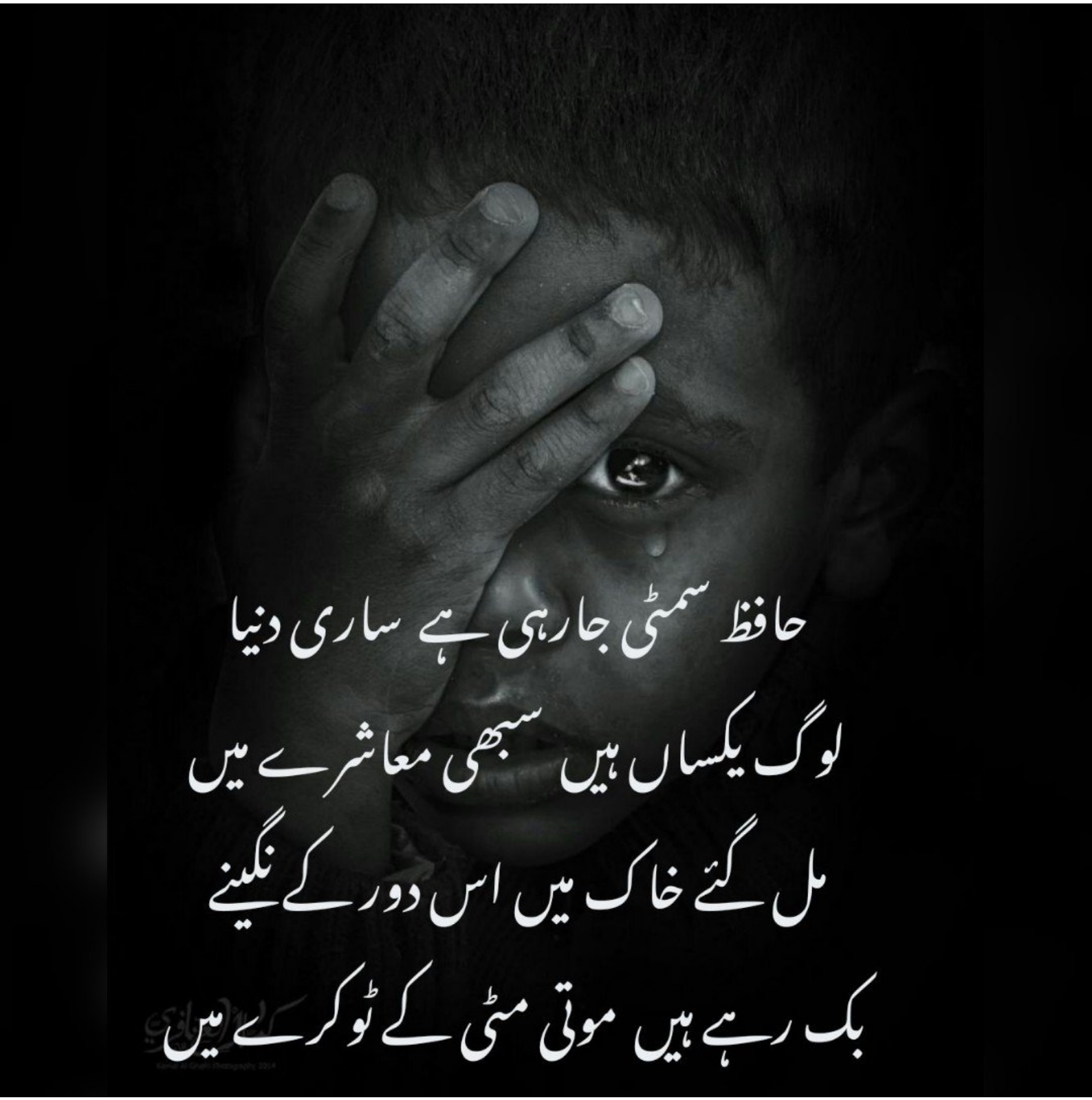
حافظ سمٹی جارہی ہے ساری دنیا
لوگ یکساں ہیں سبھی معاشرے میں
مل گئے خاک میں اس دور کے نگینے
بک رہے ہیں موتی مٹی کے ٹوکرے میں

خاموشی سے ہو ظلم کی ترویج
ایسے سکوت کو توڑ دو حافظ

وقت بے رحم ہے حافظ انسان کے لیے
کون آیا کون گیا اس کی بلا سے۔۔

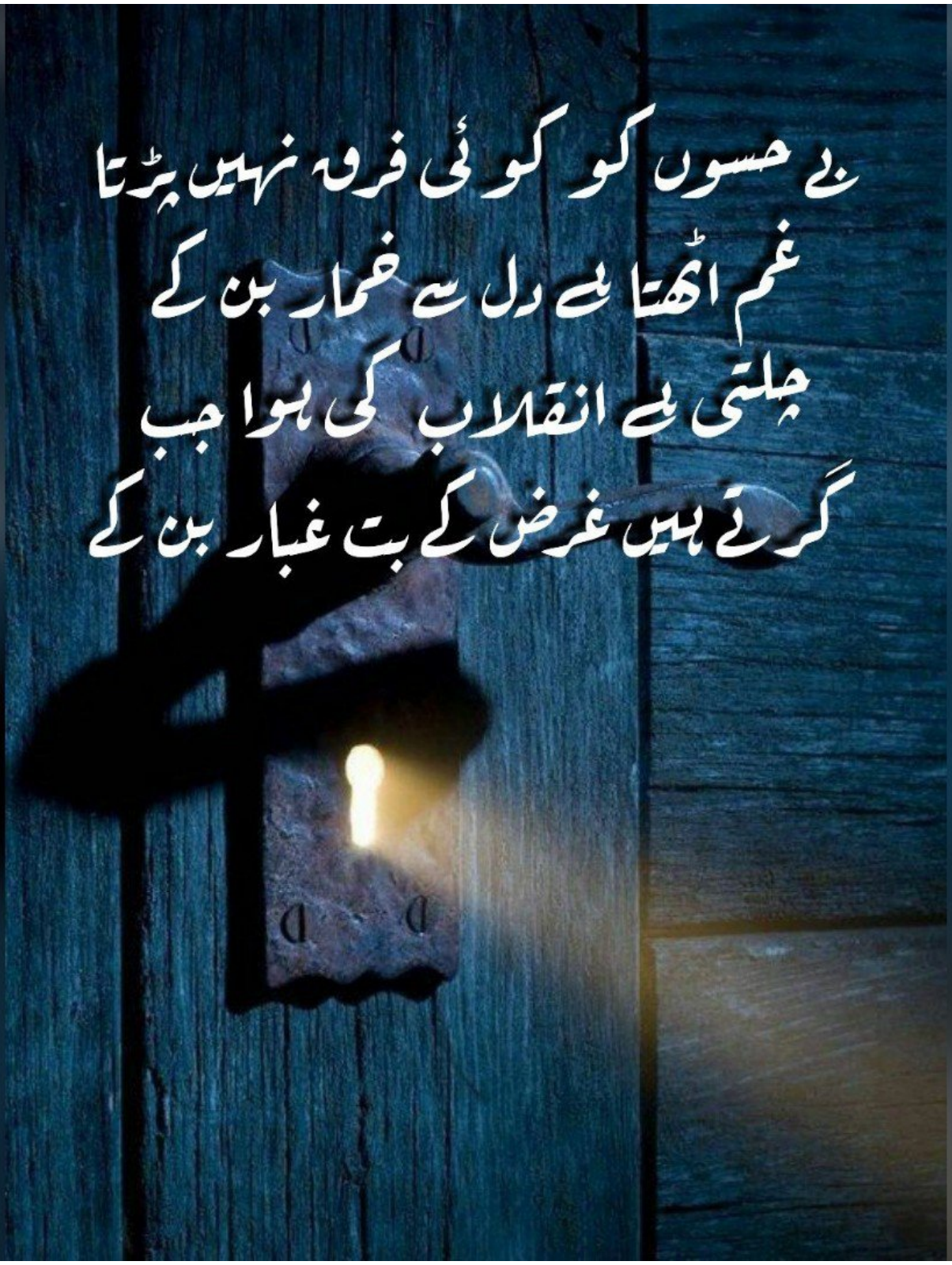
بے حسوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا
غم اٹھتا ہے دل سے غبار بن کے
چلتی ہے انقلاب کی ہوا جب
گرتے ہیں غرض کے بت غبار بن کے

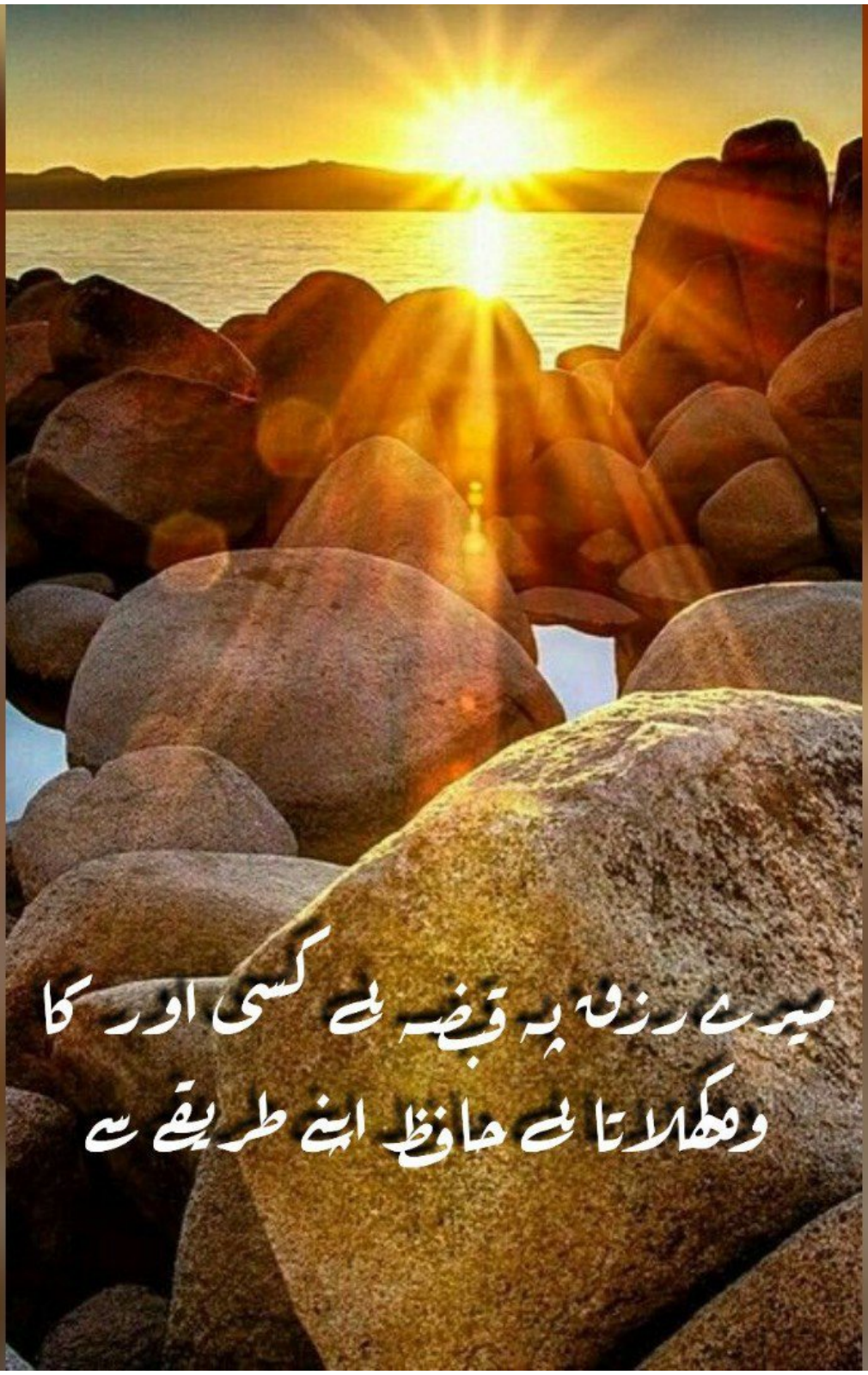
میرے رزق پہ قبضہ ہے کسی اور کا
وہ کھلاتا ہے حافظ اپنے طریقے سے

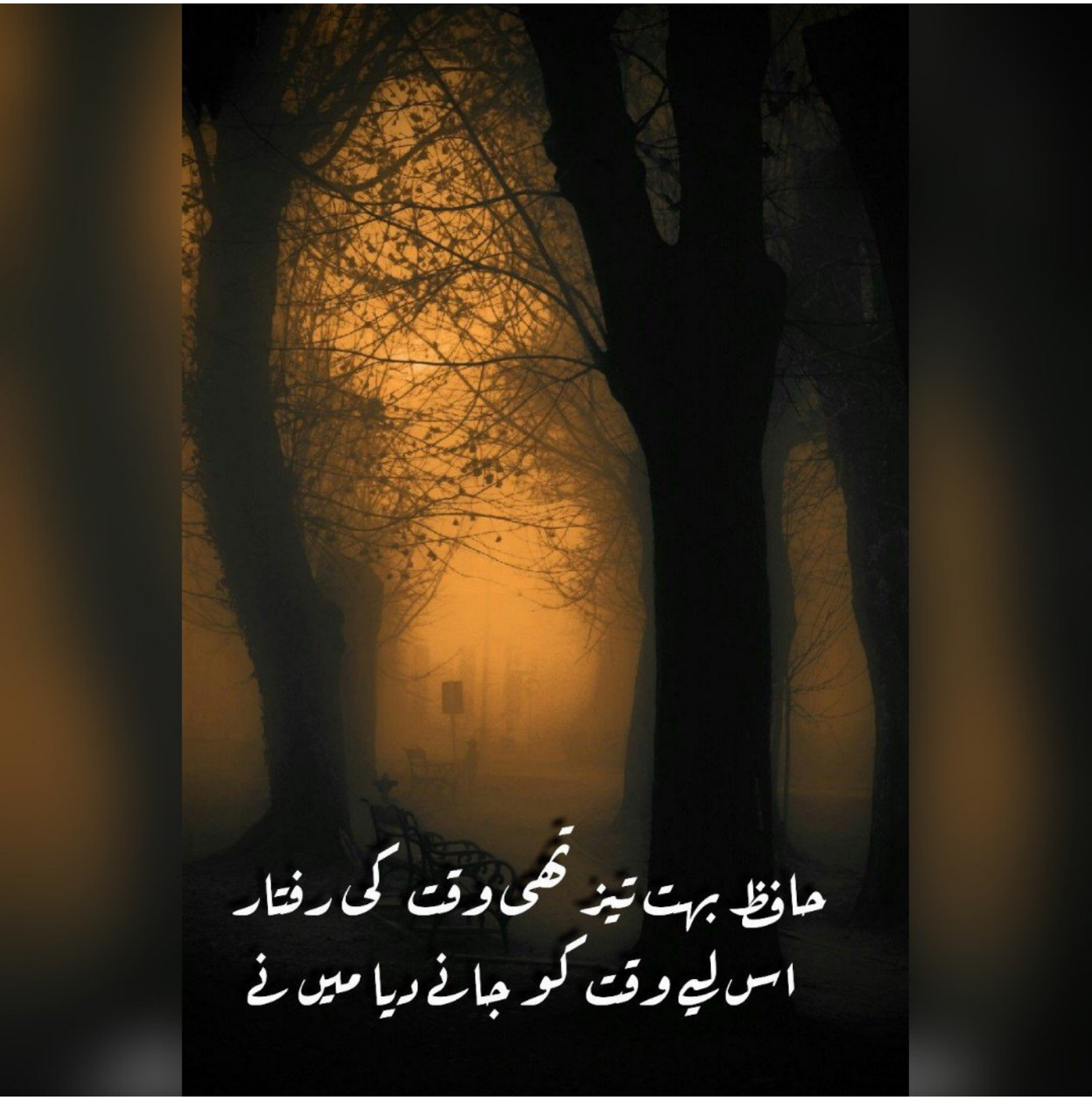
حافظ بہت تیز تھی وقت کی رفتار
اس لیے وقت کو جانے دیا میں نے

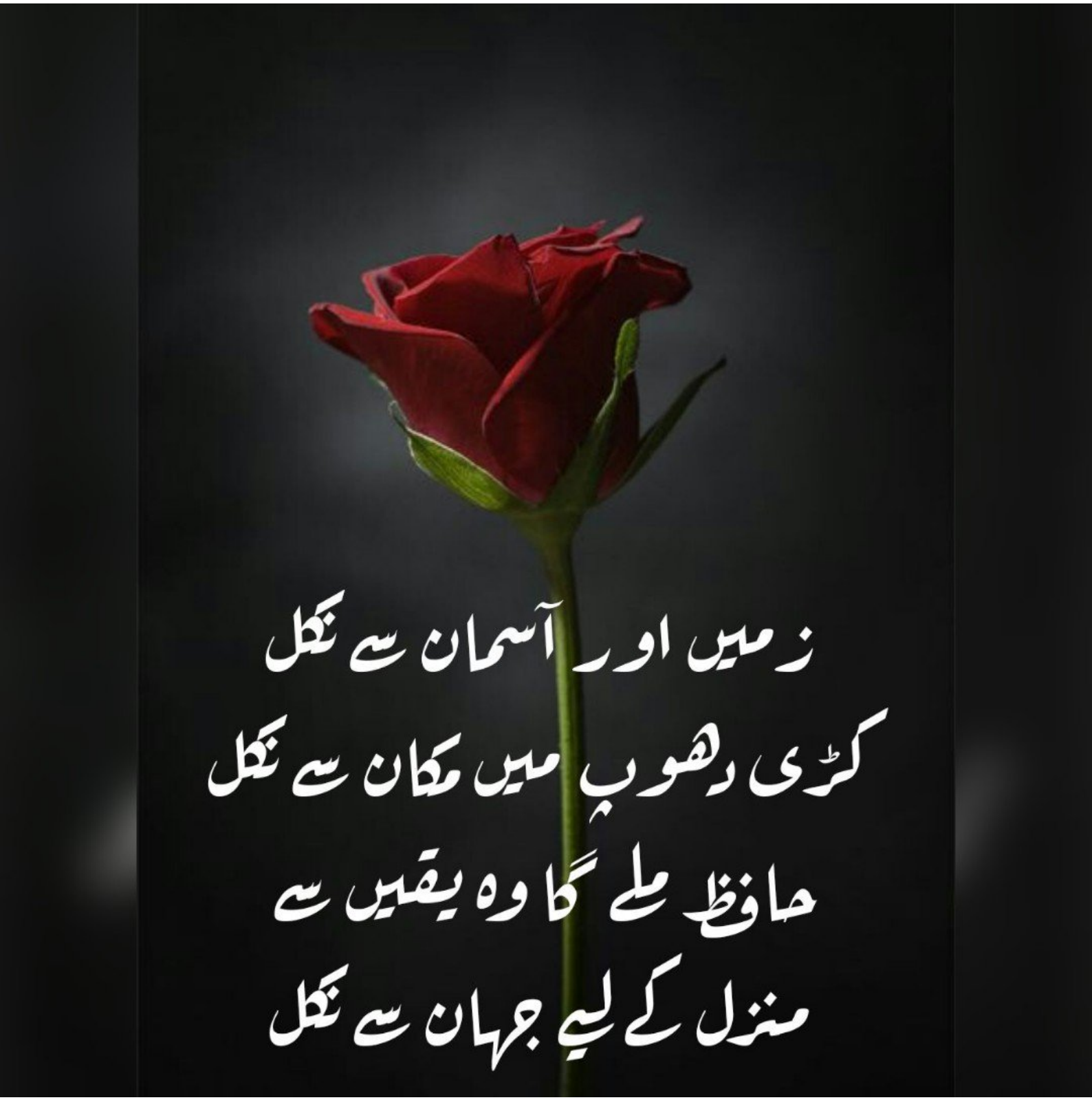
زمیں اور آسمان سے نکل
کڑی دھوپ میں مکان سے نکل
حافظ ملے گا وہ یقیں سے
منزل کے لیے جہان سے نکل

حافظ بہت آسان بھی ہوا گر وہ راستہ
مت چلنا جو راہ صراط مستقیم نہیں

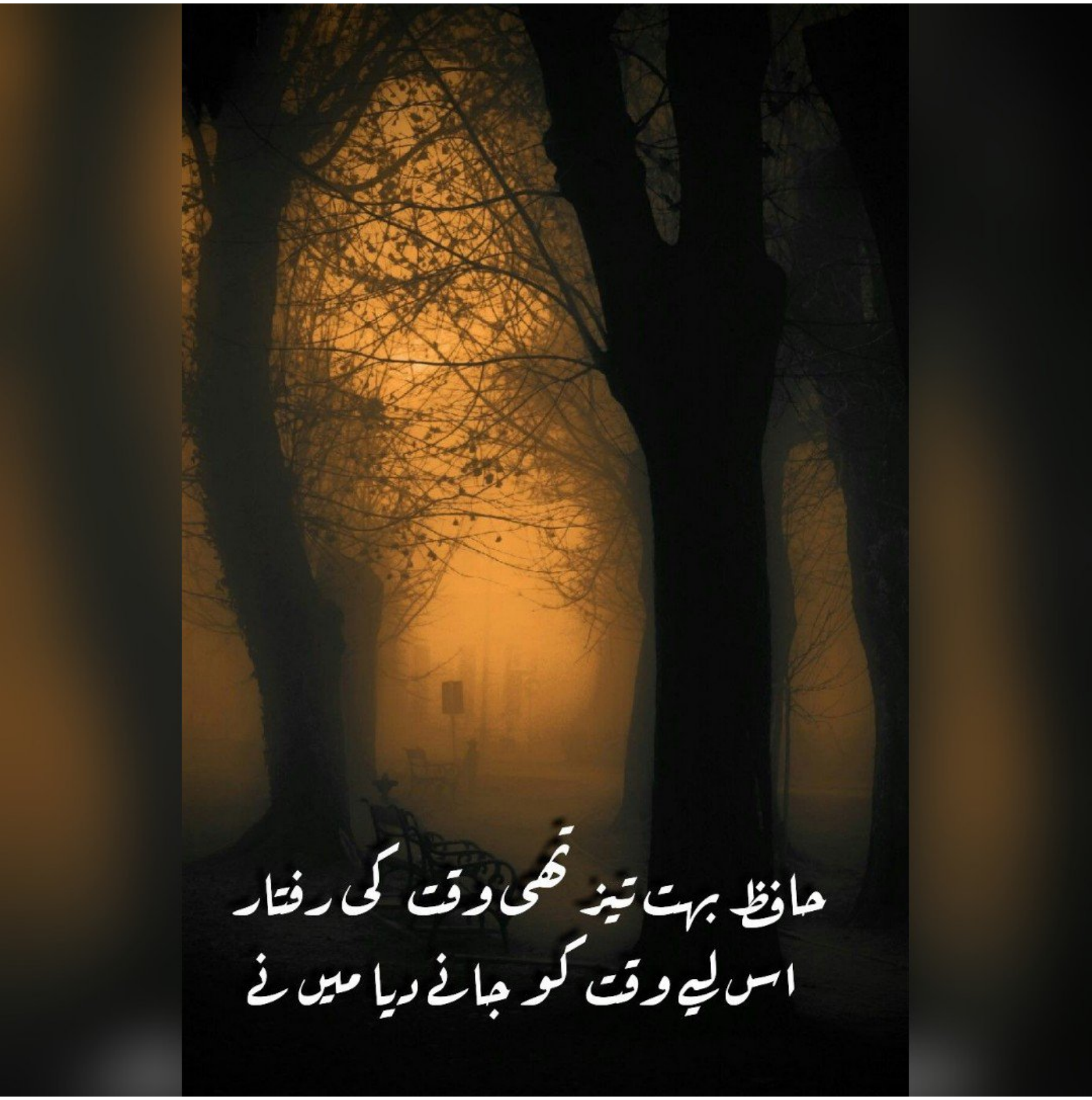
حافظ بہت تیز تھی وقت کی رفتار
اس لیے وقت کو جانے دیا میں نے

حافظ بہت آسان بھی ہوا گر وہ راستہ
مت چلنا جو راہ صراط مستقیم نہیں

حافظ بہت آسان بھی ہوا گر وہ راستہ
مت چلنا جو راہ صراط مستقیم نہیں

حافظ بہت تیز تھی وقت کی رفتار
اس لیے وقت کو جانے دیا میں نے

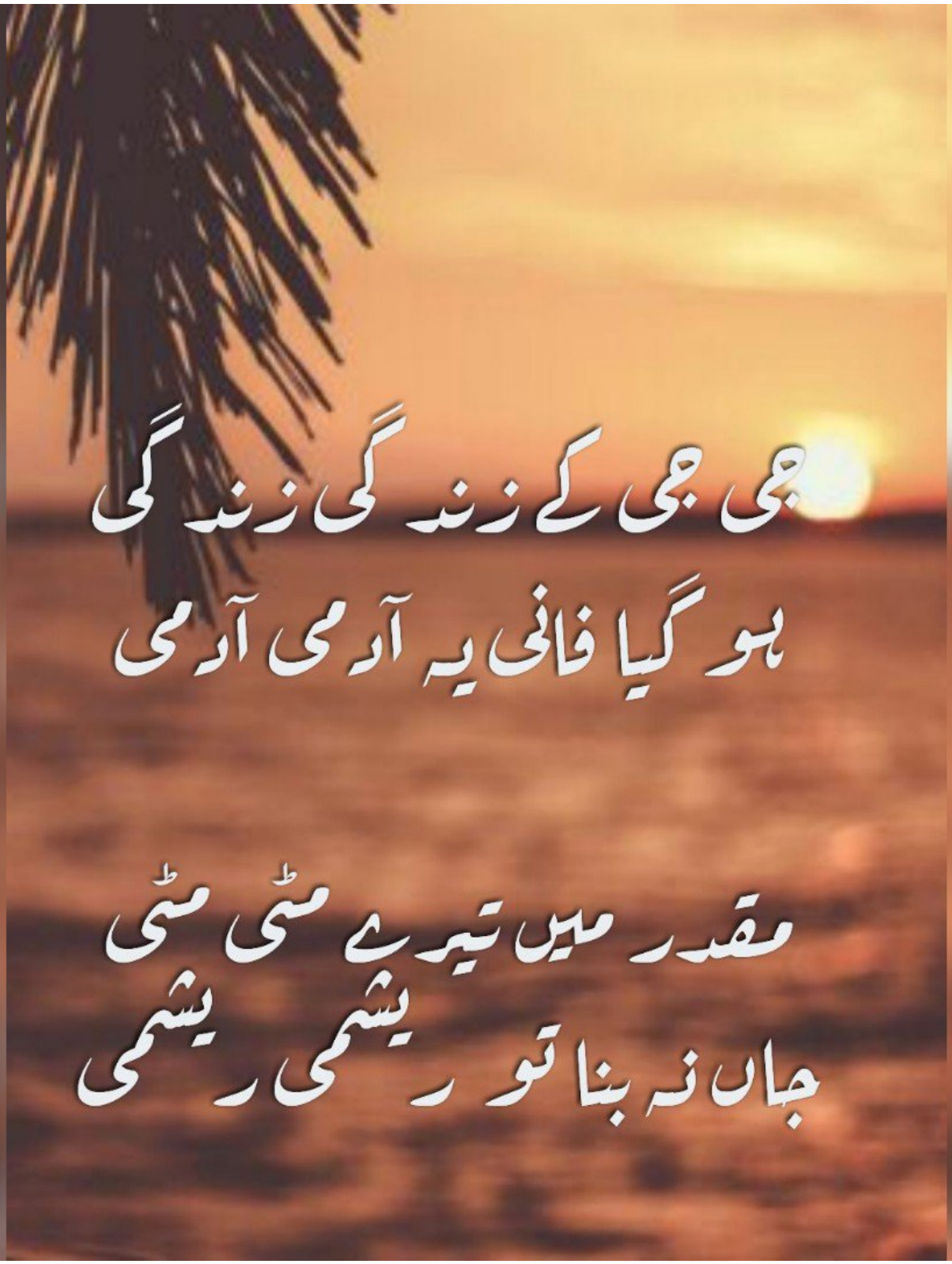
جی جی کے زندگی زندگی
ہو گیا فانی یہ آدمی آدمی
مقدر میں تیرے مٹی مٹی
جاں نہ بنا تو ریشمی ریشمی

جس خون میں کشش نہ ہو اپنوں کی
حافظ وہ خون نہیں محض گندگی ہے

خود سے بھی غافل ہے انسان
اک فکر میں مشغول ہے ہر شخص

جس خون میں کشش نہ ہو اپنوں کی
حافظ وہ خون نہیں محض گندگی ہے

حافظ مشکل نہ بنا اپنی یہ سادہ زندگی
لوگوں کی تقلید میں اپنا من نہ جلا

یوں زمین پر اور بھی مخلوق ہے
بتا کیا خوبی ہے تجھ میں اے آدمی

حافظ مشکل نہ بنا اپنی یہ سادہ زندگی
لوگوں کی تقلید میں اپنا من نہ جلا

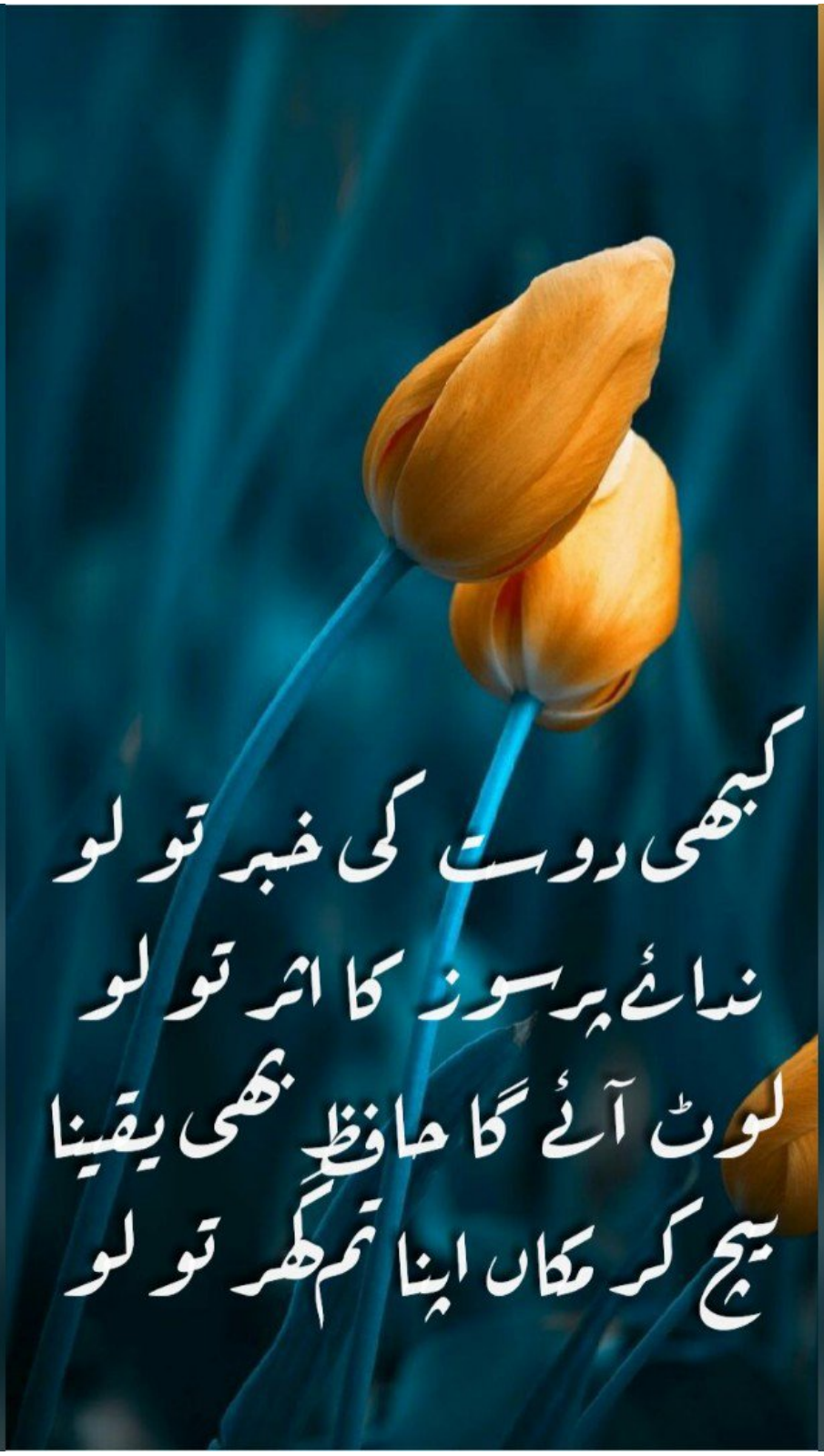
کبھی دوست کی خبر تو لو
ندائے پرسوز کا اثر تو لو
لوٹ آئے گا حافظ بھی یقینا
بیچ کر مکاں اپنا تم گھر تو لو

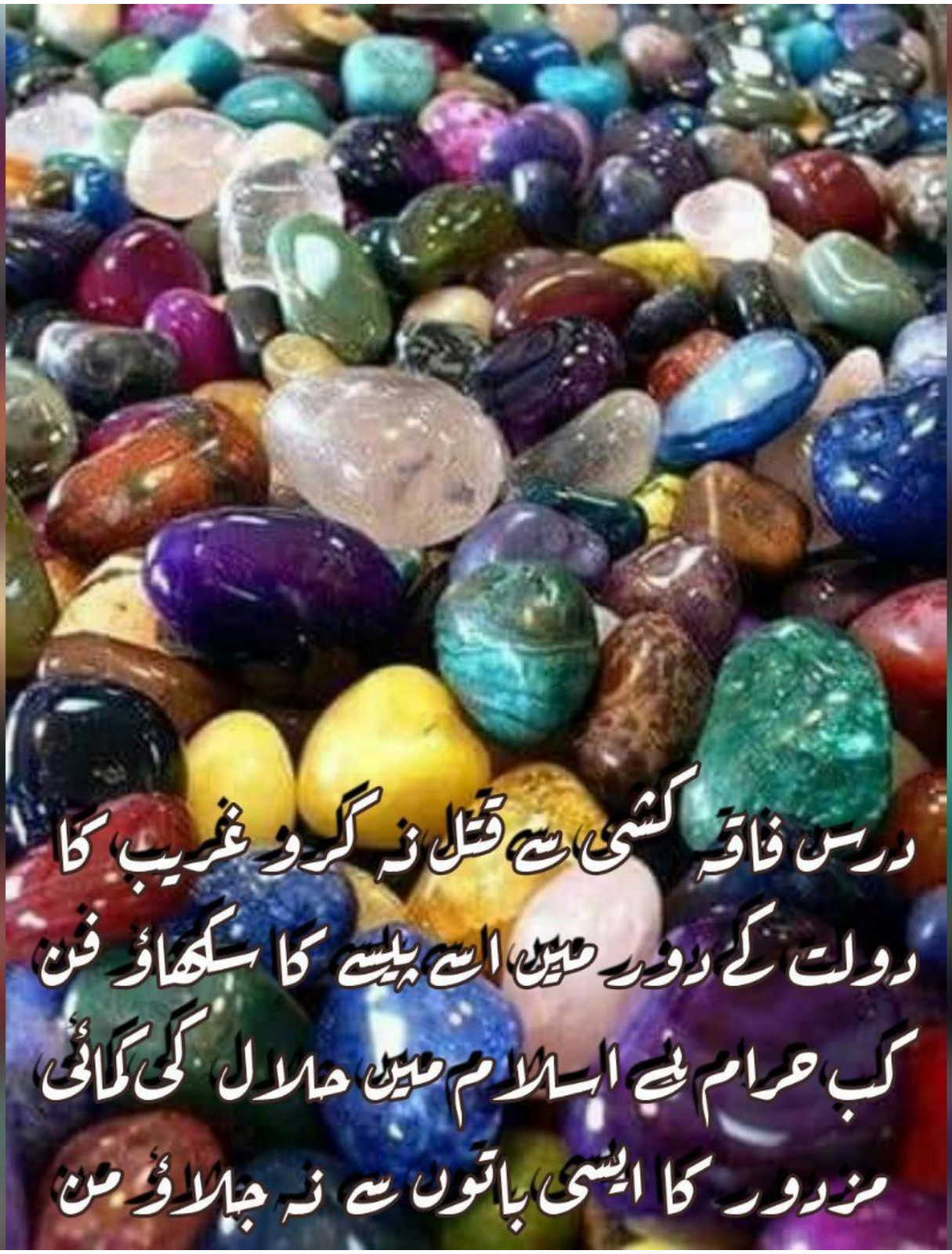
درس فاقہ کشی سے قتل نہ کرو غریب کا
دولت کے دور میں اسے پیسے کا سکھاؤ فن
کب حرام ہے اسلام میں حلال کی کمائی
مزدور کا ایسی باتوں سے نہ جلاؤ من

جانے کہاں نکل گیا ہوں میں زندگی میں
حافظ لوگ مجھے دور نظر آتے ہیں

حافظؔ ہجوم دیکھ کر راستہ بدلہ نہیں کرتے
لوگوں کی بھیڑ میں منزل کا پتا نہیں ملتا

نہ کر سکو گے تمیز تم خراب زمانے کی
لوگوں نے سیکھ لیا ہے عیب چھپانے کا فن

ہے بہت عجیب آدمی کا معاملہ
مٹی سے بنا انسان کاغذ پہ مرتا ہے

حافظ
کسی کی خوشی سے میں کیوں جلوں
مجھے بھی مل رہا ہے رب کی تقسیم سے

اپنی خواہشوں کے پیچھے رشتوں کو توڑ رہے ہیں
انسان انسانیت کے معیار سے گرتے جا رہے ہیں

فریب کے حجاب میں چھپ گئی وفا
ہوا پامال جب انسان تو شرما گئی حیا

حافظ بہت آسان بھی ہوا گر وہ راستہ
مت چلنا جو راہ صراط مستقیم نہیں

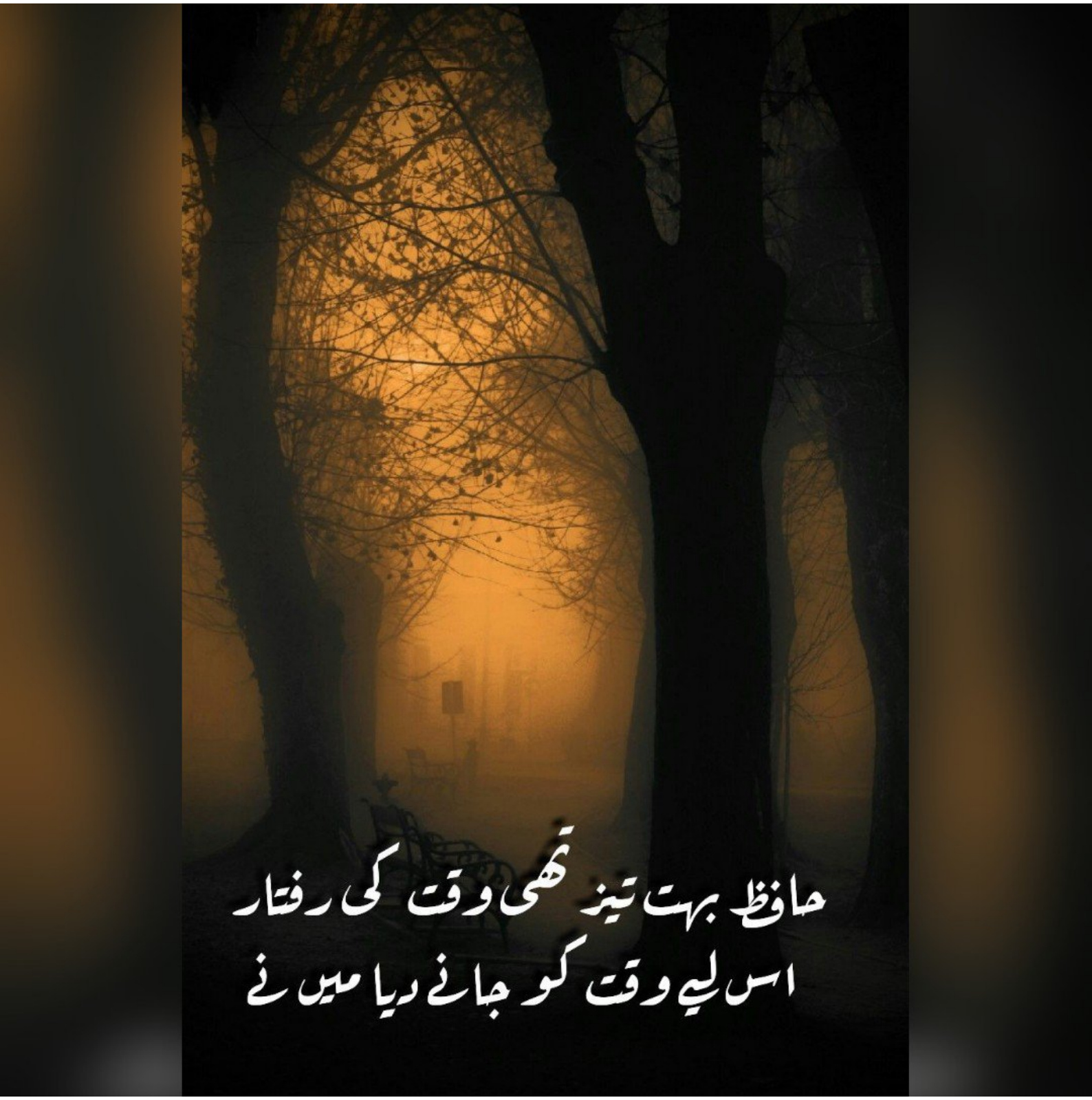
حافظ بہت تیز تھی وقت کی رفتار
اس لیے وقت کو جانے دیا میں نے

وقت بے رحم ہے حافظ انسان کے لیے
کون آیا کون گیا اس کی بلا سے۔۔

حافظ
چاہتوں کا فسانہ تو دیکھو
خاہشوں کا ترانہ تو دیکھو
حوس کو دیا نامِ محبت
شہوتوں کا زمانہ تو دیکھو

حافظ
آدمی کا آدمی سے تعلق ضرورت ہے
بندے کا خدا سے ناطہ محبت ہے ع

میں نہ جاوں گا اب کبھی اسے ملنے
بہت دن لگتے ہیں مجھے لوٹ کر آنے میں

حافظ

وہ معاشرہ کیسے ترقی کرے گا جہاں ع
استاد اور سبق دیتا ہے اور لوگ کوئی اور ع

«««««حافظ»»»»»

جہاں جرم کرنے پر زبانیں بند ہوں ع
وہاں ظلم بولنے لگتا ہے ع

«««««حافظ»»»»»

جہاں امیر اور غریب کے دسترخوان میں بہت زیادہ فرق ہو ع
وہاں لوگ نفرت کا لہو پینے لگتے ہیں ع

«««««حافظ»»»»»

خدا نے لوگوں کے بیچ رزق کا فرق رکھا ہے مگرؑ
ان کے درمیان انصاف کا فرق نہیں رکھا ؑؑؑ

«««««حافظ»»»»»

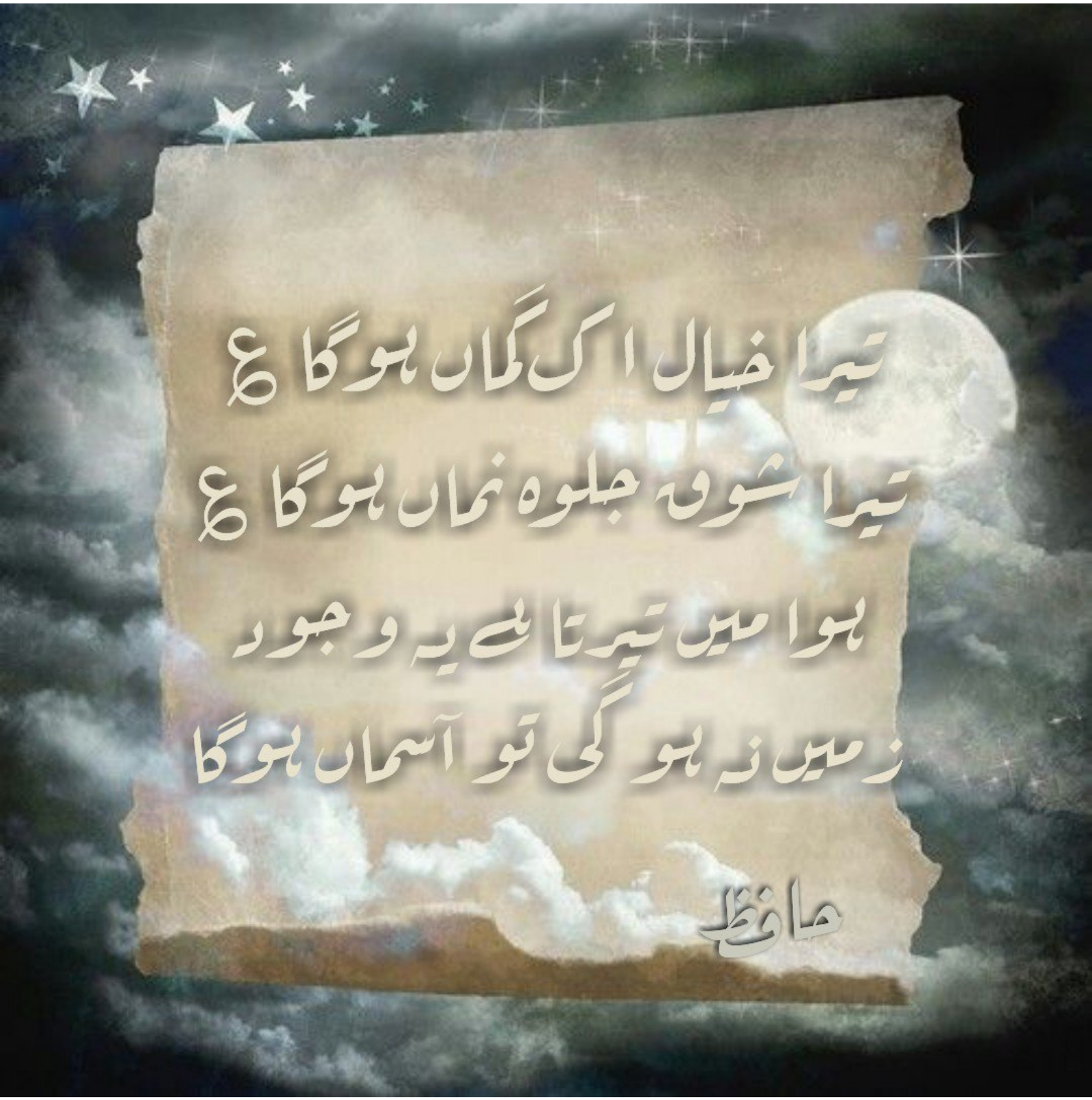
تیرا خیال اک گماں ہو گا ع
تیرا شوق جلوہ نماں ہو گا ع
ہوا میں تیرتا ہے یہ وجود
زمیں نہ ہو گی تو آسماں ہو گا
حافظ

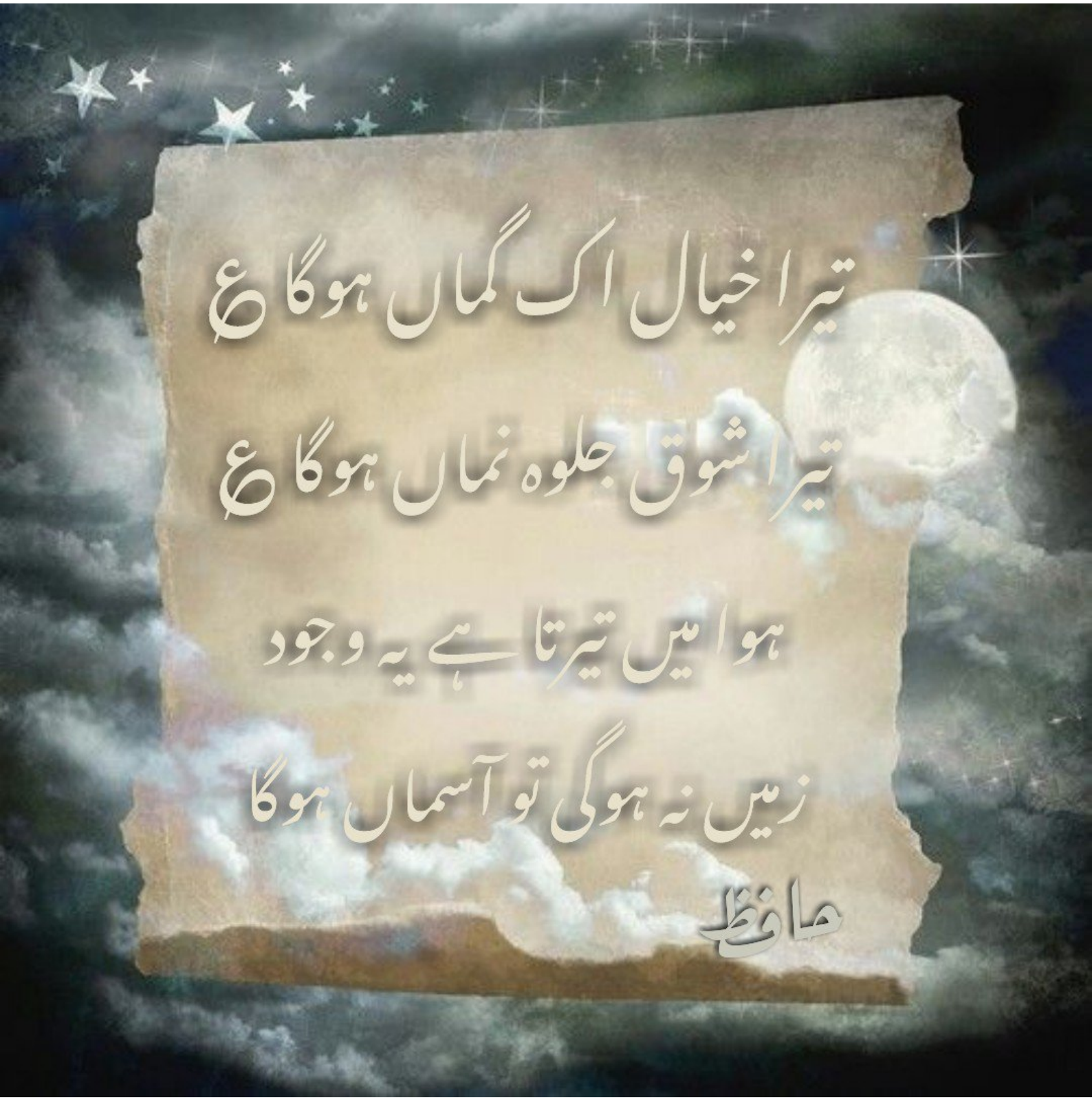
تیرا خیال اک گماں ہوگا ع
تیرا شوق جلوہ نماں ہوگا ع
ہوا میں تیرتا ہے یہ وجود
زمیں نہ ہوگی تو آسماں ہوگا
حافظ

کسی حادثے کا ہمیں شوق نہیں ع

الجھے راستے کا ہمیں شوق نہیں ع

جا ملے ستارے کسی دن چاند سے

ایسے واقعے کا ہمیں شوق نہیں ع

شہر میں جا بجا آ بسے ہیں حیوان

اس معاشرے کا ہمیں شوق نہیں ع

کارواں میں چھپے ہوئے ہیں اجنبی

نئے قافلے کا ہمیں شوق نہیں ع

دل روکتا ہے آوارگی سے مگر

کسی مشورے کا ہمیں شوق نہیں ع

پھر زندگی نے بلایا ہے کوئی بات ہے

اب معاملے کا ہمیں شوق نہیں ع

حافظ

500px

دل کے جلے اوراق راکھ میں ڈھونڈتا ہوں
میں دبے جذبات خاک میں ڈھونڈتا ہوں
ہے عجیب ستم ظریفی کہ مداوائے جان
دلِ شکستہ جگر چاک میں ڈھونڈتا ہوں ع

حافظ

تیرا خیال اک گماں ہوگا ع
تیرا شوق جلوہ نماں ہوگا ع
ہوا میں تیر تا ہے یہ وجود
زمیں نہ ہوگی تو آسماں ہوگا
حافظ

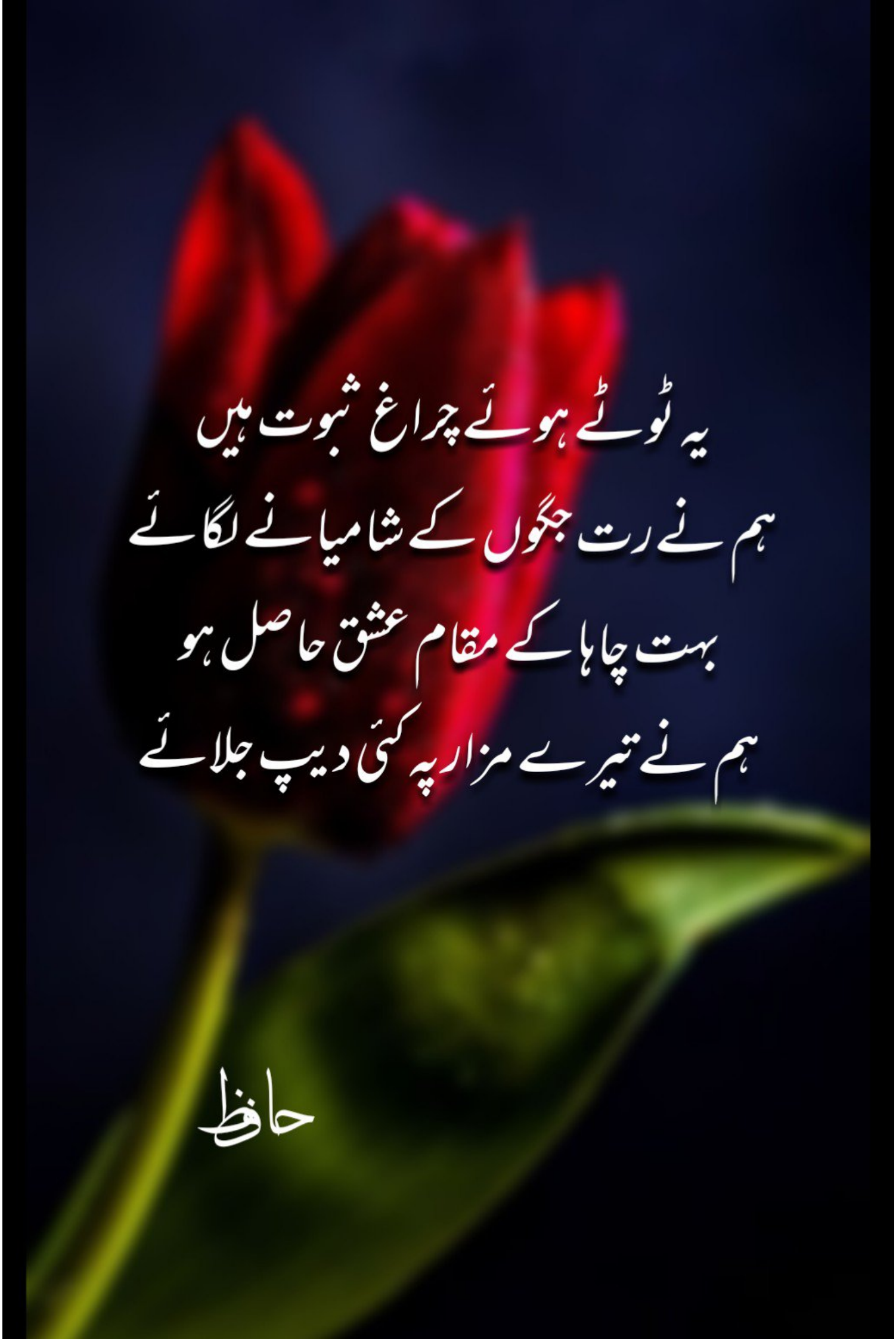
یہ ٹوٹے ہوئے چراغ ثبوت ہیں
ہم نے رت جگوں کے شامیانے لگائے
بہت چاہا کے مقام عشق حاصل ہو
ہم نے تیرے مزار پہ کئی دیپ جلائے
حافظ

کسی حادثے کا ہمیں شوق نہیں ع
الجھے راستے کا ہمیں شوق نہیں ع
جا ملے ستارے کسی دن چاند سے
ایسے واقعے کا ہمیں شوق نہیں ع
شہر میں جابجا آ بسے ہیں حیوان
اس معاشرے کا ہمیں شوق نہیں ع
کارواں میں چھپے ہوئے ہیں اجنبی
نئے قافلے کا ہمیں شوق نہیں ع
دل روکتا ہے آوارگی سے مگر
کسی مشورے کا ہمیں شوق نہیں ع
پھر زندگی نے بلایا ہے کوئی بات ہے
اب معاملے کا ہمیں شوق نہیں ع

«««حافظ»»»

خدا کے ہاتھ میں ہے رزق کا سمندر ؏
جنہیں رزق چاہیے انہیں ڈوبنا پڑے گا

(حافظ)

دل کے جلے اوراق راکھ میں ڈھونڈتا ہوں
میں دبے جذبات خاک میں ڈھونڈتا ہوں
ہے عجیب ستم ظریفی کہ مداوائے جان
دلِ شکستہ جگر چاک میں ڈھونڈتا ہوں ع

حافظ

کسی حادثے کا ہمیں شوق نہیں ع

الجھے راستے کا ہمیں شوق نہیں ع

جا ملے ستارے کسی دن چاند سے

ایسے واقعے کا ہمیں شوق نہیں ع

شہر میں جا بجا آ بسے ہیں حیوان

اس معاشرے کا ہمیں شوق نہیں ع

کارواں میں چھپے ہوئے ہیں اجنبی

نئے قافلے کا ہمیں شوق نہیں ع

دل روکتا ہے آوارگی سے مگر

کسی مشورے کا ہمیں شوق نہیں ع

پھر زندگی نے بلایا ہے کوئی بات ہے

اب معاملے کا ہمیں شوق نہیں ع

حافظ

500px

اگر غم نہ ہوتا ؏
تو کوئی خوش نہ ہوتا ؏

«حافظ»

دل کے جلے اوراق راکھ میں ڈھونڈتا ہوں
میں دبے جذبات خاک میں ڈھونڈتا ہوں
ہے عجیب ستم ظریفی کہ مداوائے جان
دلِ شکستہ جگر چاک میں ڈھونڈتا ہوں ع

«««حافظ»»»

تیرا خیال اک گماں ہوگا ؏
تیرا شوق جلوہ نماں ہوگا ؏
ہوا میں تیرتا ہے یہ وجود
گر زمیں نہیں تو آسماں ہوگا

«««حافظ»»»

اگر غم نہ ہوتا ؏
تو کوئی خوش نہ ہوتا ؏

«حافظ»

دل کے جلے اوراق راکھ میں ڈھونڈتا ہوں
میں دبے جذبات خاک میں ڈھونڈتا ہوں
ہے عجیب ستم ظریفی کہ مداوائے جان
دلِ شکستہ جگر چاک میں ڈھونڈتا ہوں ع

«««حافظ»»»

تیرا خیال اک گماں ہوگا ؏
تیرا شوق جلوہ نماں ہوگا ؏
ہوا میں تیرتا ہے یہ وجود
گر زمیں نہیں تو آسماں ہوگا

«««حافظ»»»

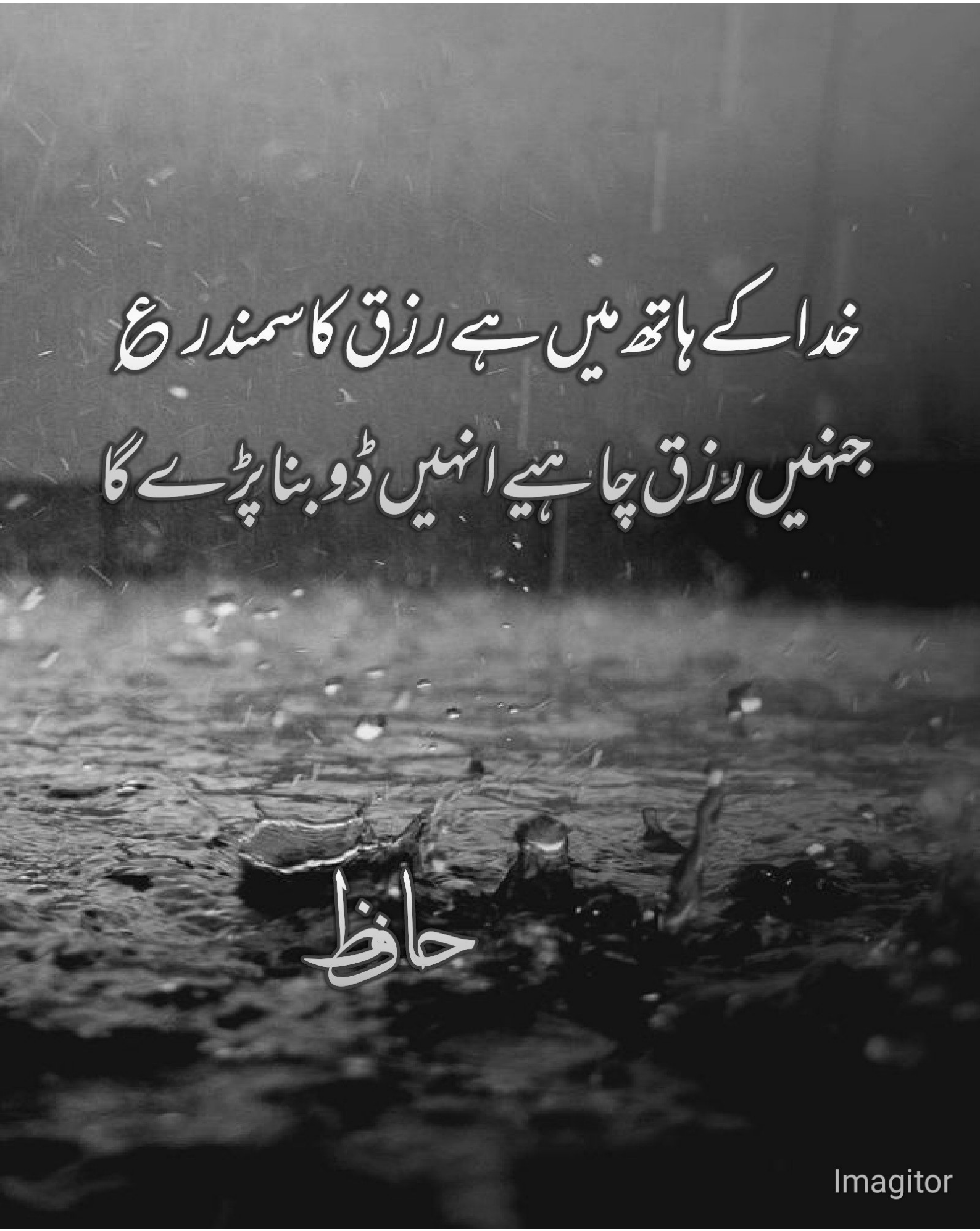
خدا کے ہاتھ میں ہے رزق کا سمندر ع
جنہیں رزق چاہیے انہیں ڈوبنا پڑے گا
حافظ
Imagitor

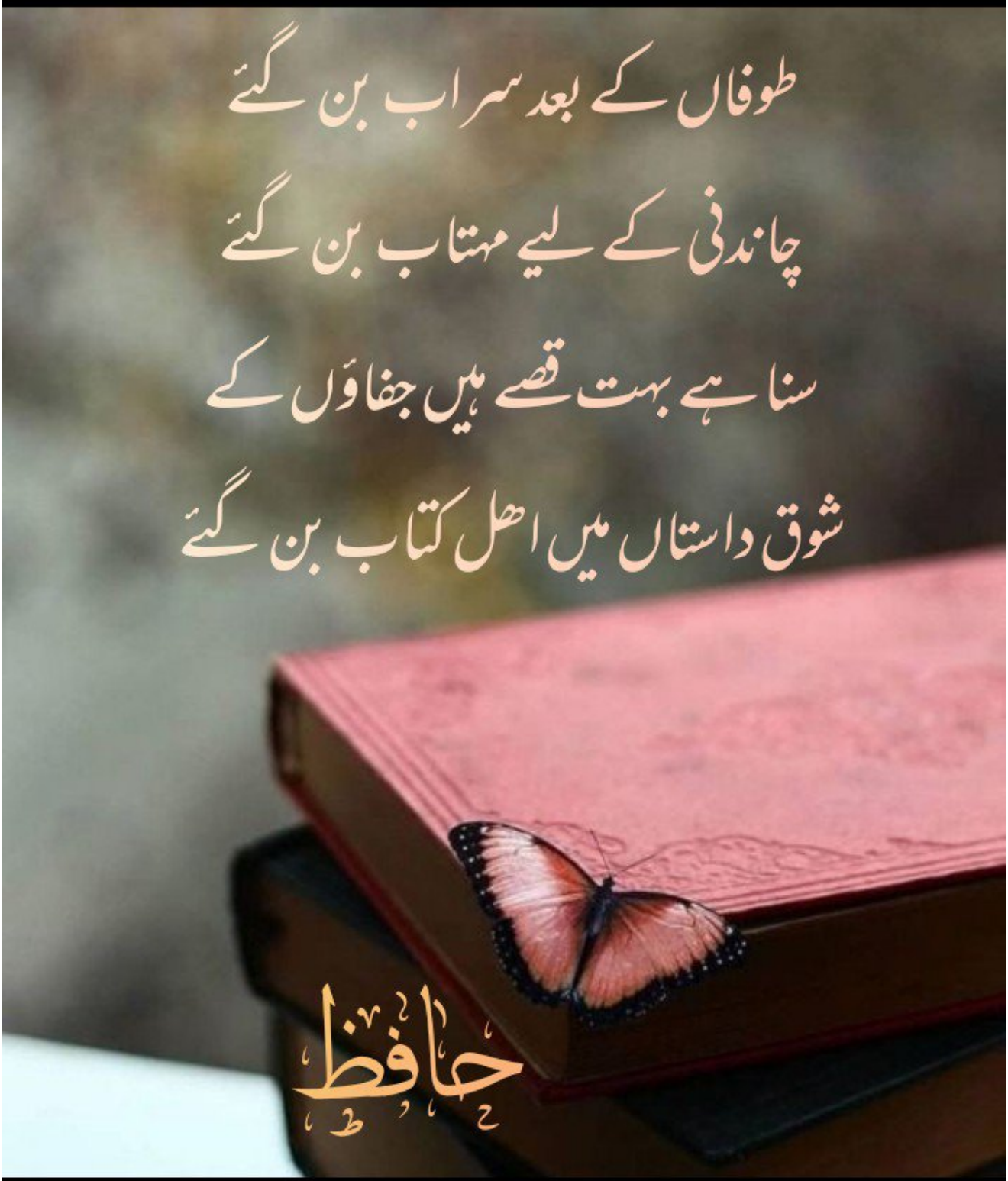
طوفاں کے بعد سراب بن گئے
چاندنی کے لیے مہتاب بن گئے
سنا ہے بہت قصے ہیں جفاؤں کے
شوق داستاں میں اھل کتاب بن گئے
حافظ

حافظ
ہم نے زمانے کو بد دعا دی ہے
خدا تجھ پہ بھی کوئی زمانہ لائے

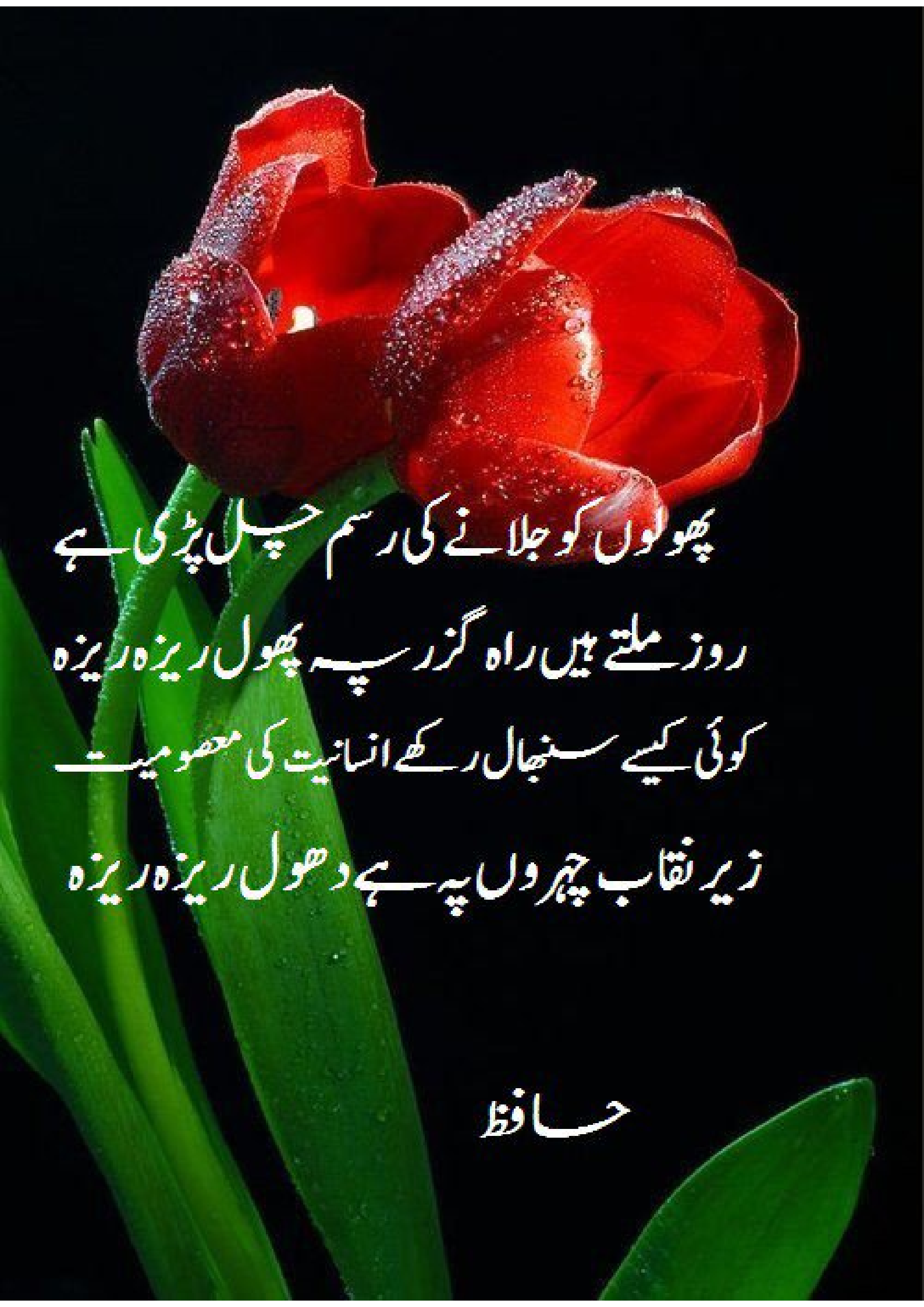
پھولوں کو جلانے کی رسم چل پڑی ہے
روز ملتے ہیں راہ گزر پہ پھول ریزہ ریزہ
کوئی کیسے سنبھال رکھے انسانیت کی معصومیت
زیر نقاب چہروں پہ ہے دھول ریزہ ریزہ
حافظ

میں کیسے یقین کرلوں اس نے مجھے تلاش کیا
اس کے راستوں پہ ہم نے رکھا تھا اپنا گزر

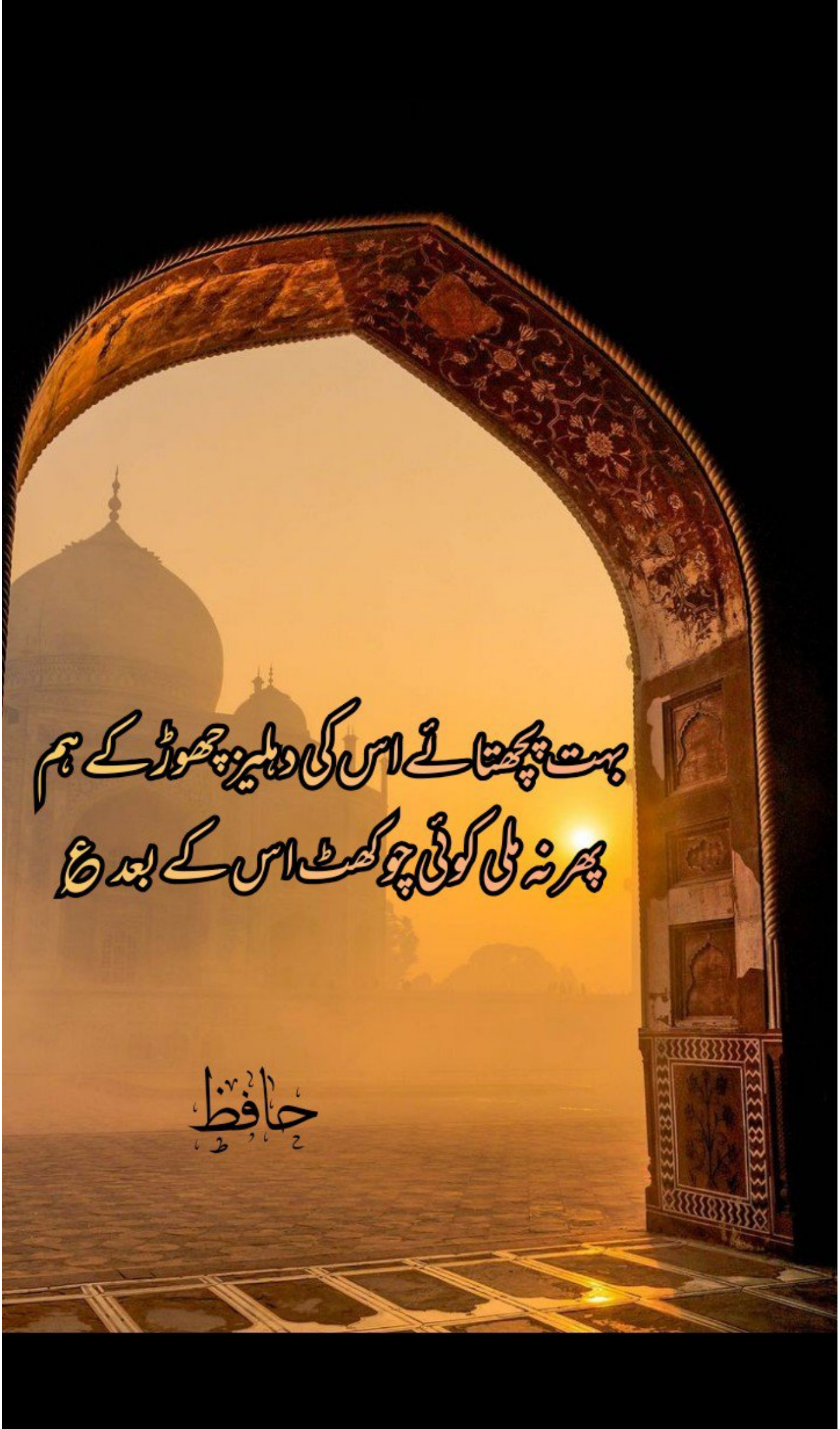
بہت پچھتائے اس کی دہلیز چھوڑ کے ہم
پھر نہ ملی کوئی چوکھٹ اس کے بعد ع
حافظ

پتہ ہے ایک باپ کا دل کب خوش ہوتا ہے ؏ ؏
جب بیٹوں کی ہنسی کی کھنک گھر میں سنائی دیتی ہے ؏

«««حافظ»»»

معلوم ہے آنکھوں کو نیچا رکھنے کا حکم کیوں دیا گیا ؏
تاکہ محرم راز ایک دوسرے کو جی بھر کے دیکھیں ؏

«««حافظ»»»

مرد و عورت کی انسیت
ایک فطرت ہے
ان کا تعلق ایک جبلت ہے
ان کا ساتھ ایک ضرورت ہے
عشق و محبت
اس فطرت اس جبلت کی تڑپ ہے
اور ان کا بندھن
سارے جذبات کی تکمیل
پھر اتنے راستوں میں آسان راستہ ہے
<< نکاح >>

«««حافظ»»»

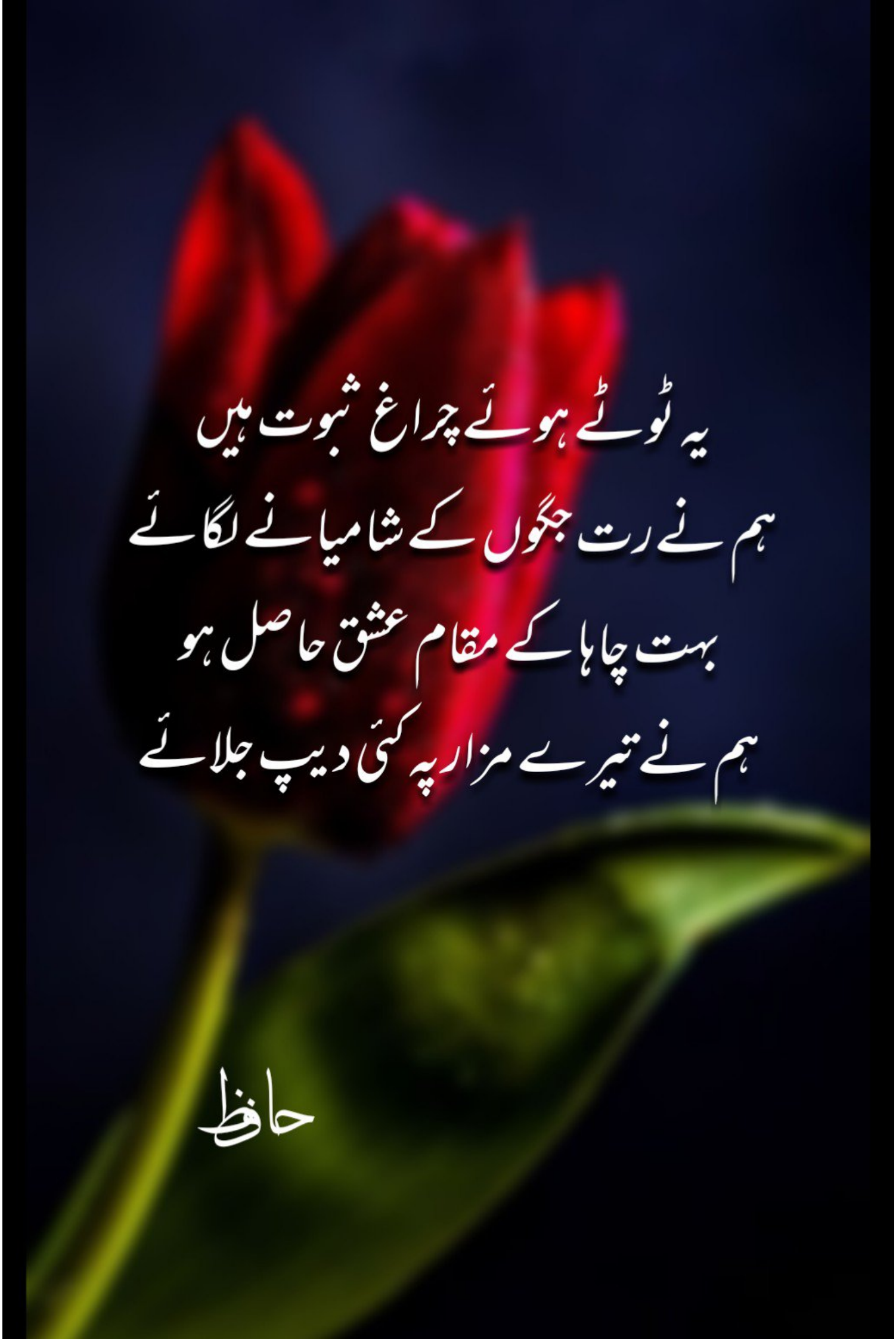
یہ ٹوٹے ہوئے چراغ ثبوت ہیں
ہم نے رت جگوں کے شامیانے لگائے
بہت چاہا کے مقام عشق حاصل ہو
ہم نے تیرے مزار پہ کئی دیپ جلائے
حافظ

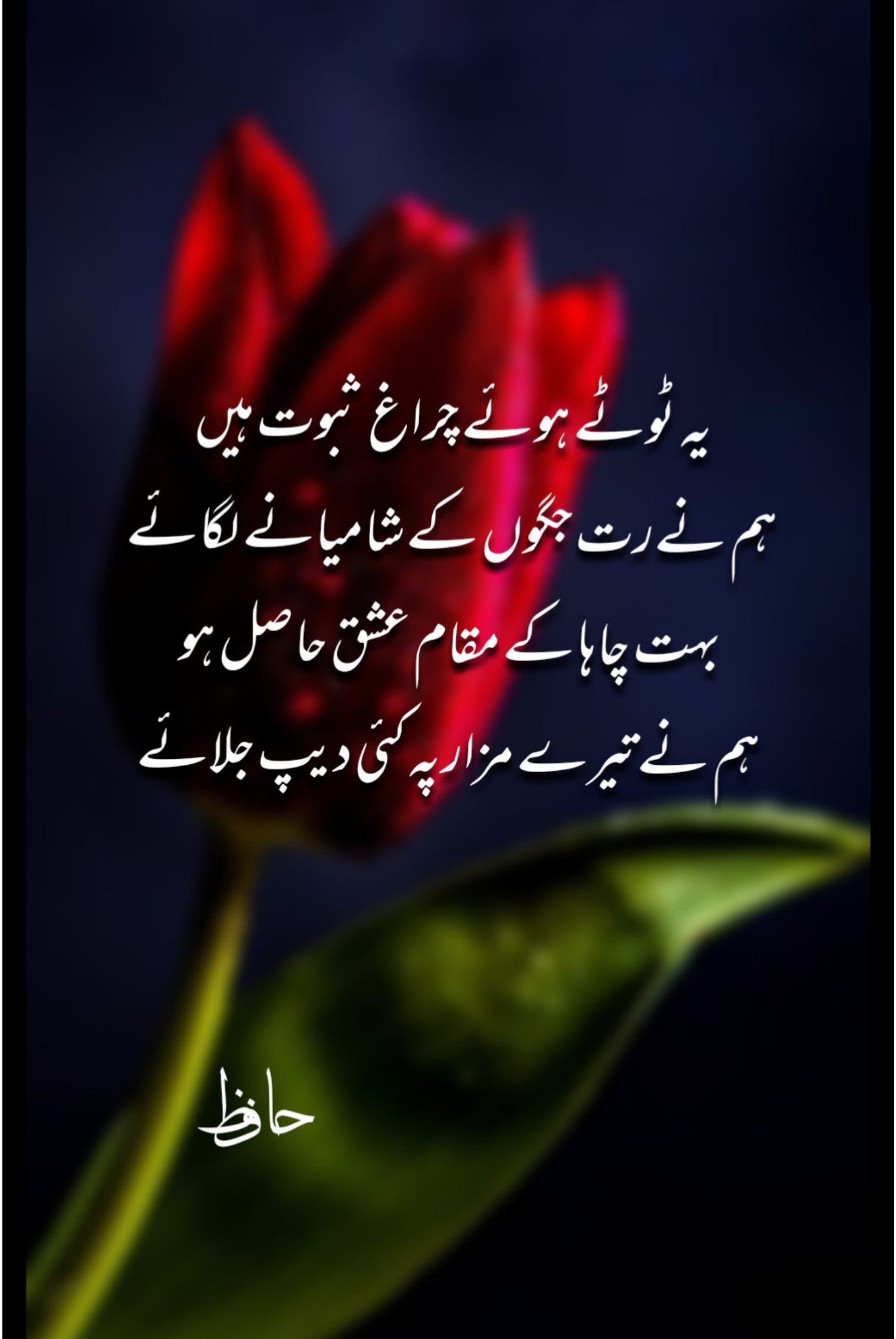
یہ ٹوٹے ہوئے چراغ ثبوت ہیں
ہم نے رت جگوں کے شامیانے لگائے
بہت چاہا کے مقام عشق حاصل ہو
ہم نے تیرے مزار پہ کئی دیپ جلائے
حافظ

سوکھے تنکوں سے مکان بن نہیں سکتا

[redacted] مسافروں کا یہ جہان بن نہیں سکتا

زمیں پہ اچانک لوگ سر اٹھانے لگے

جھوٹے خداؤں سے آسمان بن نہیں سکتا

دور فتن کا یہ بھی ایک فتنہ ہے

حافظ

[redacted] یہاں آدمی انسان بن نہیں سکتا

تو نے خریدنا ہے تو بیچ دے اپنا نفس

بن تڑپے ترا عرفان بن نہیں سکتا

ترے جذبات کا نہیں ہوں ترجماں

میں اپنے حال میں ہوں گمشدہ

سوچ کی سزا پا رہا ہوں میں

فکر کی قید میں اکیلا ہوں زنجیر پا ہ

مجھ سے نالاں ہو گئے ہیں سب

اپنی خودی سے ہوں دست و گریباں

انسان کے ہر جذبے میں اسکی شخصیت کی جھلک ہوتی ہے
جس سے کسی کے معیار اور کسی کی اوقات کا پتا چلتا ہے ؏؏

«««حافظ»»»

گھائل کر گئی مجھے زمانے کی تیزی
شہر کی ہوا میں ہیں سنگ ریزے

حافظ

جب راستوں پہ چل نہ سکیں
جلتی آنکھوں کو مل نہ سکیں
تو صبر کی مٹی ڈال دو زیادہ
چشمائے دید آنسو ابل نہ سکیں
حافظ

اس سے پہلے وقت تمھیں کوئی سبق دے ع
تم زندگی کی کتاب سے اصول پڑھ لو ع

«««حافظ»»»

انسان کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ؏
دنیا اسکی محبت ہے اور موت رقیب ؏؏

«««حافظ»»»

کچھ لوگ رشتوں کا قصاص مانگتے ہیں
چاھے کسی کی جان چلی جائے ؏؏

«««حافظ»»»

جنھیں دنیا کی کسی چیز سے شدید محبت ہوجائے ع
آخر میں ان کے پاس بس ایک جذبہ رہ جاتا ہے ع

"""" خوف """"

«««حافظ»»»

ہر ستم سہ گیا تھا میں
نفس اپنا ہی ستمگر نکلا
زمانے سے لڑ کر لوٹ آیا
مقتل مرا ہی گھر نکلا
حافظ
Imagitor

حافظ
دل پہ لگا زخم ھے کوئی سیاہ دھبہ
یہ اندھیرا کیوں ھو گیا ھے چار سو

دل پہ لگا زخم ہے کوئی سیاہ دھبہ
یہ اندھیرا کیوں ہو گیا ہے چار سو

وہ چھوڑ کے جاتا بھی تو کیسے

خواب میرا تھا اسکا نہیں

حافظ عرفان علی

@hafizrites

وہ چھوڑ کے جاتا بھی تو کیسے

خواب میرا تھا اس کا نہیں

حافظ عرفان علی
@hafizrites

حافظ
دل بہ لگاز خم ھے کوئی سیاہ دھبہ
یہ اندھیرا کیوں ھوگیا ھے چار سو

اس سے پہلے وقت تمھیں کوئی سبق دے ع
تم زندگی کی کتاب سے اصول پڑھ لو ع

«««حافظ»»»

انسان کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ؏
دنیا اسکی محبت ہے اور موت رقیب ؏؏

«««حافظ»»»

ہر ستم سہ گیا تھا میں
نفس اپنا ہی ستمگر نکلا
زمانے سے لڑ کر لوٹ آیا
مقتل مرا ہی گھر نکلا
حافظ
Imagitor

جب راستوں پہ چل نہ سکیں
جلتی آنکھوں کو مل نہ سکیں
تو صبر کی مٹی ڈال دو زیادہ
چشمائے دید آنسو ابل نہ سکیں
حافظ

رشتے نبھاتے ہوئے اپنی خوشی کا خیال ضرور رکھیں ؏
کیونکہ آپ کا نفس آپ کے حسن سلوک کا حقدار ہے ؏

«««حافظ»»»

ہم میں سے اکثر کو پتہ نہیں کہ دھوکہ کیا چیز ہے ؏
کل کے سکون کے لیے اپنی آج کو بے آرام کرنا ؏

«««حافظ»»»

حافظ

جو اک اختیار تھا دو باتوں کا
ہم نے اختیار کرلی دوسری بات
دن گزار کر تمام پھر خیال آیا
ڈھل چکی شام ہوگئی ہے رات

حافظ
کروں کیا میں زخموں کی چارہ گری
نہیں سکت سیکھنے کی کوئی رفوگری
بہت سمیٹے ہیں اس وجود کے ٹکڑے
اب بھولنے لگا ہوں میں یہ جادوگری

حافظ
کروں کیا میں زخموں کی چارہ گری
نہیں سکت سیکھنے کی اب رفوگری
بہت سمیٹے ہیں اس وجود کے ٹکڑے
بھولنے لگا ہوں میں یہ جادوگری

کروں کیا میں زخموں کی چارہ گری
نہیں سکت سیکھنے کی کوئی رفوگری
بہت سمیٹے ہیں اس وجود کے ٹکڑے
اب بھولنے لگا ہوں میں یہ جادوگری

ہم اللہ کی اینٹیں ہیں ہمیں وہ وہاں لگاتا ہے جہاں ہم نے لگنا ہوتا ہے
دوسروں کا مقام دیکھ کر کمتری محسوس کرنے والے نادان لوگ ہیں

«««««« حافظ »»»»»»

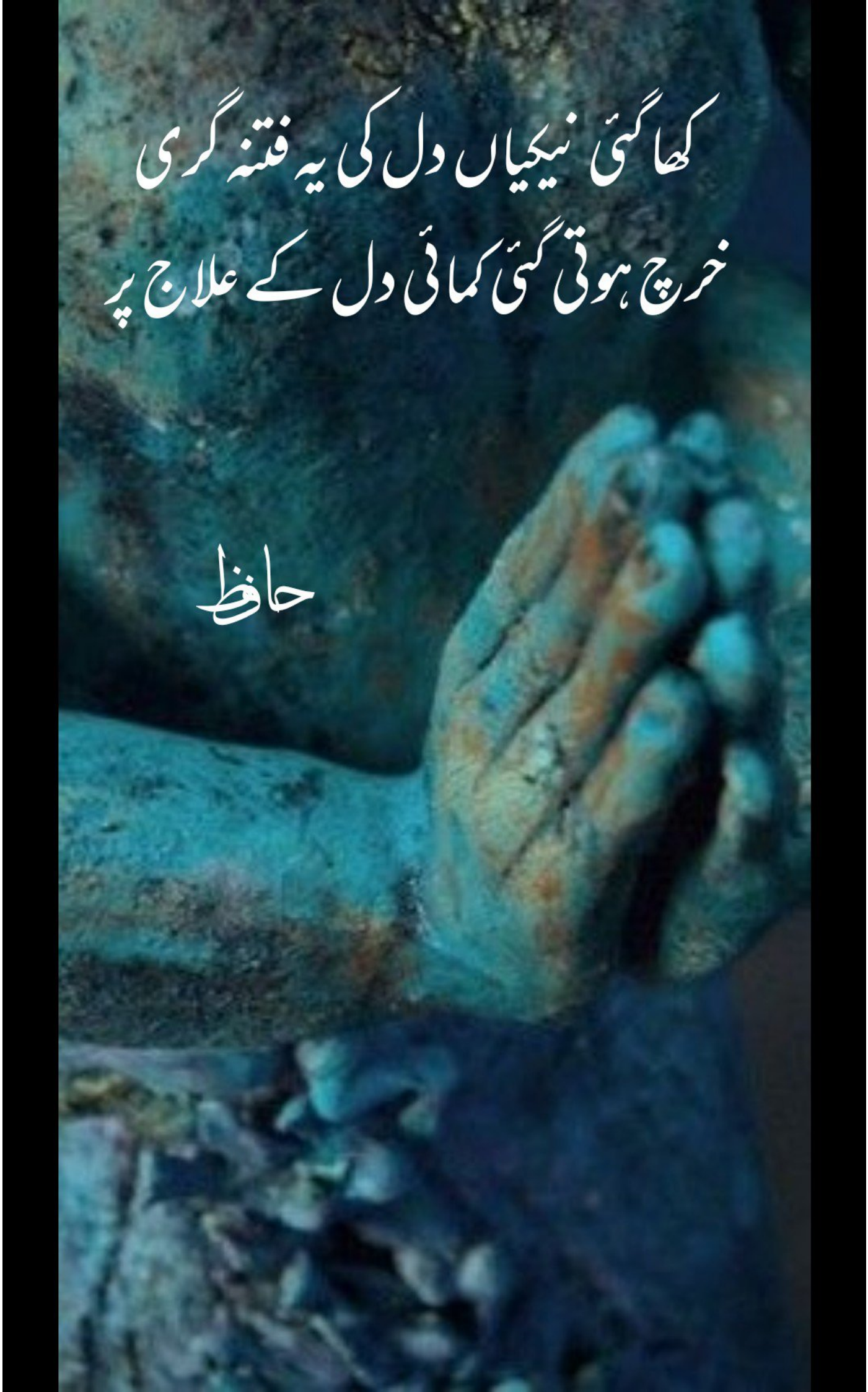
کھا گئی نیکیاں دل کی یہ فتنہ گری
خرچ ہوتی گئی کمائی دل کے علاج پر
حافظ

میں سمجھ ہی نہ پایا زندگی کا اشارہ
اس نے دکھایا تھا ہاتھوں پہ کانٹوں کا نشان
حافظ

آدمی ہمیشہ دوسروں کے بارے میں سوچتا ہے
اپنا خیال وہ دوسروں میں ڈھونڈتا پھرتا ہے
حافظ

انسان کی زندگی ایک امانت ہوتی ہے
تم کسی کی چیز کو کیسے برباد کر سکتے ہو

حافظ

کبھی سوچا ہے کے ہم خوش کیوں نہیں ہوتے
کیوں کہ ہم دوسروں کو اپنی خوشی سمجھ بیٹھے ہیں

حافظ

ذرا غور کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کے سب کچھ ہم خود ہیں باہر کچھ بھی نہیں
اگر آنکھیں نہ ہوں تو کون جانے حسن کیا ہے خوبصورتی کا مزہ کیا ہے۔

--وہی لائق محبت ہے--

حافظ

اے حسن مجھے اپنی آنکھوں سے محبت ہے
جس نے مجھے بتایا کہ تو خوبصورت ہے

حافظ

نصاب زندگی

جو کتابوں میں پڑھایا تھا تو نے
حقیقی دنیا کا اک مشکل باب نکلا

حافظ

انسان بڑی بڑی خواہشوں کے پیچھے اپنی زندگی تلخ بنا دیتا ہے
اسے یہ بات سمجھ ہی نہیں آتی کہ اسکی خوشی مسکرانے میں ہے

حافظ

انسان بڑی بڑی خواہشوں کے پیچھے اپنی زندگی تلخ بنا دیتا ہے
اسے خیال ہی نہیں ہوتا کہ اسکی خوشی فقط مسکرا دینا ہے

حافظ

میں سمجھ ہی نہ پایا زندگی کا اشارہ
اس نے دکھایا تھا ہاتھوں پہ کانٹوں کا نشان
حافظ

انسان کی زندگی ایک امانت ہوتی ہے
تم کسی کی چیز کو کیسے برباد کر سکتے ہو

حافظ

کبھی سوچا ہے کے ہم خوش کیوں نہیں ہوتے
کیوں کہ ہم دوسروں کو اپنی خوشی سمجھ بیٹھے ہیں

حافظ

ذرا غور کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کے سب کچھ ہم خود ہیں باہر کچھ بھی نہیں
اگر آنکھیں نہ ہوں تو کون جانے حسن کیا ہے خوبصورتی کا مزہ کیا ہے۔

--وہی لائق محبت ہے--

حافظ

اے حسن مجھے اپنی آنکھوں سے محبت ہے
جس نے مجھے بتایا کہ تو خوبصورت ہے

حافظ

نصاب زندگی

جو کتابوں میں پڑھایا تھا تو نے
حقیقی دنیا کا اک مشکل باب نکلا

حافظ

انسان بڑی بڑی خواہشوں کے پیچھے اپنی زندگی تلخ بنا دیتا ہے
اسے یہ بات سمجھ ہی نہیں آتی کہ اسکی خوشی مسکرانے میں ہے

حافظ

انسان بڑی بڑی خواہشوں کے پیچھے اپنی زندگی تلخ بنا دیتا ہے
اسے خیال ہی نہیں ہوتا کہ اسکی خوشی فقط مسکرا دینا ہے

حافظ

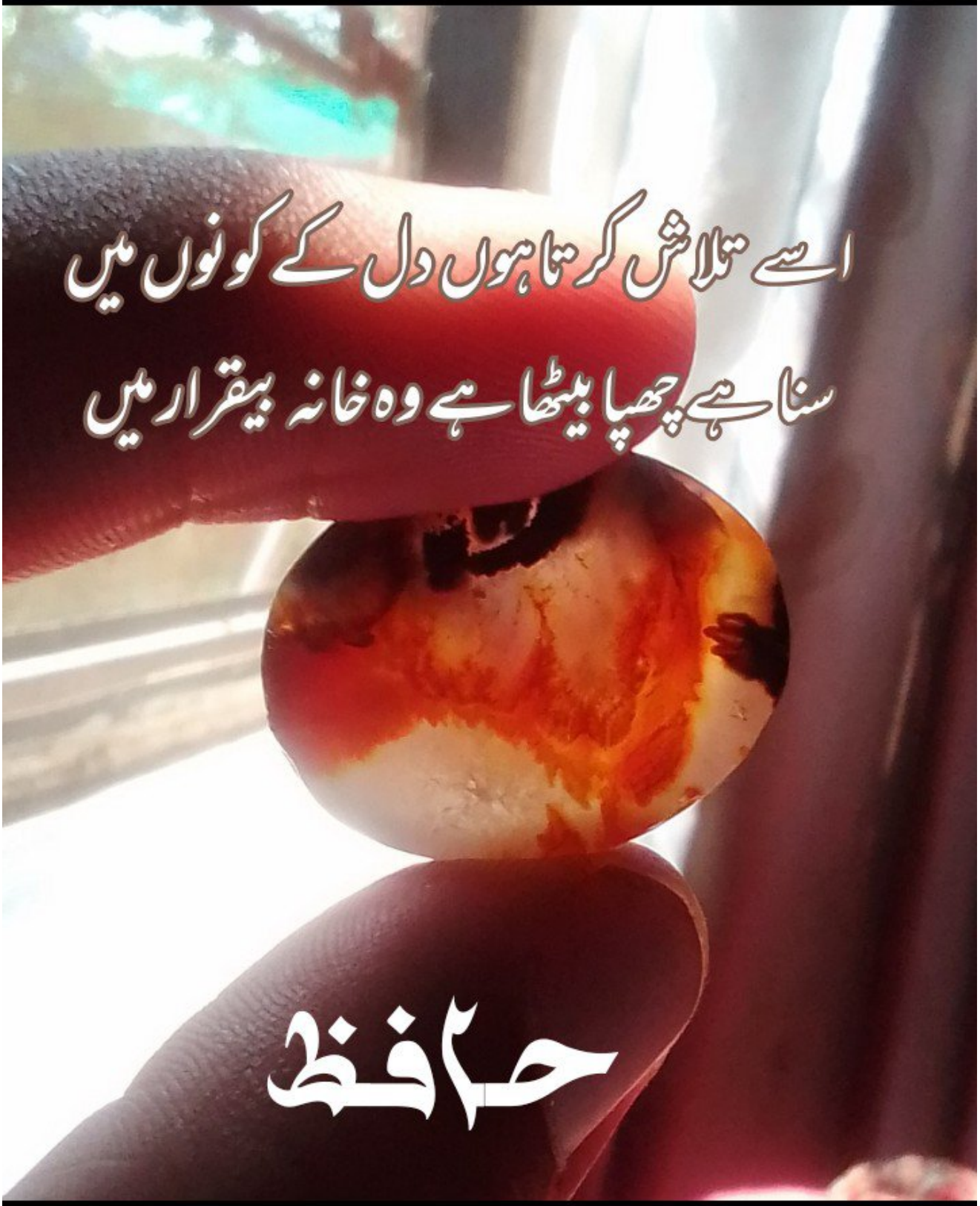
اسے تلاش کرتا ہوں دل کے کونوں میں
سنا ہے چھپا بیٹھا ہے وہ خانہ بیقرار میں
حافظ

وفاؤں کا صلہ کیا ہو گا
سزاؤں کا صلہ کیا ہو گا

ہم نے خدا سے جو مانگا
دعاؤں کا صلہ کیا ہو گا

دل میں آگئی جو حسرت
تمناؤں کا صلہ کیا ہو گا

یہ سوچ کر سہہ گئے زخم
جفاؤں کا صلہ کیا ہو گا

بہت روتی ہیں مری آنکھیں
آہوں کا صلہ کیا ہو گا

حافظ

Imagitor

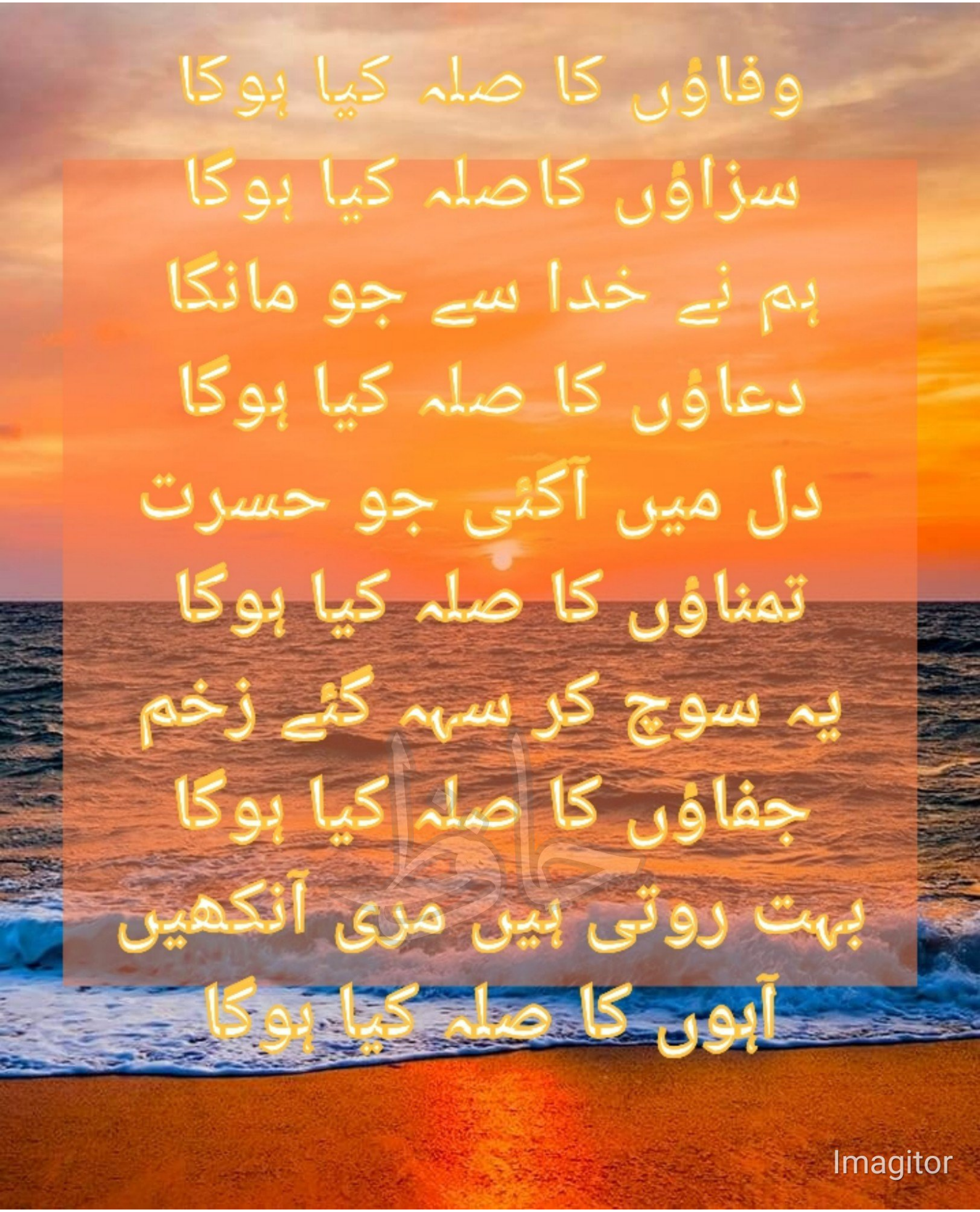
وفاؤں کا صلہ کیا ہوگا
سزاؤں کا صلہ کیا ہوگا
ہم نے خدا سے جو مانگا
دعاؤں کا صلہ کیا ہوگا
دل میں آگئی جو حسرت
تمناؤں کا صلہ کیا ہوگا
یہ سوچ کر سہہ گئے زخم
جفاؤں کا صلہ کیا ہوگا
بہت روتی ہیں مری آنکھیں
آہوں کا صلہ کیا ہوگا
Imagitor

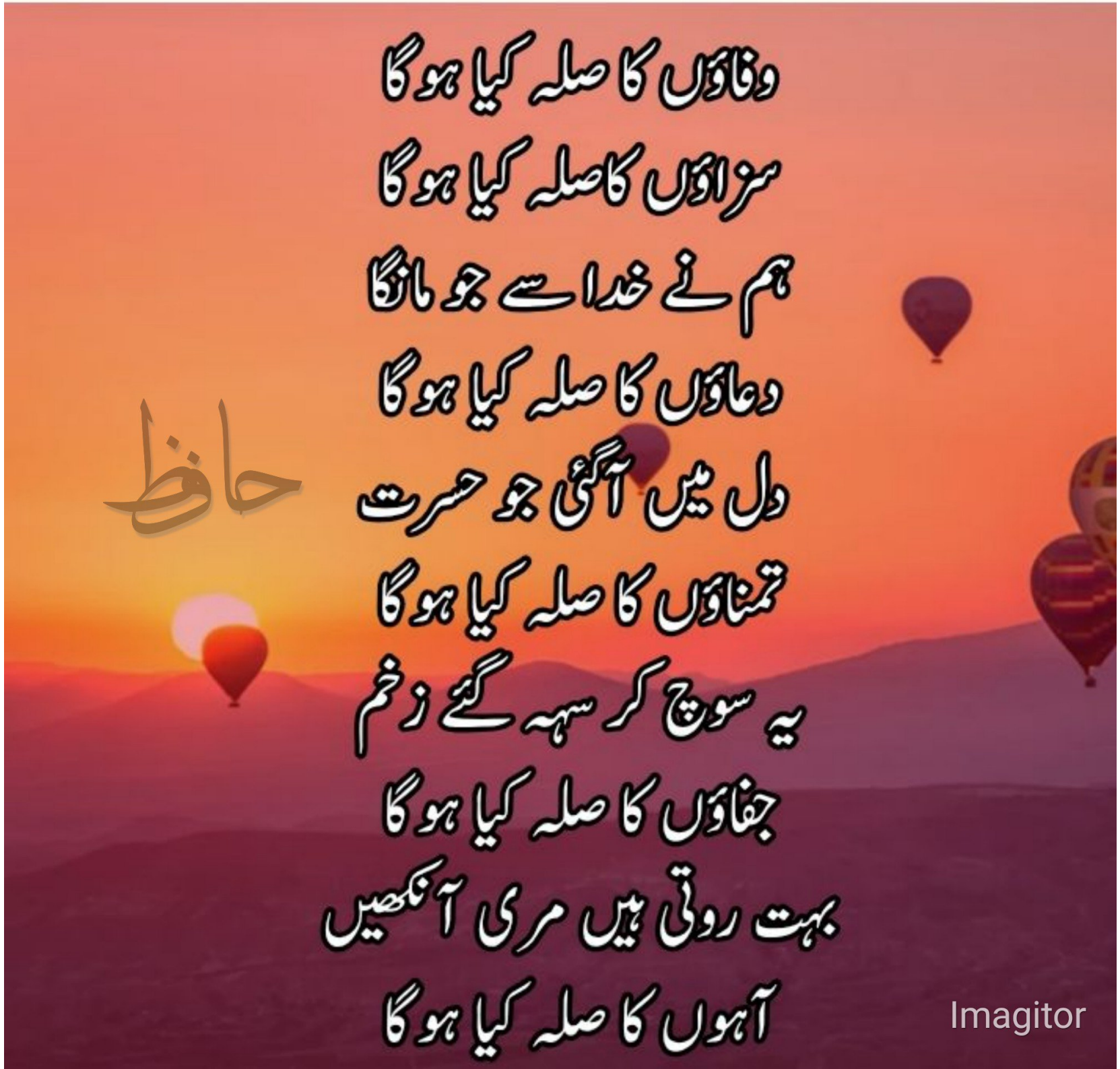
وفاؤں کا صلہ کیا ہو گا
سزاؤں کا صلہ کیا ہو گا
ہم نے خدا سے جو مانگا
دعاؤں کا صلہ کیا ہو گا
دل میں آگئی جو حسرت
تمناؤں کا صلہ کیا ہو گا
یہ سوچ کر سہہ گئے زخم
جفاؤں کا صلہ کیا ہو گا
بہت روتی ہیں مری آنکھیں
آہوں کا صلہ کیا ہو گا
حافظ
Imagitor

یہی دکھ ہے خاموش ہو جائے گی
زمانے سے سبک دوش ہو جائے گی

رت جگوں کا مزہ ہے بہت نشہ آور
اک صبح زندگی مدہوش ہو جائے گی

حافظ

تیز ہوا میں مجھے ساتھ لے کے چل
بن کے اجالا مری رات لے کے چل
بگڑی ہوئی موجوں کے درمیاں ؑ
لے تھام کر مرا ہاتھ لے کے چل

«حافظ»

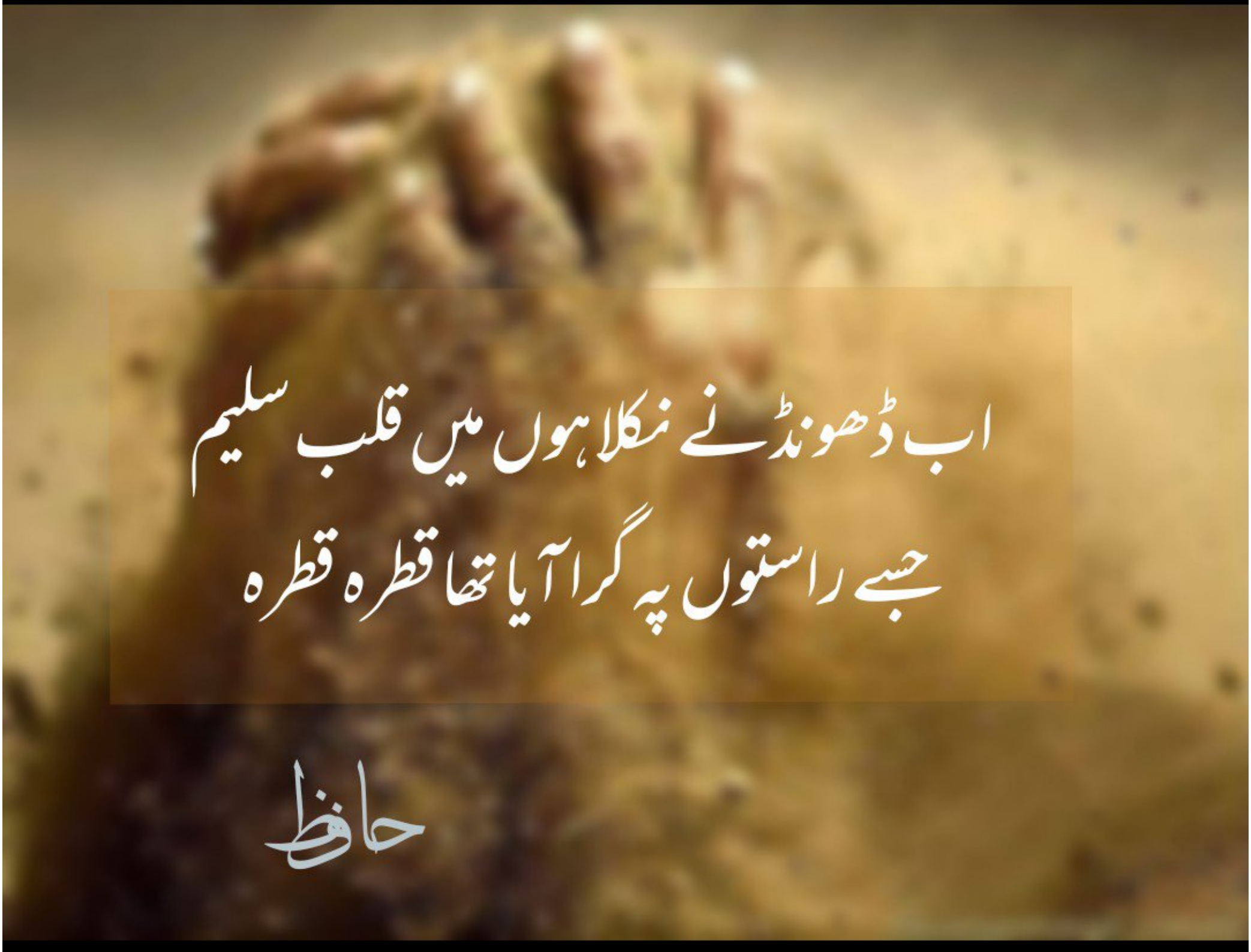
اب ڈھونڈنے نکلا ہوں میں قلب سلیم
جسے راستوں پہ گرا آیا تھا قطرہ قطرہ
حافظ

کسی نے یہاں عزت خریدلی

زمانے سے شہرت خریدلی

مٹا کر کسی بھوکے بھوک

دعاؤں سے جنت خریدلی

انسان کا جی بھرتا ہے کب

خود کو بیچ کر دولت خریدلی

دل والوں کا معاملہ کتنا عجیب ہے

چکا کر جذبوں کے دام محبت خریدلی

آدمی کی ہوگئی ہیں کئی اقسام

بن گیا فقیر کسی نے حکومت خریدلی

حافظ

دل بیمار کی حالت خراب ہے
دوائے جاں کی شدت خراب ہے
اب معاملہ اختیار سے آگے ہے
بھٹکے ہوؤں کی قسمت خراب ہے
کیوں ہدایت کو میراث سمجھا
جس پہ چلا وہ طریقت خراب ہے
عشق کی منزلیں ہیں ناقابل واپسی
لوٹ آئے اگر تو محبت خراب ہے

حافظ

اسے تلاش کرتا ہوں دل کے کونوں میں
سنا ہے چھپا بیٹھا ہے وہ خانہ بیقرار میں
حافظ

آزمانے کی وجہ کیا تھی حافظ
فیصلے اگر خود ہی کرنے تھے تو نے ؏

(حافظ)

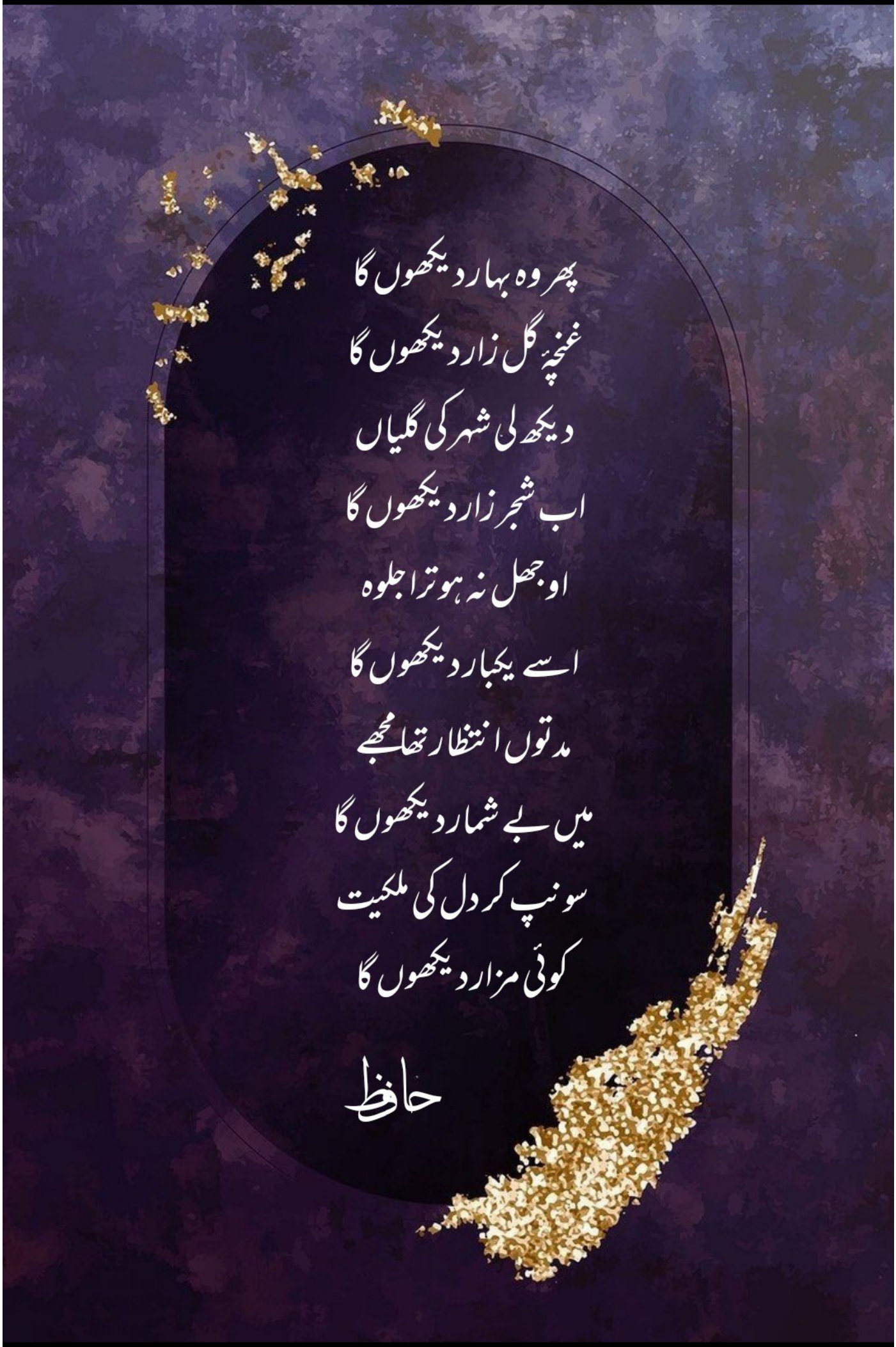
پھر وہ بہار دیکھوں گا
غنچۂ گل زار دیکھوں گا
دیکھ لی شہر کی گلیاں
اب شجر زار دیکھوں گا
او جھل نہ ہو ترا جلوہ
اسے یکبار دیکھوں گا
مدتوں انتظار تھا مجھے
میں بے شمار دیکھوں گا
سونپ کر دل کی ملکیت
کوئی مزار دیکھوں گا
حافظ

شہر خاموشاں میں اک شور کا عالم ہے
یہاں کسی کی نہیں سنتا ہے خدا لوگو!

(حافظ)

اب کانوں میں انگلیاں رکھنی پڑیں گی ؏
دھڑکنوں کی دھک دھک سے ڈرا پڑا ہوں

حافظ

آدمی کو آئینے کی ضرورت نہیں ہے
اپنے دل میں جھانک کر دیکھا کرے

حافظ

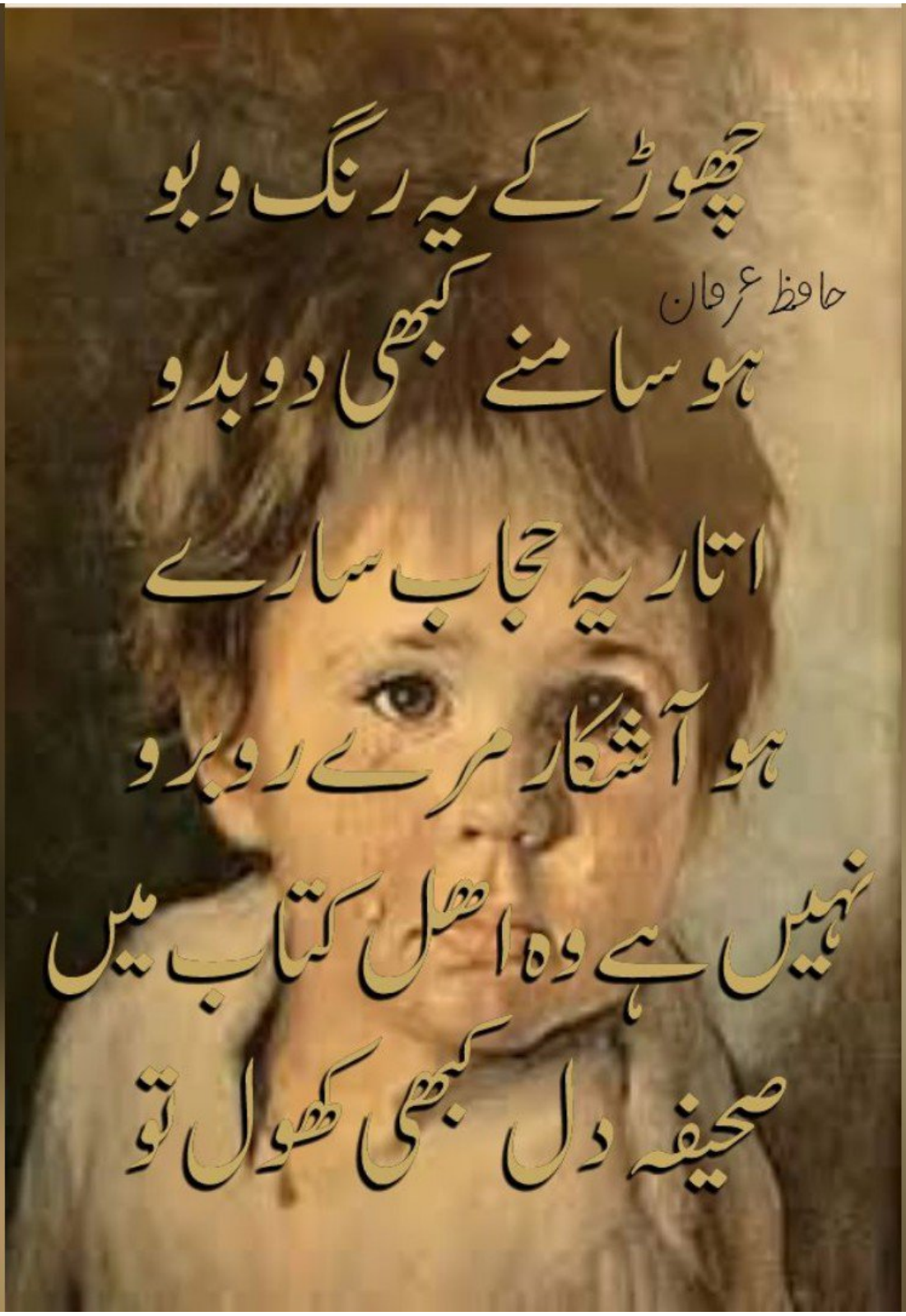
چھوڑ کے یہ رنگ و بو
حافظ عرفان
ہو سامنے کبھی دو بدو
اتار یہ حجاب سارے
ہو آشکار مرے روبرو
نہیں ہے وہ اصل کتاب میں
صحیفہ دل کبھی کھول تو

اپنے سینے پہ کندہ کیے دوں اسکا نام
کتنا یاد کیا اسے کوئی حساب نہ ہو

کیا کمی ہے مری مشت ناتواں میں
ہاتھ پھیلانے کی عادت چھوڑ دے
جو جذبوں کی کرتے ہیں بے توقیری
ایسے لوگوں کی عزت چھوڑ دے ؏
جب چاہتوں کا حاصل رنج و غم نکلے
ایسی بے فائدہ محبت چھوڑ دے ؏؏
جہاں رشتے ہوں اپنے ہی مقابل
وہاں حوصلہ و ہمت چھوڑ دے
پیٹھ پیچھے ہوتی ہو اگر برائی تری
ایسی بلندی و شہرت چھوڑ دے
ہوں درمیاں گر شخصیت کے قاتل
ایسے لوگوں میں اصلیت چھوڑ دے

(حافظ)

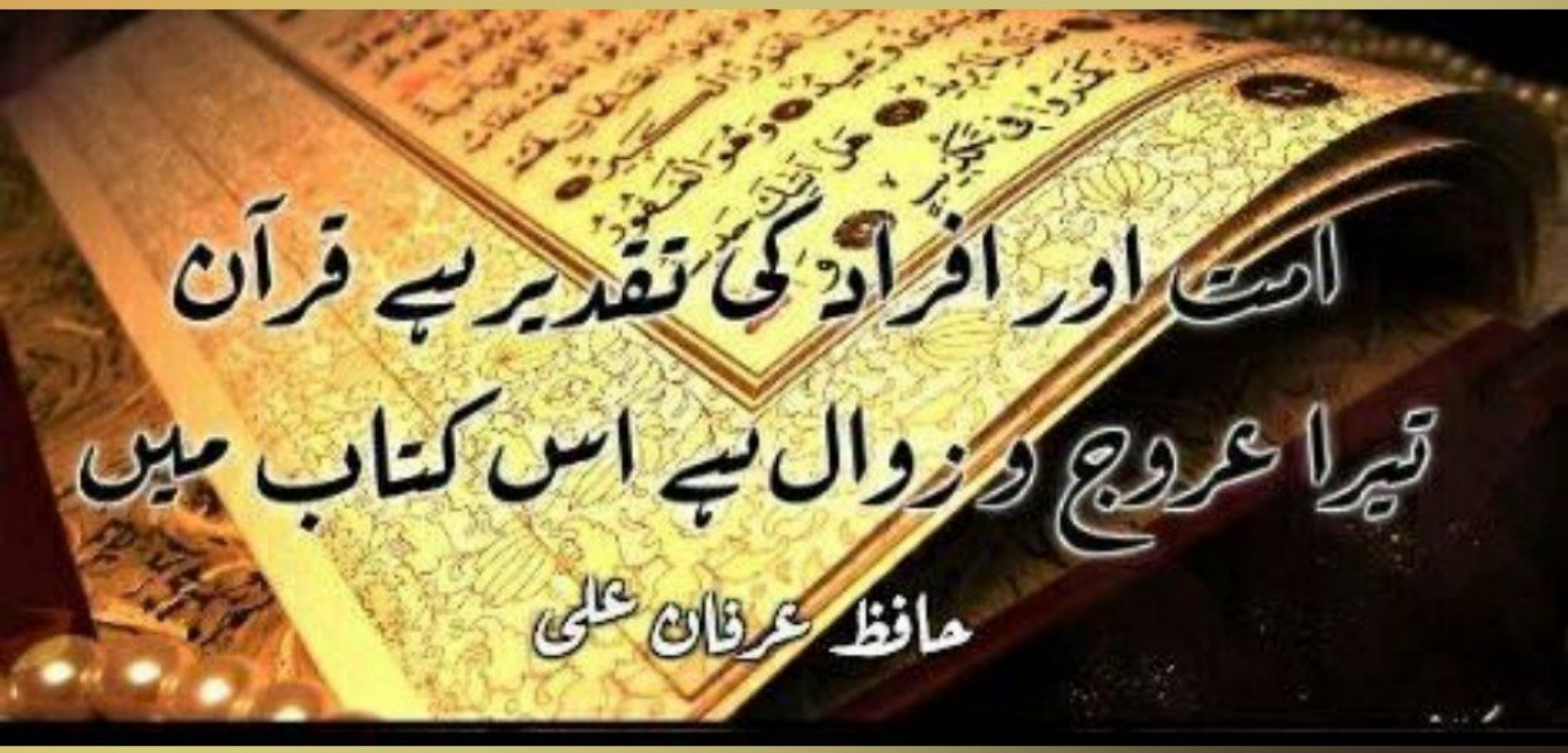
امت اور افراد کی تقدیر ہے قرآن
تیرا عروج و زوال ہے اس کتاب میں
حافظ عرفان علی

ضرورت ہی آدمی کو زمانے سے لڑا دیتی ہے
بندوں کو لڑایا ہے دو وقت کی روٹی نے ع

حافظ

2:41 PM

دل پہ قابو نہ کیا اب دل پکڑ کے بیٹھے ہیں
ہم بیچارگی میں خود کو ہی جکڑ کے بیٹھے ہیں ؏
ہمیں شوق کیوں نہ باد مخالف سے الجھنے کا ؏
برسرپیکار موت سے زندگی سے لڑ کے بیٹھے ہیں

حافظ

Share

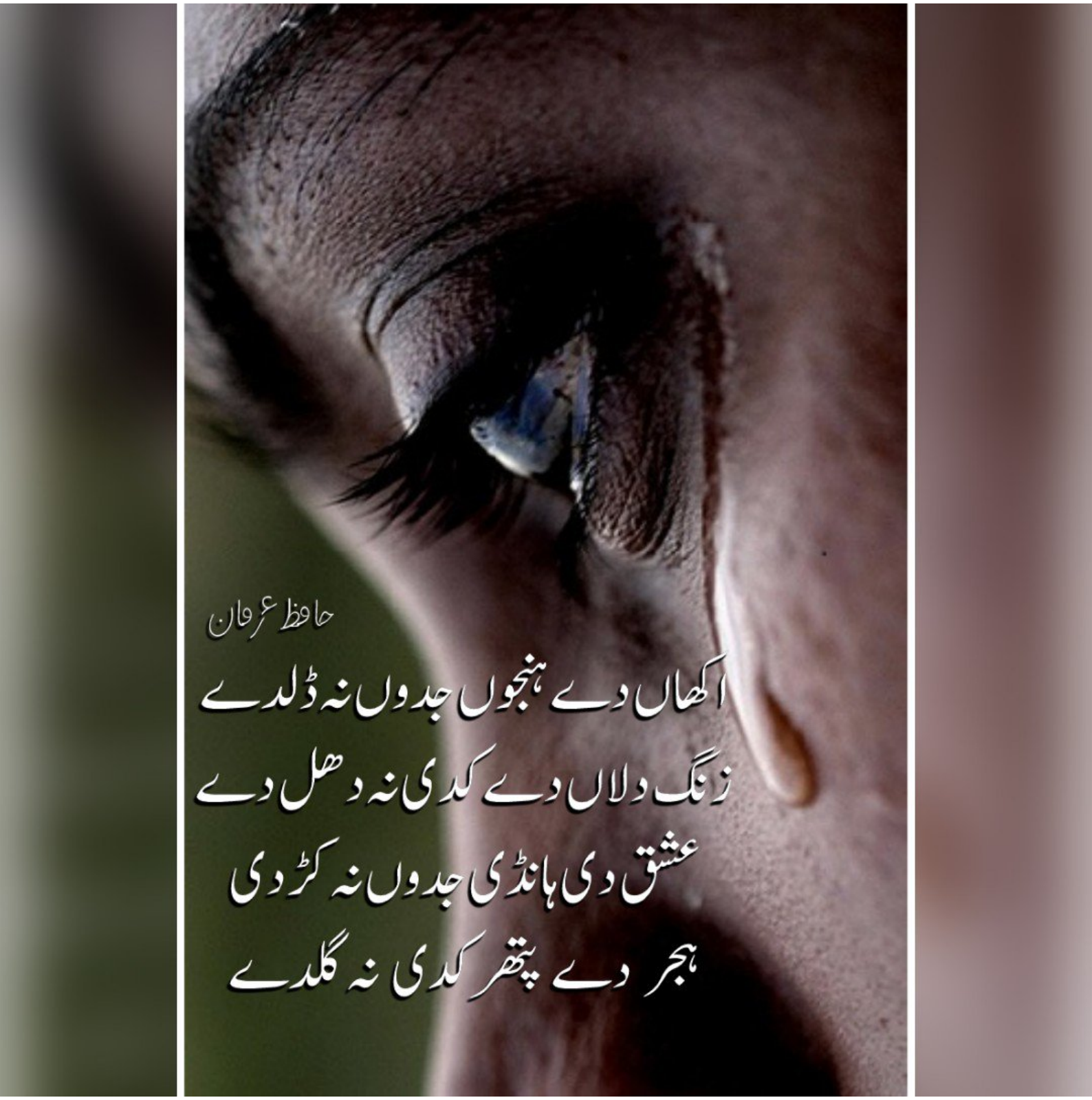
حافظ عرفان
اکھاں دے ہنجوں جدوں نہ ڈلدے
زنگ دلاں دے کدی نہ دھل دے
عشق دی ہانڈی جدوں نہ کڑ دی
ہجر دے پتھر کدی نہ گلدے

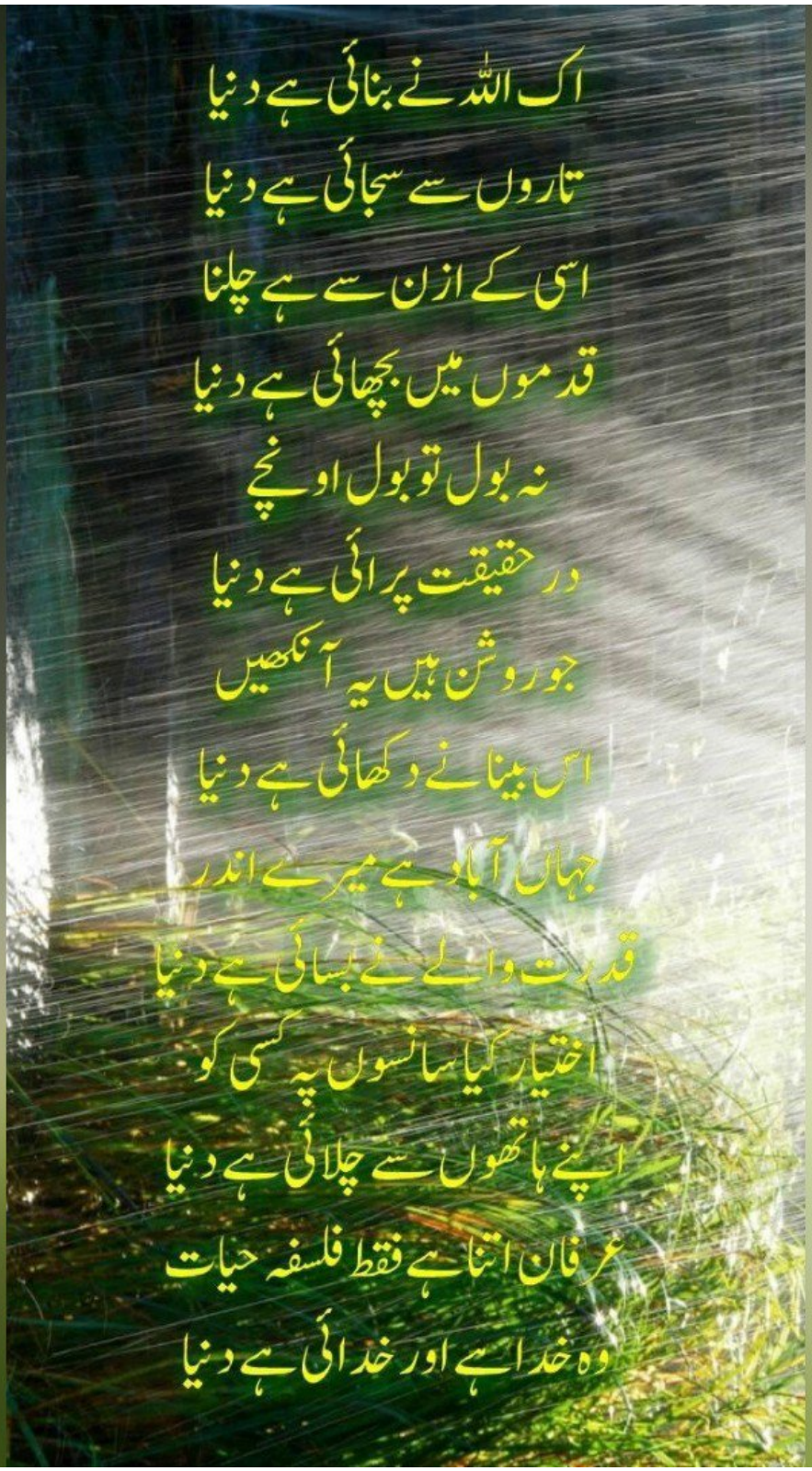
اک اللہ نے بنائی ہے دنیا
تاروں سے سجائی ہے دنیا
اسی کے ازن سے ہے چلنا
قدموں میں بچھائی ہے دنیا
نہ بول تو بول اونچے
در حقیقت پرائی ہے دنیا
جو روشن ہیں یہ آنکھیں
اس بینا نے دکھائی ہے دنیا
جہاں آباد ہے میرے اندر
قدرت والے نے بسائی ہے دنیا
اختیار کیا سانسوں پہ کسی کو
اپنے ہاتھوں سے چلائی ہے دنیا
عرفان اتنا ہے فقط فلسفہ حیات
وہ خدا ہے اور خدائی ہے دنیا

اک اللہ نے بنائی ہے دنیا

تاروں سے سجائی ہے دنیا

اسی کے ازن سے ہے چلنا

قدموں میں بچھائی ہے دنیا

نہ بول تو بول اونچے

در حقیقت پرائی ہے دنیا

جو روشن ہیں یہ آنکھیں

اس بینا نے دکھائی ہے دنیا

جہاں آباد ہے میرے اندر

قدرت والے نے بسائی ہے دنیا

اختیار کیا سانسوں پہ کسی کو

اپنے ہاتھوں سے چلائی ہے دنیا

عرفان اتنا ہے فقط فلسفہ حیات

وہ خدا ہے اور خدائی ہے دنیا

آدمی سے محبت کا نتیجہ ہے
ہم آدم بیزار ہوگئے ہیں ؏

«حافظ»

دل پہ قابو نہ کیا اب دل پکڑ کے بیٹھے ہیں
ہم بیچارگی میں خود کو ہی جکڑ کے بیٹھے ہیں ع

حافظ

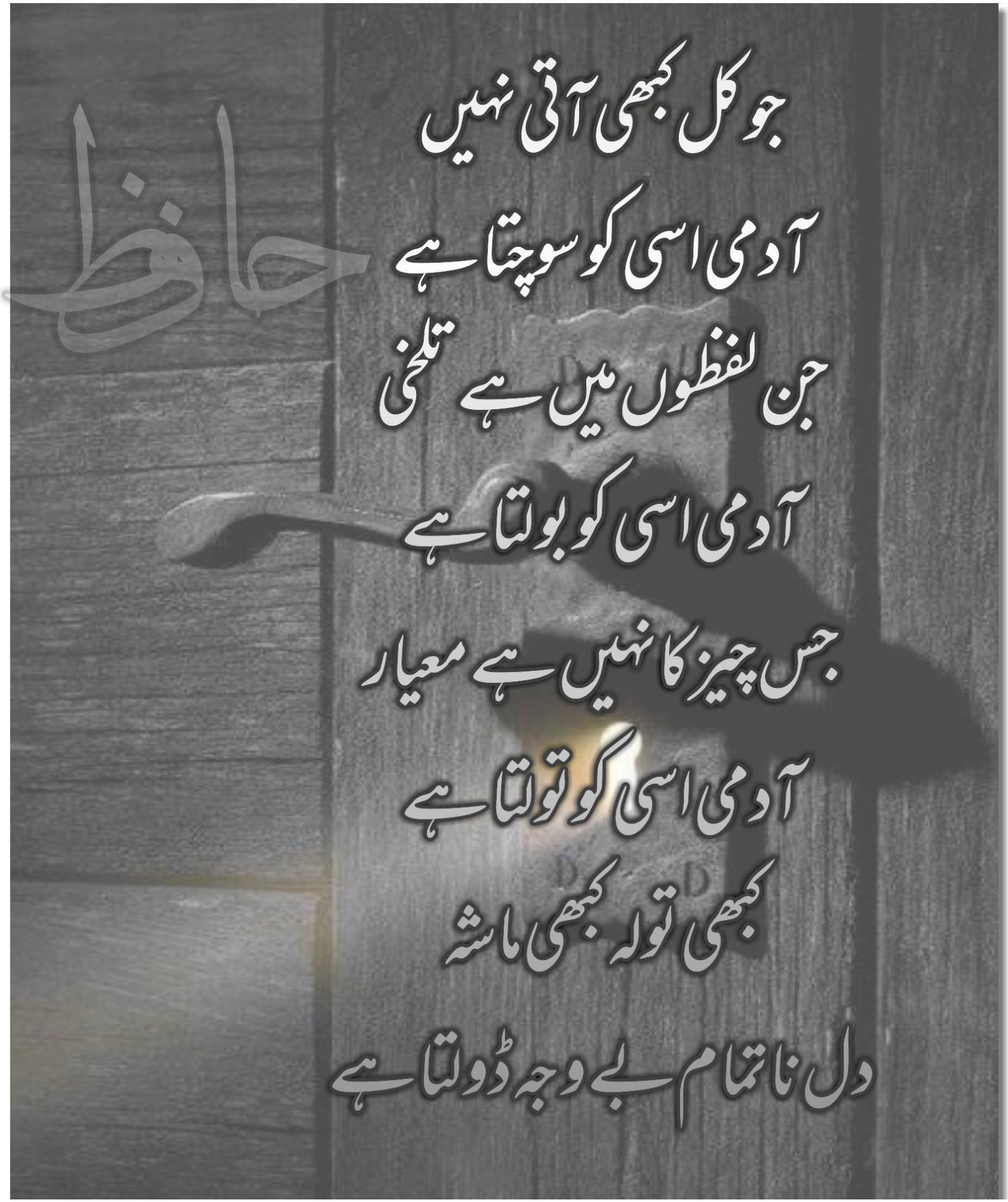
حافظ
جو کل کبھی آتی نہیں
آدمی اسی کو سوچتا ہے
جن لفظوں میں ہے تلخی
آدمی اسی کو بولتا ہے
جس چیز کا نہیں ہے معیار
آدمی اسی کو تولتا ہے
کبھی تولہ کبھی ماشہ
دل ناتمام بے وجہ ڈولتا ہے

جو کل کبھی آتی نہیں ؏
آدمی اسی کو سوچتا ہے
جن لفظوں میں ہے تلخی
آدمی اسی کو بولتا ہے ؏
جس چیز کا نہیں ہے معیار
آدمی اسی کو تولتا ہے ؏

«حافظ»

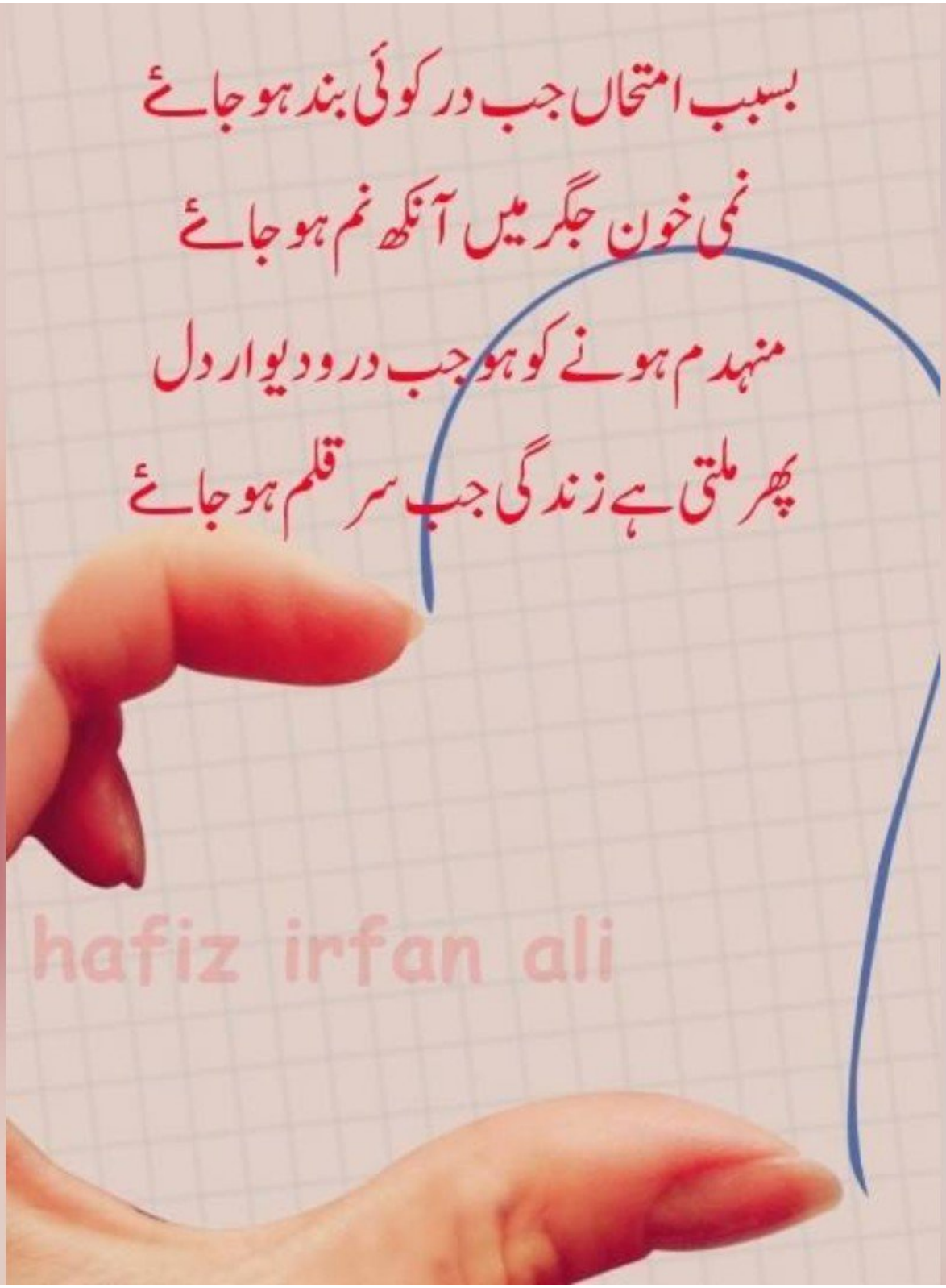
بسبب امتحاں جب در کوئی بند ہو جائے
نمی خون جگر میں آنکھ نم ہو جائے
منہدم ہونے کو ہو جب در و دیوار دل
پھر ملتی ہے زندگی جب سر قلم ہو جائے
hafiz irfan ali

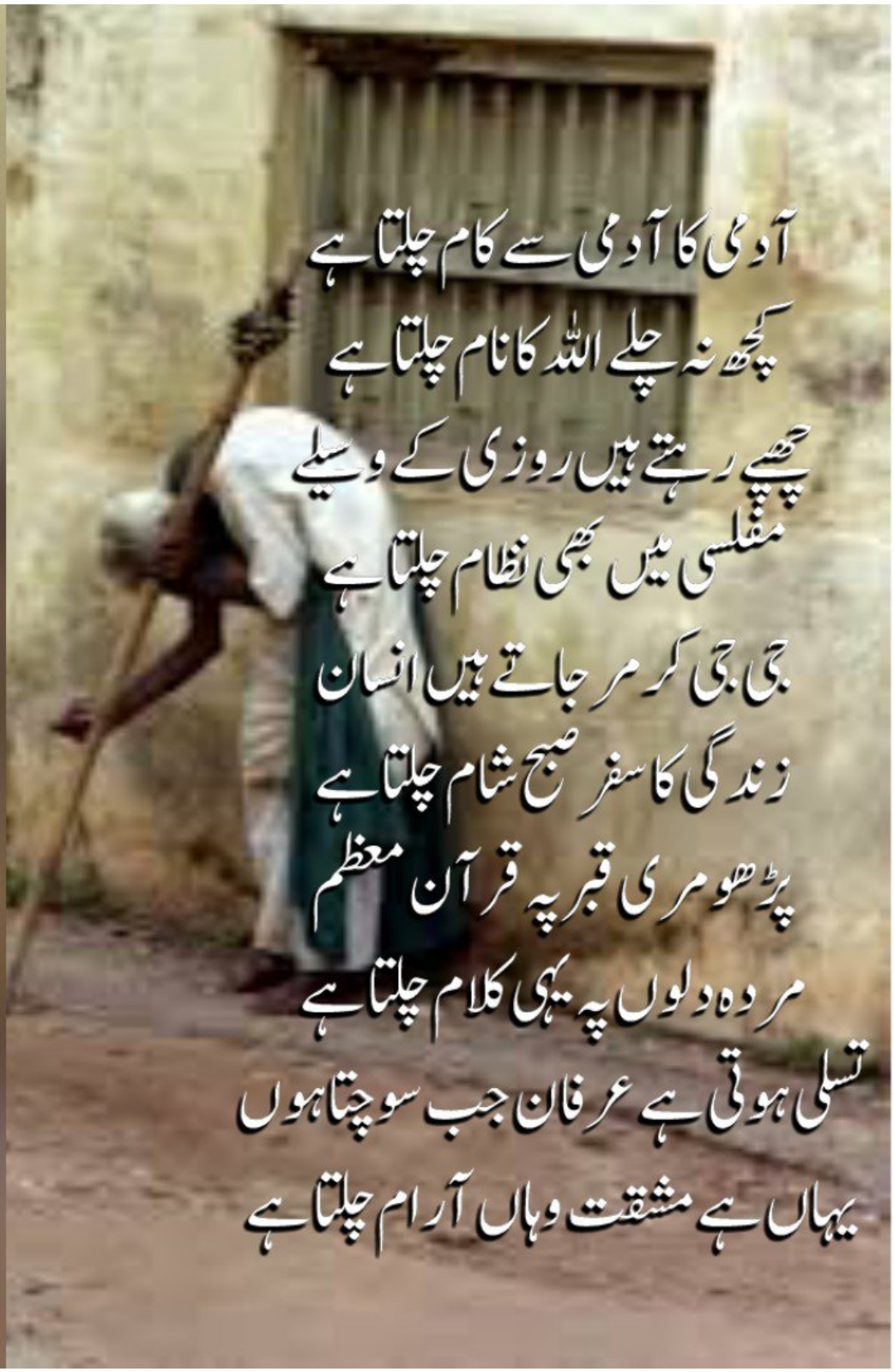
آدمی کا آدمی سے کام چلتا ہے
کچھ نہ چلے اللہ کا نام چلتا ہے
چھپے رہتے ہیں روزی کے وسیلے
مفلسی میں بھی نظام چلتا ہے
جی جی کر مر جاتے ہیں انسان
زندگی کا سفر صبح شام چلتا ہے
پڑھو مری قبر پہ قرآن معظم
مردہ دلوں پہ یہی کلام چلتا ہے
تسلی ہوتی ہے عرفان جب سوچتا ہوں
یہاں ہے مشقت وہاں آرام چلتا ہے

حافظ

میں نہ جاوں گا اب کبھی اسے ملنے
بہت دن لگتے ہیں مجھے لوٹ کر آنے میں

حافظ

گر ملاقات میں جدائی ہو
کسے شوق پھر جلوہ نمائی ہو

جینے کی وجہ زندگی ہے
موت آتی نہیں روز روز
جانا مقدر ہے تو پھر
کیوں بناؤں نصیب پر سوز

حافظ

۹۹

مانگی تھیں جینے کی دعائیں ہم نے
زندگی کے ہاتھوں بے نشاں ہوگئے
غموں سے لڑ کر خوشی کو مار ڈالا
ہم خوش گماں تھے پھر بدگماں ہوگئے

«حافظ»

اے زندگی۔۔۔
ننگے پاؤں چلے ترے پیچھے عقیدت سے
لوٹ کر جب آئے تو بھی ننگے تھے پاؤں
حافظ

مانگی تھیں جینے کی دعائیں ہم نے
زندگی کے ہاتھوں بے نشاں ہو گئے
غموں سے لڑ کر خوشی کو مار ڈالا
ہم خوش گماں تھے بدگماں ہو گئے

حافظ

جینے کی وجہ زندگی ہے
موت آتی نہیں روز روز
جانا مقدر ہے تو پھر
کیوں بناؤں نصیب پر سوز

حافظ

اپنے لیے وقت نکالو تاکہ ع
خود کو سمجھ سکو ع

«حافظ»

راستے تو آساں ہوتے ہیں ؏
اٹھنے والے قدم مشکل ہوجاتے ہیں ؏

«حافظ»

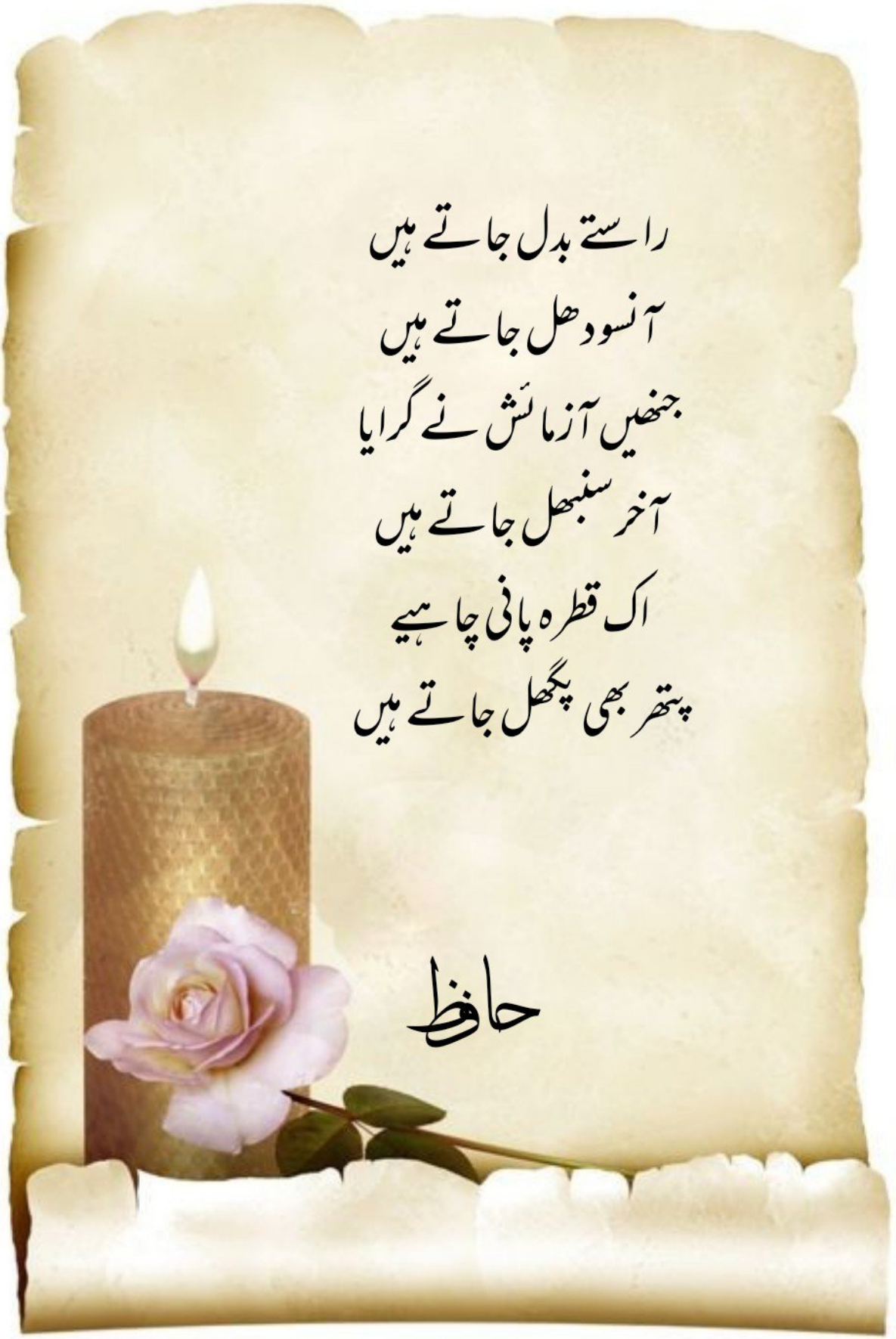
راستے بدل جاتے ہیں
آنسو ڈھل جاتے ہیں
جنھیں آزمائش نے گرایا
آخر سنبھل جاتے ہیں
اک قطرہ پانی چاہیے
پتھر بھی پگھل جاتے ہیں
حافظ

عید کے دن مسکرانا پڑے گا
یہ حال دل چھپانا پڑے گا
ہوئی بہت خوشی ملاقات سے
دوستوں کو بتانا پڑے گا

«««حافظ»»»

عید کے دن مسکرانا پڑے گا
یہ حال دل چھپانا پڑے گا
ہوئی بہت خوشی ملاقات سے
دوستوں کو بتانا پڑے گا

«««حافظ»»»

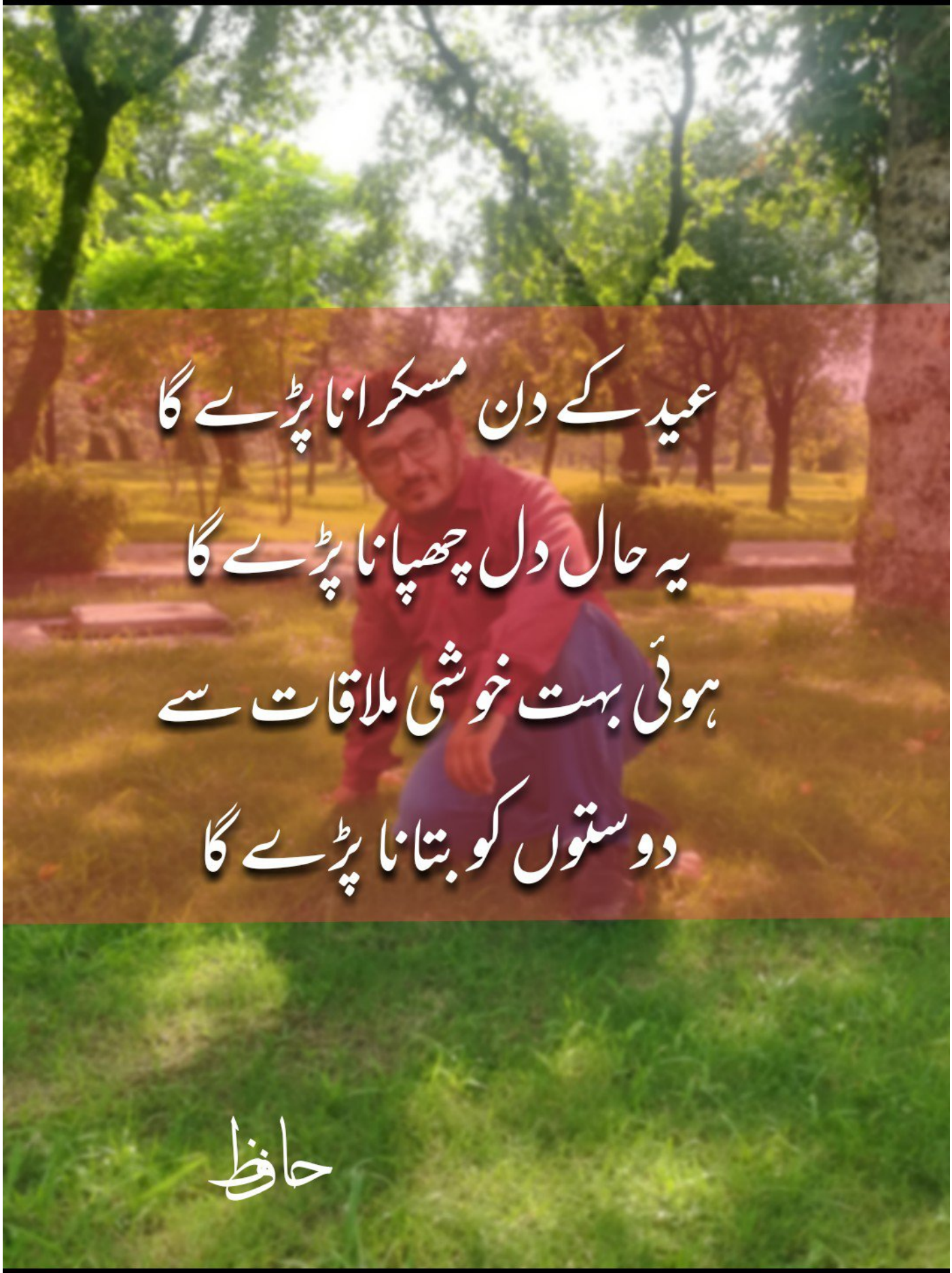
عید کے دن مسکرانا پڑے گا
یہ حال دل چھپانا پڑے گا
ہوئی بہت خوشی ملاقات سے
دوستوں کو بتانا پڑے گا
حافظ

عید کے دن مسکرانا پڑے گا
یہ حال دل چھپانا پڑے گا
ہوئی بہت خوشی ملاقات سے
دوستوں کو بتانا پڑے گا
حافظ
حافظ

کتنے مختصر تھے وہ لمحات
جن کی کسک طویل تھی
نہ ملا لفظوں کو عروج
مری داستاں قلیل تھی

«حافظ»

مختصر تھے وہ لمحات
جن کی کسک طویل تھی
نہ ملا لفظوں کو عروج
مری داستاں قلیل تھی
حافظ

تسبیاں
کلام
عرفان علی حافظ

تسبیحات
کلام
عرفان علی حافظ

حافظ لکھتا ھے ۔۔۔۔

بھلا کے غم کو مار ڈالا

مسکرا کے غم کو مار ڈالا

سلگنے لگے جب جذبات

جلا کے غم کو مار ڈالا

دور اک ویران جگہ پہ

چھپا کے غم کو مار ڈالا

مری تنہا کوٹھڑی میں

بلا کے غم کو مار ڈالا

حافظ عرفان علی

حافظ لکھتا ھے۔۔۔

اب انقلاب نہ آئے گا

دل میں کسک باقی نہیں

غیر کے آگے جھکے ماتھے۔

پیشانیوں میں چمک باقی نہیں

حافظ عرفان علی

حافظ لکھتا ھے ۔۔۔

امت کی صفوں میں خلا نظر آتا ہے

اکیلا ہے مسلمان جہاں نظر آتا ہے

حافظ عرفان علی

حافظ لکھتا ھے ۔۔۔

میرے دل میں تیرا قیام ہے
میری روح میں ہے تو جا بجا
ابتدا میں دیکھا انتہا میں پایا
اسکا سایہ بھی ہے ہو بہو جا بجا

حافظ عرفان علی

کسی حادثے کا ہمیں شوق نہیں ؏
الجھے راستے کا ہمیں شوق نہیں ؏
جا ملے ستارے کسی دن چاند سے
ایسے واقعے کا ہمیں شوق نہیں ؏
شہر میں جابجا آ بسے ہیں حیوان
اس معاشرے کا ہمیں شوق نہیں ؏
کارواں میں چھپے ہوئے ہیں اجنبی
نئے قافلے کا ہمیں شوق نہیں ؏
دل روکتا ہے آوارگی سے مگر
کسی مشورے کا ہمیں شوق نہیں ؏
پھر زندگی نے بلایا ہے کوئی بات ہے
اب معاملے کا ہمیں شوق نہیں ؏

«««حافظ»»»

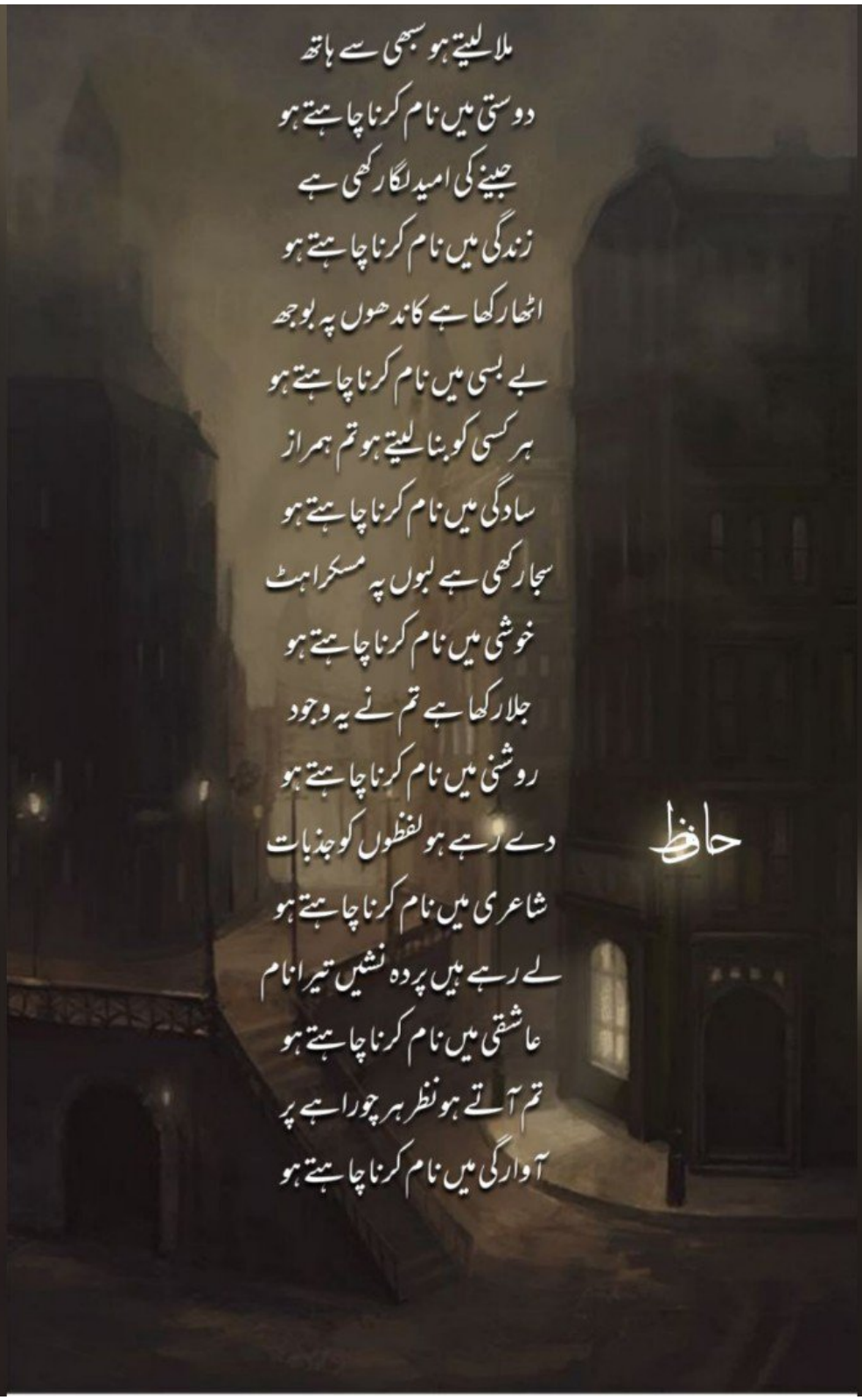
ملا لیتے ہو سبھی سے ہاتھ
دوستی میں نام کرنا چاہتے ہو
جینے کی امید لگا رکھی ہے
زندگی میں نام کرنا چاہتے ہو
اٹھا رکھا ہے کاندھوں پہ بوجھ
بے بسی میں نام کرنا چاہتے ہو
ہر کسی کو بنا لیتے ہو تم ہمراز
سادگی میں نام کرنا چاہتے ہو
سجا رکھی ہے لبوں پہ مسکراہٹ
خوشی میں نام کرنا چاہتے ہو
جلا رکھا ہے تم نے یہ وجود
روشنی میں نام کرنا چاہتے ہو
دے رہے ہو لفظوں کو جذبات
حافظ
شاعری میں نام کرنا چاہتے ہو
لے رہے ہیں پردہ نشیں تیرا نام
عاشقی میں نام کرنا چاہتے ہو
تم آتے ہو نظر ہر چورا ہے پر
آوارگی میں نام کرنا چاہتے ہو

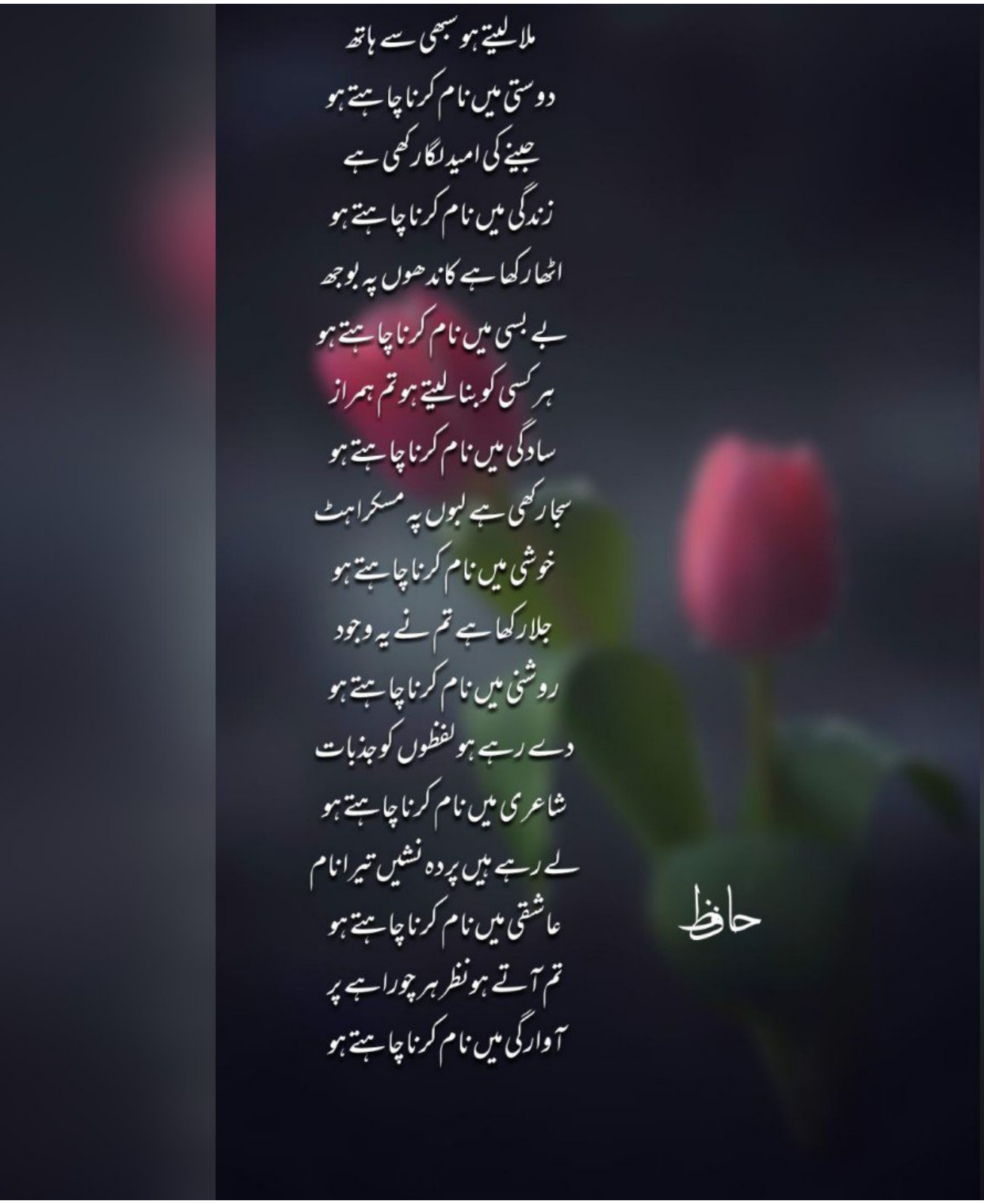
ملا لیتے ہو سبھی سے ہاتھ
دوستی میں نام کرنا چاہتے ہو
جینے کی امید لگا رکھی ہے
زندگی میں نام کرنا چاہتے ہو
اٹھا رکھا ہے کاندھوں پہ بوجھ
بے بسی میں نام کرنا چاہتے ہو
ہر کسی کو بنا لیتے ہو تم ہمراز
سادگی میں نام کرنا چاہتے ہو
سجا رکھی ہے لبوں پہ مسکراہٹ
خوشی میں نام کرنا چاہتے ہو
جلا رکھا ہے تم نے یہ وجود
روشنی میں نام کرنا چاہتے ہو
دے رہے ہو لفظوں کو جذبات
شاعری میں نام کرنا چاہتے ہو
لے رہے ہیں پردہ نشیں تیرا نام
عاشقی میں نام کرنا چاہتے ہو
تم آتے ہو نظر ہر چورا ہے پر
آوارگی میں نام کرنا چاہتے ہو
حافظ

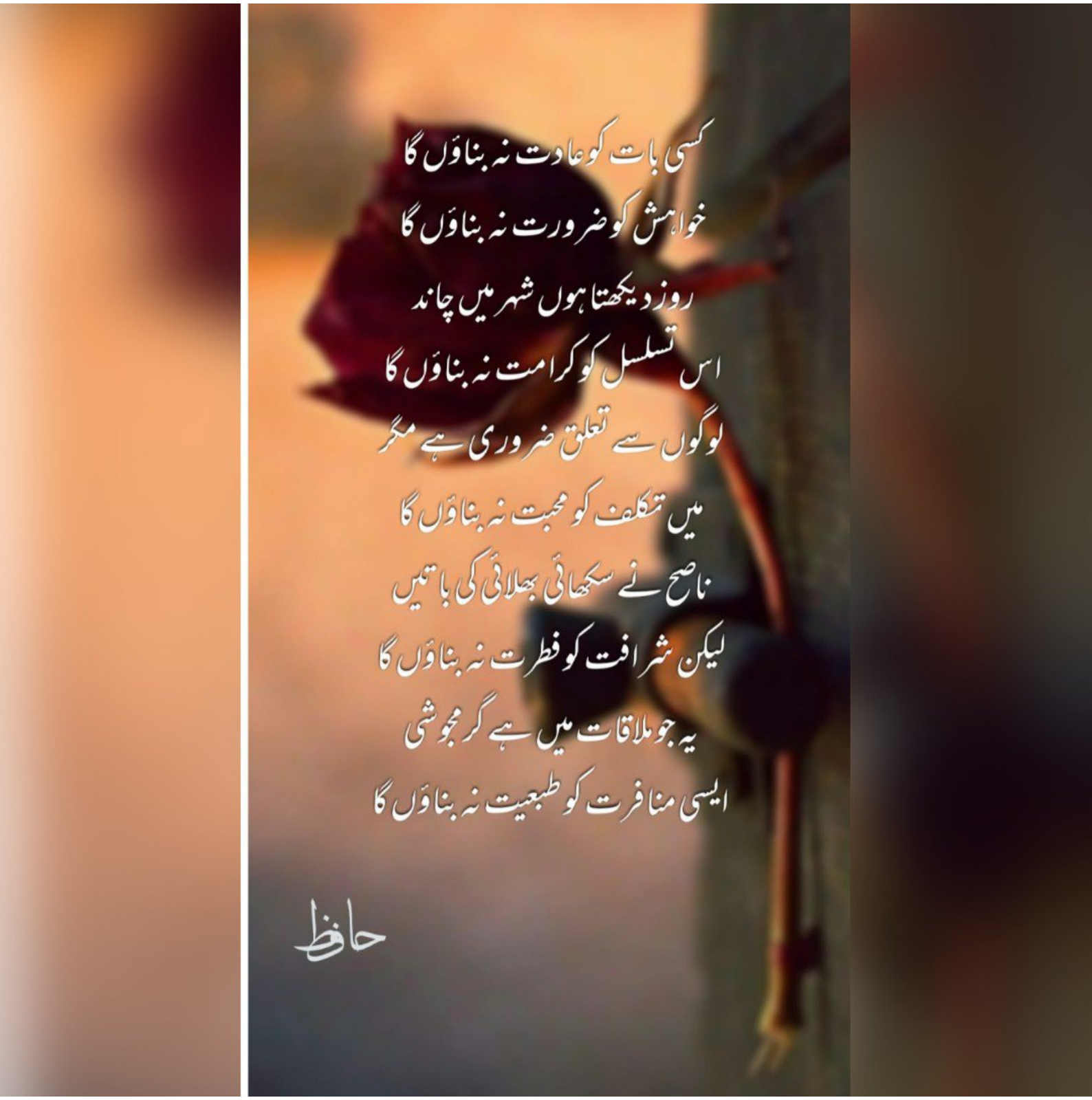
کسی بات کو عادت نہ بناؤں گا
خواہش کو ضرورت نہ بناؤں گا
روز دیکھتا ہوں شہر میں چاند
اس تسلسل کو کرامت نہ بناؤں گا
لوگوں سے تعلق ضروری ہے مگر
میں تکلف کو محبت نہ بناؤں گا
ناصح نے سکھائی بھلائی کی باتیں
لیکن شرافت کو فطرت نہ بناؤں گا
یہ جو ملاقات میں ہے گرمجوشی
ایسی منافرت کو طبعیت نہ بناؤں گا
حافظ

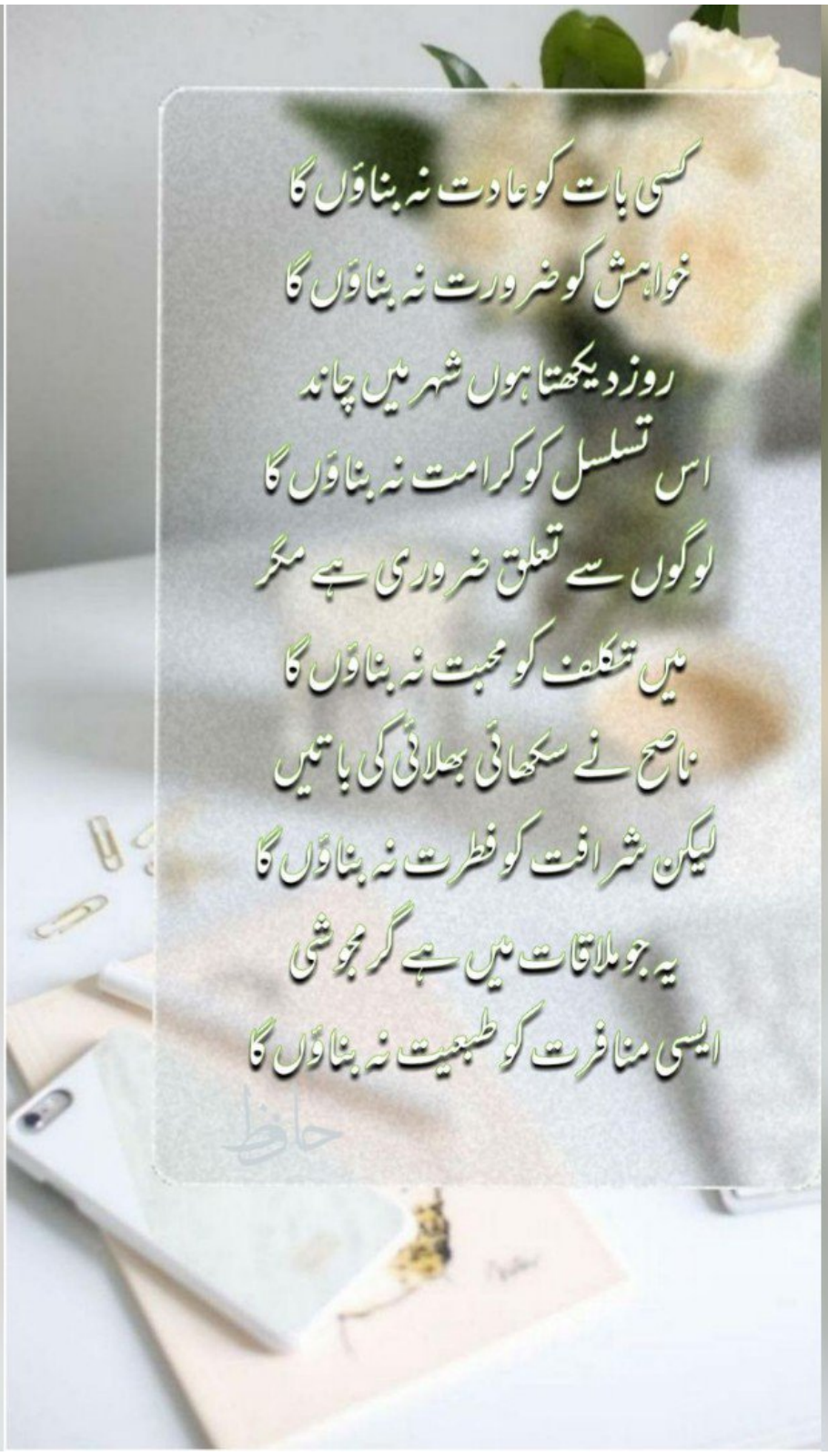
کسی بات کو عادت نہ بناؤں گا
خواہش کو ضرورت نہ بناؤں گا
روز دیکھتا ہوں شہر میں چاند
اس تسلسل کو کرامت نہ بناؤں گا
لوگوں سے تعلق ضروری ہے مگر
میں تکلف کو محبت نہ بناؤں گا
ناصح نے سکھائی بھلائی کی باتیں
لیکن شرافت کو فطرت نہ بناؤں گا
یہ جو ملاقات میں ہے گرمجوشی
ایسی منافرت کو طبیعت نہ بناؤں گا
حافظ

راتوں کو نہ سوچو

غموں کو نہ سوچو

کانٹوں سی چبھتی

باتوں کو نہ سوچو

بدل کر اپنی سوچ

حادثوں کو نہ سوچو

بھولنا نعمت ہے

نفرتوں کو نہ سوچو

ملی ہے نئی زندگی

قاتلوں کو نہ سوچو

کتنے شناسا جا چکے

چاہتوں کو نہ سوچو

اگر تکلیف ہو

محبتوں کو نہ سوچو

واپسی ناممکن ہے

لوگوں کو نہ سوچو

حافظ

کسی حادثے کا ہمیں شوق نہیں ع

الجھے راستے کا ہمیں شوق نہیں ع

جا ملے ستارے کسی دن چاند سے

ایسے واقعے کا ہمیں شوق نہیں ع

شہر میں جا بجا آ بسے ہیں حیوان

اس معاشرے کا ہمیں شوق نہیں ع

کارواں میں چھپے ہوئے ہیں اجنبی

نئے قافلے کا ہمیں شوق نہیں ع

دل روکتا ہے آوارگی سے مگر

کسی مشورے کا ہمیں شوق نہیں ع

پھر زندگی نے بلایا ہے کوئی بات ہے

اب معاملے کا ہمیں شوق نہیں ع

حافظ

500px

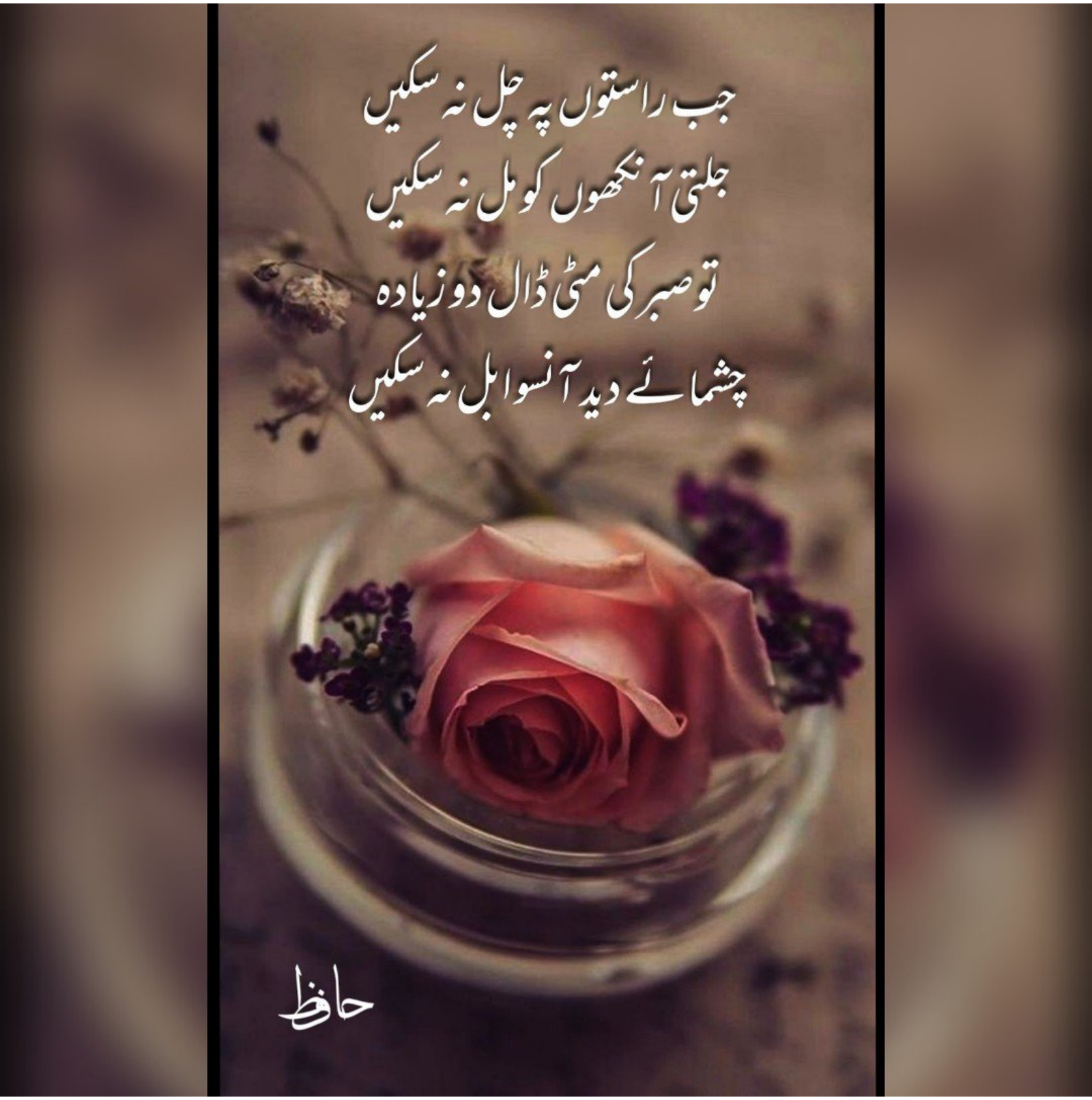
جب راستوں پہ چل نہ سکیں
جلتی آنکھوں کو مل نہ سکیں
تو صبر کی مٹی ڈال دو زیادہ
چشمائے دید آنسو ابل نہ سکیں
حافظ

یہی دکھ ہے خاموش ہو جائے گی
زمانے سے سبک دوش ہو جائے گی
رت جگوں کا مزہ ہے بہت نشہ آور
اک صبح زندگی مدہوش ہو جائے گی
حافظ ناصر

کسی نے یہاں عزت خریدلی
زمانے سے شہرت خریدلی
مٹا کر کسی بھوکے بھوک
دعاؤں سے جنت خریدلی
انسان کا جی بھرتا ہے کب
خود کو بیچ کر دولت خریدلی
دل والوں کا معاملہ کتنا عجیب ہے
چکا کر جذبوں کے دام محبت خریدلی
آدمی کی ہو گئی ہیں کئی اقسام
بن گیا فقیر کسی نے حکومت خریدلی

دل بیمار کی حالت خراب ہے
دوائے جاں کی شدت خراب ہے
اب معاملہ اختیار سے آگے ہے
بھٹکے ہوؤں کی قسمت خراب ہے
کیوں ہدایت کو میراث سمجھا
جس پہ چلا وہ طریقت خراب ہے
عشق کی منزلیں ہیں ناقابل واپسی
لوٹ آئے اگر تو محبت خراب ہے

حافظ

پھر وہ بہار دیکھوں گا
غنچۂ گل زار دیکھوں گا
دیکھ لی شہر کی گلیاں
اب شجر زار دیکھوں گا
او جھل نہ ہو ترا جلوہ
اسے یکبار دیکھوں گا
مدتوں انتظار تھا مجھے
میں بے شمار دیکھوں گا
سونپ کر دل کی ملکیت
کوئی مزار دیکھوں گا
حافظ

قوموں کو گرانے کی ہے آسان فتنہ تراشی
پھیلا کر لوگوں میں ابتری معاشی اور فحاشی

حافظ

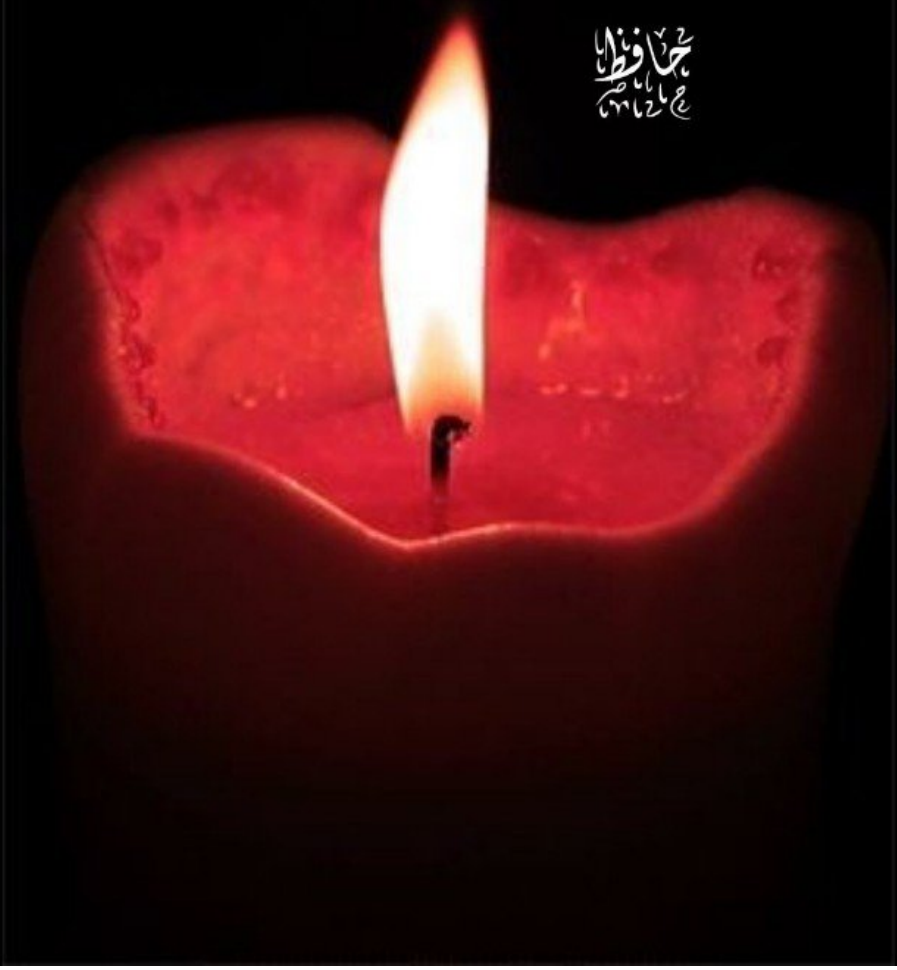

زخموں کی دوا چاہتی ہے
زندگی اور کیا چاہتی ہے
پالے ہیں طفل جیسے لمحات
نیکیوں کا صلہ چاہتی ہے
جاں کا معاملہ ختم ہو گیا
روح بھی حصہ چاہتی ہے
آدمی کی غرض کی انتہا دیکھو
دنیا گئی تو خدا چاہتی ہے
نہ دیکھی ہوس جیسی جفا کار
میری دشمن مری سزا چاہتی ہے

حافظ

زخموں کی دوا چاہتی ہے
زندگی اور کیا چاہتی ہے
پالے ہیں طفل جیسے لمحات
نیکیوں کا صلہ چاہتی ہے
جاں کا معاملہ ختم ہو گیا
روح بھی حصہ چاہتی ہے
آدمی کی غرض کی انتہا دیکھو
دنیا گئی تو خدا چاہتی ہے
نہ دیکھی حوس جیسی جفا کار
میری دشمن مری سزا چاہتی ہے

حافظ

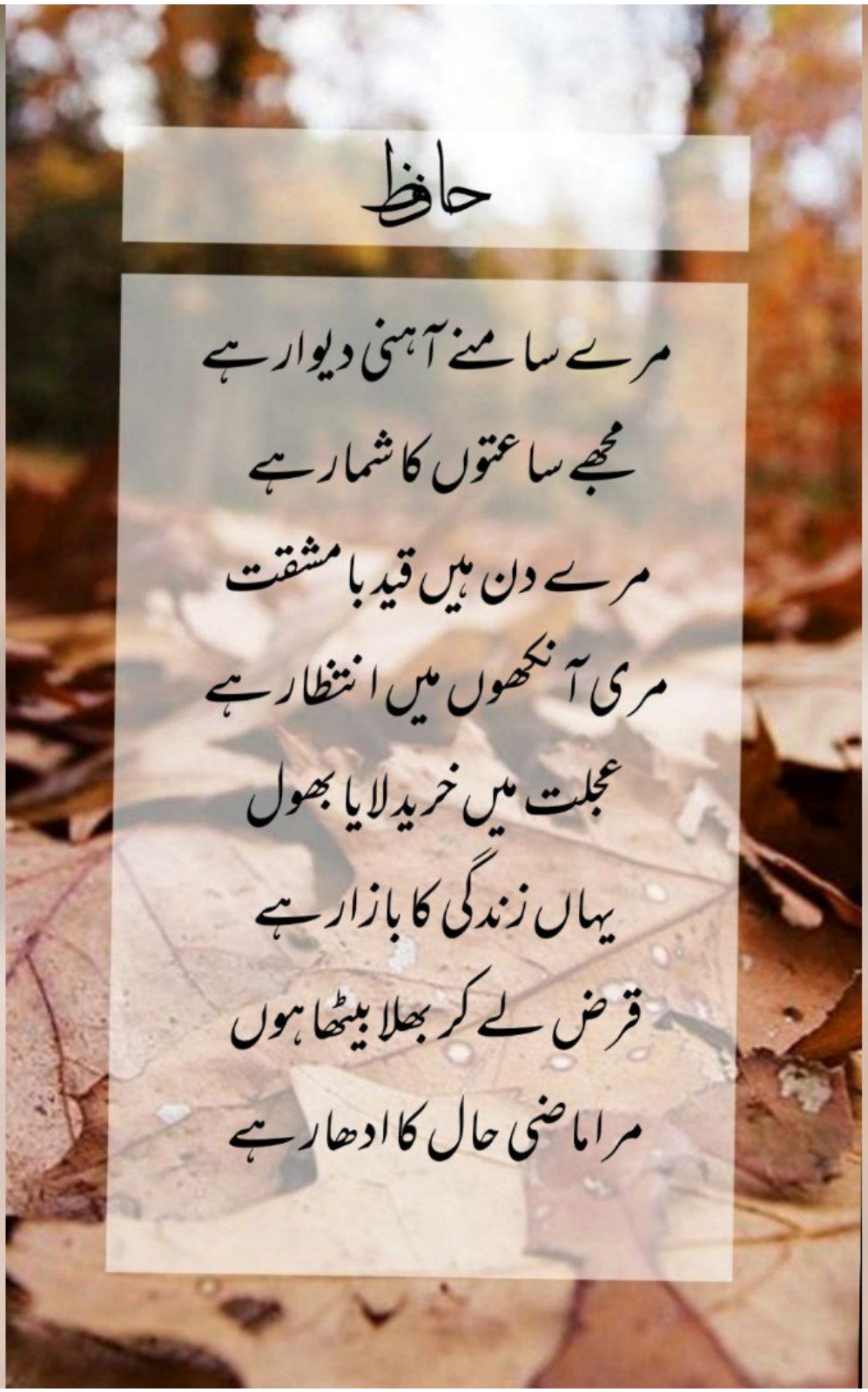
حافظ
مرے سامنے آہنی دیوار ہے
مجھے ساعتوں کا شمار ہے
مرے دن ہیں قید با مشقت
مری آنکھوں میں انتظار ہے
عجلت میں خرید لایا بھول
یہاں زندگی کا بازار ہے
قرض لے کر بھلا بیٹھا ہوں
مرا ماضی حال کا ادھار ہے

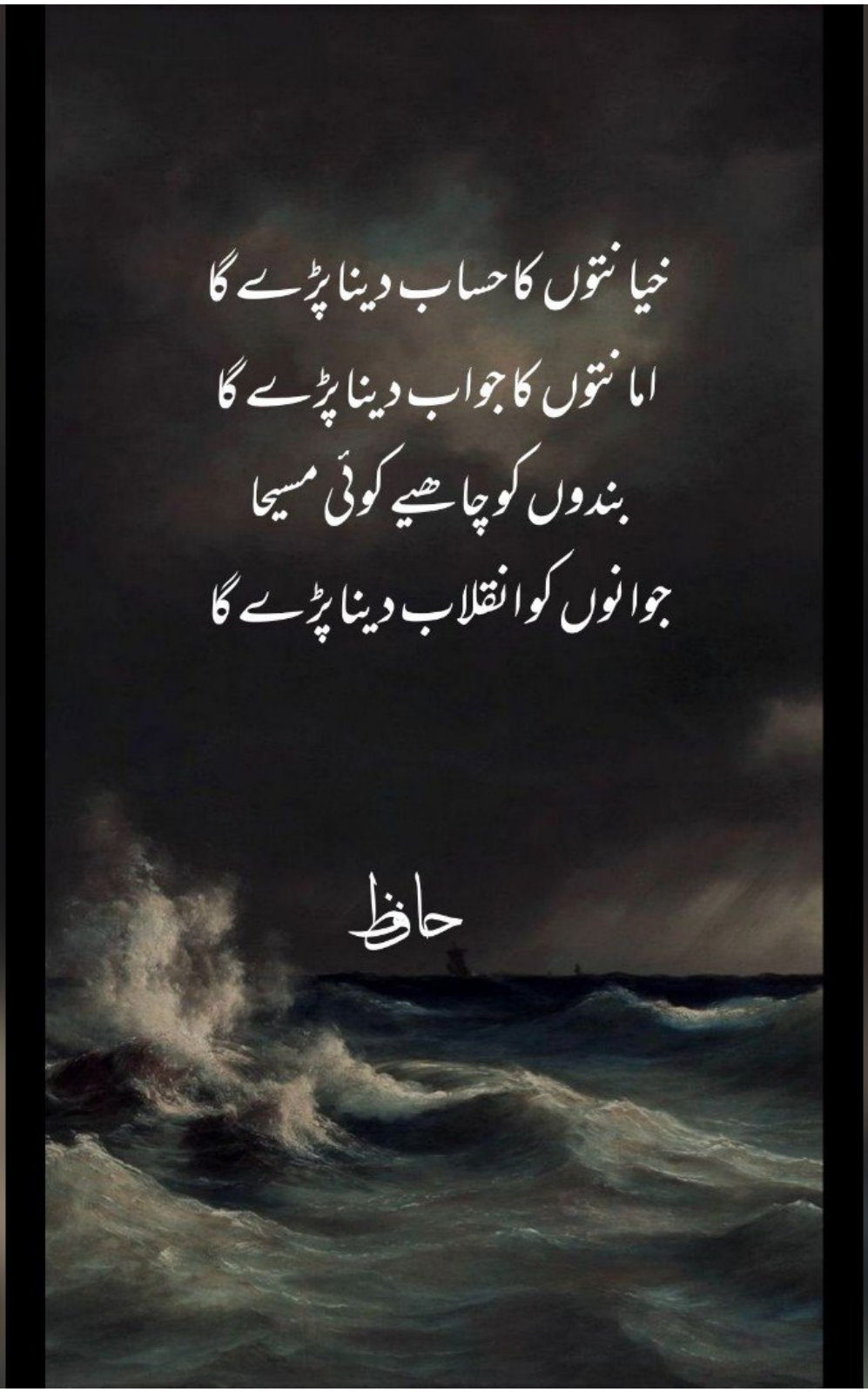
خیانتوں کا حساب دینا پڑے گا
امانتوں کا جواب دینا پڑے گا
بندوں کو چاہیے کوئی مسیحا
جوانوں کو انقلاب دینا پڑے گا
حافظ

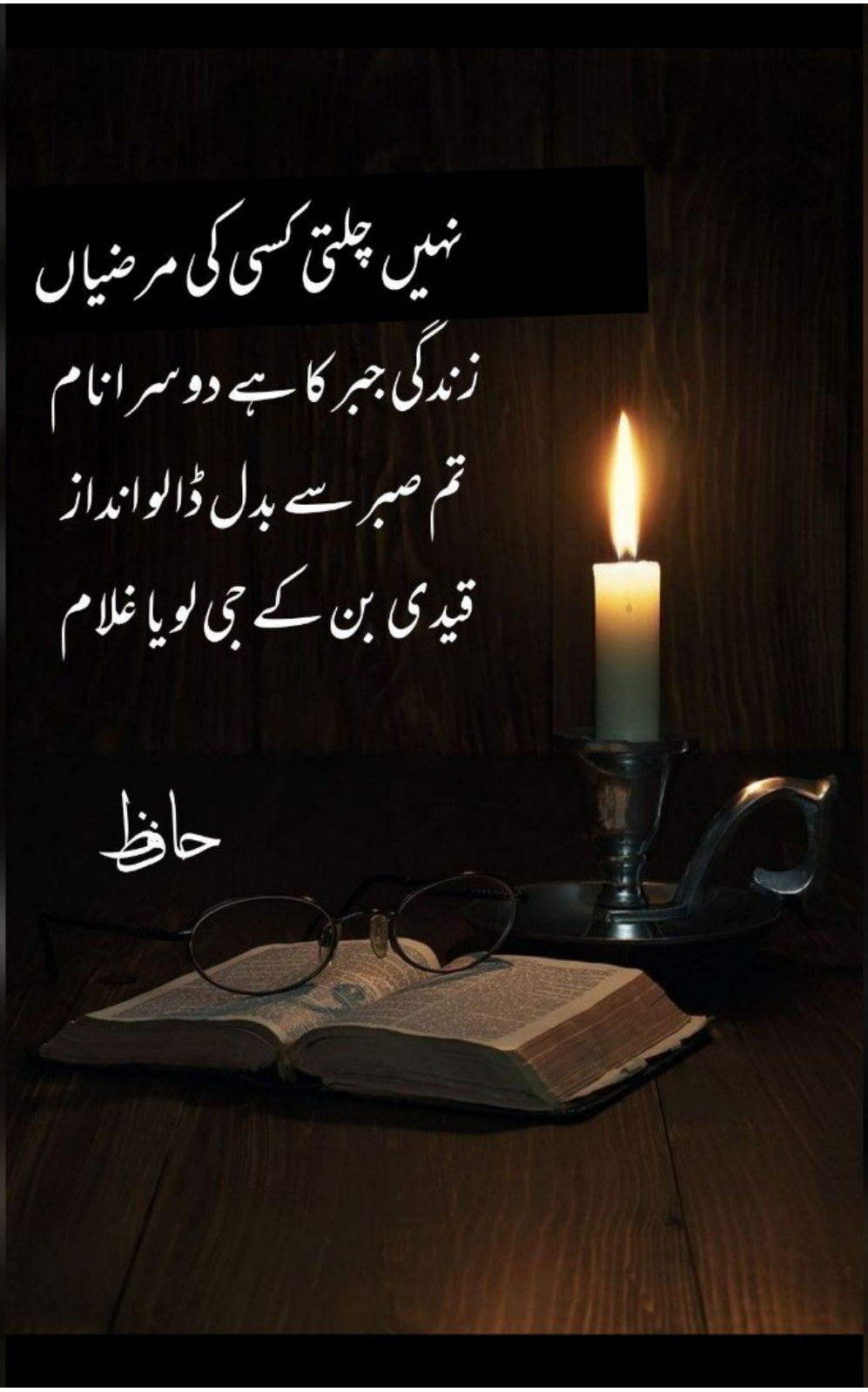
نہیں چلتی کسی کی مرضیاں
زندگی جبر کا ہے دوسرا نام
تم صبر سے بدل ڈالو انداز
قیدی بن کے جی لو یا غلام
حافظ

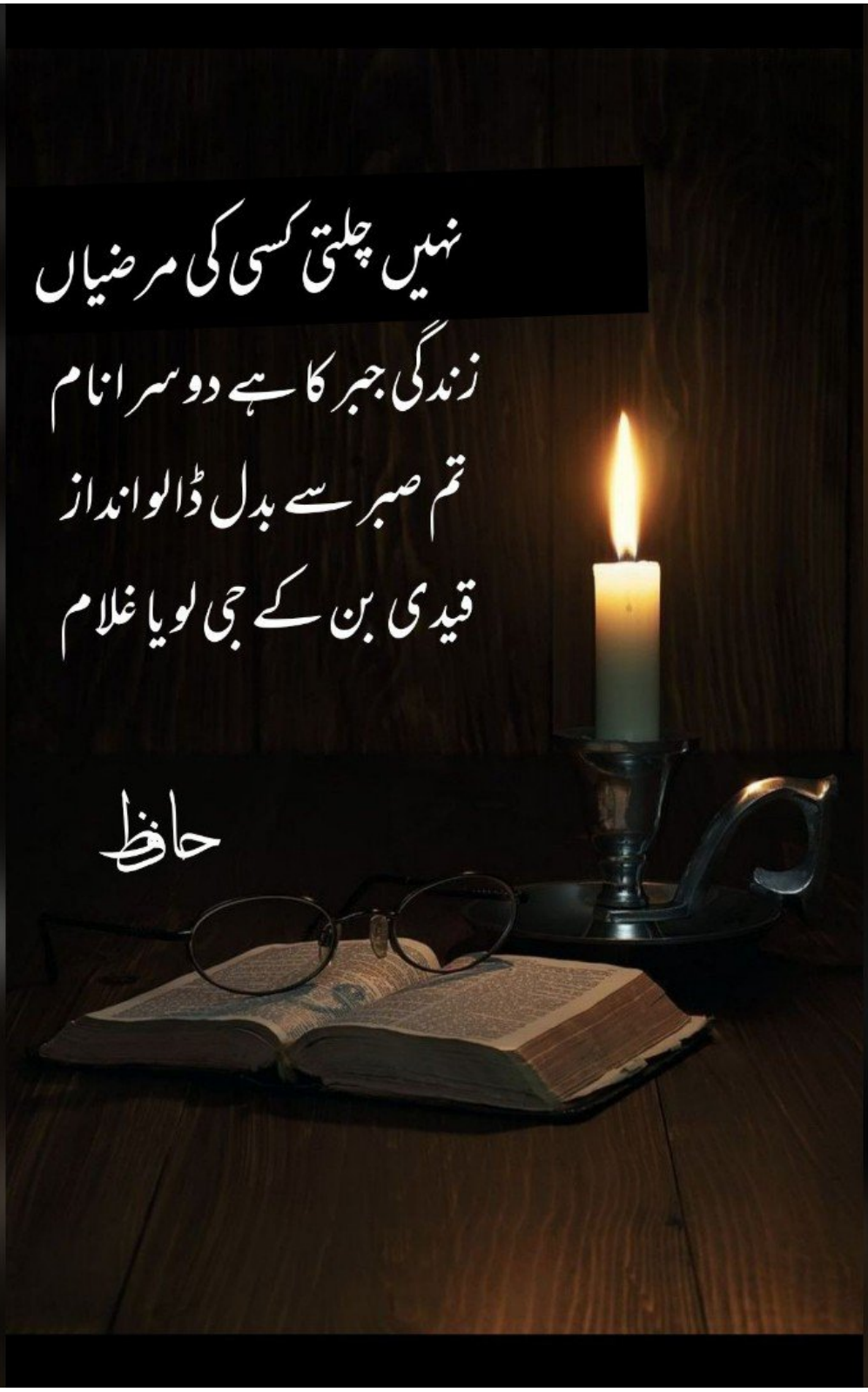
نہیں چلتی کسی کی مرضیاں
زندگی جبر کا ہے دوسرا نام
تم صبر سے بدل ڈالو انداز
قیدی بن کے جی لو یا غلام
حافظ

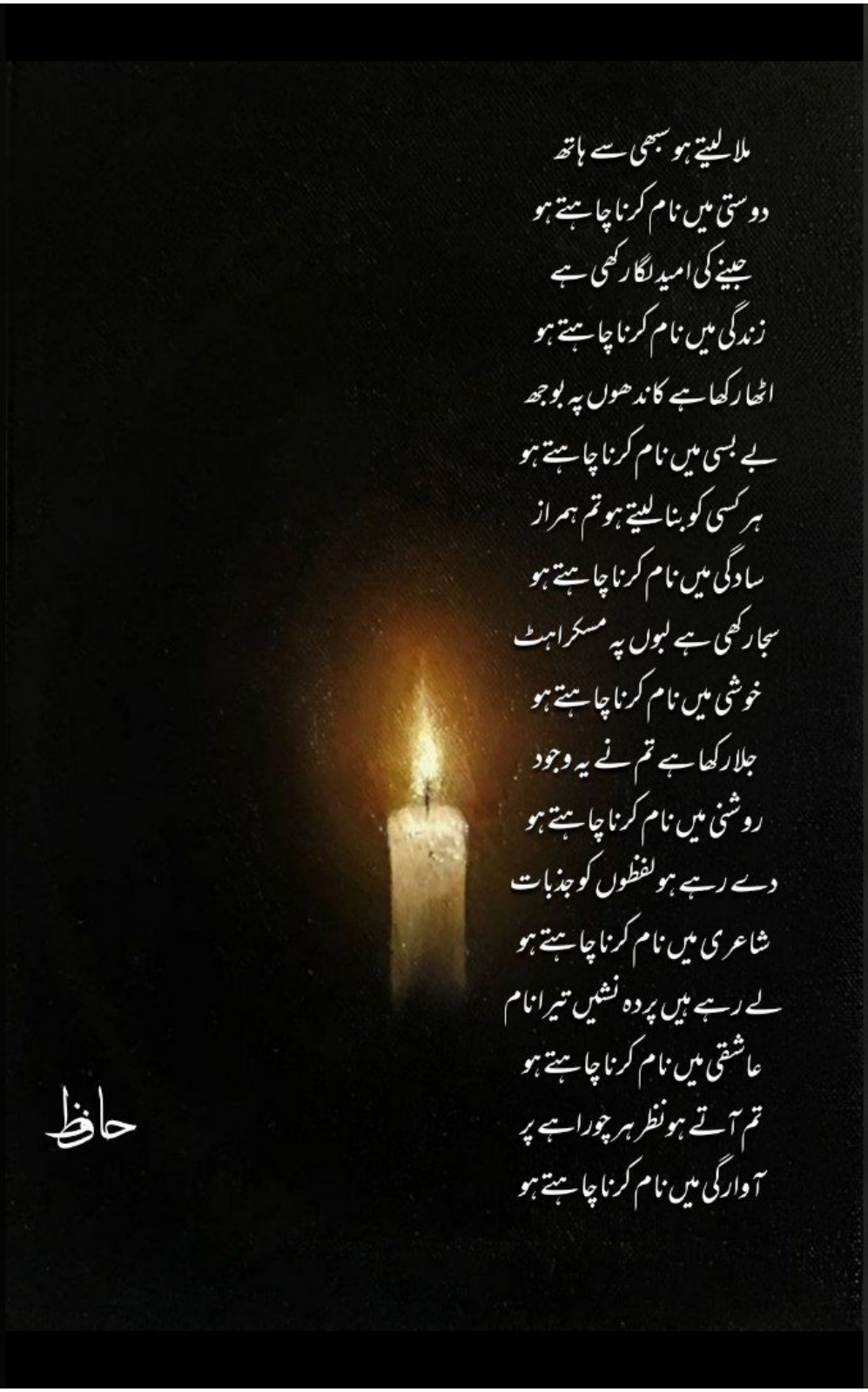
ملا لیتے ہو سبھی سے ہاتھ
دوستی میں نام کرنا چاہتے ہو
جینے کی امید لگا رکھی ہے
زندگی میں نام کرنا چاہتے ہو
اٹھا رکھا ہے کاندھوں پہ بوجھ
بے بسی میں نام کرنا چاہتے ہو
ہر کسی کو بنا لیتے ہو تم ہمراز
سادگی میں نام کرنا چاہتے ہو
سجا رکھی ہے لبوں پہ مسکراہٹ
خوشی میں نام کرنا چاہتے ہو
جلا رکھا ہے تم نے یہ وجود
روشنی میں نام کرنا چاہتے ہو
دے رہے ہو لفظوں کو جذبات
شاعری میں نام کرنا چاہتے ہو
لے رہے ہیں پردہ نشیں تیرا نام
عاشقی میں نام کرنا چاہتے ہو
تم آتے ہو نظر ہر چوراہے پر
آوارگی میں نام کرنا چاہتے ہو
حافظ

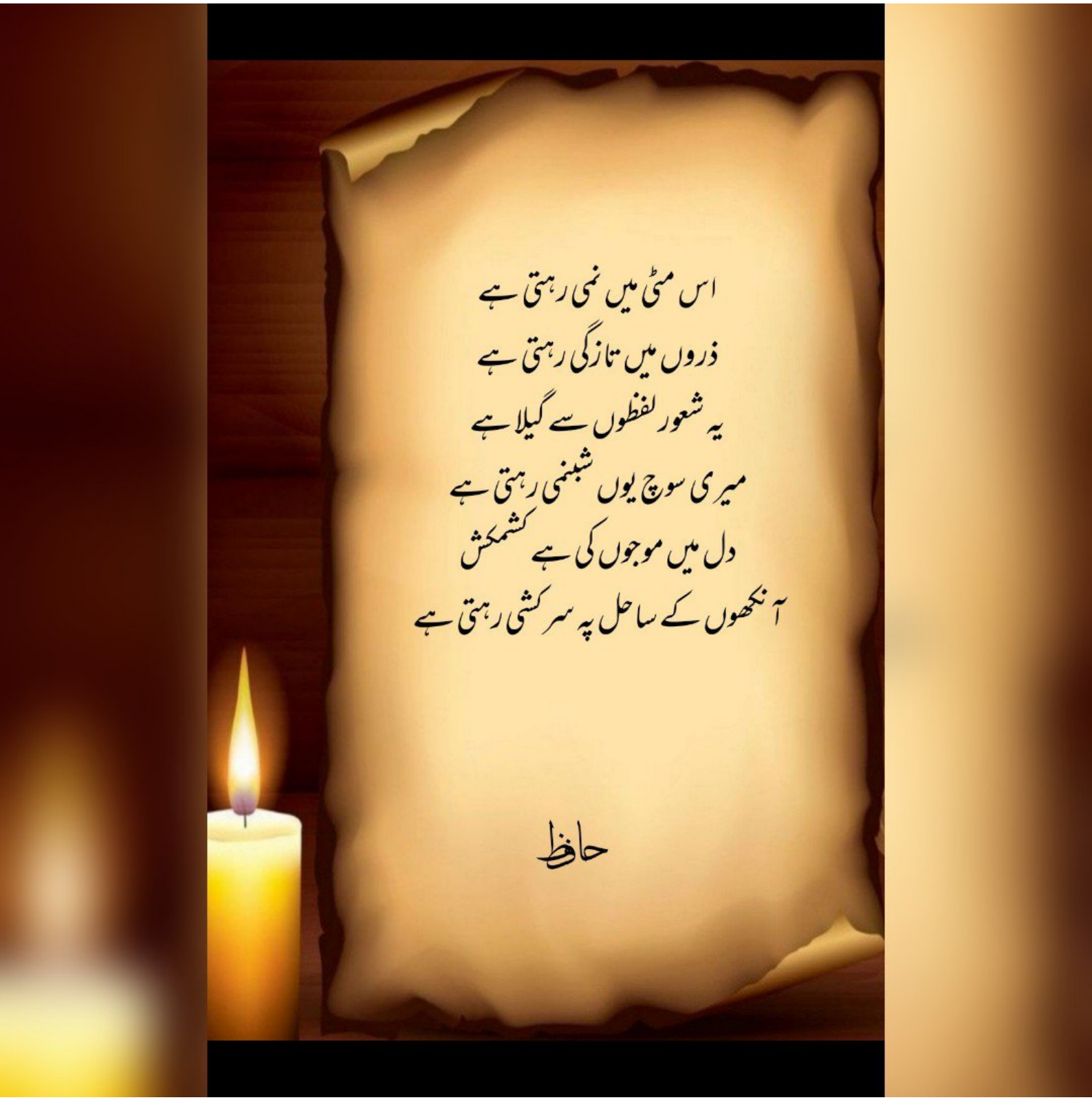
اس مٹی میں نمی رہتی ہے
ذروں میں تازگی رہتی ہے
یہ شعور لفظوں سے گیلا ہے
میری سوچ یوں شبنمی رہتی ہے
دل میں موجوں کی ہے کشمکش
آنکھوں کے ساحل پہ سرکشی رہتی ہے
حافظ

دل کی گیلی مٹی میں خزانے دفن ہیں
ماضی کی دھول میں چھپے زمانے دفن ہیں
جھومتا رہتا ہوں یادوں کی مستی میں
گویا تصور میں مرے میخانے دفن ہیں

«««حافظ»»»

بے موسم کی یوں ہوا چلی ہے
سوکھے پتوں کے ہمنوا چلی ہے
پھول گرنے لگے رت بہار کے
ساون کے پانی میں بہا چلی ہے
اترا یکایک چاند مرے دامن میں
نہ جانے کون سی دعا چلی ہے

«««حافظ»»»

حافظ
عشق کی آگ جلاتی نہیں ہر کسی کو
بھڑکتے ہیں شعلے جلتے ہوئے لوگوں سے

حافظ
عشق کی آگ جلاتی نہیں ہر کسی کو
بھڑکتے ہیں شعلے جلتے ہوئے لوگوں سے

کھا گئی نیکیاں دل کی یہ فتنہ گری
خرچ ہوتی گئی کمائی دل کے علاج پر
حافظ

دوائے جاں کا طلبگار ہوں

کسی حادثے کا شکار ہوں

کانوں میں ہیں انگلیاں

میں ضمیر کی پکار ہوں

کج راستوں کا شوق ہے

میں قدموں کا غبار ہوں

مری چاہ کہ خدا ملے

میں آدمی کا معیار ہوں

جسے کھا گئی زندگی

میں موت کا ادھار ہوں

حافظ

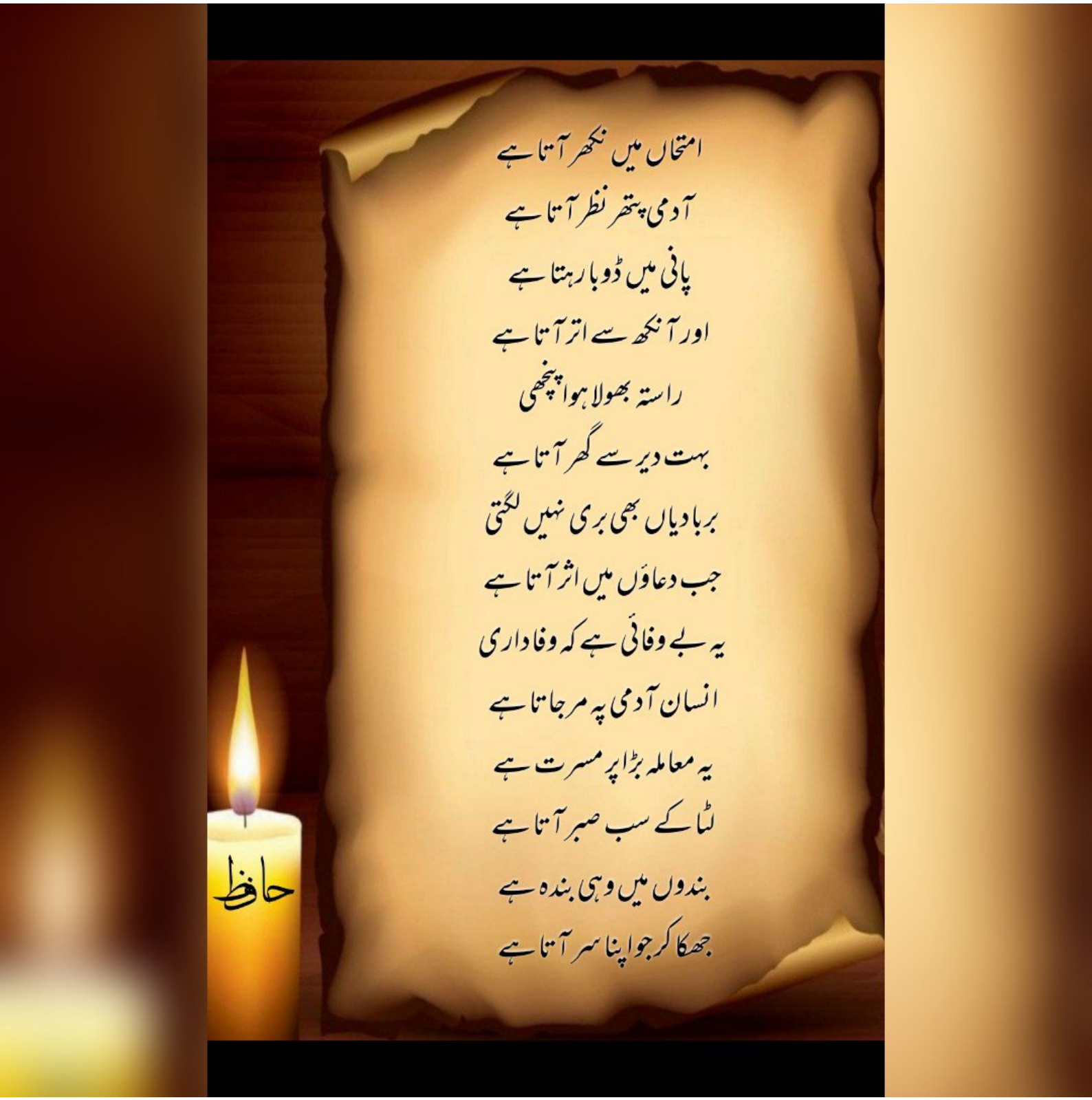
امتحاں میں نکھر آتا ہے
آدمی پتھر نظر آتا ہے
پانی میں ڈوبا رہتا ہے
اور آنکھ سے اتر آتا ہے
راستہ بھولا ہوا پنچھی
بہت دیر سے گھر آتا ہے
بربادیاں بھی بری نہیں لگتی
جب دعاؤں میں اثر آتا ہے
یہ بے وفائی ہے کہ وفاداری
انسان آدمی پہ مر جاتا ہے
یہ معاملہ بڑا پر مسرت ہے
لٹا کے سب صبر آتا ہے
بندوں میں وہی بندہ ہے
جھکا کر جو اپنا سر آتا ہے
حافظ

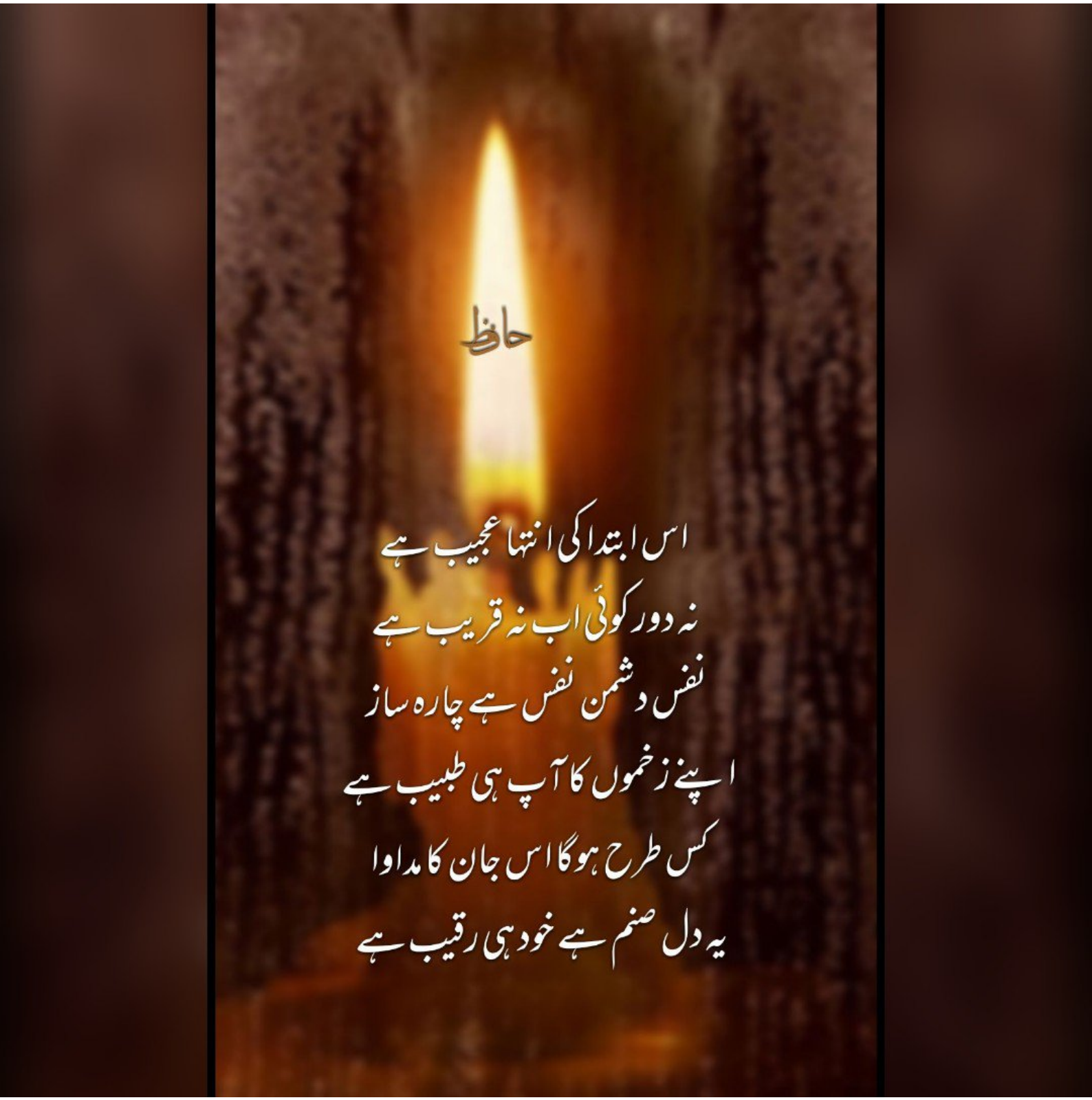
حافظ
اس ابتدا کی انتہا عجیب ہے
نہ دور کوئی اب نہ قریب ہے
نفس دشمن نفس ہے چارہ ساز
اپنے زخموں کا آپ ہی طبیب ہے
کس طرح ہوگا اس جان کا مداوا
یہ دل صنم ہے خود ہی رقیب ہے

میرا دل مقام عروج ہے
اسے حادثوں کا زوال ہے
میرا غم شبنمی چوٹ ہے
اسے دوستوں کا ملال ہے
مری یاد ہے گزشتہ معاملہ
اسے رشتوں کا خیال ہے
مرا عشق جیسے آگ ہے
اسے جذبوں کا ابال ہے
میری منزل اسکے قریب ہے
اسے راستوں کا ملال ہے
مری ذات مٹی سے بنی ہوئی
اسے کن فیکوں کا جلال ہے

حافظ

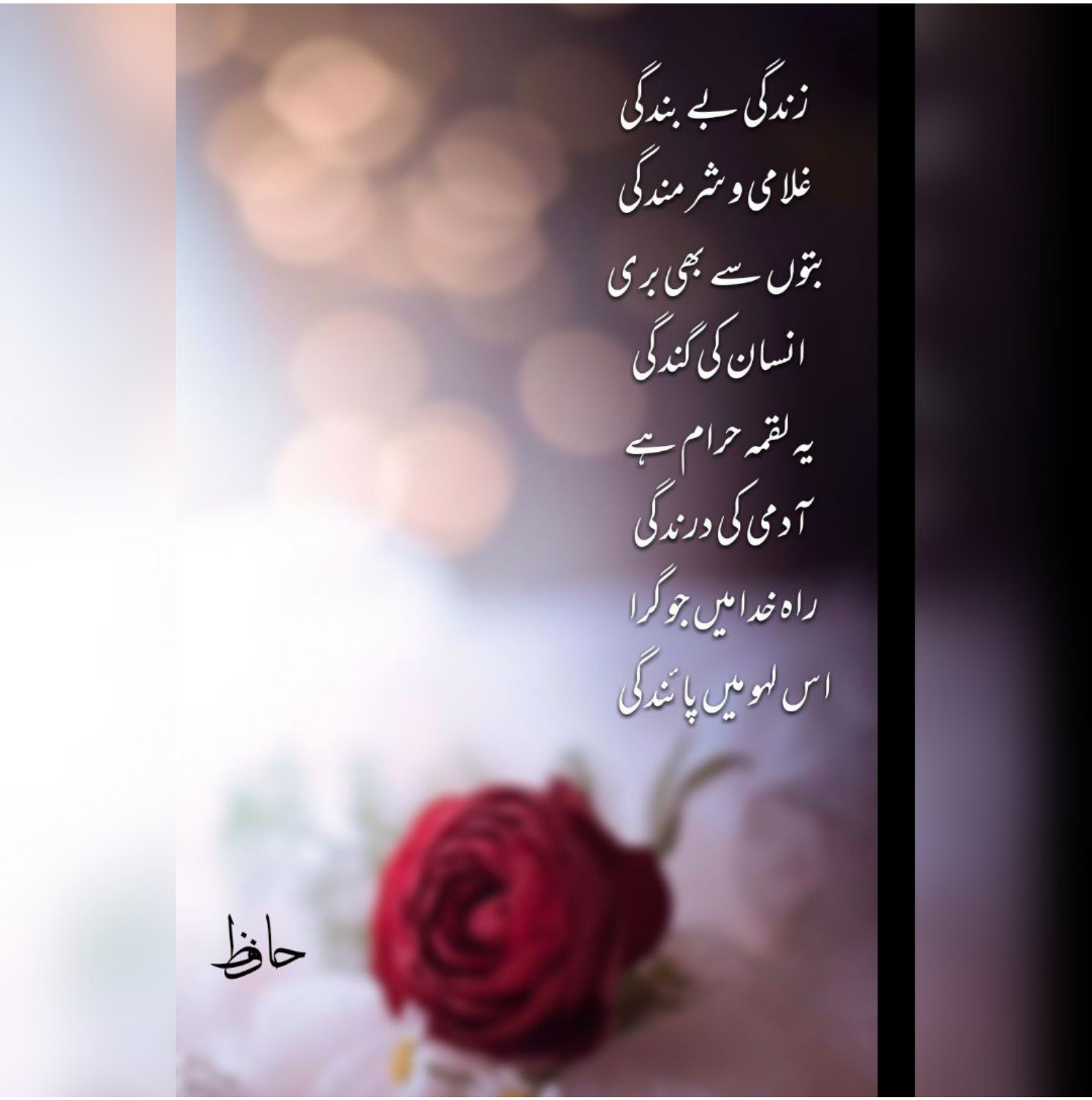
زندگی بے بندگی
غلامی و شرمندگی
بتوں سے بھی بری
انسان کی گندگی
یہ لقمہ حرام ہے
آدمی کی درندگی
راہ خدا میں جو گرا
اس لہو میں پائندگی
حافظ

ہر آدمی نے رکھیں ہیں تفریح آلات
کوئی جذبات اور کوئی دل سے کھیلتا ہے
صافظ

دل بہلانے کے لیے اک کھلونا چاہیے ؏
تسکین جاں کا کوئی ساماں ہو نا چاہیے ؏
بڑی سرعت سے بھر جاتا ہے قلب انسانی
ساحل پہ سوچتا ہے کشتیاں ڈبونا چاہیے

«««حافظ»»»

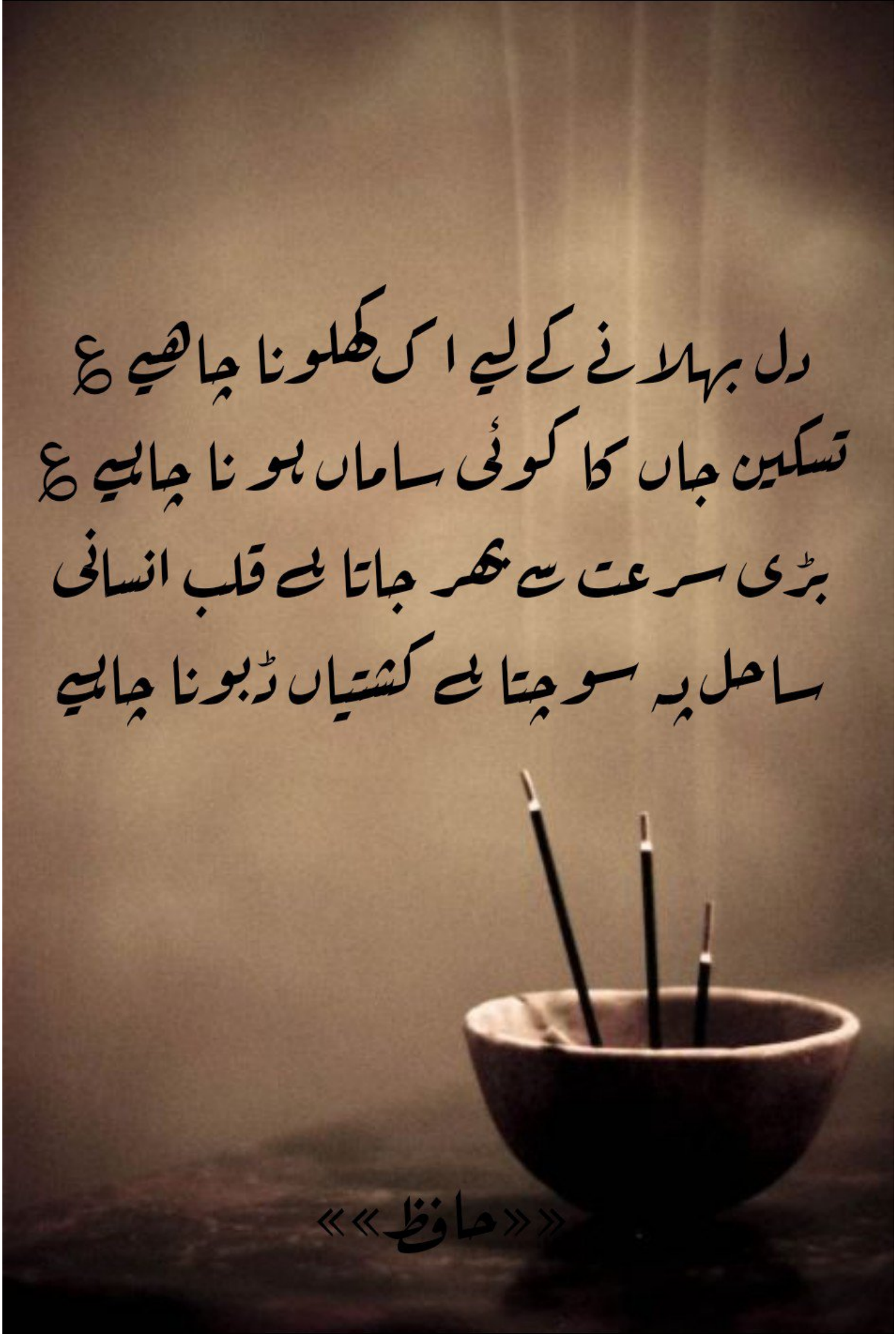
دل بہلانے کے لیے اک کھلونا چاہیے ع
تسکین جاں کا کوئی ساماں ہونا چاہیے ع
بڑی سرعت سے بھر جاتا ہے قلب انسانی
ساحل پہ سوچتا ہے کشتیاں ڈبونا چاہیے
«حافظ»

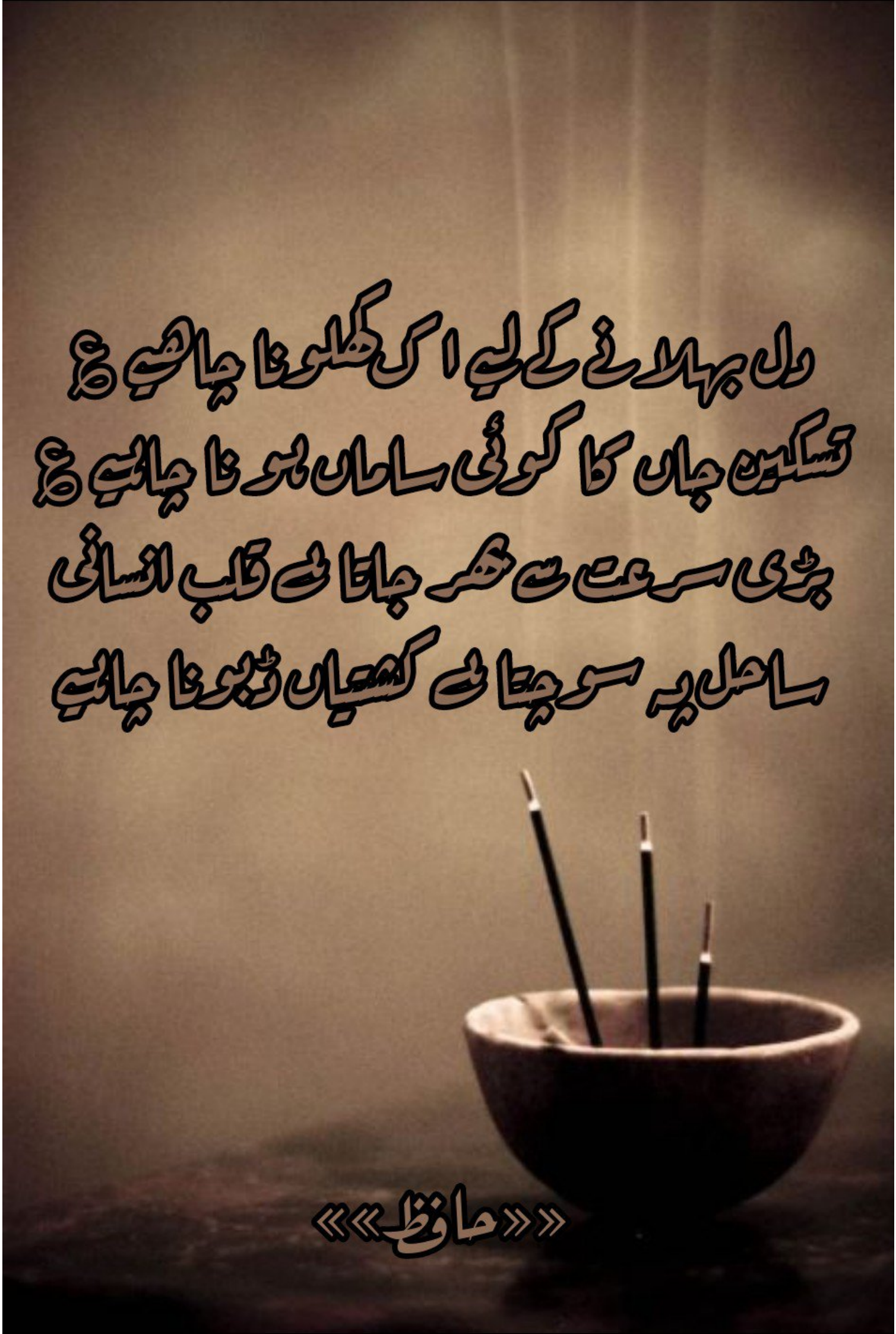
دل بہلانے کے لیے اک کھلونا چاہیے
تسکینِ جاں کا کوئی ساماں ہونا چاہیے
بڑی سرعت سے ہر جاتا ہے قلبِ انسانی
ساحل پہ سوچتا ہے کشتیاں ڈبونا چاہیے
«حافظ»

دل بہلانے کے لیے اک کھلونا چاہیے ع

تسکین جاں کا کوئی ساماں ہونا چاہیے ع

بڑی سرعت سے بھر جاتا ہے قلب انسانی

ساحل پہ سوچتا ہے کشتیاں ڈبونا چاہیے

حافظ

دل بہلانے کے لیے اک کھلونا چاھیے ع

تسکین جاں کا کوئی ساماں ہونا چاہیے ع

بڑی سرعت سے بھر جاتا ہے قلب انسانی

ساحل پہ سوچتا ہے کشتیاں ڈبونا چاہیے

حافظ

ہر آدمی نے رکھیں ہیں تفریح آلات
کوئی جذبات اور کوئی دل سے کھیلتا ہے
حافظ

دل کی گیلی مٹی میں خزانے دفن ہیں
ماضی کی دھول میں چھپے زمانے دفن ہیں
جھومتا رہتا ہوں یادوں کی مستی میں
گویا تصور میں مرے میخانے دفن ہیں

«««حافظ»»»

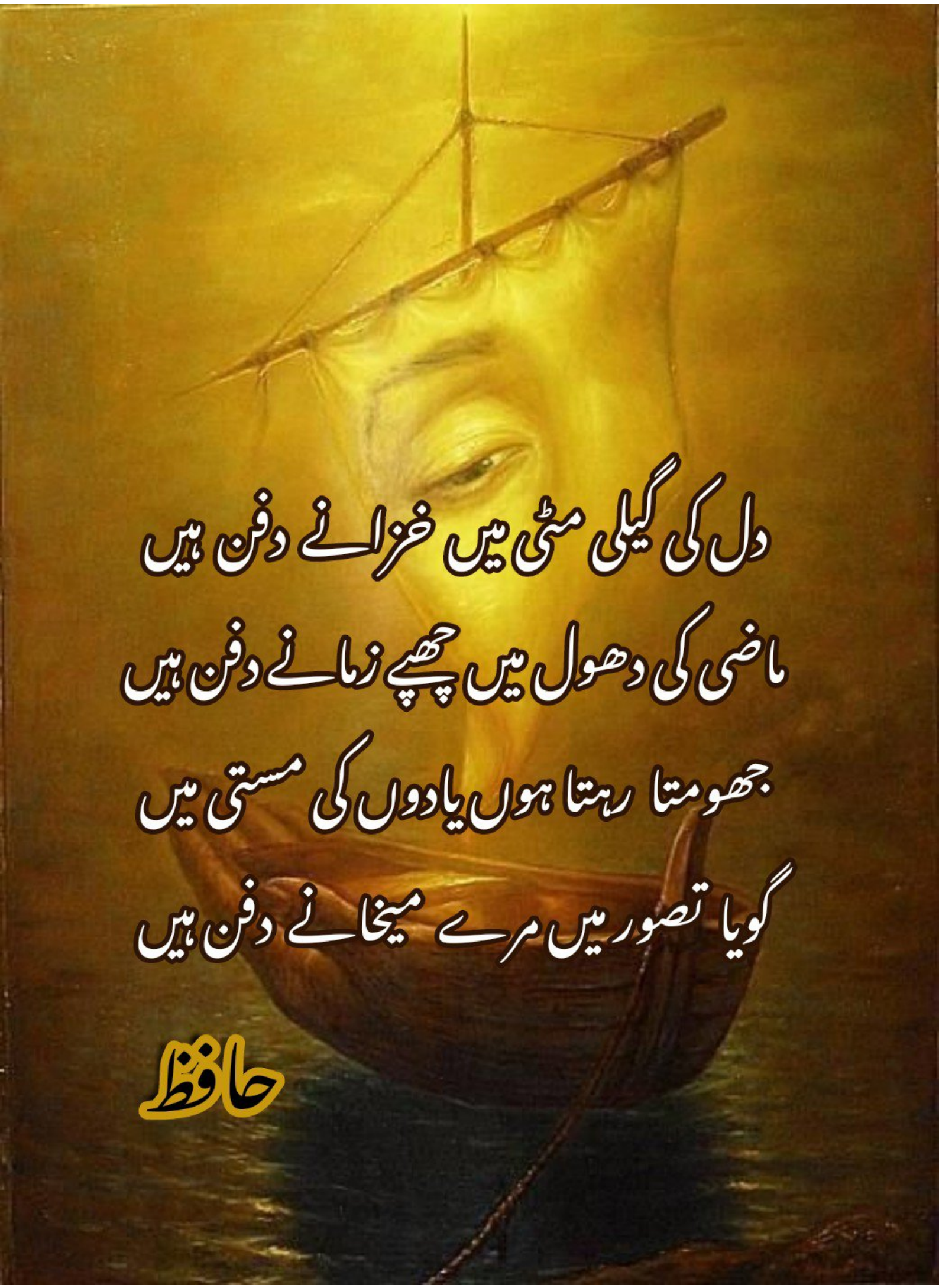
دل کی گیلی مٹی میں خزانے دفن ہیں
ماضی کی دھول میں چھپے زمانے دفن ہیں
جھومتا رہتا ہوں یادوں کی مستی میں
گویا تصور میں مرے میخانے دفن ہیں
حافظ

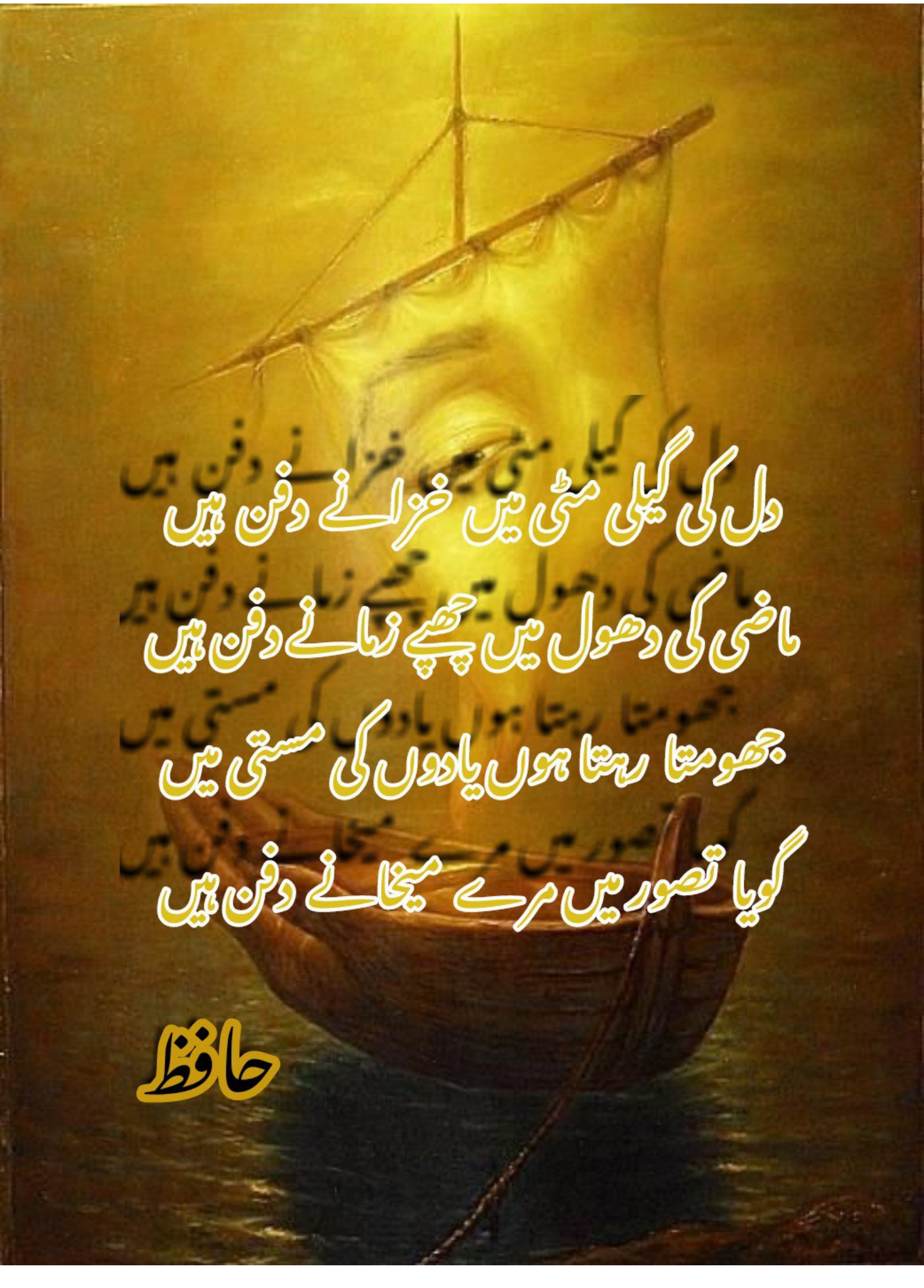
دل کی گیلی مٹی میں خزانے دفن ہیں
ماضی کی دھول میں چھپے زمانے دفن ہیں
جھومتا رہتا ہوں یادوں کی مستی میں
گویا تصور میں مرے میخانے دفن ہیں
حافظ

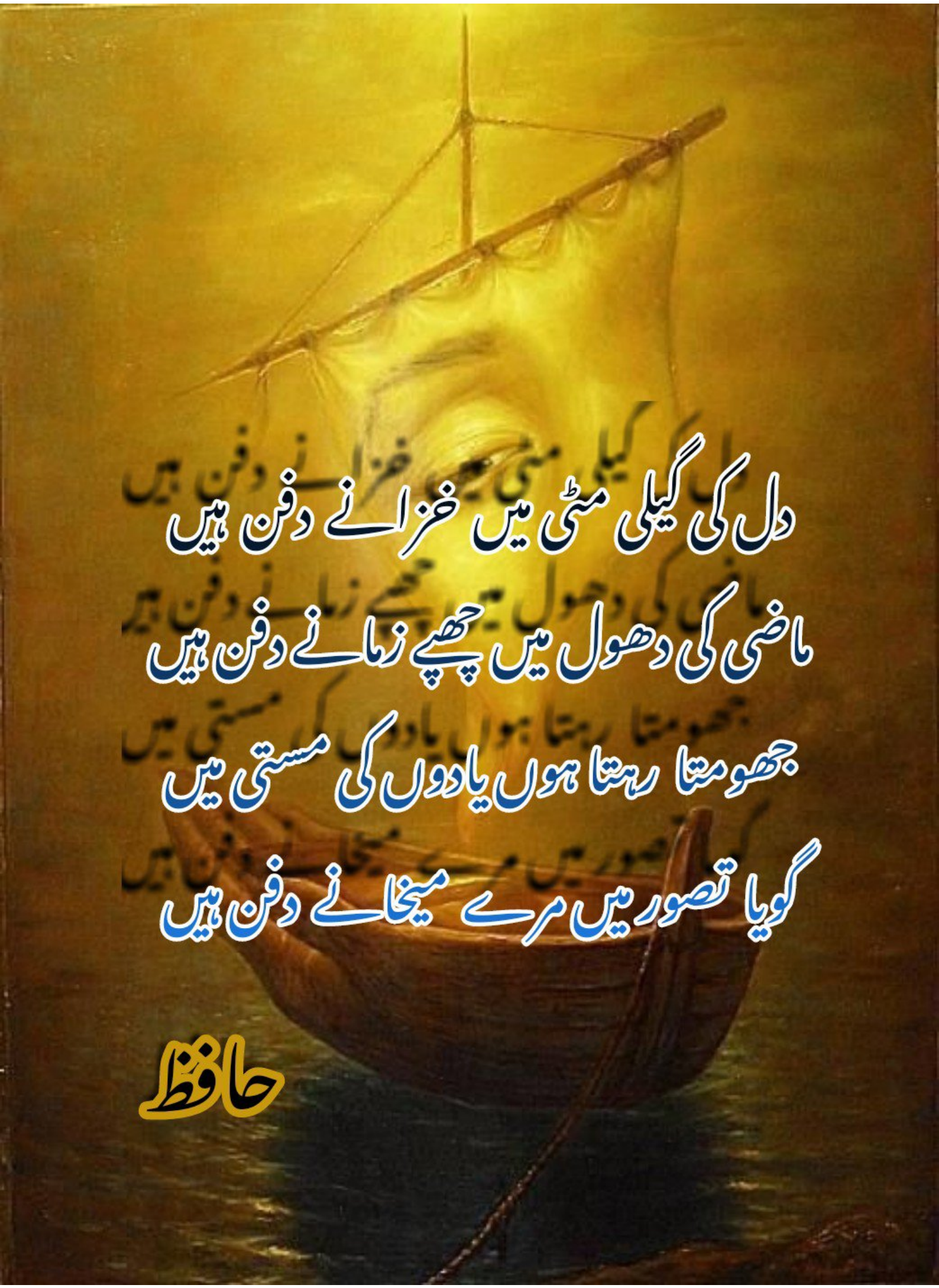
دل کی گیلی مٹی میں خزانے دفن ہیں
ماضی کی دھول میں چھپے زمانے دفن ہیں
جھومتا رہتا ہوں یادوں کی مستی میں
گویا تصور میں مرے میخانے دفن ہیں
حافظ

بے موسم کی یوں ہوا چلی ہے
سوکھے پتوں کے ہمنوا چلی ہے
پھول گرنے لگے رت بہار کے
ساون کے پانی میں بہا چلی ہے
اترا یکایک چاند مرے دامن میں
نہ جانے کون سی دعا چلی ہے

«««حافظ»»»

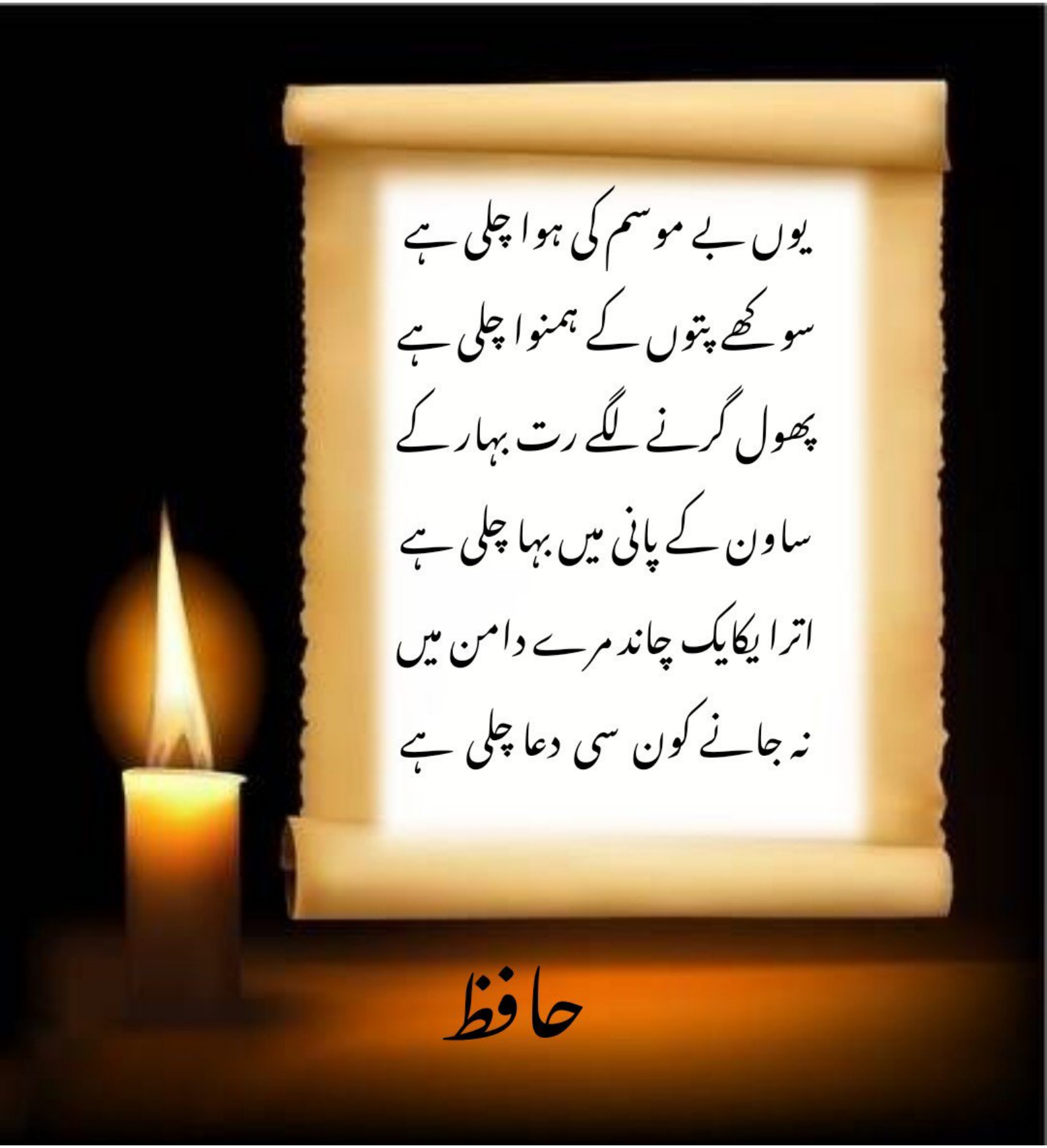
یوں بے موسم کی ہوا چلی ہے
سوکھے پتوں کے ہمنوا چلی ہے
پھول گرنے لگے رت بہار کے
ساون کے پانی میں بہا چلی ہے
اترا یکایک چاند مرے دامن میں
نہ جانے کون سی دعا چلی ہے
حافظ

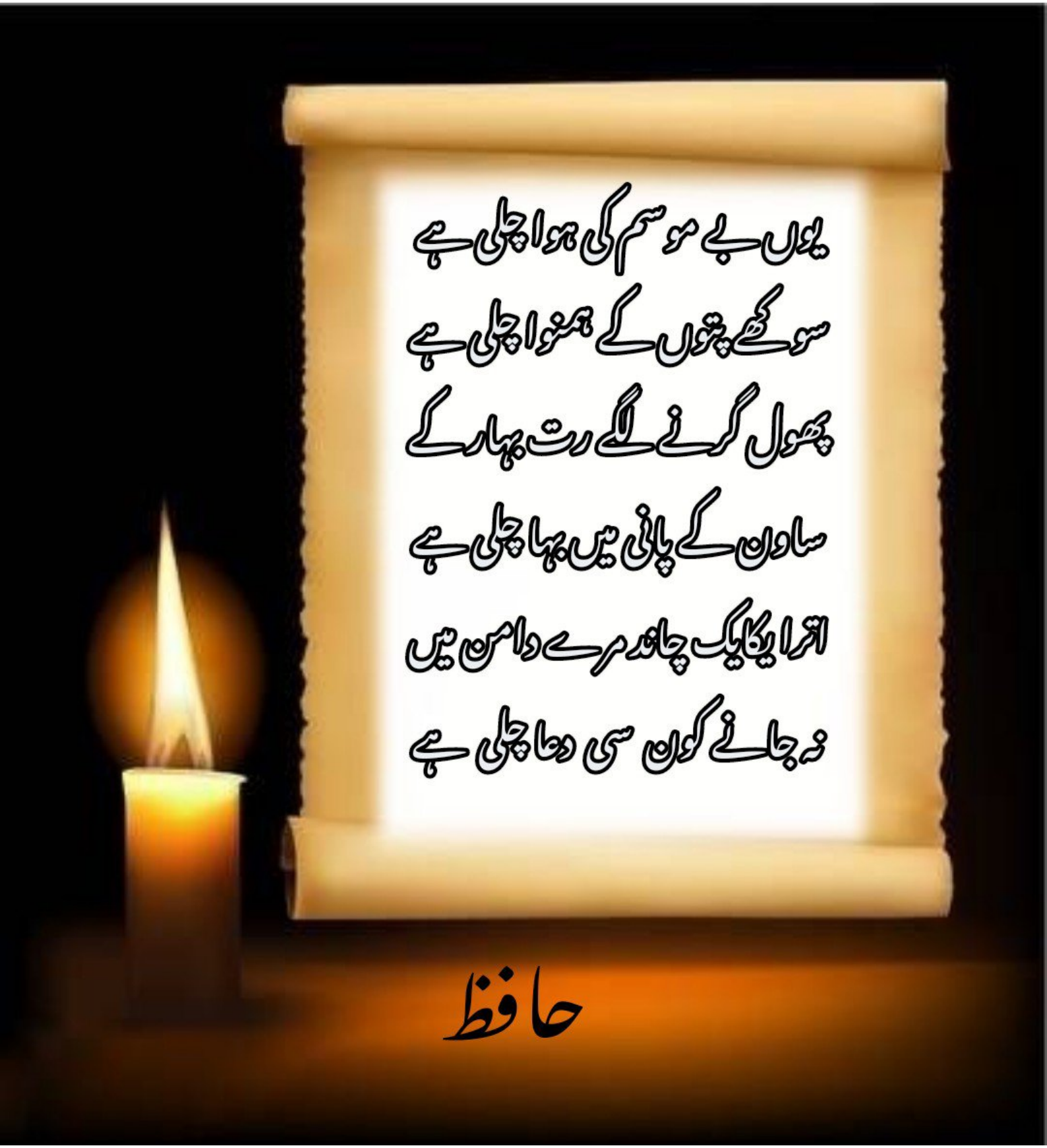
یوں بے موسم کی ہوا چلی ہے
سوکھے پتوں کے ہمنوا چلی ہے
پھول گرنے لگے رت بہار کے
ساون کے پانی میں بہا چلی ہے
اترا ایکایک چاند مرے دامن میں
نہ جانے کون سی دعا چلی ہے
حافظ

دن گزارنے مشکل ہیں
جب سے گیا ہے تو
لگتا ہے سالوں بیت گئے
کب سے گیا ہے تو
مری صبح بے نمود ہے
شب سے گیا ہے تو
ہے قلب بقعہ اضطراب
رب سے گیا ہے تو

«««حافظ»»»

دن گزارنے مشکل ہیں
جب سے گیا ہے تو
لگتا ہے سالوں بیت گئے
کب سے گیا ہے تو
مری صبح بے نمود ہے
شب سے گیا ہے تو
ہے قلب بقعہ اضطراب
رب سے گیا ہے تو
حافظ
imikimi.com

دن گزارنے مشکل ہیں
جب سے گیا ہے تو
لگتا ہے سالوں بیت گئے
کب سے گیا ہے تو
مری صبح بے نمود ہے
شب سے گیا ہے تو
ہے قلب بقعہ اضطراب
رب سے گیا ہے تو
حافظ
imikimi.com

دن گزارنے مشکل ہیں
جب سے گیا ہے تو
لگتا ہے سالوں بیت گئے
کب سے گیا ہے تو
مری صبح بے نمود ہے
شب سے گیا ہے تو
ہے قلب بقعہ اضطراب
رب سے گیا ہے تو
حافظ
imikimi.com

تمنائے دید کیونکر کروں کہ جلوہ گری
قلبِ ناتواں کے بس کی بات نہیں ؏

خوب بہلا رہا گردش زماں میں کاسہ فکر
وگرنہ تصور یار کی اس میں تاب نہیں ؏

«حافظ»

تمنائے دید کیونکر کرے وہ کہ جلوہ گری ؏
قلبِ ناتواں کے بس کی بات نہیں ہے ؏
خوب بہلا رہا گردش زماں میں کاسہ فکر
وگرنہ تصور یار کی اس میں تاب نہیں ہے ؏

«حافظ»

حافظ
تمنائے دید کیونکر کرے وہ کہ جلوہ گری ع
قلبِ ناتواں کے بس کی بات نہیں ہے ع
خوب بہلا رہا گردش زماں میں کاسہ فکر
وگرنہ تصور یار کی اس میں تاب نہیں ہے ع

حافظ
تمنائے دید کیونکر کرے وہ کہ جلوہ گری ع
قلبِ ناتواں کے بس کی بات نہیں ہے ع
خوب بہلا رہا گردش زماں میں کاسہ فکر
وگرنہ تصور یار کی اس میں تاب نہیں ہے ع

حافظ
تمنائے دید کیونکر کرے وہ کہ جلوہ گری ع
قلبِ ناتواں کے بس کی بات نہیں ہے ع
خوب بہلا رہا گردش زماں میں کاسہ فکر
وگرنہ تصور یار کی اس میں تاب نہیں ہے ع

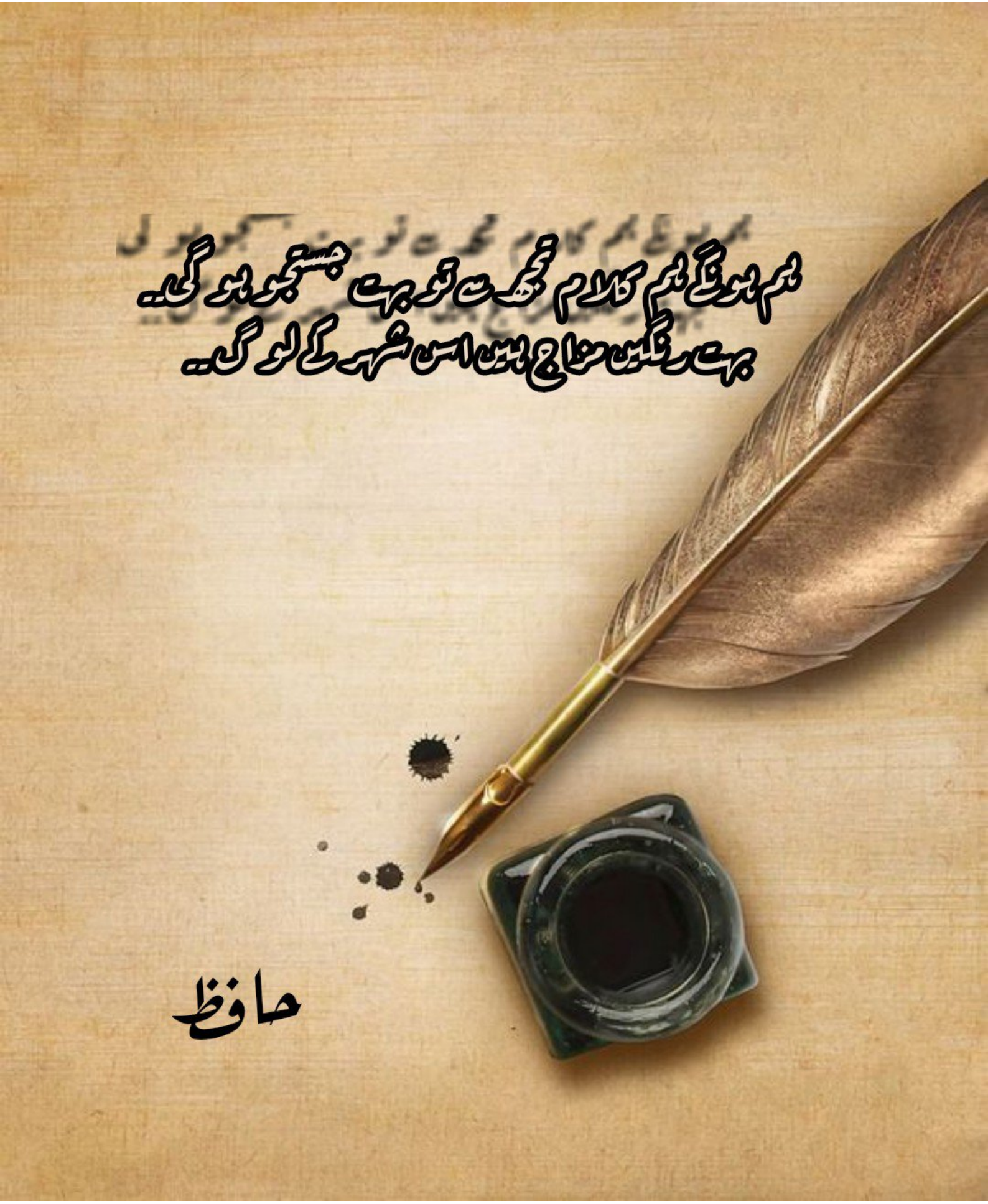
ہم ہوں گے ہم کلام تجھ سے تو بہت جستجو ہو گی۔۔
بہت رنگین مزاج ہیں اس شہر کے لوگ۔۔
حافظ

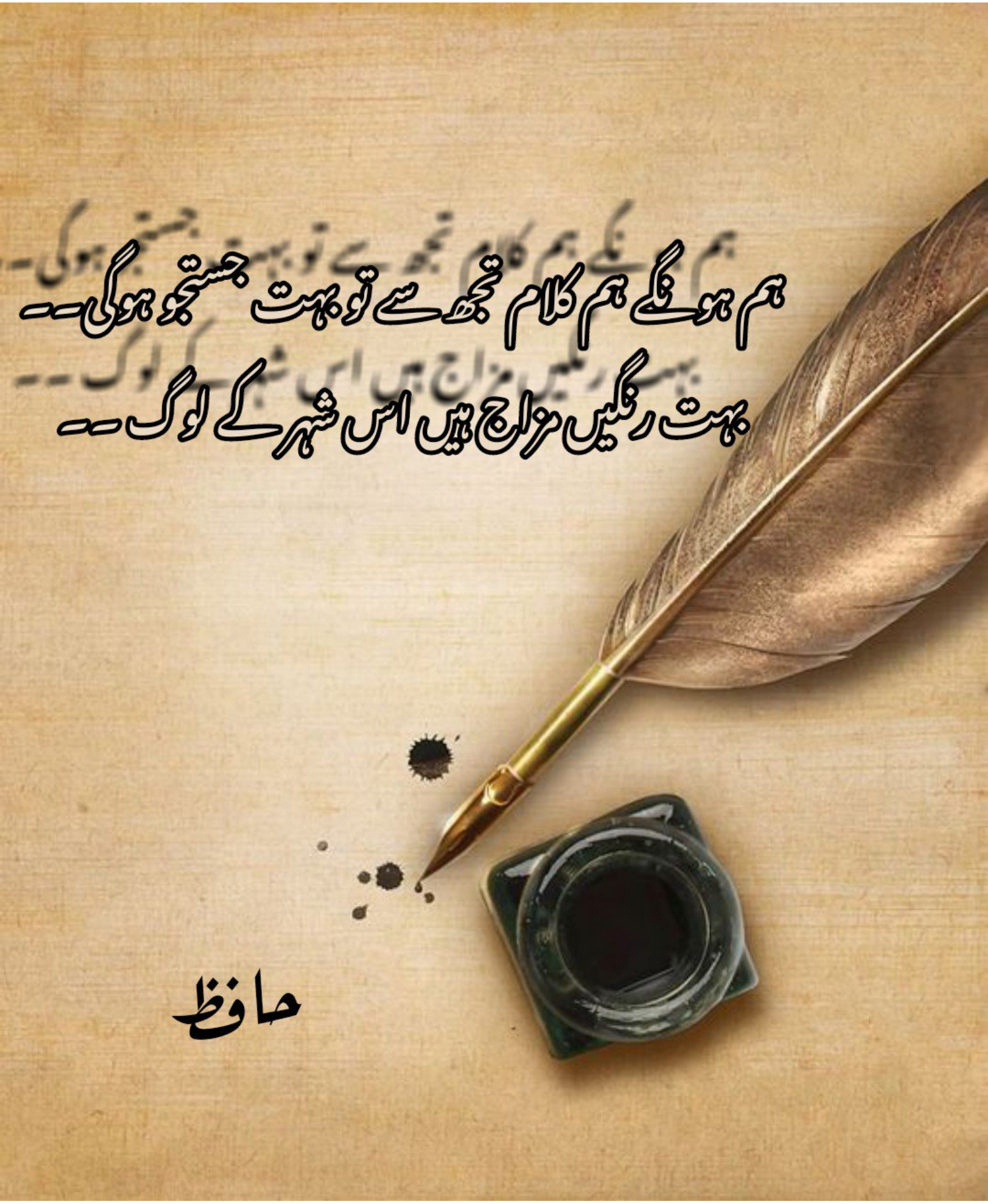
ہم ہونگے ہم کلام تجھ سے تو بہت جستجو ہوگی۔۔
بہت رنگیں مزاج ہیں اس شہر کے لوگ۔۔
حافظ

خدا کی تقسیم سے اس زمین پہ انصاف قائم ہے
ورنہ لوگ غرور کی آگ میں جل کر فنا ہو جاتے ع

«« حافظ »»

یہ بندوں کا خدا سے محبت اور عشق ہی ہے کہ ؏؏
لوگ محبوب چیز کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں ؏

«««حافظ»»»

یہ بندوں کا خدا سے
محبت اور عشق ہی ہے کہ ع ع
لوگ اپنی محبوب چیز کو
اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں ع

«« حافظ »»

لوگ اپنے پروردگار سے جدا کبھی نہیں تھے
وہ تو بس اسے بھولے ہوئے ہیں ع

«« حافظ »»

مجھے اپنی تکلیف میں اس کا احساس ہوا کہ ع
وہ مجھے تکلیف میں دیکھ نہیں سکتا ع

«« حافظ »»

کسی مشکل سے میرا یوں نکل آنا گواہ ہے کہ ع
وہ میری تڑپ برداشت نہیں کر سکتا ع ع

«« حافظ »»

غم عاشقی میں نہ ملوگے
ہمیں زندگی میں نہ ملوگے
تھی نسبت مری صبح کو
اب روشنی میں نہ ملوگے
بے وجہ مسکرانا ایک جانب
تم خوشی میں نہ ملوگے
ابتدائے کلام کی انتہا ہوگئے ہو
مری شاعری میں نہ ملوگے

«««حافظ»»»

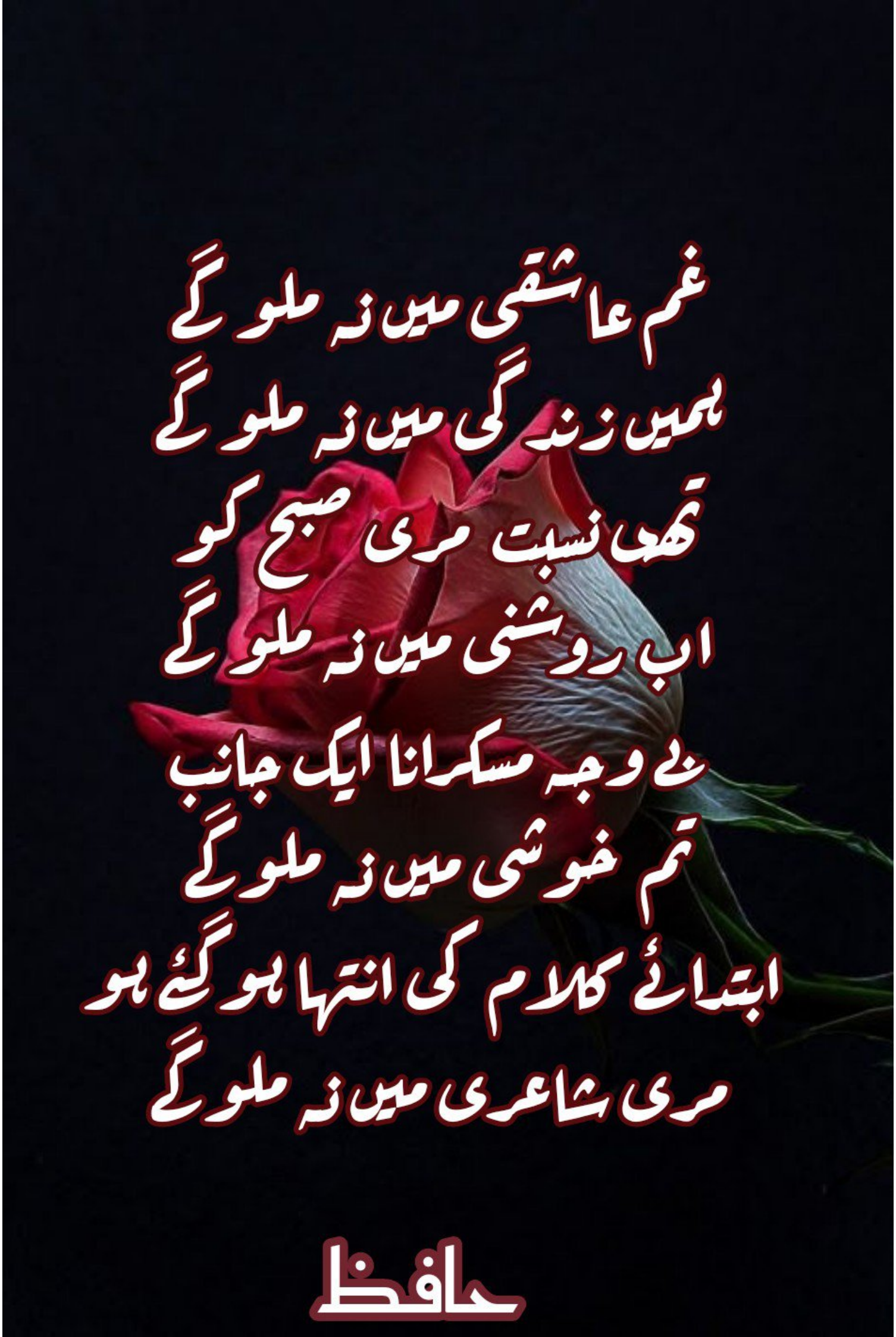
غم عاشقی میں نہ ملو گے
ہمیں زندگی میں نہ ملو گے
تمھی نسبت مری صبح کو
اب روشنی میں نہ ملو گے
بے وجہ مسکرانا ایک جانب
تم خوشی میں نہ ملو گے
ابتدائے کلام کی انتہا ہو گئے ہو
مری شاعری میں نہ ملو گے
حافظ

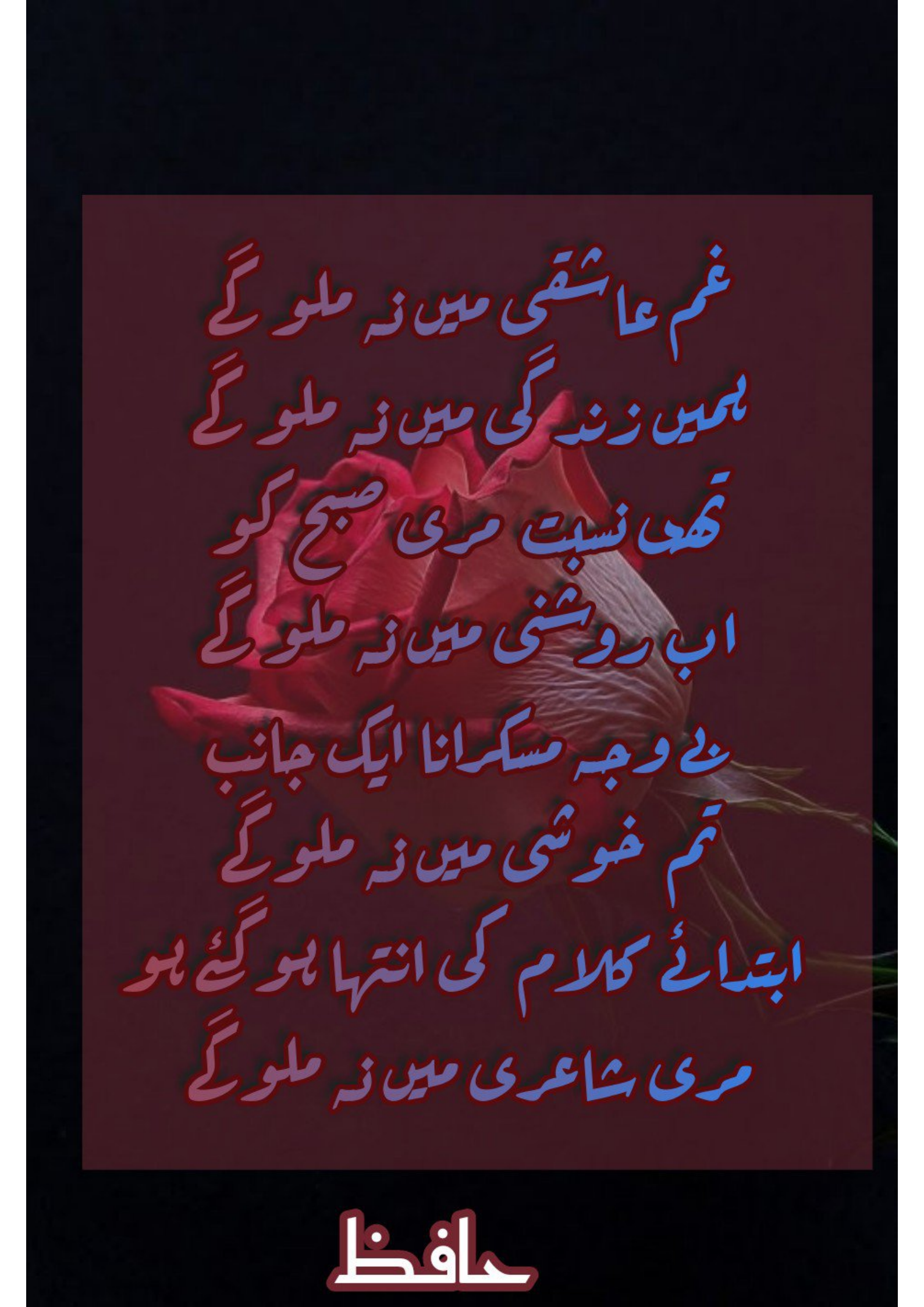
غم عاشقی میں نہ ملو گے
ہمیں زندگی میں نہ ملو گے
تمھی نسبت مری صبح کو
اب روشنی میں نہ ملو گے
بے وجہ مسکرانا ایک جانب
تم خوشی میں نہ ملو گے
ابتدائے کلام کی انتہا ہو گئے ہو
مری شاعری میں نہ ملو گے
حافظ

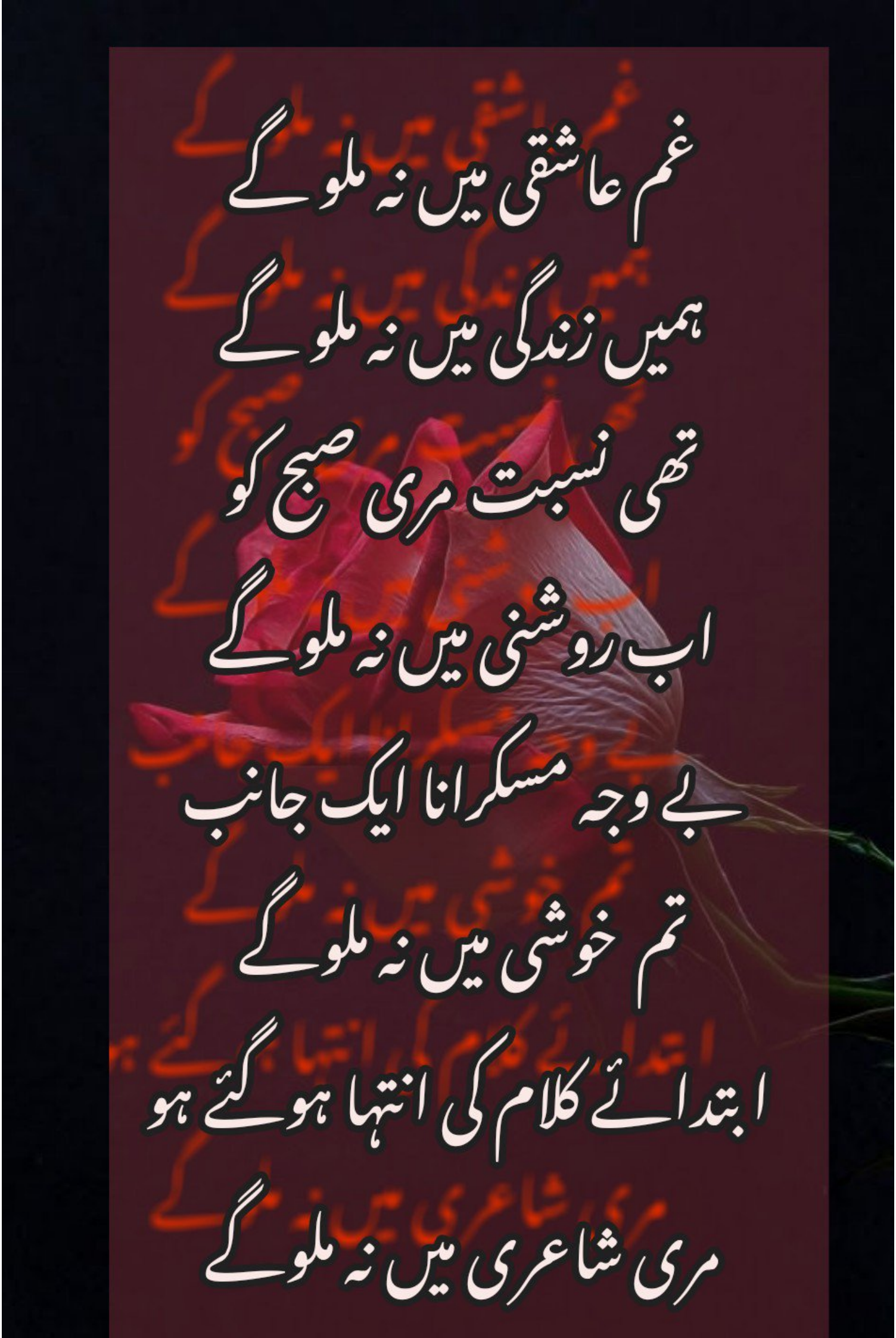
غم عاشقی میں نہ ملو گے
ہمیں زندگی میں نہ ملو گے
تھی نسبت مری صبح کو
اب روشنی میں نہ ملو گے
بے وجہ مسکرانا ایک جانب
تم خوشی میں نہ ملو گے
ابتدائے کلام کی انتہا ہو گئے ہو
مری شاعری میں نہ ملو گے

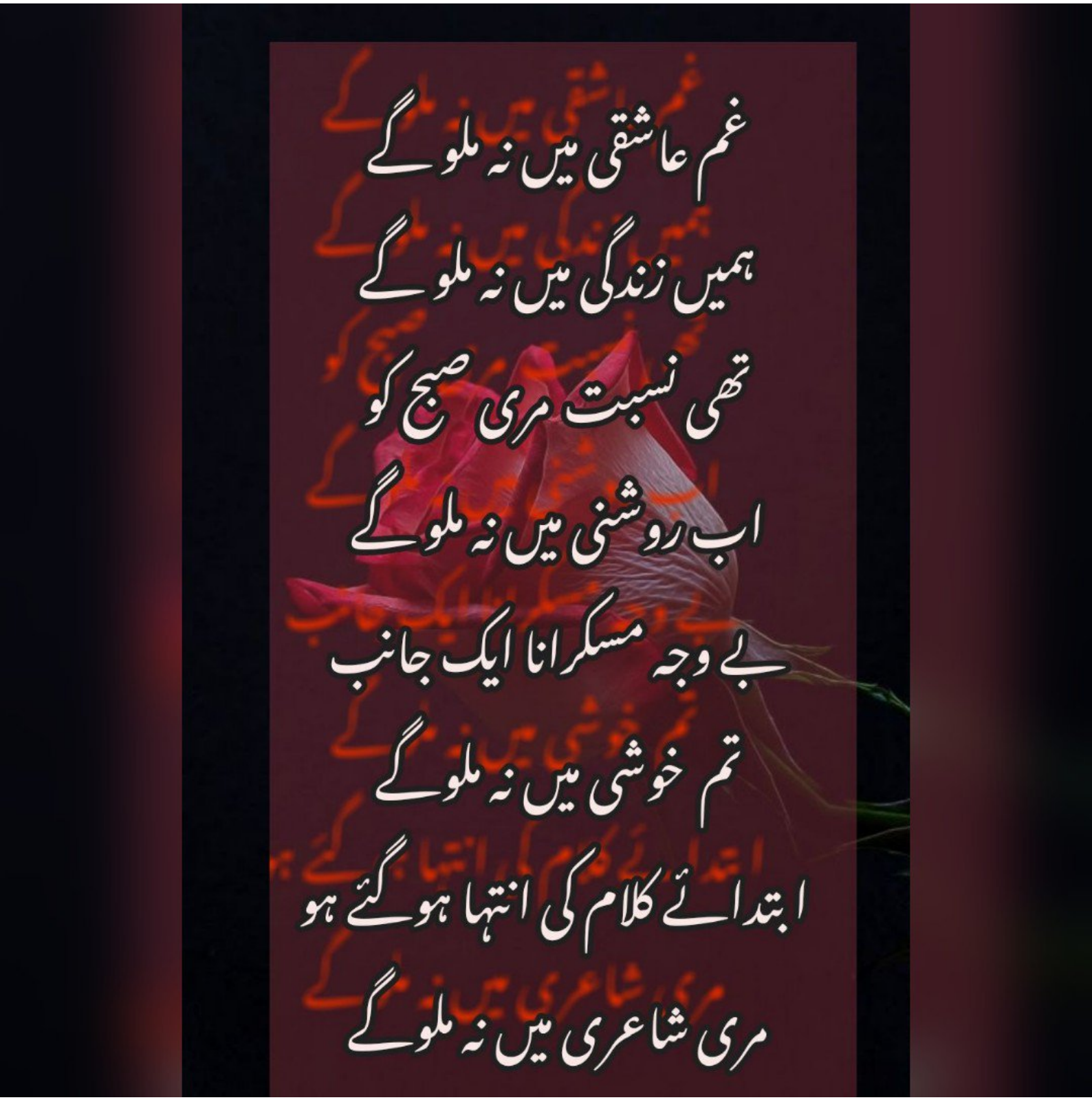
غم عاشقی میں نہ ملو گے
ہمیں زندگی میں نہ ملو گے
تھی نسبت مری صبح کو
اب روشنی میں نہ ملو گے
بے وجہ مسکرانا ایک جانب
تم خوشی میں نہ ملو گے
ابتدائے کلام کی انتہا ہو گئے ہو
مری شاعری میں نہ ملو گے

ظاہر کے دریچوں سے تو دکھاتا کچھ اور ہے
باطن کے اندھیروں میں تو چھپاتا کچھ اور ہے
حافظ دل تراگامزن ہے نفاق کی بلندی پہ
عبادت خدا کی کرتا ہے تو چاہتا کچھ اور ہے

حافظ

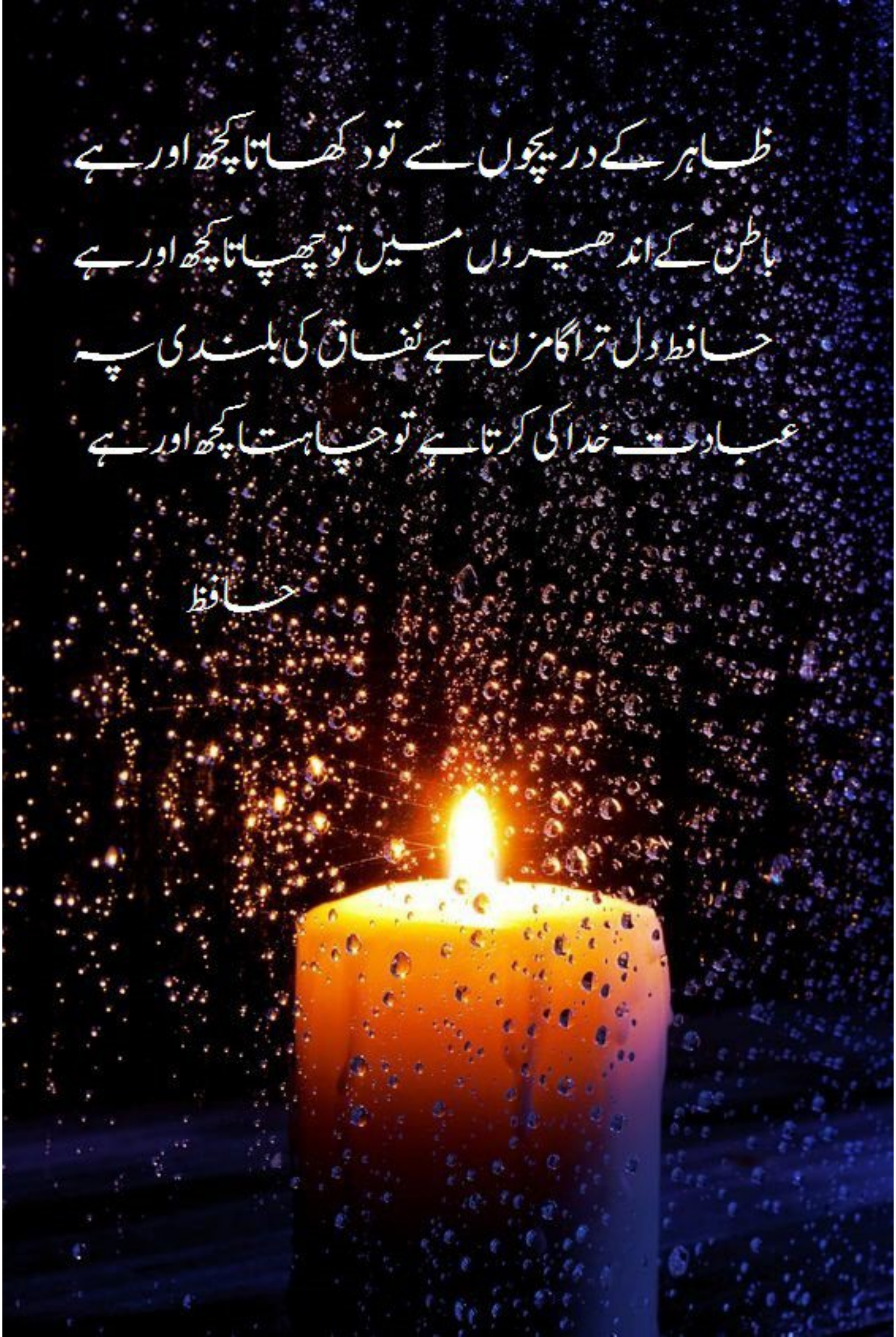

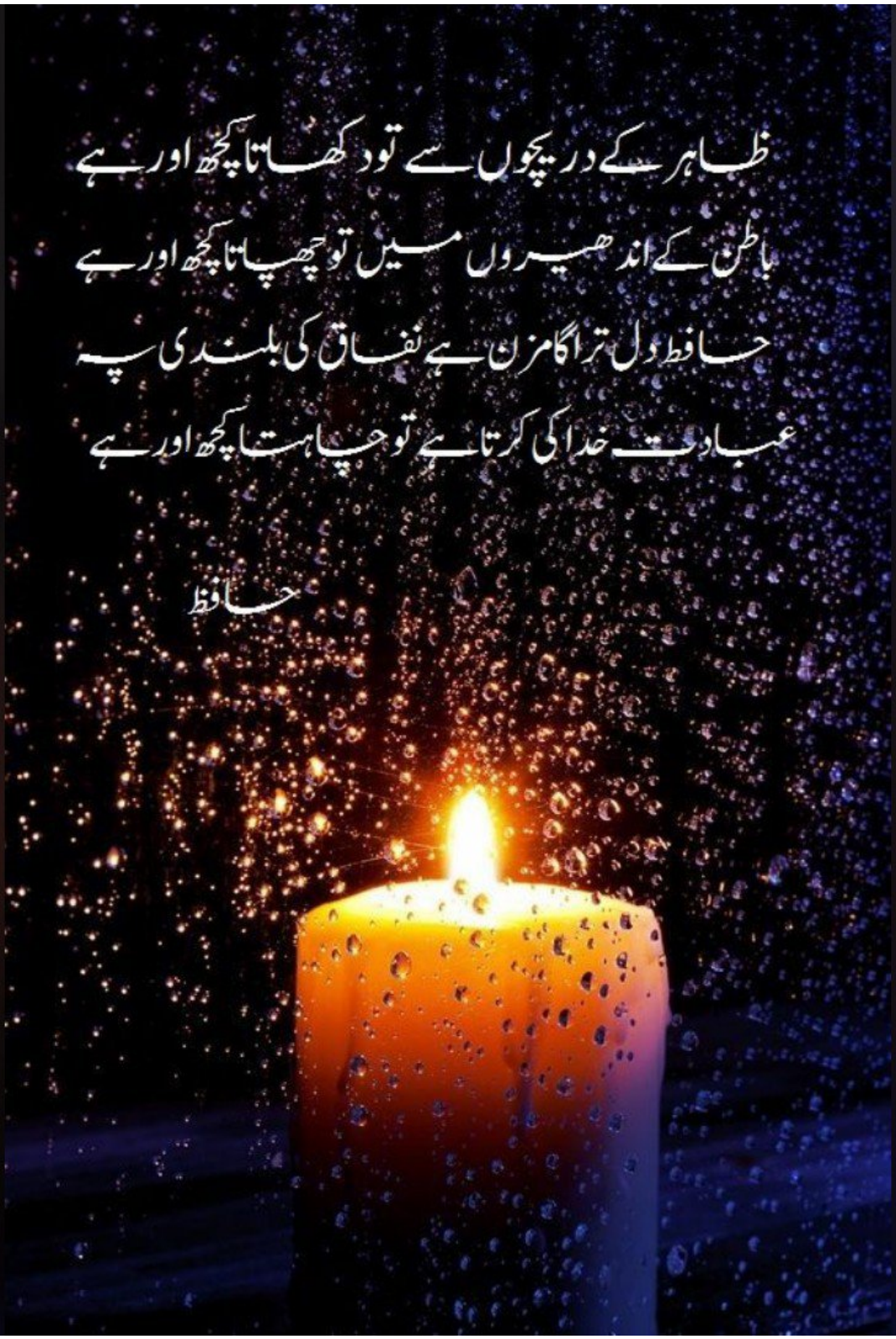
ظاہر کے دریچوں سے تو دکھاتا کچھ اور ہے
باطن کے اندھیروں میں تو چھپاتا کچھ اور ہے
حافظ دل تراگامزن ہے نفاق کی بلندی پہ
عبادت خدا کی کرتا ہے تو چاہتا کچھ اور ہے
حافظ

یہ دنیا قائم ہے مساوات پر
سلسلہ چلتا نہیں مفادات پر
عمر زیادہ نہیں ہوتی ظلم کی
ہوتے ہیں فیصلے مکافات پر
دیں مکمل ہے اسے مان لو
مت چلو دنیا کی حکایات پر
قبر کی مٹی خوشبو ئے اسلام
بوئے غلاظت ہے روایات پر
بہت رنجیدہ ہیں اس شہر کے لوگ
جبر و مصیبت مسلط ہے مخلوقات پر

حافظ

یہ دنیا قائم ہے مساوات پر
سلسلہ چلتا نہیں مفادات پر
عمر زیادہ نہیں ہوتی ظلم کی
ہوتے ہیں فیصلے مکافات پر
دیں مکمل ہے اسے مان لو
مت چلو دنیا کی حکایات پر
قبر کی مٹی خوشبو ئے اسلام
بوئے غلاظت ہے روایات پر
بہت رنجیدہ ہیں اس شہر کے لوگ
جبر و مصیبت مسلط ہے مخلوقات پر

حافظ

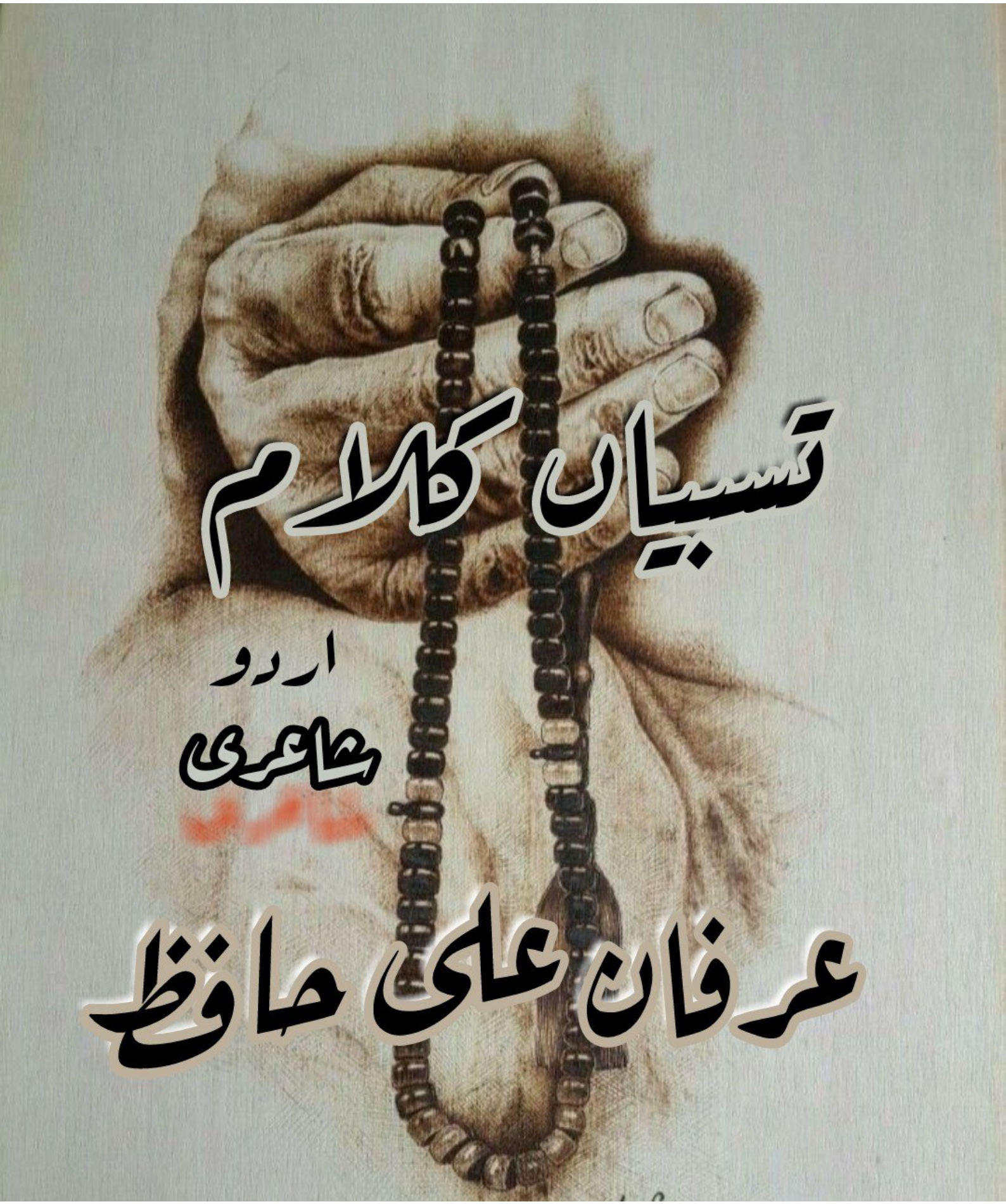
تسبیاں کلام
اردو
شاعری
عرفان علی حافظ

تسبیاں کلام
اردو
شاعری
عرفان علی حافظ

بھرتے رہے کشکول دل
غیر کی جستجو کرتے ہیں
ہم دل کا گناہ کر بیٹھے
توبہ کی آرزو کرتے ہیں

«حافظ»

بھرتے رہے کشکول دل
غیر کی جستجو کرتے ہیں
ہم دل کا گناہ کر بیٹھے
توبہ کی آرزو کرتے ہیں
حافظ
imikimi.com

دل والوں کا دل پہ اختیار کیا ہے ع

دنیا پرستی میں سانسوں کا اعتبار کیا ہے

جس پہ آیا تھا دل وہ پرائی چیز نکلی

تو ہی بتا خواہشوں کا شمار کیا ہے

خوبصورت تھے قلب کے زیروبم

بتا اسکے سوا پیار کیا ہے

تو نے کہا حسرتوں کو خاموش کر لو

اب جھگڑا کس بات کا یہ تکرار کیا ہے

حافظ

دل والوں کا دل پہ اختیار کیا ہے ع

دنیا پرستی میں سانسوں کا اعتبار کیا ہے

جس پہ آیا تھا دل وہ پرائی چیز نکلی

تو ہی بتا خواہشوں کا شمار کیا ہے

خوبصورت تھے قلب کے زیر و بم

بتا اسکے سوا پیار کیا ہے

تو نے کہا حسرتوں کو خاموش کر لو

اب جھگڑا کس بات کا یہ تکرار کیا ہے

حافظ

دل والوں کا دل پہ اختیار کیا ہے ع

دنیا پرستی میں سانسوں کا اعتبار کیا ہے

جس پہ آیا تھا دل وہ پرائی چیز نکلی

تو ہی بتا خواہشوں کا شمار کیا ہے

خوبصورت تھے قلب کے زیروبم

بتا اسکے سوا پیار کیا ہے

تو نے کہا حسرتوں کو خاموش کر لو

اب جھگڑا کس بات کا یہ تکرار کیا ہے

حافظ

انسان کی چند بنیادی ضرورتیں جن کے لیے وہ دن رات مصروف رہتا ہے ع
لوگ انہیں کی ڈھال میں معصوم لوگوں کو بے وقوف بناتے اور دکان چمکاتے ہیں

«««««حافظ»»»»»

منافقت کسے کہتے ہیں؟؟

آدمی جس کا کھائے اسے دغا دے ؏

«««««حافظ»»»»»

ترے لبوں کی مسکان گر نہ جائے
اے زندگی مری جان گر نہ جائے
مت جایا کرو تتلیوں کے چمن میں
کلیوں سے الجھ کر ایمان گر نہ جائے
جانے کیا کیا اٹھا لائے کاندھوں پہ
کسی ٹھوکر سے سامان گر نہ جائے
بہت بوجھ پڑ گیا ہے اکیلی زمین پر
بندہ فروشی سے آسمان گر نہ جائے
نا حق ہوگیا ہے انسانیت کا خون ؏
بہتے لہو سے یہ جہاں گر نہ جائے

«««««حافظ»»»»»

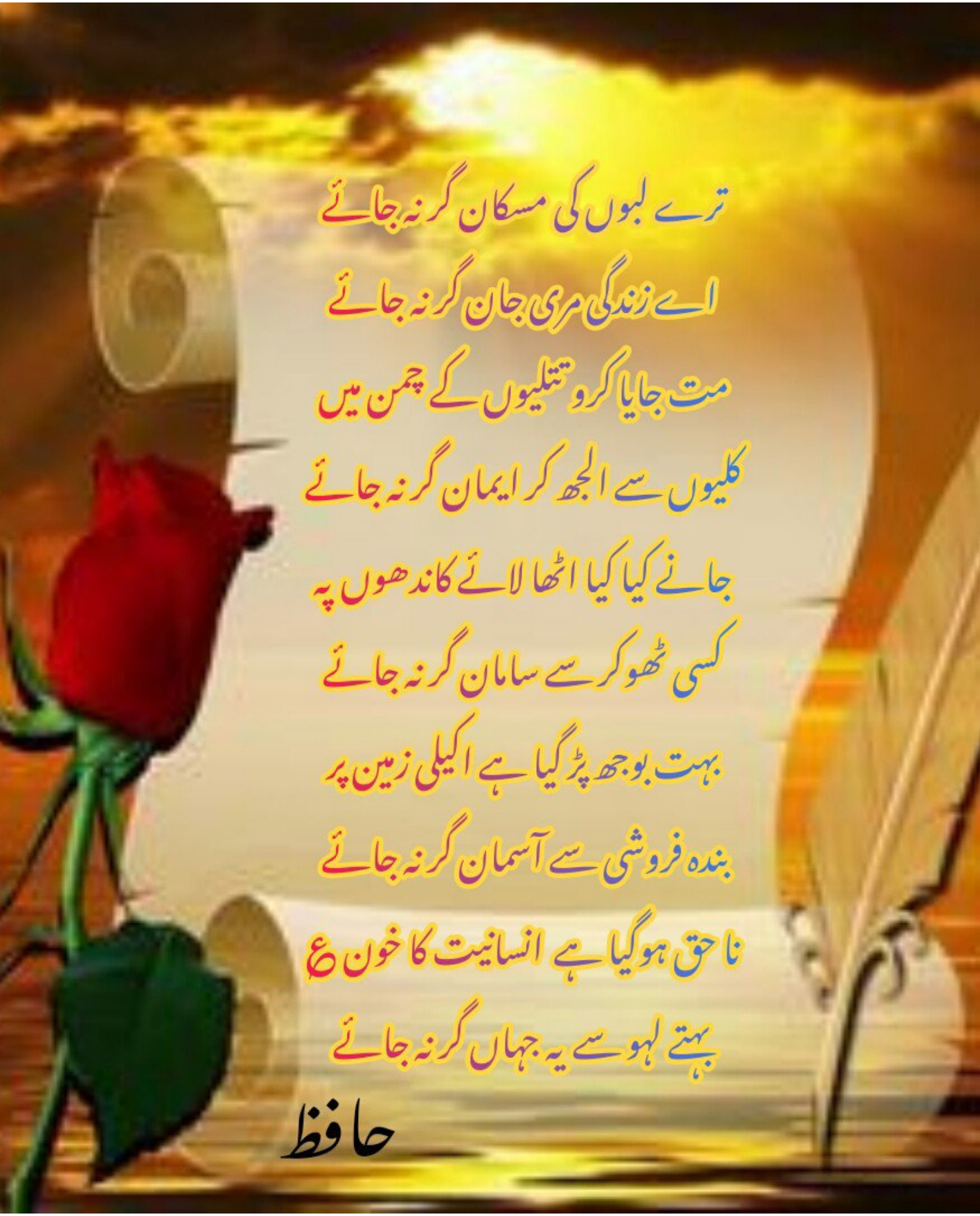
ترے لبوں کی مسکان گر نہ جائے
اے زندگی مری جان گر نہ جائے
مت جایا کرو تتلیوں کے چمن میں
کلیوں سے الجھ کر ایمان گر نہ جائے
جانے کیا کیا اٹھا لائے کاندھوں پہ
کسی ٹھوکر سے سامان گر نہ جائے
بہت بوجھ پڑ گیا ہے اکیلی زمین پر
بندہ فروشی سے آسمان گر نہ جائے
ناحق ہو گیا ہے انسانیت کا خون ع
بہتے لہو سے یہ جہاں گر نہ جائے
حافظ

ترے لبوں کی مسکان گر نہ جائے
اے زندگی مری جان گر نہ جائے
مت جایا کرو تتلیوں کے چمن میں
کلیوں سے الجھ کر ایمان گر نہ جائے
جانے کیا کیا اٹھا لائے کاندھوں پہ
کسی ٹھوکر سے سامان گر نہ جائے
بہت بوجھ پڑ گیا ہے اکیلی زمین پر
بندہ فروشی سے آسمان گر نہ جائے
ناحق ہو گیا ہے انسانیت کا خون ع
بہتے لہو سے یہ جہاں گر نہ جائے
حافظ

اس جستجو میں یہ شام ڈھل نہ جائے

یہ مٹی خاک میں یوں مل نہ جائے ع

اجنبی مقام پہ اسے چھوڑ آئے ہو نادان

دیکھتے رہنا کہیں دور نکل نہ جائے

کیا اعتبار ہے ان برفیلے راستوں کا

برف پگل نہ جائے تو پھسل نہ جائے

حافظ

اس جستجو میں یہ شام ڈھل نہ جائے

یہ مٹی خاک میں یوں مل نہ جائے ع

اجنبی مقام پہ اسے چھوڑ آئے ہو نادان

دیکھتے رہنا کہیں دور نکل نہ جائے

کیا اعتبار ہے ان برفیلے راستوں کا

برف پگل نہ جائے تو پھسل نہ جائے

حافظ

اس جستجو میں شام کہیں ڈھل نہ جائے
یہ مٹی خاک میں کہیں مل نہ جائے ع

اجنبی مقام پہ اسے چھوڑ آئے ہو نادان
دیکھتے رہنا اسے دور کہیں نکل نہ جائے

کیا اعتبار ہے ان برفیلے راستوں کا ع ع
برف پگلے اور تو کہیں پھسل نہ جائے

حافظ

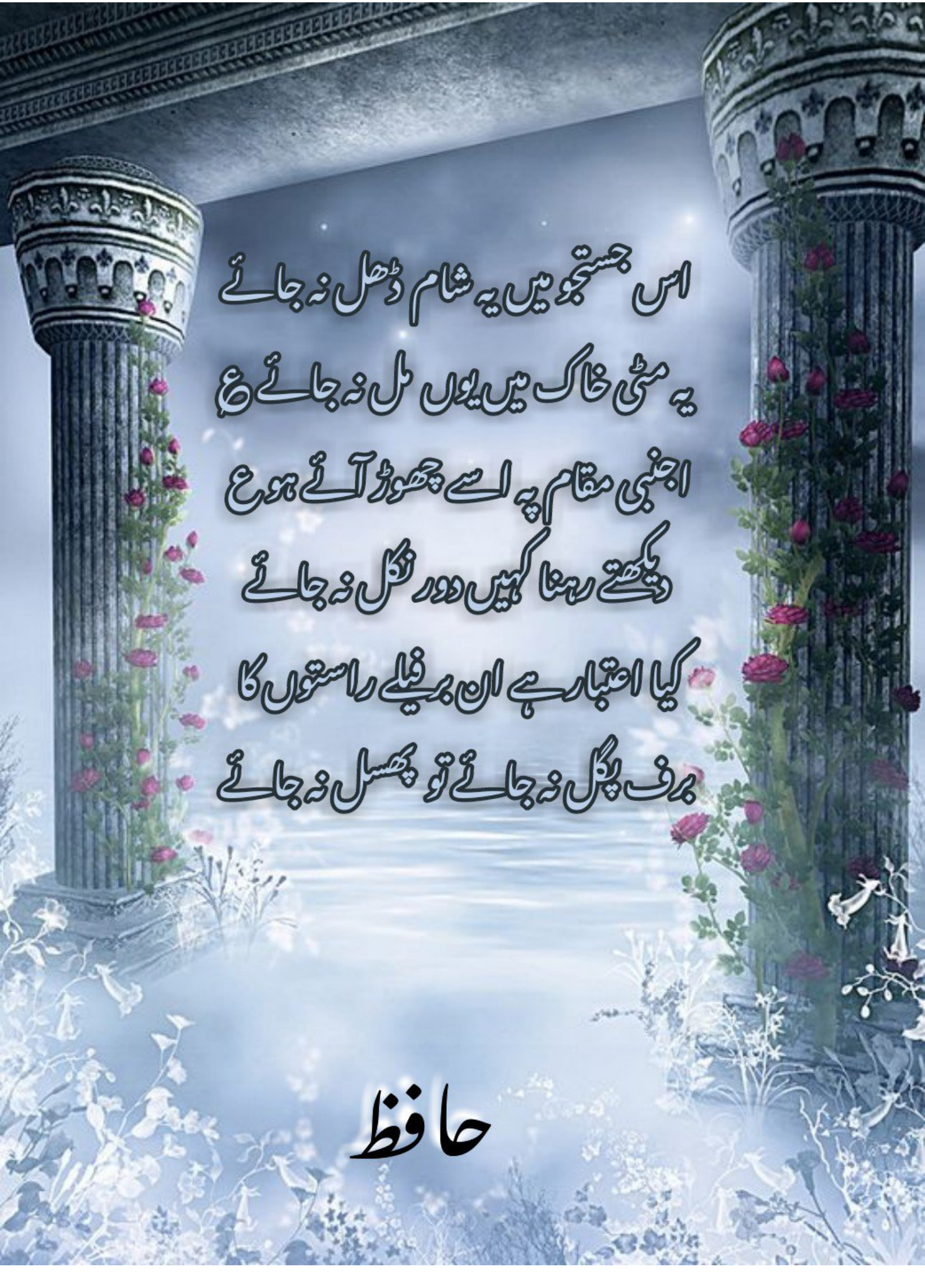
اس جستجو میں یہ شام ڈھل نہ جائے
یہ مٹی خاک میں یوں مل نہ جائے ع
اجنبی مقام پہ اسے چھوڑ آئے ہو ع
دیکھتے رہنا کہیں دور نکل نہ جائے
کیا اعتبار ہے ان برفیلے راستوں کا
برف پگل نہ جائے تو پھسل نہ جائے
حافظ

وہ معاشرہ کیسے ترقی کرے گا جہاں ع
استاد اور سبق دیتا ہے اور لوگ کوئی اور ع

«««««حافظ»»»»»

جہاں جرم کرنے پر زبانیں بند ہوں ع
وہاں ظلم بولنے لگتا ہے ع

«««««حافظ»»»»»

جہاں امیر اور غریب کے دسترخوان میں بہت زیادہ فرق ہو ع
وہاں لوگ نفرت کا لہو پینے لگتے ہیں ع

«««««حافظ»»»»»

خدا نے لوگوں کے بیچ رزق کا فرق رکھا ہے مگرؑ
ان کے درمیان انصاف کا فرق نہیں رکھا ؑؑؑ

«««««حافظ»»»»»

طوفاں کے بعد سراب بن گئے
چاندنی کے لیے مہتاب بن گئے

سنا ہے بہت قصے ہیں جفاؤں کے
شوق داستاں میں اھل کتاب بن گئے

حافظ

ترے جذبات کا نہیں ہوں ترجماں
میں اپنے حال میں ہوں گمشدہ
سوچ کی سزا پا رہا ہوں میں
فکر کی قید میں اکیلا ہوں زنجیر پاہ
مجھ سے نالاں ہوگئے ہیں سب
اپنی خودی سے ہوں دست و گریباں

حافظ

حافظ عرفان علی

@hafizrites

ہر ستم سہ گیا تھا میں
نفس اپنا ہی ستمگر نکلا
زمانے سے لڑ کر لوٹ آیا
مقتل مرا ہی گھر نکلا

»حافظ«

ہر ستم سہ گیا تھا میں
نفس اپنا ہی ستمگر نکلا
زمانے سے لڑ کر لوٹ آیا
مقتل مرا ہی گھر نکلا

»حافظ«

حافظ
کروں کیا میں زخموں کی چارہ گری
نہیں سکت سیکھنے کی کوئی رفوگری
بہت سمیٹے ہیں اس وجود کے ٹکڑے
اب بھولنے لگا ہوں میں یہ جادوگری

حافظ
کروں کیا میں زخموں کی چارہ گری
نہیں سکت سیکھنے کی کوئی رفوگری
بہت سمیٹے ہیں اس وجود کے ٹکڑے
اب بھولنے لگا ہوں میں یہ جادوگری

بارش کے پانی میں ڈوب جاتے ہیں ٹوٹے پتے...
میں خود کو کیسے سنبھالوں گا دل کے خراب موسم میں
حافظ

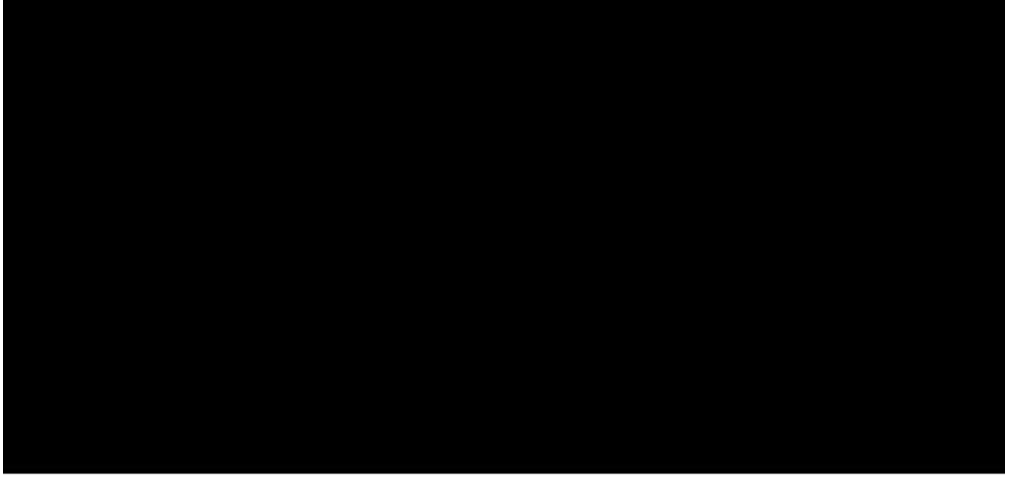

تیز ہوا میں مجھے ساتھ لے کے چل
بن کے اجالا مری رات لے کے چل
بگڑی ہوئی موجوں کے درمیاں ع
لے تھام کر مرا ہاتھ لے کے چل
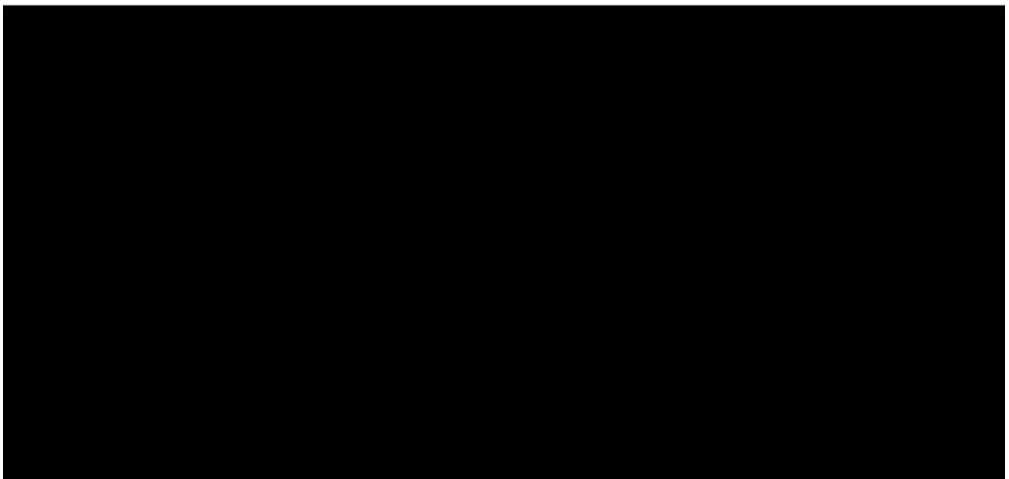
«حافظ»